۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

کتاب التفسیر — کتاب النکاح — کتاب الطلاق

کتاب الاطعمہ — کتاب العقیقہ — کتاب الذبائح

کتاب الضاحی — کتاب الاشربہ — کتاب الطبّ

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 021-2213768

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۲۷۵۰

احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن،

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دار الاشاعت
طباعت : شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دار الاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دار الاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبہ دار العلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

بائیسواں پارہ

كتاب الادب

پچیسواں پارہ (۲۵)

کتاب استتابة المرتدین

کتاب الاکراہ

کتاب الحیل

کتاب التعبیر

الحمد للہ فہرست تفہیم البخاری جلد سوم کی کتابت مکمل ہوئی

اکیسواں پارہ (۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب فضل فاتحة الكتاب

۱۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا شعبة قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي سعيد ابن المعلى قال كنت أصلي فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فلم أجبه قلت يا رسول الله إني كنت أصلي قال ألم يقل الله استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم ثم قال ألا أعلمك أعظم سورة في القرآن قبل أن تخرج من المسجد فأخذ بيدي فلما أردنا أن نخرج قلت يا رسول الله إنك قلت لأعلمنك أعظم سورة من القرآن قال الحمد لله رب العالمين هي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته۔

۱۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت

۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید ابن معلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو"۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا۔ مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضورؐ مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتائیں گے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔ یہی "سبع مثانی" ہے اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۲۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا وهب حدثنا هشام عن محمد عن معبد عن أبي سعيد الخدري قال كنا في مسير لنا فنزلنا فجاءت جارية فقالت إن سيد الحي سليم وإن نفرنا غيب فهل منكم راق فقام معها رجل ما كنا نأبنه برقية فرقاه فبرأ فأمر له بثلاثين شاة وسقانا لبنا فلما رجع قلنا له أكنت تحسن رقية أو كنت ترقي قال لا ما رقيت إلا بأم الكتاب قلنا لا تحدثوا شيئا حتى نأتي أو نسأل النبي صلى الله عليه وسلم فلما قدمنا المدينة ذكرناه للنبي صلى الله عليه وسلم فقال وما كان يدريه أنها رقية اقسموا واضربوا لي بسهم وقال معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا

۲۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہوگئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ پھونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچا نہ ہو۔ چنانچہ ہم نے

هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا ؛

مدینہ پہنچ کر آنحضور سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ انھوں نے اسے کوئی منتر سمجھ کر تھوڑا ہی کیا تھا۔ اسے تقسیم کرلو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا اور معمر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔ ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

باب ۲ فَضْلِ الْبَقَرَةِ ؛

۲۔ سورۂ بقرہ کی فضیلت ؛

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ؛

۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں سلیمان نے انھیں ابراہیم نے انھیں عبدالرحمن نے اور انھیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی دو آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمن بن یزید نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ بقرہ کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا پھر (انھوں نے حدیث بیان کی جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالۃ میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے) اس نے کہا (جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا) کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے قریب بھی نہ آسکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا اس نے تمھیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا ؛

باب ۳ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

۳۔ سورۂ کہف کی فضیلت ؛

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو

۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۂ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ ؛

ٹکڑا ان پر سایہ فگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

بَابُ ۴ فَضْلِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ ؛

۴۔ سورۂ فتح کی فضیلت ؛

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ حَتّٰى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ؛

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرمؐ سے تین مرتبہ اصرار کیا۔ اور آنحضورؐ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اونٹنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو گی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضورؐ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت "انا فتحنا لک فتحاً مبیناً" کی تلاوت کی ؛

بَابُ ۵ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ۔ فِيْهِ عُمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۵۔ "سورۂ قل ہو اللہ احد" کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبدالرحمٰن نے، انہیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے انہیں ان کے والد نے اور انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (خود ابو سعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۂ "قل ہو اللہ" بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابو معمر نے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ احد" پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح۔

٧ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ ۔

۷ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرقی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمھارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو۔ صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ احد اللہ الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ کے کاتب ابوجعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انھوں نے ابراہیم نخعی سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً سنا۔

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ ۔

۶ - معوذات کی فضیلت۔

٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ

۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات[1] کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفات میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آنحضورؐ کے ہاتھوں سے آنحضورؐ کے

[1] معوذات تین سورتیں ہیں، سورۂ اخلاص، سورۃ الفلق۔ اور سورۃ الناس۔

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا ۞

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۞

جسد مبارک پر پھیرتی تھی برکت کی امید میں ۞

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قل ھو اللہ احد (سورۂ اخلاص) قل اعوذ برب الفلق (سورۃ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورۃ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے ۞

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ ۞

۷۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول ۞

۱۰۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے ہوتے، تم نے تلاوت بند نہ کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو نہ کچل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ ؕ

رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے، تمہاری آواز کے قریب ہو رہے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انھیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں اور ابن الہاد نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ حدیث عبد اللہ بن خباب نے بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے۔

باب ۸ مَنْ قَالَ لَمْ یَتْرُكِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ ؕ

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَشَدَّادُ ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَہٗ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ اَتَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ شَیْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ ؕ

۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شداد بن معقل نے آپ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی اور چیز بھی چھوڑی تھی؟ (جو قرآن کا جزء ہے لیکن اس کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے (وحی متلو) جو کچھ بھی چھوڑا تھا وہ سب بلا استثناء دو لوحوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔ عبد العزیز ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے جو بھی وحی متلو چھوڑی، وہ سب دو لوحوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

باب ۹ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ ؕ

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَهَا ؕ

۱۲۔ ہم سے ابو خالد ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے سنترے کی سی ہے جس کا مزا بھی لذت بخش ہوتا ہے اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔ اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ریحانہ کے پھول کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا، اندرائن کی سی ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلَی الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی الْمَغْرِبِ بِقِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ شِئْتُ ۔

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں کی عمر کے مقابلہ میں تمھاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور تمھاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمھارا کچھ حق مارا گیا ہے انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

بَابُ الْوَصَاۃِ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

۱۰- کتاب اللہ پر عمل کی وصیت

۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَۃُ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ کَیْفَ کُتِبَ عَلَی النَّاسِ الْوَصِیَّۃُ اُمِرُوْا بِهَا وَلَمْ یُوْصِ قَالَ اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ ۔

۱۴- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے۔ اور خود آنحضور نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ۔

۱۱- جو قرآن مجید کو گا کر نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔"

۱۵- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْذَنِ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّہٗ یُرِیْدُ یَجْهَرُ بِہٖ ۔

۱۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھتے سنا۔[۱] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (یتغنی بہ کا) مفہوم یہ ہے کہ با آواز بلند پڑھتے

[۱] طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيْرُهٗ يَسْتَغْنِيْ بِهٖ ؎

۱۶- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "یتغنی بہ" کا مفہوم ہے "یستغنی بہ"۔

بَابٌ ۱۲ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ ؎

۱۲- صاحبِ قرآن پر رشک ؎

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؎

۱۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہیئے، ایک تو وہ جسے اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهٗ جَارٌ لَّهٗ فَقَالَ لَيْتَنِيْ أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ

۱۸- ہم سے علی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ذکوان سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دو ہی پر ہونا چاہیئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

(بقیہ از صفحہ سابقہ) سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ "قرآن مجید کو اہل عرب کے لہجہ اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہلِ عشق اور اہل کتاب کے لب ولہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو، میرے بعد ... ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے"۔ درا... یہ تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے، کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل ودماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس گنگناتا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب ولہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا مخصوص لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب ولہجہ اختیار کرلیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں "عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قرارت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب ولہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی عجمیوں اور دوسری اپنے گانے کی مخصوص محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب ولہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں ؎

يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ ؛

اسے حق کے لیے لٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر) دوسرا شخص کہا اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

باب ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ؛

۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا ؛

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے اور انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبدالرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا رکھا ہے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ؛

۲۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہبہ کر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لاکے دو انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میسر نہیں ہے۔ آنحضور نے فرمایا پھر انھیں کچھ دو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے (کیونکہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی) آنحضور نے فرمایا، اچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر میں نے تمھارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے۔

باب ۱۴ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ ؛

۱۴۔ تلاوت قرآن، حافظہ کی مدد سے ؛

۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

۲۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ مہر کے لیے بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میسر ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آ گئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز میسر نہ ہوئی۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر دیکھ لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آ گئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میسر نہیں، البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے۔ آنحضورؐ نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انھوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انھیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انھیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

بَابُ ۱۵ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ ۔

۱۵ - قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا۔

۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۔

۲۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحبِ قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو روک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ كَیْتَ وَكَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ ۔

۲۴- ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیئے) مجھے بھلا دیا گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ شَقِیْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

۲۵- ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریج نے کی، ان سے عبدہ نے، ان سے شقیق نے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا ۔

۲۶- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑ لو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

باب ۱۶ الْقِرَاءَةِ عَلَی الدَّابَّةِ ۔

۱۶- سواری پر تلاوت ۔

۲۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِیَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ یَقْرَاُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ سُوْرَةَ الْفَتْحِ ۔

۲۷- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو ایاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب ۱۷ تَعْلِیْمِ الصِّبْیَانِ الْقُرْاٰنَ ۔

۱۷- بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم ۔

۲۸- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِنَّ

۲۸- مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ ۔

کہ جن سورتوں کو تم "مفصّل" کہتے ہو وہ سب "محکم" ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ ۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوبشر نے خبر دی، انھیں سعید ابن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ "مفصّل"

باب ۱۸ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ وَهَلْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ ۔

۱۸۔ قرآن مجید کو بھولنا۔ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد "ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوا ان کے جنھیں اللہ چاہے گا"۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُوْرَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ ۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطہ سے کی ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُوْرَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا ۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُوْلُ

۳۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ۔

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

بَابُ ۱۹ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا ۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورۂ بقرہ یا فلاں فلاں سورۃ (نام کے ساتھ) کہنے میں کوئی حرج نہیں ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۔

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمٰن بن یزید نے، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی ۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخرمہ، اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نماز ہی میں ان کا سر پکڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سورتیں جنھیں ابھی ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے میں نے سُنا، تمھیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضورِ اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضورِ اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورۂ فرقان ایسی قرارت سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم ہمیں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضورؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضورِ اکرم نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ۔ انھوں نے اسی طرح اس کی قرارت کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

نَقْرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؛

قراوت کی جس طرح آنحضورؐ نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمھارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو ؛

۳۵ ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا ؛

۳۵ ـ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنھیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

بَابٌ اَلتَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ يُفْرَقُ يُفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَقْنَاهُ فَصَّلْنَاهُ ؛

۲۰ ـ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی مخارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور قرآن کو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے " یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " فرقناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ ؛

۳۶ ـ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرات سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی ہوتیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حٰمٓ ہے۔

۳۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

۳۷ ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" آپ قرآن کو

لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِيْ فِيْ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُّبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهٗ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ ؀

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے" بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورۂ "لا اقسم بیوم القیامۃ" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھوانا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے"۔ بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا؀

باب ۲۱ مَدِّ الْقِرَاءَةِ ؀

۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ؀

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (کھینچ کر پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ ؀

۳۹۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ (میں اللہ کی لام کو) مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمٰن (میں میم) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں ح کو) مد کے ساتھ پڑھتے ؀

باب ۲۲ اَلتَّرْجِيْعِ ؀

۲۲۔ قرارت کے وقت حلق میں آواز کو گھمانا۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ أَوْ جَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورۂ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورۂ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

وَهُوَ يُرَجِّعُ ؂

کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو حلق میں گھماتے تھے۔[1]

باب ۲۳ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ ؂

۲۳۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ ؂

۴۱۔ ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو یحییٰ حمانی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

باب ۲۴ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْمَعَ الْقُرْاٰنَ مِنْ غَيْرِهٖ ؂

۲۴۔ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ ؂

۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

باب ۲۵ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ ؂

۲۵۔ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ؂

۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدا" پر پہنچا تو آنحضور نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۲۶ فِيْ كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؂

۲۶۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے؛ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو"

---

[1] بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی۔ قصداً آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ؁

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شبرمہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے غور کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہوسکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبدالرحمٰن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابومسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا (کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا) کہ جس نے سورۂ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِي بِهِ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلٰى بَعْضِ

۴۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری بیوی سے بار بار اس کے شوہر (یعنی خود آپ) کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہوگئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ۔ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

اَهْلِهِ السُّبُعَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَقَوّٰى اَفْطَرَ اَيَّامًا وَّاَحْصٰى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِيْ ثَلٰثٍ وَّفِيْ خَمْسٍ وَّاَكْثَرُهُمْ عَلٰى سَبْعٍ ؎

ایک دن بلا روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو (آپ فرماتے) کاش! میں نے حضور اکرم ؐ کی رخصت قبول کرلی ہوتی۔ کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہوگیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی سے پڑھ سکیں اور جب (قوت ختم ہوجاتی اور نڈھال ہوجاتے) قوت حاصل کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھتے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر اتنے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کرلیا ہے اس میں سے کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں لیکن اکثر نے سات دن میں ختم کی روایت کی ہے ؎

۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تَقْرَؤُ الْقُرْاٰنَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ وَاَحْسِبُنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ فَاقْرَءُوْا فِيْ سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ ؎

۴۶۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے، ان سے محمد بن عبدالرحمن نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں ختم کرلیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں شیبان نے، انھیں یحیی نے، انھیں بنی زہرہ کے مولی محمد ابن عبدالرحمن نے، انھیں ابوسلمہ نے۔ یحیی نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ محمد بن عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ بلند پروازی نہ کرو ؎

بَابُ ۲۷ اَلْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ ؎

۲۷۔ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونا ؎

۴۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۴۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحیی نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحیی نے حدیث کا بعض حصہ عمرو بن مرہ کے واسطے سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

قَالَ الْاَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيْثِ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ لِيْ كُفَّ اَوْ اَمْسِكْ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ ؛

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی "آنحضورؐ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضورِ اکرم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علیٰ ہٰؤلاء شہیدا" پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ آنحضور نے کُفّ فرمایا یا "امسک" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ ؛

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناؤں، آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

بَابٌ ۲۸ مَنْ رَايَا بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَاَكَّلَ بِهٖ اَوْ فَخَرَ بِهٖ ؛

۲۸۔ جس نے دکھا دے، طلبِ دنیا یا فخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے، ان سے سوید ابن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے،

الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا وَيَتَمَارٰى فِي الْفُوقِ۔

انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھوگے، ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر انداز) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اس سے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سوفار میں کچھ شبہ گذرتا ہے[1]۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ۔

۵۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، سنگترے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی فرحت انگیز اور وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بو پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ لفظ "مر" ہے یا "خبیث") اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

باب ۲۹ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ۔

۲۹۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا

۵۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

[1] یعنی جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا بے فائدہ اور بے اثر۔

الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ ؕ

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو ؕ

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ. تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدُبٌ اَصَحُّ وَاَكْثَرُ ؕ

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابوعمران کے حوالہ سے کی اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوعمران نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا (انھوں نے اس روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا) اور ابن عون نے بیان کیا ان سے ابوعمران نے، ان سے عبداللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ اٰيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَاَ اَكْبَرُ عِلْمِيْ قَالَ فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَاَهْلَكَهُمْ ؕ

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال ابن سبرہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق) پڑھو (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

بَابُ ۳۰ التَّرْغِيْبِ فِي النِّكَاحِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ؕ

۳۰۔ نکاح کی ترغیب۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کا ارشاد ہے " فانکحوا ما طاب لکم من النساء "

۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ؛

۵۵- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، آنحضور کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ؛

۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ ؛

۵۶- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا "اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کرو۔ یا جو کنیز تمھارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب ۳۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ۔

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے، کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت نہ ہو؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ملاقات کی۔ اور فرمایا ابوعبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپکا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں، جو آپ کو گذرے ہوئے ایام (کے نشاط و شباب کی) یاد دلا دے۔ چونکہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہیئے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب ۳۲ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ۔

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی

يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ۔

حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

باب ۳۳ كَثْرَةِ النِّسَاءِ ۔

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ ۔

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، آٹھ کے لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی[1]

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۔

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے رقبہ نے، ان سے طلحہ الیامی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

باب ۳۴ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى ۔

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

---

[1] ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بوڑھی ہوگئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ؛

ان سے علقمہ بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو گی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہو گی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہو گی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

باب ۳۵ تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۳۵- ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ؛

۶۳- ہم سے محمد المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کر لیں آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ؛

باب ۳۶ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ؛

۳۶- کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کر لو۔ تم میری جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ

۶۴- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت دے، مجھے تو بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ آپ بازار آئے اور یہاں آپ نے کچھ پنیر اور کچھ گھی کا نفع کمایا۔ چند دنوں کے

وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ اَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؛

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زرد رنگ کی چکناہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں مہر کیا دیا؟ عرض کی کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۳۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ ؛

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریز اور اپنے آپ کو خصی بنانا ناپسندیدہ ہے

۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَلَوْ اَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا ؛

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی - یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضورؐ انھیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے ؛

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَقَالَ اَصْبَغُ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کرا لیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر (ایک مدت تک کے لیے) نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ "ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو تمھارے لیے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ اور اصبغ نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْذَرْ ؛

اور مجھے اپنے پر زنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کرلوں۔ حضور اکرم میری یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دوبارہ میں نے اپنی یہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہؓ! جو کچھ تم کرو گے اسے (لوح محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم خصی ہو جاؤ یا باز رہو ؛

باب ۳۸ نِكَاحِ الْاَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ ؛

۳۸۔ کنواریوں کا نکاح، ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی ؛

۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيْهِ شَجَرَةٌ قَدْ اُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِيْ اَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيْرَكَ ؛ قَالَ فِي الَّذِيْ لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا ؛

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے ؛ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے ابھی چرایا نہیں گیا ہو گا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ ؛

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

باب ۳۹ اَلثَّيِّبَاتِ۔ وَقَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ ؛

۳۹۔ بیاہی عورتیں۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِّيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ ؞

۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چبھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل پڑا، جیسا کہ کسی عمدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمھارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرم نے فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہو، تاکہ پریشان بالوں والی کنگھا کرلے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ ؞

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محارب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضور نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ محارب نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضور کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضور کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمھارے ساتھ کھیلتی ؞

بَابٌ تَزْوِيْجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ ؞

۴۰۔ کم عمر کی زیادہ عمر والے کے ساتھ شادی ؞

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا

۷۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراک نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضور سے

أَخُوكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ ۔

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔

باب ۴۱ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ ۔

۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقۂ حیات بنانا مستحب ہے۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ۔

۷۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں اس کی بہت عمدہ نگہبان و نگران۔

باب ۴۲ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۔

۴۲۔ باندیوں کو ہمبستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا ۔

۷۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دُہرا ثواب ملتا ہے اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔ شعبی نے (اپنے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد) فرمایا کہ بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالبعلموں کو اس سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابوبکر نے بیان کیا، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لیے) اور یہی آزادی اس کا مہر رکھا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۷۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۔

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذو معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گذرے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی (کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا) اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو ہاجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا، سارہ رضی اللہ عنہا نے (ابراہیم علیہ السلام سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور آجر (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو میری خدمت کے لیے دلوایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) تمھاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! (یعنی اہل عرب)۔

۷۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ ۔

۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آنحضور کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ دسترخوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضور کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا امہات المؤمنین میں سے ہیں (یعنی آنحضورؐ نے ان سے نکاح کیا ہے) یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوچ کا وقت ہوا تو آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں۔

بَابُ ۴۳ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا ۔

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔

۷۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ۔

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

باب ۴۴ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرانا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں مالدار کر دیگا۔"

۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ

۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ؐ نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور ؐ نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔ آنحضور ؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور ؐ نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو۔ ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور ؐ نے فرمایا۔ دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس یہ ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہنو گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور ؐ نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور ؐ نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں

تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

سورتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضورؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضورؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

بابٌ ۴۵ اَلْأَكْفَاءُ فِي الدِّيْنِ وَقَوْلُهُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ؛

۴۵- نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اسے ددھیال اور سسرال میں تقسیم کیا ؛

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ وَمَوَالِيْكُمْ فَرُدُّوْا إِلٰى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَّأَخًا فِي الدِّيْنِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَلَدًا وَّقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ؛

۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہ نے، جوان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی، سالم رضی اللہ عنہ کو لے پالک بنایا۔ اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو (جو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے) اپنا لے پالک بنایا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پالک بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پالک اس کی میراث میں سے بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ "انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے بلاؤ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ومو الیکم" تک، تو لوگ انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے "مولا" اور "دینی بھائی" کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی ؛

۷۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

قَالَتْ وَاللّٰہِ لَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَۃً فَقَالَ لَہَا حُجِّیْ وَ اشْتَرِطِیْ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَ کَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ؕ

تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انھوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے۔ میرا مرض شدید ہے آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لینا کہ جب مناسکِ حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی) یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ ضباعہ رضی اللہ عنہا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ؕ

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِہَا وَلِحَسَبِہَا وَجَمَالِہَا وَلِدِیْنِہَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ ؕ

۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ مٹی میں ملیں ؕ

۸۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَہْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ ھٰذَا قَالُوْا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ یُّسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَکَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ ھٰذَا قَالُوْا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا ؕ

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحبِ مال و وجاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے، آنحضورؐ نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش رہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

بَابٌ ۴۶ اَلْاَکْفَاءُ فِی الْمَالِ وَتَزْوِیْجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِیَۃَ ؕ

۴۶۔ مال میں کفو۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

۸۲۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رض وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا

۸۲۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت "اور اگر تمھیں خوف ہو

فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفٰى فِي الصَّدَاقِ ۔

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے" کے متعلق سوال کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن) اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں انصاف سے کام لیں۔ آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "ویستفتونک فی النساء" سے "وترغبون ان تنکحوھن" تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر خوبصورت اور صاحبِ مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی طرف کوئی میلانِ خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلانِ خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سوا اس کے کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں۔

بَابٌ ۴۷ مَا يُتَّقٰى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ ۔

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بلاشبہ تمھاری بیویوں اور تمھارے بچوں میں بعض تمھارے دشمن ہیں"۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ ۔

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ

۸۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ ؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ ؛

۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوحازم نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر (نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ؛

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے ابواسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

باب ۴۸ اَلْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ؛

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں ؛

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ؛

۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اختیار دیا گیا (کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولھے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا (چولھے پر) ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے۔ حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

باب ۴۹ لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنٰى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جا سکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دو دو اور تین تین اور چار چار" اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "دو دو، تین تین یا چار چار" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

ذِكْرُهُ أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلٰثَ أَوْ رُبٰعَ ۔

"اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلٰث وربٰع" میں بھی مثنیٰ او ثلٰث او رباع (واو بمعنی او) ہے۔

۸۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔

۸۸ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی۔ انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے" کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حُسنِ معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے پسند ہوں ۔ دو، دو، تین تین یا چار چار سے

باب ۵ ۔ وَأُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ۔

۵۰ ۔ "اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے" اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں ۔

۸۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ ۔

۸۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے ۔ آنحضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام لیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے ۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جا سکتے تھے ۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنھیں نسب حرام کرتا ہے ۔

۹۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۹۰ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے ؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ ۞

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا ۞

٩١- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ ۞

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابو سفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی (کہ تمھاری سوکن تمھاری بہن بنے) میں نے عرض کی، تنہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمھارا اشارہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابو لہب کی کنیز تھی، ابو لہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابو لہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب ہی میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابو لہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے ذریعہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بَاب ۵۱ مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ ۞

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے" اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

۹۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے، ان سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رضاعت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

باب ۵۲ لَبَنِ الْفَحْلِ ۔

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے ۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ ۔

۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضور کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے متعلق بتایا۔ آنحضور نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندر آنے کی اجازت دوں۔

باب ۵۳ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ ۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت ۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ ۔

۹۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے ہاں ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنحضور نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی کہ وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضور نے فرمایا اس (تمھاری بیوی) سے کیسے معاملہ ہے گا۔ جبکہ یہ (حبشن) دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کردو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے

اشارہ کرکے بتایا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کرکے (اس موقعہ پر آنحضورؐ کے اشارہ کو) بتایا تھا۔

باب ۵۴ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَآءِ وَمَا يَحْرُمُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ

۵۴۔ جو عورتیں حلال ہیں اور جو حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " تم پر حرام کی گئی ہیں تمھاری مائیں اور تمھاری لڑکیاں اور تمھاری بہنیں اور تمھاری پھوپھیاں اور تمھاری خالائیں اور تمھاری بھائی کی لڑکیاں اور تمھاری بہن کی لڑکیاں" آخر آیت تک، اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے" اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ " والمحصنٰت من النساء" سے مراد شوہروں والی عورتیں" ہیں، جو آزاد ہوں، حرام ہیں (ان سے نکاح) سوا اس صورت کے کہ ان کے شوہر ان کو طلاق دیدیں یا مر جائیں اور ان کی عدت گزر چکی ہو) البتہ کنیزوں کا اس سے استثناء ہے (انس رضی اللہ عنہ جمہور کے خلاف) اسے جائز سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو جو اس کے غلام کے نکاح میں ہو، اس سے جدا کر دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ " اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار بیویوں سے زیادہ حرام ہے۔ جیسے اس کی ماں، اس کی بیٹی اور اس کی بہن (اس پر حرام ہیں) اور ہم سے احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نسب کے رشتہ سے سات طرح کی عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے رشتہ سے بھی سات طرح کی عورتیں حرام ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی " تم پر حرام کی گئیں ہیں تمھاری مائیں" آخر آیت تک۔ اور عبداللہ بن جعفر نے علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور آپ کی بیوی کو (آپ کے انتقال کے بعد) ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا تھا (صاحبزادی دوسری بیوی سے تھیں) ابن سیرین نے فرمایا کہ ایسی صورت میں کوئی مضائقہ نہیں اور حسن بن حسن بن علی نے دو چچازاد بہنوں کو

امْرَأَتُهُ وَيُرْوٰى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِيْ جَعْفَرٍ فِيْمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ وَيَحْيَى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوْفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنٰى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ وَأَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتّٰى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِيْ يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهٰذَا مُرْسَلٌ۔

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبداللہؓ نے اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے) سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں"۔ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور یحیٰی کندی سے روایت ہے کہ شعبی اور ابوجعفر نے فرمایا کہ کوئی شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کرلے تو اس کی ماں سے ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ یحیٰی (روایت کے راوی) غیر معروف (بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت متابعت بھی نہیں کرتی۔ اور عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابونصر کے واسطہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابونصر کا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کرلیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہوجاتا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ۵۵ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُوْلُ وَالْمَسِيْسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيْمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ

۵۵۔ "اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پرورش میں رہی ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس، اور مساس" سے مراد جماع ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں، بیٹوں کی بیویوں کی طرح

الْاَبْنَاءِ وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيْبَةَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ حَجْرِهٖ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيْبَةً لَّهٗ اِلٰى مَنْ يَّكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهٖ ابْنًا ؛

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی "ربیبۃ" کہا جا سکتا ہے جو اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ربیبہ (زینب بنت ام سلمہؓ) کو کفالت کے لیے ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے (حسن بن علی رضی اللہ عنہما) کو بیٹا کہا تھا۔

٩٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ لَّكَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيٰنَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ قَالَ اَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْكَ اُخْتِيْ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قُلْتُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ ؛

٩٥ - ہم سے حمیدی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابوسفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جا سکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری ربیبہ (بیوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا۔

بَاب ٥٦ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؛

٥٦ - "اور تم پر حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو۔ سوا اس کے جو گزر چکا" (کہ وہ معاف ہے)

٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ انْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ

٩٦ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے آپ نکاح کر لیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، کوئی میں تنہا تو ہوں نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے

اَتُكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ ؛

عرض کی یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آئی ہیں کہ آپ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؛

باب ۵۷ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ؛

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛

۹۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے؛

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا ؛

۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَبِيْصَةُ ابْنُ ذُؤَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ وَخَالَتُهَا ـ فَنُرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِاَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ؛

۹۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے قبیصہ بن ذویب نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں) اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کرو جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؛

باب ۵۸ اَلشِّغَارُ ؛

۵۸۔ نکاح شغار؛

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۱۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار" سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو

باب ۵۹ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ ۔

۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۔

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتے شرماتی نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا۔

باب ۶۰ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ ۔

۶۰۔ حالتِ احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب ۶۱ نَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا ۔

۶۱۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ ۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن ابن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطہ سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے جنگ خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ۔

۱۰۴ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ کے بیان کیا کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ (اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہو گی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ۔

۱۰۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ ۔

۱۰۵ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمھیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متعہ کرسکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر محمول کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے ۔

باب ۶۲ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ ۔

۶۲ - عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا ۔

۱۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ

۱۰۶ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں وہ کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا ؛

بے شرمی! ہائے بے شرمی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؛

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضورؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس (مہر کے لیے) کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کرتے کی جگہ اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پہن لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں رہے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

بَاب ۶۳ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ ؛

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا ؛

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب (آپ کی صاحبزادی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ؀

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کی شادی حفصہ سے کردوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضورؐ سے اس کی شادی کردی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضورؐ چھوڑ دیتے تو میں حفصہ رضؓ کو قبول کرلیتا ؀

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لَوْ لَمْ اَنْكِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّ اَبَاهَا اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ؀

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک بن مالک نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آنحضور درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے باوجود نکاح کرسکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی اس کے والد (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) میرے رضاعی بھائی ہیں۔

بَابُ ۶۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ

۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات اشارۃً کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

اللّٰهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ. أَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ.

پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور حلیم" تک۔ "اکننتم" بمعنی اضمرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

۱۱۰- وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَرَّضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا الزِّنَا وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلَهُ تَنْقَضِي الْعِدَّةُ.

۱۱۰- مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیما عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو، کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صالح عورت میسر آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ (تعریض یہ ہے کہ) معتدہ عورت سے کہے کہ تم میری نظر میں شریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اسی طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تعریض و کنایہ سے کہے صاف صاف نہ کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔ اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بصراحت) کوئی وعدہ نہ کرے۔ ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا)، حسن نے فرمایا کہ "ولا تواعدوهن سرا" سے مراد زنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

بَابُ ۶۵ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ.

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.

۱۱۱- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ

۱۱۲- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچی کرلی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضور کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو انکی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (ان صحابی نے کہا کہ) ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمھارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمھارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمھارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھارے پاس ہے۔

بابٌ ۶۶ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَقَالَ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ۔

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے "پس انھیں روکے مت رہو" اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور (عورتوں کا) نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں"۔ اور ارشاد ہے کہ "اور اپنے میں سے

رانڈوں اور بیواؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب عن يونس ح قال وحدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أن النكاح في الجاهلية كان على أربعة أنحاء فنكاح منها نكاح الناس اليوم يخطب الرجل إلى الرجل وليته أو ابنته فيصدقها ثم ينكحها ونكاح آخر كان الرجل يقول لامرأته إذا طهرت من طمثها أرسلي إلى فلان فاستبضعي منه ويعتزلها زوجها ولا يمسها أبدا حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي تستبضع منه فإذا تبين حملها أصابها زوجها إذا أحب وإنما يفعل ذلك رغبة في نجابة الولد فكان هذا النكاح نكاح الاستبضاع ونكاح آخر يجتمع الرهط ما دون العشرة فيدخلون على المرأة كلهم يصيبها فإذا حملت ووضعت ومر عليها ليالي بعد أن تضع حملها أرسلت إليهم فلم يستطع رجل منهم أن يمتنع حتى يجتمعوا عندها تقول لهم قد عرفتم الذي كان من أمركم وقد ولدت فهو ابنك يا فلان تسمي من أحبت باسمه فيلحق به ولدها لا يستطيع أن يمتنع به الرجل ونكاح الرابع يجتمع الناس الكثير فيدخلون على المرأة لا تمتنع ممن جاءها وهن البغايا كن ينصبن على أبوابهن رايات تكون علما فمن أرادهن دخل عليهن فإذا حملت إحداهن ووضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ح ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) چلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح "نکاح استبضاع" کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ تھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی، تو وضع حمل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلاتی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا معاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی۔ یہ کسبیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھیں جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو اس کے پاس آنے جانے

أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ ۔

والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هٰذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا ۔

۱۱۴۔ ہم سے یحیی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "وہ (آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنھیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو"۔ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ حقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطہ سے)۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ۔

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انھیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انھوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ
اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قَالَ زَوَّجْتُ اُخْتًا لِّيْ مِنْ رَّجُلٍ
فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا
فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا
ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْكَ اَبَدًا
وَكَانَ رَجُلًا لَّا بَاْسَ بِهٖ وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ
تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
فَقُلْتُ الْاٰنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا
اِيَّاهُ ؕ

یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فلا تعضلوہن" کی تفسیر کے سلسلہ میں
بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے
ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص
سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب عدت پوری ہوئی
تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا
کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں
عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح
کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے
نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عورت بھی اس کے یہاں
واپس جانا چاہتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو روکو مت" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان
کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کردی۔

بابٌ ٦٧ اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَ
خَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَاَةً هُوَ
اَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَاَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهٗ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِاُمِّ حَكِيْمٍ
بِنْتِ قَارِظٍ اَتَجْعَلِيْنَ اَمْرَكِ اِلَيَّ
قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ وَ
قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ اَنِّيْ قَدْ نَكَحْتُكِ
اَوْ لِيَاْمُرْ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِهَا وَقَالَ
سَهْلٌ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ
بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا ؕ

٦٧ - جب ولی خود لڑکی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرہ بن شعبہ
رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔
آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک
صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح پڑھایا۔ اور
عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے
کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ
ہاں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے
نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنا
لینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان
کے کسی فرد سے کہنا چاہیے (کہ وہ نکاح کرا دے) سہل رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضورؐ کو ہبہ کرتی ہوں۔ پھر ایک
صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِهٖ
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ
اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ
حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ

۷۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ
پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمھیں مسئلہ بتاتا ہے"
آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ ۔

پرورش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں دخیل نہ بن جائے اس غرض سے وہ لڑکی کو روکے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيْهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ اَشُقُّ بُرْدَتِيْ هٰذِهٖ فَاُعْطِيْهَا النِّصْفَ وَاٰخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے انھیں نظر نیچی اور اوپر کرکے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں! انھوں نے عرض کی کہ لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کے آدھی انھیں دیدوں گا اور آدھی خود رکھوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں تمھارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمھارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے ساتھ ہے۔

بَابٌ ۶۸ اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوْغِ ۔

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ "اور وہ عورتیں جنھیں ابھی حیض نہ آتا ہو" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَاُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَكَثَتْ عِنْدَهٗ تِسْعًا ۔

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہوکر آنحضورؐ کے پاس آئیں اور نو سال تک آنحضورؐ کے ساتھ رہیں ۔

بَابٌ ۶۹ تَزْوِيْجِ الْاَبِ ابْنَتَهٗ مِنَ الْاِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ حَفْصَةَ فَاَنْكَحْتُهٗ ۔

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضورؐ سے کر دیا ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ ۔

۱۲۰۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضور کے ساتھ نو سال تک رہیں ۔

بَابٌ اَلسُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

۷۰۔ سلطان بھی ولی ہے، بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (ایک خاتون سے) اس ارشاد کے کہ "میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

۱۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرما دیں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انھیں مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضور نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کرلو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں ۔

بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا ۔

۷۱۔ باپ یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیاہی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے ۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ ۔

نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی)۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا ۔

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرماتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جا سکتی ہے۔

باب ۴۲ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُوْدٌ ۔

۴۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ ۔

۱۲۴۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمٰن اور مجمع ابنی یزید بن حارثہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ ثیبہ تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضورؐ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعٰى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ نَحْوَهُ ۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید نے خبر دی انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک صحابی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

باب ۴۳ تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ لِقَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِيْ فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيْ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِيْهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو"۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تھوڑی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ.

۱۲۶- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے" سے "ماملکت ایمانکم" تک (کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں (اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو) انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں" سے "وترغبون" تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رجحان ہو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دیں (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

باب إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ.

۴۷- اگر منگیتر ولی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمھارا نکاح اس سے اتنے اتنے میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۷- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؁

آپ کو آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

باب ۷۵ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغامِ نکاح بھیج جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیئے، یہاں تک کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ؁

۱۲۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیئے یہاں تک کہ پیغامِ نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ؁

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

* * *

باب ۷۶ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ ؁

۷۶۔ پیغامِ نکاح نہ دینے کی وضاحت ؁

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ

لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کردوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرم کا راز کھولوں۔ ہاں اگر آنحضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کرلیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطہ سے کی۔

باب ۷۷ اَلْخُطْبَةِ ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ۔

۷۷۔ خطبہ ۔

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دو افراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جادو ہوتا ہے۔

باب ۷۸ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ ۔

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا ۔

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دُلہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرت اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

باب ۷۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ ۔ وَقَوْلِهِ

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوش دلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اور کم سے کم مہر کتنا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

تَعَالٰى وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا - وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ - وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ ؛

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " یا تم نے ان کے لیے کچھ (مہر کے طور پر) مقرر کیا ہو"۔ اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی ؛

۱۳۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ ؛

۱۳۳ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی تصریح کے ساتھ)

بَابٌ اَلتَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ ؛

۸۰ - قرآن مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ

۱۳۴ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوحازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آنحضورؐ اب جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! میں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں، حضور اکرمؐ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئیں اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے ہبہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت فرمایا تمھارے پاس کچھ (مہر کے لیے) ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوہے کی انگوٹھی بھی اگر مل جائے وہ گئے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آکر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کچھ قرآن ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمھارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے۔

بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کر لو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

۱۳۶۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی نکاح کی شرطیں)

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لیے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

باب ۸۴ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۴۔ شادی کرنے والے کے لیے زرد رنگ، اور اس کی روایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔

۱۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرم نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا ہے انھوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ پھر ولیمہ کر دو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

باب ۸۵

۸۵۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا ۔

۱۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور مسلمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا (کھانے سے فراغت کے بعد) آنحضرت باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (مدعو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے) اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضور کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

باب ۸۶ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ ۔

۸۶۔ دولھا کو کس طرح دعا دی جائے۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ

۱۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟

اِمْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمھیں برکت دے۔ دعوتِ ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

بَابُ ۸۷ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ ۔

۸۷۔ دُلھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُلھن کو دعا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ ۔

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے (دلھن کے ساتھ موجود عورتوں سے) کہا، خیر و برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ ۔

بَابُ ۸۸ مَنْ اَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ ۔

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُلھن کے پاس جانا پسند کیا ۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا ۔

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور (غزوہ سے پہلے) اپنی قوم سے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

بَابُ ۸۹ مَنْ بَنٰى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ۔

۸۹۔ جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ خلوت کی ۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ۔

۱۴۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضورؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں[1]۔

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی متعدد طرق سے آچکی ہے اور ایک موقعہ پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نو سال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں چلی جاتی تھیں۔ ابتداء بلوغ کا تعلق موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

باب ۹۰ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ ۔

۹۰۔ سفر میں دلھن کے ساتھ خلوت کرنا۔

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انھیں اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ امہات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے انھیں کنیز ہی رکھا ہے (کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں) اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضور ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں چنانچہ جب کوچ ہوا تو آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈلوایا۔

باب ۹۱ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى ۔

۹۱۔ دن کے وقت دلھن کے پاس جانا، سواری اور روشنی کے اہتمام کے بغیر۔

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے خوفزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد) کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۹۲ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ ۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ ۔

۹۲۔ مخمل کے بچھونے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے۔

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالردار چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالردار چادریں کہاں! آنحضور نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے۔

باب ۹۳ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا ۔

۱۴۷ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ ۔

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلھن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں ۔

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے ایک (یتیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمھارے پاس لہو (دف بجانے والا) نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں ۔

باب ۹۴ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۴۔ دولھا یا دلھن کو تحفہ دینا۔

ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (بصرہ کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انھیں سلام کرتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولھا بنے تو مجھ سے ام سلیم نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرمؐ کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ ضرور دو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا ملیدہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرمؐ کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ اور تمھیں جو بھی مل جائے اسے بلا لاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضورؐ کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضورؐ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ اپنا ہاتھ اس ملیدہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ ملیدہ کھانے کے لیے آنحضورؐ بلانے لگے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتّٰى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ.

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ بیان کیا کہ تمام لوگ اس ملیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں باتیں کرتے رہے (انس رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے (ان کے گھر میں ٹھہرے رہنے کی وجہ سے) بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازواج مطہراتؓ کے حجروں کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔ اور آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو بجز اس وقت کے جب کھانے کے لیے تمہیں (آنے کی) اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے۔ سو وہ تمہارا شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس نے کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

باب ۹۵ اِسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا.

۹۵۔ دلہن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار لینا۔

۱۴۹ ـ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ

۱۴۹۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسماء سے ہار مانگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔ راہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انھوں نے نماز بے وضو پڑھی۔ جب آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کے

قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ بَرَكَةً ؛

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و سہولت نصیب ہوئی۔

باب ۹۶ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ ؛

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے ؛

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَأْتِي اَهْلَهٗ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ اَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا ؛

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریب نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ الخ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد تو ہم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب ۹۷ اَلْوَلِيْمَةُ حَقٌّ۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؛

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو؛

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ اُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلٰى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِي مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت ؐ کی خدمت کی اور جب آپ ؐ کا وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی اس سے میں... خوب واقف ہوں۔ اور اول شانِ نزول آیت حجاب شبِ زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دلھن بنیں، تو آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ ؏

اور میں ٹہلتے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینبؓ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُلٹے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۹۸ اَلْوَلِيْمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ ؏

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو ؏

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ ؏

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا؟ وہ بولے ایک گٹھلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا ؏

۱۵۳۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى السُّوْقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ؏

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجر مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اُترے۔ عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمٰن ابن عوف! میں تجھے اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بولے آپ کا مال اور بیویاں اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کردی۔ کچھ گھی اور پنیر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ ؏

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

شُعَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ ؎

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مالیدہ کھلایا۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَاَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا اِلَى الطَّعَامِ ؎

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب خلوت کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لایا۔

بَاب ۹۹ مَنْ اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ اَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ ؎

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيْجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ اَنَسٍ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلَيْهَا اَوْلَمَ بِشَاةٍ ؎

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا۔ اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

بَاب ۱۰۰ مَنْ اَوْلَمَ بِاَقَلَّ مِنْ شَاةٍ ؎

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ ؎

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو ہی میں کر دیا تھا۔

بَاب ۱۰۱ حَقُّ اِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ اَوْلَمَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوَهٗ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ ؎

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (تو جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا ؎

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھیں کوئی دعوتِ ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ ٭

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے، ان سے ابوموسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو ٭

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ ٭

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا۔ قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا۔ سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا۔ اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریشمی گدے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں۔ اور ریشمی اور پارچہ جات، کتان، استبرق کے عمدہ ریشمی کپڑے۔ ابوالاحوص کی ابوعوانہ اور شیبانی نے لفظ "افشاء السلام" میں متابعت کی ٭

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ ٭

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دلھن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمھیں معلوم ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں ٭

بَابٌ ۱۰۲ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ ٭

۱۰۲۔ جس شخص نے دعوت قبول کی، اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ٭

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

اور غرباء نہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ برا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

باب ۱۰۳ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ ٭

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی ٭

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ ٭

۱۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابوحازم نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سری پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کرلوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہدیۃً بھیجی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

باب ۱۰۴ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا ٭

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا ٭

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ ٭

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی جو ابراہیم کے بیٹے ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمھیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رض شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے ٭

باب ۱۰۵ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ ٭

۱۰۵۔ دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا ٭

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ٭

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو صہیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

باب ۱۰۶ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

فِي الدَّعْوَةِ فَرَاَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ صُوْرَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ اَبَا اَيُّوْبَ فَرَاَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ اَكُنْ اَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ۔

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابوایوب کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمر بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابوایوب نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہیں۔ مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحٰبَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

۱۶۷۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا کہ میں نے تکیے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں، آنحضرت ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپ فرمائیں) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپ نے فرمایا یہ تکیے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا، میں نے یہ تکیے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے زندہ کرو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

بَابٌ قِيَامُ الْمَرْاَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

۱۰۷۔ نئی دلھن کا ولیمہ میں مہمان مردوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَاَتُهُ اُمُّ اُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل نے، کہا کہ جب ابواسید ساعدی نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دعوت دی۔ اس موقعہ پر کھانا ان کی دلھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضورؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضورؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

باب ١٠٨ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ

١٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

۱۰۸- شادی کے موقعہ پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو۔

۱۶۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبدالرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ دلھن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمھیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضورؐ کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا۔

باب ١٠٩ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ

۱۰۹- عورتوں کی خاطرداری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں۔

١٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ.

۱۶۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو توڑ لوگے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہوگے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لوگے۔

باب ١١٠ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

۱۱۰- عورتوں کے بارے میں وصیت۔

١٦٩- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا.

۱۶۹- ہم سے اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمھیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو اسے توڑ لوگے اور اگر اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمھیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا ؛

۱۷۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس خوف کی وجہ سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمارے بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضورؐ کی وفات ہو گئی تو ہم نے اسے خوب کھل کے گفتگو کی، خوش طبعی کی ؛

بَابٌ ۱۱۱ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ؛

۱۱۱۔ خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ ؛

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ ؛

۱۷۱۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے بیوی بچوں کا نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے سوال ہوگا، ہاں پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت۔ زیر نگرانی چیز کے بارے میں)

بَابٌ ۱۱۲ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ ؛

۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حسنِ معاشرت ۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ

۱۷۲۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کیے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے وہ بھی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی۔ تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہتی ہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔

وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ الْأَرْنَبِ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکتاہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے۔ ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، سر پھوڑ دے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح نرم ہے اور اس کی خوشبو زرنب (ایک گھاس) کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اونچے ستونوں والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ دینے والا (سخی) ہے اس کا گھر دار المشورہ کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور تمھیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و بالا ہے جو ذہن میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔ لیکن صبح کو چراگاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انھیں (مہمانوں کے لیے) ذبح کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے چند بکریوں کے مالک گھرانہ میں ایک کونے میں پڑا پایا پھر وہ مجھے ایک ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور کجاوہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے والے اور اناج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکاوٹ والا نہیں تھا، اور سوتی تو صبح کر دیتی۔ پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں، تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا رہتا تھا اور اس کا گھر خوب کشادہ تھا، ابو زرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ نکلنے کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھریرے جسم کا تھا) اور بکری کے چار ماہ کے بچہ کا

رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ ؎

دودھ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی) اور ابوزرع کی بیٹی، تو اس کی خوبیاں کیا گناؤں، اپنے باپ کی بڑی ہی فرمانبردار (اتنی فربہ موٹی کہ) چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و غصہ کا باعث۔ اور ابوزرع کی کنیز، تو وہ بھی خوبیوں کی مالک تھی۔ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھرتی تھی، اس نے بیان کیا کہ ابوزرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دو بچے تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور ہاتھ میں خطی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے مویشی لایا اور ہر ایک میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید ابن سلمہ نے ہشام کے واسطہ سے "ولا تعشش بيننا تعشيشا" بیان کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے "فاتقمح" میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ ؎

۱۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے جسم مبارک سے) میرے لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نوعمر لڑکی جب کھیل سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

بَابُ ١١٣ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا ؎

۱۱۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے میں نصیحت ؎

١٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَّهُمْ مِّنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَآ اَنْزَلْتُ جِئْتُهٗ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ اَوْ غَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدٰهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدٰكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (عوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں (ہجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضور کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضور سے ایک دن رات تک الگ تھلگ رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے اور (مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت) حفصہ کے گھر گیا (جو حضرت عمر کی صاحبزادی ہیں) اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِيْنِي
مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْ
ضَا مِنْكِ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ
غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً
وَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ
فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ
وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ
فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَ
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا
يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ
ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ
إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ
فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ
حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ

غصہ رہتی ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی، کیا تمھیں اس کا کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو، اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطالبات نہ کیا کرو نہ کسی معاملہ میں آنحضور کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضورؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمھیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمھاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرم کو تم سے زیادہ عزیز ہے، ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ ملک غسان ہم پر حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرم نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی۔ مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہو گا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فجر کی نماز حضور اکرمؐ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرم اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا اب روتی کیا ہو۔ میں نے تمھیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کیا آنحضورؐ نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے میں نے آنحضورؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ غلام اندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے آنحضورؐ سے عرض کی اور آنحضورؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَقُمْتُ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ
فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ
فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ
مُنْصَرِفًا قَالَ اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ قَدْ
اَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ
فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى
وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ
نِسَاءَكَ فَرَفَعَ اِلَيَّ بَصَرَهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ
رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ
فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْ
ضَاَمِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرٰى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهٗ
تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ
فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلٰثَةٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى
اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسًا وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ
وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ
اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ
قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضورؐ خاموش رہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آ کر میں نے غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آ کر پھر کہا کہ میں نے آنحضورؐ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضورؐ خاموش رہے۔ میں پھر واپس آ گیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آ کر غلام سے کہا کہ عمرؓ کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آ کر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضورؐ سے کیا اور آنحضورؐ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضورؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بُنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضورؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس تکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضورؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضورؐ اس پر مسکرا دیے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیے۔ میں نے جب آنحضورؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضورؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے۔ میں نے آنحضورؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی۔ سوا تین چمڑوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ ۔

حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے، آنحضور ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطابؓ! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں یہ تو وہ لوگ ہیں جنھیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجیے (کہ میں نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرمؐ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے انتیس دن تک الگ رکھا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا راز عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ پر عتاب کیا تو آنحضورؐ کو اس کا بہت رنج ہوا۔ (اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا) پھر جب انتیسویں کی رات گزر گئی تو آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپؐ سے ابتدا کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو انتیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے۔ وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضورؐ کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضورؐ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آنحضورؐ ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا اور سب نے وہی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں۔

باب ۱۱۴ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا ۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی روزہ رکھنا۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۔

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

باب ۱۱۵ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا ۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

۱۷۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابوحازم نے

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ ۔

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ ۔

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گذارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے ۔

باب ۱۱۶ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۔

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اجازت نہ دے ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ ۔

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صریح اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا[1] اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطہ سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں روزہ کا بھی ذکر ہے ۔

باب ۱۱۷

۱۱۷۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، انھیں تیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ مالدار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

[1] شریعت نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ کما کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے ۔

أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ ؎

باب ۱۱۸ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں ؎

۱۱۸۔ عشیر کی ناشکری۔ عشیر سے مراد شوہر ہے۔ ساتھی کے معنی میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ؎

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے، اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضورؐ نے لوگوں کے ساتھ اس کی نماز پڑھی۔ آنحضورؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی جا سکے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا، یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی یا آنحضورؐ نے یہ فرمایا راوی کو شک تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہیبتناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا۔ وہ ..... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوئی تو کہہ دیگی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس کی اکثر رہنے والی عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ایوب اور سلم بن زریر نے کی۔

بَابٌ ۱۱۹ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی روایت ابو جحیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے خبر دی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو روزے بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

بَابٌ ۱۲۰ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

۱۸۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر (حاکم) نگران ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ ۞

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

باب ۱۲۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۞

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مرد عورتوں کے سردھرے ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ بڑی رفعت والا بڑا عظمت والا ہے" تک۔

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّقَعَدَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۞

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالاخانہ میں قیام کیا۔ پھر آنحضورؐ انتیس دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس (۲۹) کا ہے۔

باب ۱۲۲ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فِيْ غَيْرِ بُيُوْتِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ ابْنِ حَيْدَةَ رَفْعَهٗ غَيْرَ اَنْ لَّا تُهْجَرَ اِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ ۞

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حجروں سے الگ دوسری جگہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ "اپنی بیوی سے اظہار ناراضگی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے ہوئے الگ رہنا چاہیئے" لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا ۞

۱۸۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے خبر دی، انہیں عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے خبر دی اور انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے۔ پھر جب انتیس دن گذر گئے تو آنحضورؐ ان کے پاس صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضورؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اَبِي الضُّحٰى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ اَهْلُهَا فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنُ مِّنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ ؕ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابو الضحیٰ کی مجلس میں (مہینہ پر) بحث کی تو انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رو رہی تھیں ہر زوجۂ مطہرہ کے پاس ان کے گھر والے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اوپر گئے۔ آنحضور اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے انھوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا انھوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضور کی خدمت میں گئے اور عرض کی، کیا آنحضور نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک مہینہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ آنحضور انتیس دن تک الگ رہے اور پھر اپنی ازواج کے پاس گئے۔

بَابُ ۱۲۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهٖ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ؕ

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انھیں اتنا ہی مارو جو ان کے لیے اذیت دہ نہ ہو"

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ ؕ

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

بَابُ ۱۲۴ لَا تُطِيْعُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا فِيْ مَعْصِيَةٍ ؕ

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ؕ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَاْسِهَا فَجَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ

۱۸۸۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ ۔

سامنے ہوئیں اور آنحضور سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مصنوعی بال سر پر بنانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے ۔

باب ۱۲۵ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا ۔

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور اعراض کا خوف محسوس کرے" کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ نہ بلاتا ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی کر سکتے ہو۔ میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی نہیں تو اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہر حال بہتر ہے"۔

باب ۱۲۶ الْعَزْلِ ۔

۱۲۶۔ عزل کا حکم۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ ۔

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے تھے۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان سے ابن محیریز نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ ؏

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی ؏

بَابُ ۱۲۷ ۔ اَلْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا ؏

۱۲۷ ۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لیے قرعہ اندازی ؏

۱۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا ؏

۱۹۳ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا۔ حضور اکرم رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انھوں نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انھیں سلام کیا پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال لیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں ؏

بَابُ ۱۲۸ ۔ الْمَرْأَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذٰلِكَ ؏

۱۲۸ ۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے ؏

۱۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ ؏

۱۹۴ ۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے ؏

باب ۱۲۹ اَلْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا ؏

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو[1] (تو ایک ہی عورت سے شادی کرو) ارشاد "واسعًا حکیمًا" تک ؏

باب ۱۳۰ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ ؏

۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت سے شادی کرے ؏

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ؏

۱۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے (راوی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے والی حدیث، ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیئے اور جب شادی شدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیئے ؏

باب ۱۳۱ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ ؏

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت سے شادی کی ؏

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

۱۹۶۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ایوب اور خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور یہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ایوب اور خالد نے، خالد نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ؏

---

[1] شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے۔ کیونکہ عام حالات میں کئی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی کی وجہ سے شریعت نے اس کا قانون بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ حد تک انصاف قائم رکھا جاسکے ؏

باب ۱۳۲ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۳۲ - جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

۱۹۷ - ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں[1]

باب ۱۳۳ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ۔

۱۳۳ - مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ۔

۱۹۸ - ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

باب ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

۱۳۴ - جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي۔

۱۹۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے؟ آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

---

[1] یہ حج کا واقعہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا۔[له]

باب ۱۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَآئِهٖ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ ؛

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ ؛

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دل لگاؤ ؛

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے۔ آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرمؐ کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے ؛

باب ۱۳۶ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهٰى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ ؛

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَآءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ ؛

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی ممانعت ؛

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو جھوٹ کا دُہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

باب ۱۳۷ الْغَيْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۳۷۔ غیرت۔

اور وراد نے مغیرہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر ڈالوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا

[له] ضعف کی وجہ سے حضور اکرم تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے۔ حضور اکرمؐ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضورؐ کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے۔

وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي۔

تمھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَرَى عَبْدَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ تَزْنِي يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امتِ محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امتِ محمد! اگر تمھیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ اَسْمَاءَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرمارہے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرتمند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

۲۰۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مؤمن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَالٍ

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زبیر

وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَّغَيْرَ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِّيْ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ أَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهٗ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيْرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهٗ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضٰى وَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَأْسِي النَّوٰى وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ رُّكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِيْ ؎

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور آٹا گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور باوفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے میں اپنے سر پر کھجور کی گٹھلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے تہائی فرسخ دور تھی۔ ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضورؐ کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضورؐ نے مجھے بلایا پھر (اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے) کہا اخ اخ! آنحضورؐ چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ بڑے ہی باغیرت تھے۔ حضور اکرمؐ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ آنحضورؐ سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آنحضورؐ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضورؐ نے اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تمھاری غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرمؐ کا تمھارے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضورؐ کے ساتھ تمھارے سوار ہونے سے زیادہ مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آخر اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوالی (وغیرہ) سے مجھے چھٹکارا دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا؎

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) نے آنحضورؐ کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی جن کے گھر میں حضور اکرمؐ اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ ؕ

اسے بھی اس میں جمع کرنے لگے اور خادم سے فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آخر جن کے گھر میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا برتن منگایا گیا اور آنحضورؐ نے وہ نیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن توڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ؕ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ ؕ

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا۔ یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا۔ وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا ؕ

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ ؕ

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آنحضورؐ نے فرمایا۔ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا ؕ

بَابُ ۱۳۸ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ ؕ

۱۳۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی ؕ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ

۲۱۰۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ ۔

آنحضورؐ یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمدؐ کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَّهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ۔

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

باب ۱۳۹ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْاِنْصَافِ ۔

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا هٰكَذَا قَالَ ۔

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ منبر پر فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انہیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں (تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

باب ۱۴۰ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہوں گے

مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ ۔

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ۔

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گا اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا ۔

بَابٌ ۱۴۱ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ ۔

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو ۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ۔

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھاوج کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے ۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا فَقَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ ۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو ۔

بَابٌ ۱۴۲ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ؛

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضورؐ نے ان سے ایک طرف (مجلس سے اتنے فاصلہ پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

باب ۱۴۳ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ ؛

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی عورت کے پاس جانا ممنوع ہے ؛

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ ؛

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمھیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (مخنث) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے ؛

باب ۱۴۴ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ ؛

۱۴۴۔ جب تہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل حبش اور دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا ؛

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ؛

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اکتا گئی، تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نو عمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور آنحضورؐ اتنی دیر تک کھڑے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

باب ۱۴۵ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنا ؛

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ ؂

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! بخدا تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ (اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں) جب سودہ رضی اللہ عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضورؐ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی اس وقت آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو ؂

بَابٌ ۱۴۶ اِسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ؂

۱۴۶۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت چاہنا ؂

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ؂

۲۲۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو ؂

بَابٌ ۱۴۷ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ ؂

۱۴۷۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور انھیں دیکھنا جائز ہے ؂

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ؂

۲۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلا لو۔ میں نے اس پر کہا کہ یارسول اللہ! عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، ہیں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں ؂

بَابُ ۱۴۸ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا ؛

۱۴۸- کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے ؛

۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ؛

۲۲۲- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ؛

۲۲۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ؛

۲۲۳- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ؛

بَابُ ۱۴۹ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِهِ ؛

۱۴۹- کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ ؛

۲۲۴- مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ابن طاؤس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجیے لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ تھی ؛

بَابُ ۱۵۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ ؛

۱۵۰- طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر (اطلاع کے بغیر) رات کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا شبہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جائے ؛

۲۲۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۲۲۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا ۔

ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا ۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا ۔

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم بن سلیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر اسے رات کے وقت نہ آنا چاہیئے ۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا اکیسواں (۲۱) پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بائیسواں پارہ

باب ۱۵۱ طَلَبُ الْوَلَدِ

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَلْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ۔

۱۵۱ بچہ کی خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے۔ تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی سے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پراگندہ بال ہیں وہ کنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں ہشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ بچہ کی طرف تھا کہ دانائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستری کا مقصد محض قضاء شہوت نہ ہو، بلکہ بچہ کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

...بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ.

نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کرلیں اور جن کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھا کرلیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت عبیداللہ نے وھب، کے واسطہ سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس، کے ذکر کے سلسلے میں۔

باب ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہو اسے (جب وہ واپس آرہا ہو اپنا موئے زیر ناف کرلینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ.

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچکر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیساکہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ، میری شادی نئی ہوئی ہے، آنحضور ؐ نے اس پر پوچھا، کیا تم نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بیاہی سے کی ہے۔ آنحضور نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو شہر میں داخل ہونے لگے لیکن آنحضور نے فرمایا کہ ٹھہر رات ہوجائے پھر داخل ہونا، تاکہ پراگندہ بال عورت کنگھا کرلے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو۔ وہ موئے زیر ناف صاف کرلے۔

باب ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ.

۱۵۳۔ "اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں" اللہ تعالیٰ کا ارشاد، لم یظہروا علیٰ عورات النساء۔

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہوگیا تھا

فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ۔

تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسی دوا استعمال کی گئی تھی، پھر لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اسوقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔ پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگایا گیا۔

بَابٌ ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ۔

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔

۲۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ۔

۲۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمٰن نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمان بن عابس نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچپن کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ پھر وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

بَابٌ ۱۵۵ قَوْلِهِ طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ۔

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔

۲۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي۔

۲۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمان بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچوکے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اسوجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

كتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

باب ۱۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ اَحْصَيْنٰهُ وَعَدَدْنٰهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدُ شَاهِدَيْنِ

۱۵۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "احصیناہ" یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور "طلاق سنت" یہ ہے کہ حالتِ طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہمبستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ ؕ

۲۳۵ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ ہم بستری سے پہلے ہونا چاہیے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۵۷ قَوْلِهٖ: اِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ ؕ

۱۵۷ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

۲۳۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ؟ قَالَ فَمَهْ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تُحْتَسَبُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ ؕ

۲۳۶ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ (انس بن سیرین نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کر لے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے، عاجز ہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو معمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی، ایک طلاق شمار کی گئی تھی۔

باب ۱۵۸ قَوْلِهِ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

۱۵۸۔ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے سامنے طلاق دے سکتا ہے۔

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ۔

۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنحضور ﷺ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنۃ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنحضور ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چلی جاؤ (یہ طلاق سے کنایہ ہے۔ (مصنف) ابو عبداللہ نے کہا کہ اس کی روایت حجاج بن ابی منیع نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے زہری نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَاهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا

۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے اور ایک باغ میں پہنچے، جس کا نام "شوط" تھا جب ہم باغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو۔ پھر آپ باغ میں گئے۔ جونیہ لائی جا چکی تھیں اور انہیں کھجور کے باغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعمان بن شرحبیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدبختی اور بدنصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنحضور

لہ۔ یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انہیں زندگی بھر ندامت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْحُسَيْنُ ابْنُ الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ وَأَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيْلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُّجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ۔

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابو اسید! اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اسے اس گے پہنچا آؤ" اور حسین بن ابو الولید نیسابوری نے بیان کیا کہ، ان سے عبد الرحمٰن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد (سہل بن سعد) اور ابو اسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس لئے آنحضور نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا۔

۲۳۹ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عُدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۲۴۰ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاب یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم؟) اس پر آپ نے فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

باب ۱۵۹ قَوْلِهِ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ لَا أَرٰى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوْتَتُهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ،

۱۵۹ - جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جسے قطعی طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہو گی۔ شعبی نے فرمایا کہ وہ وارث ہو گی اس پر ابن شبرمہ نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روایتوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاتر العقل ہو گئی تھیں۔

پوری کرکے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کرسکتی ہے؟ شعبی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کرسکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مرجائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شعبی نے اپنی اس رائے سے رجوع کرلیا۔

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

۲۲۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کرسکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کردوگے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی (کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کرایا) جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤنگا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کردے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کردیں گے یا پھر اُسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یارسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ،

۲۴۲ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبد الرحمان بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضور نے فرمایا، غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ،

۲۴۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے) انھیں طلاق دے دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابٌ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا،

۱۶۰ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنیوی) دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔"

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا،

۲۴۴ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں) نہیں ہوا تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا. قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي ؛

بیان کی، ان سے اسماعیل نے، انہیں عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے "اختیار" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا؟ مسروق نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہو گی)

باب ۱۶۱ إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةِ أَوِ الْبَرِيَّةِ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ. قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا. وَقَالَ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا. وَقَالَ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ أَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ. قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ؛

۱۶۱ - جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا "الخلیہ" یا "البریۃ"، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جا سکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہو گی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں" اور ارشاد ہے" اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے۔ قاعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ. وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حُرِّمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ ؛

۱۶۲ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہو گا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے "حرام" کہا ہے لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (حلال) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے، کیونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے" اور لیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی تو آپ فرماتے کہ کاش تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوتی! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهٗ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ اِلٰى شَيْءٍ تُرِيْدُهٗ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ طَلَّقَهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً لَّمْ يَصِلْ مِنِّيْ اِلٰى شَيْءٍ فَاَحِلُّ لِزَوْجِي الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ۔

۲۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلّو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) چنانچہ ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انھیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انھیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے پلّو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے (کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تم پر اسوقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

بَابٌ ۱۶۳ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

۲۴۷ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ ابْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا حَرَّمَ اِمْرَاَتَهٗ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۲۴۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انھوں نے ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یعلیٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انھیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۴۸ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَّيَشْرَبُ عِنْدَهَا

۲۴۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

عَسَلاً فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً ۔

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہما) یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوند) کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغفور کھایا ہے۔ آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے آنحضور سے یہی بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیا ہے۔ اب دوبارہ نہیں پیوں گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ دہان مبارک سے اس طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ" اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے" "تا" ان تتوبا الی اللہ" اس سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں "اذا سر النبی الی بعض ازواجہ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ "بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔

۲۴۹ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاۤءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاۤءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَاۤئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَاِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكِ وَقُوْلِيْ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّاۤ اَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِمَا اَمَرْتِنِيْ بِهٖ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ

۲۴۹ - ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنتِ عمر انسے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انھیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المومنین سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغفور کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغفور کے درخت کا عرق چوسا ہو ہوگا! میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جونہی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

لَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي.

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضور سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضور سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضور نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ، ہم آنحضور کو روکنے میں کامیاب ہوگئے، میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

باب ۱۶۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَىٰ فِي ذَٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو۔ جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انھیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انھیں ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرنے لگو تو انھیں کچھ مال دے دو۔ اور انھیں خوبی کے ساتھ رخصت کردو"۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمان، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمان، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

باب ۱۶۵ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَٰذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بہن ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

هٰذِهٖ اُخْتِیْ وَ ذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی بہن ہیں)۔

باب ۱۶۶ اَلطَّلَاقُ فِی الْاِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُوْنِ وَاَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْیَانِ فِی الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَیْرِهٖ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى وَتَلَا الشَّعْبِیُّ لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَمَا لَا یَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوَسِ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ اَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ وَقَالَ عَلِیٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَیَّ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلُوْمُ حَمْزَةَ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَیْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَبِیْ؟ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ۔ وَقَالَ عُثْمَانُ لَیْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض۔ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَیْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا یَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ۔ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِیْمَنْ قَالَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَاَتِیْ طَالِقٌ ثَلَاثًا یُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَیْهِ قَلْبُهٗ حِیْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْیَمِیْنِ۔ فَاِنْ سَمّٰى اَجَلًا اَرَادَهٗ وَعَقَدَ عَلَیْهِ قَلْبُهٗ حِیْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِیْ دِیْنِهٖ وَاَمَانَتِهٖ۔ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْكِ نِیَّتُهٗ، وَطَلَاقُ

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ۔ طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے"۔ اور شعبی نے اس آیت کی تلاوت کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو"، اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے (زنا) کا خود ہی اقرار کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں حرمت شراب سے پہلے) میری دو اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور اکرم سے کہا کہ، تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا حیثیت ہے! آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ میں مدہوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ مخبوط الحواس کی طلاق جائز نہیں۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتدا کی (اور شرط بعد میں بیان کی) تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو گا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر اس کی بیوی باہر نکل جاتی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی، لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہو گا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ۔

پر تین طلاق، فرمایا کہ ایسے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی (کہ فلاں کام اس مدت میں کرونگا) تو یہ اس کے دین اور امانت پر چھوڑ دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ "مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے" تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ جب تمہیں حمل ٹھہرے تو تم پر تین طلاق۔ تو شوہر کو ہر طہر میں صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کرنی چاہیے۔ پھر جب اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور حسن نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا "جاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو" تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے، اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، مجنون یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔ بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخبوط الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ۔

۲۵۰ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا کرے (پھر وہ گناہ ہیں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱ - ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کر لی ہے، آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضور کے سامنے

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

آ گئے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انھیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انھیں عیدگاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انھیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انھیں حرہ کے پاس پکڑا گیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ.

۲۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کی ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انھیں لے جاؤ اور انھیں سنگسار کرو، کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انھیں مدینہ منورہ کی عیدگاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں پکڑ لیا اور انھیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابُ ۱۶۷ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ. وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ. وَأَجَا

۱۶۷۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالے کا ارشاد کہ "اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) جائز نہیں کہ جو (مہر) تم انھیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سوا اس صورت کے جب کہ زوجین

عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا۔ وَقَالَ طَاؤُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِيْمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْعَشَرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَآءِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى تَقُوْلَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ؛

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رہکر) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے" عمر رضی اللہ عنہ نے حاکم (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوڑ کر (خلع میں اپنے شوہر سے پیچھا چھڑانے کے لئے اسے اپنا سارا مال دے دے) طاؤس نے فرمایا کہ" سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے" سے مراد وہ فرائض و حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیئے ہیں (ابن طاوس نے بیان کیا کہ) طاوس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ "میں تمہاری وجہ سے جنابت کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

۲۵۳۔ ہم سے ازھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی (کیونکہ ان کے ساتھ رہکر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی) اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۴ حَدَّثَنَا

۲۵۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ بِهٰذَا، وَقَالَ تَرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهٗ أَنْ تُطَلِّقَهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا، وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ: جَآءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۵۴۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبداللہ بن ابی کی بہن (جمیلہ رضی اللہ عنہا) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابن ابی تمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

اِنِّی لَا اَعْتَبُ عَلَی ثَابِتٍ فِی دِیْنٍ وَلَا خُلُقٍ وَلٰکِنِّی لَا اُطِیْقُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ حَدِیْقَتَهٗ؟ قَالَتْ نَعَمْ۔

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انھیں برداشت نہیں کرسکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کرسکتی ہو انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِیُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُوْ نُوْحٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنْقِمُ عَلَی ثَابِتٍ فِی دِیْنٍ وَّلَا خُلُقٍ اِلَّا اَنِّی اَخَافُ الْکُفْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ حَدِیْقَتَهٗ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَیْهِ وَاَمَرَهٗ فَفَارَقَهَا۔

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی نے حدیث بیان کی، ان سے قراد ابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ، ثابت کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کرسکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں چنانچہ انہوں نے وہ باغ واپس کردیا اور آنحضور کے حکم سے ثابت نے انہیں اپنے سے جدا کردیا۔

ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۸ الشِّقَاقِ وَهَلْ یُشِیْرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ۔ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی: وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ خَبِیْرًا۔

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم بھیجو" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خبیرا" تک۔

۲۵۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ بَنِی الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِیْ اَنْ یَّنْکِحَ عَلِیٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا اٰذَنُ۔

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ بنی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کرلیں۔ لیکن میں انھیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

باب ۱۶۹ لَا یَکُوْنُ بَیْعُ الْاَمَةِ طَلَاقًا۔

۱۶۹۔ کنیز کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

۲۵۷ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے، ان سے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدُمٌ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ، قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ؛

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین سنتیں قائم ہوئیں، اوّل یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہوجائیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ "ولاء" اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جارہا تھا پھر (کھانے کے لئے) آنحضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے! آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

بَابٌ خِيَارُ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ ؛

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ ؛

۲۵۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا ؛

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ عنہ) بنی فلاں کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتے پھر رہے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ ؛

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلاں کے غلام تھے جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔

باب ۱۷۱ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش۔

۲۶۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے، روتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی! آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

باب ۱۷۲

۱۷۲۔

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں حکم نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انھیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولاء (آزادی کے بعد) انھیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انھیں خرید کر آزاد کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ "پھر (آزادی کے بعد) انھیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ چاہیں انھیں کے ساتھ رہیں، اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

باب ۱۷۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کنیز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ.

۲۶۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالےٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

باب ۲۷۴ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

۲۷۴۔ اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی عدت۔

۲۶۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ.

۲۶۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے کہ عطا خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنیں کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہد مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کرکے (مدینہ منورہ) آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوجاتیں تو ان سے نکاح جائز ہوجاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کرکے آجاتے تو یہ انھیں کو ملتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہد مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہد مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کرکے آجاتی تو انھیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ مدینہ

ہجرت کر کے آگئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۷۵ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَّصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاٰتُوْهُمْ مَّا أَنْفَقُوْا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہد مشرک یا حربی مشرک کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تھوڑی دیر پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطاء سے ایسی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو معاہد قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کرلے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی سمجھی جائے گی؟ فرمایا کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، نئے مہر کے ساتھ (تو کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد، مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو مجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور انہیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو" عطاء نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہد مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ سے تھا۔

۲۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

۲۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وھب نے حدیث بیان

عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا ؛

کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور انھیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انھیں آزماؤ" آخر آیت تک عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی (جسکا ذکر اسی سورہ ممتحنہ میں ہے کہ "اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ آزمائش میں پوری سمجھی جاتی تھی، چنانچہ جب وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ حضور اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں سے صرف انھیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

باب ۱۷۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلَى قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَإِنْ فَاءُوا رَجَعُوا :

۱۷۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سمیع علیم" تک "فان فاءوا" یعنی فان رجعوا۔

۲۶۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ؛

۲۶۶- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، اس لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۲۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ

۲۶۷- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلاء کے بارے میں، جسکا ذکر اللہ تعالے نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے

إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمُ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بعد کسی کے لئے جائز نہیں ۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرلے ، جیسا کہ اللہ تعالٰی نے حکم دیا ہے ۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابودرداء اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کیجاتی ہے ۔

باب ۱۷۷ حُكْمُ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً ۔ وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ ۔ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ ۔

مفقود الخبر کا حکم، اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے اگر کوئی شخص گم ہوا تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی (اصل مالک قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہوگیا) تو آپ نے اس کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک دو دو درہم دینے لگے ۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ فلاں کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت لئے بغیر کہیں گم ہوگیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس صدقہ سے انکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم لقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔ زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جس کی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخبر کی طرح ہو جاتا ہے ۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے منبعث کے مولے یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی (اگر ایک مدت تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا) یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر بھیڑیے کی ہوگی، (اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى يَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ.

گم شدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھر ہیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس مشکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پائے گا، اور آنحضور سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہو) اور اس کے ظرف کا (جس میں وہ رکھا ہو) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر کوئی ایسا شخص آ جائے جو اسے پہنچانتا ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے میں نے ان سے پوچھا تھا کہ گمشدہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولا یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطہ سے منقول ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولا یزید کے واسطہ سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (براہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

بَابُ ۱۷۸ الظِّهَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهٰذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّوْرِ.

۱۷۸۔ ظہار[1]۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی ہے" آیت " فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکیناً " تک اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا حسن بن حر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، عکرمہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے " لما قالوا " قاعدہ عربیت کے مطابق " فیما قالوا " کے اور " فی بعض ما قالوا " کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

[1] شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو " ظہار " کہلاتا ہے۔ اگر

باب ۱۷۹ الاِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْاُمُوْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللّٰهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا فَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَيْ خُذِ النِّصْفَ قَالَتْ اَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَاَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا اِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ؟ فَاَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا اَنْ نَعَمْ وَقَالَ اَنَسٌ اَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ. وَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: اَحَدٌ مِنْكُمْ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا، قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا.

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن اس پر عذاب دے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ نوحہ عذاب الٰہی کا باعث ہے) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک قرض کے سلسلہ میں جو میرا ایک صاحب پر تھا) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے لو (اور آدھا چھوڑ دو)۔ اسماء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے (میں پہنچی اور) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں، اس لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا (کہ یہ سورج گرھن کی نماز ہے) میں نے کہا، کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اسکا گوشت) کھاؤ۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَعِيْرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ.

۲۶۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کیا، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف اشارہ کر کے تکبیر کہتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یاجوج و ماجوج کے سد میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

بقیہ گزشتہ حاشیہ: کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دواعی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ دے لے۔ اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے۔

۲۷۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أَنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ قُلْنَا يُزَهِّدُهَا وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ؟ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۷۰- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو گا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیانی انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اویسی نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھی چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دم باقی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؟ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا (اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا) تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۷۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

۲۷۱- ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ

۲۷۲- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے اور ان سے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول دو (کیونکہ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے دیں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے دیں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ اترو اور ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اتر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ.

۲۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان" کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے ہیں، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا (آرام کے لئے نماز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہوگئی۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کاذب کی صورت بتلانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور سخی کی مثال دو افراد جیسی ہے جن پر لوہے کی زرہ ہیں۔ سینے سے گردن تک ہیں، سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹاتی چلتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب ۱۸۰ اللِّعَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِذَا

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں" ارشاد "من الصادقین" تک۔ اگر گونگا

قَذَفَ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَهٗ بِكِتَابَةٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ بِاِيْمَاءٍ مَعْرُوْفٍ فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الْاِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، وَقَالَ الضَّحَّاكُ اِلَّا رَمْزًا اِشَارَةً. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ اَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَاِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهٗ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا بِكَلَامٍ وَاِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ وَكَذٰلِكَ الْاَصَمُّ يُلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ فَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ تَبِيْنُ مِنْهُ بِاِشَارَتِهٖ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهٖ لَزِمَهٗ وَقَالَ حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ بِرَاْسِهٖ جَازَ۔

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گہوارہ میں بچہ ہے" اور ضحاک نے کہا کہ "الا رمزاً" بمعنیٰ الاشارۃ ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جبکہ وہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مانی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ معتبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہوں) تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے گونگے کے ساتھ بھی پیش آئے گی۔ اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تجھے طلاق ہے" اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ ابراہیم نے کہا کہ گونگا اگر طلاق اپنے ہاتھ سے لکھے تو وہ پڑ جاتی ہے حماد نے کہا کہ گونگے اور بہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ فَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ضرور بتایئے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد الاشہل) اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں۔ بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں، بنو ساعدہ پھر آنحضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

خَيْرٌ .

کیا اور اپنی مٹھی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى .

۲۷۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انگلی بیچ کی انگلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَقُوْلُ مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ .

۲۷۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی مراد تیس دن کی تھی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے، آپ کا اشارہ انتیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف۔

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ الْاِيْمَانُ هٰهُنَا مَرَّتَيْنِ اَلَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ .

۲۷۷ - ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، انسے قیس نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں ادھر ہیں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں اسینگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

۲۷۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

۲۷۸ - ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد العزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

باب ۱۸۱ اِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ ؛

۲۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا ، قَالَ حُمْرٌ قَالَ : هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ ، قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذٰلِكَ ؟ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ ، قَالَ ، فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ ؛

۱۸۱ ۔ جب اشاروں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے ۔

۲۸۱ ۔ ہم سے یحیٰی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا ، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے ؟ انہوں نے کہا جی ہاں ، آنحضور نے دریافت فرمایا ، اس کے رنگ کیسے ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں ، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے انہوں نے کہا جی ہاں ، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آگیا ۔ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہوگا ، آنحضور نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی [illegible] پر پڑا ہوگا ۔

باب ۱۸۲ اِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ ؛

۲۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ؛

۱۸۲ ۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا ۔

۲۸۰ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میاں بیوی سے قسم کھلوائی ، اور پھر دونوں میں جدائی کرائی ۔

باب ۱۸۳ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ ؛

۲۸۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ؟ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ ؛

۱۸۳ ۔ لعان کی ابتدا مرد کرے گا ۔

۲۸۱ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام بن حسان نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا ، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے ، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا ؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ اپنے بری ہونے کی ۔

باب ۱۸۴ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

۲۸۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ

۱۸۴ ۔ لعان ۔ اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی ۔

۲۸۲ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے اور انہیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے ، ایک

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا، لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیے؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا، آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ اور پوچھا، عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عویمر تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں، باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا، لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے۔ تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انہیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

باب ۱۸۵ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الرزاق نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی بنی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

رَجُلاً اَيَقْتُلُهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَأْنِهٖ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَ فِي امْرَاَتِكَ. قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيْقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى لِاُمِّهٖ قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيْرَاثِهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اُرَاهَا اِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ اَعْيَنَ ذَا اَلْيَتَيْنِ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے۔ انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی جس میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اسوقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی یارسول اللہ اگر اب بھی میں اس اسے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن شہاب نے) کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان یہی جدائی کا طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرادی جایا کرے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قد بچہ جنا جیسے وحرہ (چھپکلی کے مانند ایک زہریلا جانور، پستہ قد عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں) تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے۔ اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی آنکھوں والا اور بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا تھا۔

بَابُ ۱۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبد الرحمان بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں کوئی بات کہی اور کہا کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

انصرف فاتاه رجل من قومه يشكو إليه أنه قد وجد مع امرأته رجلا فقال عاصم: ما ابتليت بهذا إلا لقولي، فذهب به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي وجد عليه امرأته، وكان ذلك الرجل مصفرا قليل اللحم سبط الشعر، وكان الذي ادعى عليه أنه وجده عند أهله خدلا آدم كثير اللحم فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم بين فجاءت شبيها بالرجل الذي ذكر زوجها أنه وجده فلاعن النبي صلى الله عليه وسلم بينهما. قال رجل لابن عباس في المجلس هي التي قال النبي صلى الله عليه وسلم: لو رجمت أحدا بغير بينة رجمت هذه، فقال: لا تلك امرأة كانت تظهر في الإسلام السوء. قال أبو صالح وعبد الله بن يوسف خدلا.

تو وہیں قتل کر دوں) اور چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر رضی اللہ عنہ) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انھیں لے کر حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئے اور آنحضور کو واقعہ بتایا جس میں ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا، وہ گٹھے ہوئے جسم کا، گندمی اور گوشت والا تھا، پھر حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور نے) اس عورت (کے متعلق فرمایا تھا) جو اسلام کے باوجود فحاشی کھلے بندوں کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے "خدلا" بیان کیا۔

باب ۱۸۷ صداق الملاعنة

۱۸۷- لعان کرنے والی کا مہر۔

۲۸۵ حدثني عمرو بن زرارة أخبرنا إسماعيل عن أيوب عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عمر: رجل قذف امرأته، فقال فرق النبي صلى الله عليه وسلم بين أخوي بني العجلان وقال: الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا فقال: الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب فأبيا، ففرق بينهما. قال أيوب فقال لي عمرو بن دينار: إن في الحديث شيئا لا أراك تحدثه قال قال الرجل مالي قال قيل لا مال لك إن كنت صادقا فقد دخلت بها وإن كنت كاذبا فهو أبعد منك.

۲۸۵- ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کرا دی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا لیکن دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم نے ان میں جدائی کر دی اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزا میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے، (جنھوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں دیا تھا) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا، اگر تم سچے ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو، اور اگر تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ

باب ۱۸۸ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

۲۸۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو۔ وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ۔ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ۔

۱۸۸۔ امام کا لعان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا۔ تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، ان صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کرا دیجئے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا! آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو اور ایوب کے واسطہ سے محفوظ کی تھی۔ جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

باب ۱۸۹ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۲۸۷ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا

۱۸۹ لعان کرنے والوں میں جدائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرا دی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

۲۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان

مِنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی تھی۔

بَاب ۱۹۰ يَلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ۔

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضور نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی اور لڑکا عورت کو دیا۔

بَاب ۱۹۱ قَوْلِ الْاِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا۔ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَّرَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْاِسْلَامِ۔

۲۹۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھے عبدالرحمان بن قاسم نے خبر دی، انہیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی (کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کر ڈالوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور اکرم کے سامنے کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضور کے پاس گئے اور آنحضور کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی، گٹھے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔ اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ معاملہ صاف کر دے، چنانچہ ان کی بیوی نے جو بچہ جنا وہ اسی شخص سے مشابہ تھا جسکے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ وہی عورت ہے۔ جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں بتلا تھی۔

بَاب ۱۹۲ اِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بَعْدَ الْعِدَّةِ تَزَوَّجَا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا،

گذار کر دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۲۹۱- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور انسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.

۲۹۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس (کپڑے کے) پلو جیسا ہے (انھوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی) لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جبتک تم اس (دوسرے شوہر) کا مزا نہ چکھ لو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)

بَاب ۱۹۳ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ. وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ،

۱۹۳- اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو" مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے ہے۔

بَاب ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ،

۱۹۴- "اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے"

۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ

۲۹۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائیں تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ بخدا، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے لمبی مدت نہ گذار لو گی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتی تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس دن تک رکی رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کر لو۔

۲۹۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ۔

۲۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انھیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد (عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود) کے واسطے سے انھیں خبر دی کہ انہوں نے ابن الارقم کو لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے یہاں بچہ پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے فتویٰ دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

۲۹۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ سبیعہ اسلمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند دنوں تک حالتِ نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انھیں اجازت دی اور انہوں نے نکاح کیا۔

بَابُ ۱۹۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تُحْتَسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تُحْتَسَبُ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا۔

۱۹۵۔ اور مطلقہ عورتیں اپنے کو تین حیضوں (قروء) تک روکے رکھیں۔ اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس تین حیض کی مدت گذرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی شوہر سے جدا ہو گی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھی جائے گی) دوسرے نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ اسی میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار بھی ہوگا ہی۔ یعنی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ "اقرأت المرأۃ" اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح "اقرأت" اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بسلی قط"۔

بَابُ ۱۹۶ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلٰى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا۔

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انھیں انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے " " ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انھیں تنگ کرنے کے لئے انھیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو انھیں خرچ دیتے رہو ان کے حمل کے پیدا ہونے تک "۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد " بعد عسر یسرا " تک۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلٰى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي۔ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ۔ فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ ؏

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمان بن حکم کی صاحبزادی کو طلاق دے دی تھی اور عبدالرحمان انھیں ان کے (شوہر کے) گھر سے لے آئے (عدت کے ایام گذرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کہیاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔ کہلوایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر (جہاں اسے طلاق ہوئی ہے) پہنچا دو۔ جیسا کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مروان نے اسکا جواب یہ دیا کہ عبدالرحمن بن حکم نے میری بات نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے ام المومنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے (انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر عدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا (کیونکہ وہ تمہارے لئے دلیل نہیں بن سکتا) مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انکے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رشتہ داری کے درمیان) کشیدگی کی وجہ سے تھا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

۲۹۷ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے، کیا

لِفَاطِمَةَ: اَلَا تَتَّقِي اللهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

کیا تم خدا سے نہیں ڈرتی! آپ کا اشارہ ان کے اس کے قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ بائنہ کو) نفقہ وسکنی دینا ضروری ہے۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: اَلَمْ تَرَيْنَ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ. قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ. عَابَتْ عَائِشَةُ اَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ اَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۸ ۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمان بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے انہیں طلاق بائنہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گذارے بغیر) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا! فرمایا کہ اس کے لئے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عمرہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا تو ایک اجاڑ گھر میں تھیں، اور اس کے چاروں طرف خوف اور وحشت برستی تھی اسلئے نبی کریم نے انھیں اجازت دیدی تھی (کہ وہاں سے منتقل ہو جائیں اور اپنے ابائی گھر میں عدت گزاریں)

بَابٌ ۱۹۷ اَلْمُطَلَّقَةُ اِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا اَوْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهِ بِفَاحِشَةٍ.

۱۹۷ ۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (چور وغیرہ یا خود شوہر) کے اچانک اندر آجانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی کریں۔

۲۹۹ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ.

۲۹۹ ۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا (کہ مطلقہ بائنہ کو نفقہ وسکنی نہیں ملے گی) انکار کیا۔

بَابٌ ۱۹۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي اَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ.

۱۹۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۳۰۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً فَقَالَ لَهَا: عَقْرٰى اَوْ حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي اِذًا.

۳۰۰ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنحضور نے ان سے فرمایا «عقری» یا (فرمایا راوی کو شک تھا) «حلقی» معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمیں روک

دو گی، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر چلو!

باب ۱۹۹) وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

۱۹۹۔ "اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں زیادہ حقدار ہیں" اور جب شوہر نے ایک یا دو طلاق دی ہو تو اپنی اس بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً.

۳۰۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ، وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

۳۰۲۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ایک صاحب کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں نے تنہائی میں عدت گذارنے دی عدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا معقل رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی غیرت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ عدت گذار رہی تھی تو اسے اس پر قدرت تھی کہ دوران عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا، اور اب میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجتا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان میں حائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت روکو" آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حائضہ نہ ہوں اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ ان سے ہمبستری کریں، طلاق دیں پس یہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جاتا

عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُهٗ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا ۔

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں ہیں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (ابوالجہم) نے اس حدیث میں لیث کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک دو طلاق دے دی ہو (تو تم اب دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

بَابُ ۲۰۰ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ ۔

۲۰۰ - حائضہ سے رجعت ۔

۳۰۴ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ۔

۳۰۴ - ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ کرے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ ۲۰۱ تُحِدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا اَرٰى اَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا الطِّيْبَ لِاَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ ۔

۲۰۱ - جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو میں اس کے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر بھی عدت واجب ہے۔

۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا

۳۰۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انہیں حمید بن نافع نے اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان تین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش تھی پھر وہ خوشبو ایک کنیز نے آپ کو لگائی) اور ام المومنین نے خود اپنے

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ. سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

رخساروں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضور نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں۔ کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (ماتم) چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ ممبر یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو یا تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضور نے فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تمہیں سال بھر تک مینگنی پھینکنی پڑتی تھی"! انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں داخل ہو جاتی۔ سب سے برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گذر جاتا، پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مر نہ جائے اس کے بعد وہ نکالی جاتی اور اسے مینگنی دی جاتی ابسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے پوچھا گیا کہ تفتض بہ، کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

باب ۲۴۲ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ.

۲۴۲ - عدت میں سرمہ کا استعمال

۳۰۶ حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبة حدثنا حمید بن نافع عن زینب ابنة ام سلمة عن امها ان امرأة توفی زوجها فخشوا عینیها فاتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستأذنوه فی الکحل فقال لا تکحل قد کانت احداکن تمکث فی شر احلاسها او شر بیتها فاذا کان حول فمر کلب رمت ببعرة فلا حتی تمضی اربعة اشهر وعشر وسمعت زینب ابنة ام سلمة تحدث عن ام حبیبة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثة ایام الا علی زوجها اربعة اشهر وعشرا۔

۳۰۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن نافع نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطہ سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سرمہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ جاہلیت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گذارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گذرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سرمہ نہ لگاؤ، یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گذر جائیں۔ اور میں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۰۷ حدثنا مسدد حدثنا بشر حدثنا سلمة بن علقمة عن محمد بن سیرین قالت ام عطیة نهینا ان نحد اکثر من ثلاث الا بزوج۔

۳۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائیں۔

باب ۲۰۳ القسط للحادة عند الطهر۔

۲۰۳۔ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔

۳۰۸ حدثنی عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حفصة عن ام عطیة قالت کنا ننهی ان نحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا ولا نکتحل ولا نطیب ولا نلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر اذا اغتسلت احدانا من محیضها فی نبذة من کست اظفار وکنا ننهی عن اتباع الجنائز۔

۳۰۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن کی عدت تھی اس مدت میں ہم نہ سرمہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے تھے اور نہ رنگا کپڑا پہنتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے مستثنیٰ تھا جس کا (دھاگا) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی تھی۔ اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی۔

باب ۲۰۴ تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

۲۰۴ - عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا دھاگا بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

۳۰۹ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ۔ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

۳۰۹ - ہم سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی ان سے عبد السلام بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے سرمہ نہ لگائے، رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور (فرمایا کہ) خوشبو کا استعمال نہ کرے سوا طہر کے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود (قسط) اور (مقام) اظفار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ ابو عبداللہ (مولف) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "الکست" ایک ہی چیز ہیں، جیسے

باب ۲۰۵ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

۲۰۵ - اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں " اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بما تعملون خبیر" تک۔

۳۱۰ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ، قَالَ جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ۔ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ۔ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا۔

۳۱۰ - مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے " اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں " کے متعلق فرمایا کہ یہ عدت جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گذاری جاتی ہے، پہلے واجب تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی " اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں جسے وہ (بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی بیوہ کے لئے سات مہینے بیس دن سال بھر میں سے وصیت قرار دی ہے اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے چار مہینے دس دن پورا کر کے وہاں سے چلی جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " انہیں نکالا نہ جائے البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں " کا یہی منشا ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلی تھی اب بھی اس پر واجب ہے ابن ابی نجیح نے اسے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پہلی آیت نے بیوہ کے اس کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے اب وہ

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انہیں نکالا نہ جائے" (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے" عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میراث کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ (پس وہ جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

بَابٌ ۲۰۶ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا۔

۲۰۶۔ زنا کی کمائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی محرم عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمان نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی کمائی اور زانیہ عورت کی زنا کی کمائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی، اور آنحضور

وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ ۔

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ ۔

۳۱۴ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد جحادہ نے، انھیں ابوحازم نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانیہ) کنیزوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۳۰۷ اَلْمَهْرُ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ اَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيْسِ ۔

۳۰۷۔ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو، خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو؟

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْحَدِيْثِ شَيْءٌ لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ ۔

۳۱۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ (تہمت لگانے والے) شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلوا دیجئے) آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بَابٌ ۳۰۸ اَلْمُتْعَةُ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ اِلَى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ۔ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ۔

۳۰۸۔ اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو"۔ ارشاد "بما تعلمون بصیر" تک۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور طلاقنوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو" اور لعان کے موقعہ پر، جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي: قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہوگا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

باب ۳۰۹ كِتَابُ النَّفَقَاتِ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ۔

۳۰۹۔ نفقہ کے مسائل گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجئے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو بچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ "عفو" سے مراد فضل ہے۔

۳۱۷ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبداللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ) میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آنحضور نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھر والوں پر بھی اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آوری کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)

۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچ کر تو میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

۳۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ ۔

۳۱۹ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ ۔

۳۲۰ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضور سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں آنحضور نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کردوں! آنحضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تہائی کی کردوں (فرمایا) تہائی کی کردو اور تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگدست چھوڑوں کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور تم جب بھی خرچ کروگے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملیگا) اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لئے اٹھاؤ گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ ۔

۲۱۰ - بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي وَيَقُولُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا

۳۲۱ - ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے (لینے والے کے) ہاتھ سے بہتر ہے، اور (خرچ کی) ابتدا ان سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ لَا ھٰذَا مِنْ کِیْسِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ۔

شاگردوں نے کہا، اے ابوہریرہ! کیا یہ آخری ٹکڑا بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابوہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ۔

۳۲۲۔ ہم سے سعد بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن خالد بن مسافر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے پرورش میں ہیں۔

باب ۲۱۱ حَبْسِ نَفَقَۃِ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَۃٍ عَلٰی اَھْلِہٖ وَکَیْفَ نَفَقَاتُ الْعِیَالِ ۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

۳۲۳ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ مَعْمَرٌ قَالَ لِی الثَّوْرِیُّ ھَلْ سَمِعْتَ فِی الرَّجُلِ یَجْمَعُ لِاَھْلِہٖ قُوْتَ سَنَتِھِمْ اَوْ بَعْضِ السَّنَۃِ ؟ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ یَحْضُرْنِیْ ثُمَّ ذَکَرْتُ حَدِیْثًا حَدَّثَنَاہُ ابْنُ شِہَابٍ الزُّھْرِیُّ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبِیْعُ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَیَحْبِسُ لِاَھْلِہٖ قُوْتَ سَنَتِھِمْ ۔

۳۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا یا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے ؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے باغ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۴ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَکَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَکَرَ لِیْ ذِکْرًا مِّنْ حَدِیْثِہٖ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلٰی مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ مَالِکٌ : انْطَلَقْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ عَلٰی عُمَرَ اِذْ اَتَاہُ حَاجِبُہٗ یَرْفَا فَقَالَ ، ھَلْ لَّکَ فِیْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ یَسْتَاْذِنُوْنَ ؟ قَالَ نَعَمْ

۳۲۴ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے حاجب یرفا ان کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبدالرحمان، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم (آپ سے ملنے کی)

فَأْذَنْ لَهُمْ. قَالَ فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ، عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ. قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللّٰهُ: مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ، فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ، فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلالو، چنانچہ انھیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے یرفا نے تھوڑی دیر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المومنین میرے اور ان (علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المومنین، ان کا فیصلہ فرما دیجئے اور انھیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی، انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا "ما افاء اللہ علی رسولہ منہم تا قدیر" اسلئے یہ (چار خمس) خاص حضور اکرم کے لئے تھے۔ واللہ آنحضور نے تمہیں نظر انداز کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور نے پہلے تم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح اور ان کی رفاہ کے لئے) خرچ کر دیتے آنحضور نے اپنی زندگی بھر اسی کے مطابق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں مخلص، محتاط و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباس رضی اللہ عنہ) آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی میثاق ہو گی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب سے میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں آپ لوگوں نے کہا کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔

بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انھیں کے حوالہ وہ جائداد اس شرط کے ساتھ کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں ؟ اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا ہیں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کرسکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری پوری کرنے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کردیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کرلوں گا۔

باب ۲۱۲ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ. وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا. وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا. وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذٰلِكَ أَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعُهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. فِصَالُهُ: فِطَامُهُ۔

۲۱۲ - اور اللہ تعالٰے نے فرمایا "اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے" ارشاد "بما تعلمون بصیر" تک اور ارشاد فرمایا "اور اس کا حمل اور دودھ بڑھائی تین مہینوں میں ہوجاتی ہے" اور فرمایا "اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالٰے کے ارشاد "بعد عسر یسرا" تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالٰے نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ مہربان ہوتی ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کرسکتی ہے اسے لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کردے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان ونفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو، جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے "اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہرحال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہیے" وصالہ" بمعنی خطامہ۔

باب ۲۱۳) نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ۔

۲۱۳ - کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ

ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابو سفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت بخیل ہیں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ ہے اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں! آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

۳۲۶- ہم سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں) خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

بَاب ۲۱۴ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

۲۱۴- عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۲۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

۳۲۷- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلی نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انھیں معلوم ہوا تھا۔ کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

بَاب ۲۱۵ خَادِمِ الْمَرْأَةِ.

۲۱۵- عورت کے لئے خادم۔

۳۲۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَّثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ۔

۳۲۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ فاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تینتیس[۳۳] مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس[۳۳] مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس[۳۴] مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

بَابٌ ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتیبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سنتے تو باہر چلے جاتے تھے۔

بَابٌ ۲۱۷ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۱۷۔ اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَّلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ) نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ۔ ابو سفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضور نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

باب ۲۱۸ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

۳۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۱۹ كِسْوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

باب ۲۲۰ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

۳۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ

۲۱۸ - عورت کا اپنے شوہر کے مال اور اخراجات کی حفاظت کرنا۔

۳۳۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد (طاؤس) اور ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ "قریش کی صالح، نیک عورتیں" (صرف قریش عورتیں" کے بجائے) بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں (اسی طرح کی روایت) معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے منقول ہے۔

۲۱۹ - عورت کا کپڑا دستور کیمطابق۔

۳۳۲ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وھب سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیرا کپڑے کا جوڑا ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے خود پہن لیا، پھر میں نے حضور اکرم کے چہرۂ مبارک پر ناگواری دیکھی تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۲۰ - عورت کی، بچے کے معاملہ میں شوہر کی مدد۔

۳۳۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں، چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، فرمایا کنواری سے کی ہے یا بیاہی سے میں نے عرض کی کہ بیاہی سے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ نکاح کیا تم اس کے ساتھ کھیلتے

وَلٰكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی! بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میرے والد) شہید ہوگئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں اُنہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالٰے تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا) آنحضور نے "خیر" فرمایا۔

بَاب ۲۲۱ نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ عَلٰى أَهْلِهِ

۲۲۱۔ تنگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔

۴۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا۔

۴۳۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں تو ہلاک ہوگیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکرہ لایا گیا۔ جس میں کھجوریں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھریلے علاقوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور ہنسے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

بَاب ۲۲۲ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ

وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ إِلٰى قَوْلِهِ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۲۲۲۔ آیت وعلی الوارث مثل ذالک"۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالٰے نے ایک مثل بیان کی (دو آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو" ارشاد "صراط مستقیم تک"۔

۴۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ

۴۳۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انھیں ھشام نے خبر دی انھیں ان کے والد نے انھیں

اَبِی سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِّیْ مِنْ اَجْرٍ فِیْ بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْھِمْ وَلَسْتُ بِتَارِکَتِھِمْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ قَالَ نَعَمْ لَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ۔

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کے سابق شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں، میں انھیں اس محتاجی میں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ ہاں تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ ھِنْدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِہٖ مَا یَکْفِیْنِیْ وَبَنِیَّ قَالَ خُذِیْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول اللہ، ابو سفیان بخیل ہیں اگر میں اُس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافی ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

بَابٌ ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ کَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاِلَیَّ۔

۲۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ کا بوجھ (مرتے وقت) چھوڑا یا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْہِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ ھَلْ تَرَکَ لِدَیْنِہٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّہٗ تَرَکَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ۔

۲۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضور دریافت فرماتے کہ مرحوم نے قرض کی ادائے گی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالےٰ نے آنحضور پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں میں سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائے گی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔

بَابٌ ۲۲۴ اَلْمَرَاضِعُ مِنَ الْمَوَالِیَاتِ وَغَیْرِھِنَّ۔

۲۲۴۔ دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ زَیْنَبَ ابْنَۃَ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ

۲۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے خبر دی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ

...علیہ وسلم قالت قلت یا رسول اللہ انکح اختی ابنۃ ابی سفیان قال وتحبین ذلک قلت نعم لست لک بمخلیۃ واحب من شارکنی فی خیر اختی فقال ان ذلک لا یحل لی فقلت یا رسول اللہ فواللہ انا لنتحدث انک ترید ان تنکح درۃ ابنۃ ابی سلمۃ فقال ابنۃ ام سلمۃ فقلت نعم قال فواللہ لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی و ابا سلمۃ ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن وقال شعیب عن الزہری قال عروۃ ثویبۃ اعتقہا ابولہب ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن (عزہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی! (کہ تمہاری بہن تمہاری سوکن بن جائے) میں نے عرض کی جی ہاں، اس سے خالی تو میں اب بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بہن کو بھی بھلائی میں اپنے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ ثوبیہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الاطعمۃ
کھانوں کا بیان

باب ۲۲۵ وقول اللہ تعالیٰ کلوا من طیبت ما رزقنکم وقولہ انفقوا من طیبت ما کسبتم وقولہ کلوا من الطیبت و اعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ۔

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو ان کو میں جانتا ہوں۔"

۲۳۹ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن منصور عن ابی وائل عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا العانی قال سفیان والعانی الاسیر ۔

۲۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں منصور نے اور انہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) "عانی" بمعنی قیدی ہیں۔

۲۴۰ حدثنا یوسف بن عیسیٰ حدثنا محمد بن فضیل عن ابیہ عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ۔

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوحازم سے روایت ہے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابو ہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ سمجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابو ہریرہ) میں نے دوبارہ پیا آنحضور نے فرمایا، اور پیو۔ میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالے نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ مستحق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میزبانی کرتا تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ عزیز تھا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

بَاب ۲۲۶ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ۔

۱۴۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ

۲۲۶ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وھب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

طُعِمْتُ بَعْدُ ۔

ہدایت کے مطابق کھاتا ہوں۔

بَابُ ۲۲۷ اَلْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْهِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ ۔

۲۲۷۔ برتن میں سامنے سے کھانے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ۔

۳۴۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی نے، ان سے وھب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور برتن سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضور نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۳۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهٗ رَبِيْبُهٗ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ۔

۳۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضور نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

بَابُ ۲۲۸ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ ۔

۲۲۸۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۳۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ ۔

۳۴۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے۔ (کھانے کے لئے) بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

باب ۲۲۹ التَّیَمُّنِ فِی الْاَکْلِ وَغَیْرِہٖ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ لِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ ۔

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَکَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ ھٰذَا فِیْ شَاْنِہٖ کُلِّہٖ ۔

باب ۲۳۰ مَنْ اَکَلَ حَتّٰی شَبِعَ ۔

۳۴۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُھُمْ فَقَالَتْ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ

۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں داہنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

۳۴۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے، انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ پاکی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے اور کنگھا کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں (آنحضور داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔

۲۳۰۔ جس نے شکم سیر ہو کر کھایا۔

۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف و نقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقہ سے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ عنہم تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دریافت فرمایا، تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہو گا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر بولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا ؛

میں۔ بیان کیا کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (استقبال کے لئے) نکلے اور آنحضور سے ملاقات کی اس کے بعد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم گھر کیطرف متوجہ ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے، آنحضور نے فرمایا۔ ام سلیم، جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ یہاں لاؤ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی روٹی لائیں، آنحضور نے حکم دیا اور اس کا چورا کر لیا گیا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھی کے ڈبہ میں سے گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنا لیا۔ پھر حضور اکرم نے دعا کی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے آپ سے دعا کرانی چاہی، اس کے بعد فرمایا، اب دس افراد کو کھانے کے لئے بلا لو۔ چنانچہ دس صحابہ کو بلایا گیا۔ سب نے کھایا اور شکم سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بلا لو انھیں بلایا گیا۔ اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بلا لو۔ پھر دس صحابہ کو بلایا گیا اور ان حضرات نے بھی شکم سیر ہو کر کھایا اور اور باہر تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر اور دس صحابہ کو بلایا گیا اس طرح تمام حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اس وقت اسی صحابہ کی جماعت موجود تھی۔

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُوْ عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهٗ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ

۲۴۷ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان نے بھی حدیث بیان کی، اور ان سے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے، ایک صاحب کے پاس تقریباً ایک صاع کھانے کی چیز موجود تھی۔ اسے گوندھ لیا گیا۔ پھر ایک مشرک لمبا تڑنگا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آ گیا، آنحضور نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کی ہیں یا عطیہ ہیں، یا آنحضور نے (عطیہ کی بجائے "ھبہ" فرمایا، اس شخص نے کہا کہ نہیں، بلکہ بیچنے کی ہیں۔ چنانچہ آنحضور نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی اور حضور اکرم نے اس کی کلیجی بھونے جانے کا حکم دیا اور قسم اللہ کی ایک سو تیس افراد کی جماعت میں کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسے آنحضور نے اس بکری کی کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو، اگر وہ موجود تھا تو اسے دیں دے دیا، اور وہ موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ محفوظ رکھا، پھر اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں رکھا اور ہم سب نے ان میں سے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی دونوں پیالوں میں کھانا بچ گیا تو میں اسے اونٹ پر رکھ کے لایا، یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔

كَمَا قَالَ ؛

۳۴۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ؛

۳۴۸- ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہمیں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

بَابٌ ۲۳۱ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ؛

۲۳۱- "اندھے پر کوئی حرج نہیں اور لنگڑے پر کوئی حرج نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لعلکم تعقلون" تک۔

۳۴۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا ؛

۳۴۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے۔ تو اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی ہم نے بھی کلی کی، اس کے بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب کے لئے کیونکہ پہلے سے باوضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو مرتبہ) سنی۔

بَابٌ ۲۳۲ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ ؛

۲۳۲- چپاتی اور خوان (لکڑی کی سینی) اور سفرہ (چمڑے کا دسترخوان) پر کھانا۔

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ؛

۳۵۰- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ

۳۵۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس

عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.

نے، علی بن المدینی نے فرمایا کہ یونس الاسکاف مراد ہیں، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھوٹے پیالوں میں (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خوان پر کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (عام دسترخوان) پر۔

۲۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ.

۲۵۲۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انہیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضور نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھائے گئے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی، ڈال دیا۔ اور عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور، گھی، پنیر کا) بنایا گیا۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ إِيهًا وَالْإِلَهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

۲۵۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور وھب بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے) یا ابن ذات النطاقین (اے دو پٹکوں والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے یہ تمہیں پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیا تھے؟ وہ میرا پٹکا تھا جسکے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔ وھب نے بیان کیا کہ پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو پٹکوں کی عار دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ بجا ہی باتیں جو تم چلا کر کہہ رہے ہو اس میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو عین مدح و تعریف ہے۔

۲۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَ

۲۵۴۔ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

أَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

پنیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھیجی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انھیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انھیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ انھیں کھانے کے لئے فرماتے۔

باب ۲۳۳ السَّوِيقِ.

۲۳۳۔ ستو۔

۳۵۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے بشیر بن یسار نے انھیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صہبا میں تھے وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے نماز کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے (اس نماز کے لئے) وضو نہیں کیا۔

باب ۲۳۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ.

۲۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اسوقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متعین طور پر بتا نہ دیا جاتا اور آپ جان لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انھیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے ام المومنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں بھنی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھنی ہوئی گوہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے اور اس کی تعیین نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھنی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم

لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ۔

باب ۲۳۵ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ۔

۳۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

باب ۲۳۶ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

فِيْهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

باب ۲۳۷ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى

وَّاحِدٍ فِيْهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ سنکر) حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۲۳۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

۲۳۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکھ) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۲۳۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ

عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

نے خبردی، انھیں عبید اللہ نے خبردی، انھیں نافع نے خبردی اور انسے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبدہ نے کہا کہ) مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے[1] اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کیطرح۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

۲۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو نہیک بڑے کھانے والے آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابونہیک نے اس پر عرض کی کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

۲۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۲۶۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

۲۶۲ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

---

[1] اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ محدثین نے اس اشکال کو حل کیا ہے اور مختلف جوابات دیئے ہیں بعض محدثین نے کہا ہے کہ ساتویں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہرحال حدیث کا منشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پرخوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ الاکل متکئا۔

۳۶۳ حدثنا ابو نعیم حدثنا مسعر عن علی بن الاقمر سمعت ابا جحیفۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اٰکل متکئا۔

۳۶۴ حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ اخبرنا جریر عن منصور عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفۃ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ لا اٰکل وانا متکئ۔

۲۳۸۔ ٹیک لگا کر کھانا۔

۳۶۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقمر نے، انہوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں علی بن الاقمر نے اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۲۳۹ الشواء وقول اللہ تعالیٰ فجاء بعجل حنیذ ای مشوی۔

۳۶۵ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا هشام بن یوسف اخبرنا معمر عن الزهری عن ابی امامۃ بن سهل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن خالد بن الولید قال اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب مشوی فاهوی الیہ لیاکل فقیل لہ انہ ضب فامسک یدہ فقال خالد احرام هو قال لا ولکنہ لا یکون بارض قومی فاجدنی اعافہ فاکل خالد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر قال مالک عن ابن شهاب بضب محنوذ۔

۲۳۹۔ بھنا ہوا گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا لیکر آئے" حنیذ بمعنی مشوی ہے۔

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابو امامہ بن سہل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میرے ملک میں نہیں ہوتی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب کے واسطے سے "ضب محنوذ" بھنی ہوئی گوہ "ضب مشوی" کے بجائے) بیان کیا۔

باب ۲۴۰ الخزیرۃ قال النضر الخزیرۃ من النخالۃ والحریرۃ من اللبن۔

۳۶۶ حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی محمود بن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ

۲۴۰۔ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) آٹے سے بنتا ہے۔ اور حریرہ دودھ سے۔

۳۶۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ ؛

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے۔ بہنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ، میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں، تاکہ میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشا اللہ میں جلد ہی ایسا کرونگا۔ عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہوگیا، تشریف لائے اور آنحضور نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی، آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہوگئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کیطرف اشارہ کیا، آنحضور وہاں کھڑے ہوگئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی۔ ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضور نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا اور ہم نے آنحضور کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے بنایا تھا، روک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آ آکر جمع ہوگئے (جب آنحضور کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی) ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ مالک بن دخشن (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضور نے فرمایا، یہ دیکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الٰہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے ان صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا إلٰہ إلا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

باب ۲۴۱ الْأَقِطِ وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

۲۴۱ ۲- پنیر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پنیر اور گھی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا.

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ.

۳۶۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ ہدیۃً پیش کیا تو گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جا سکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

بَابُ ۲۴۲ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ.

۲۴۲- چقندر اور جَو۔

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ.

۳۶۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں، وہ چقندر لے کر اپنی ہانڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جَو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے۔ واللہ، نہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ چکنائی

بَابُ ۲۴۳ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ.

۲۴۳- گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پکتی ہوئی ہانڈی سے نکالنا۔

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۶۹- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئے) وضو نہیں کی، اور ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکتی ہوئی ہانڈی میں سے ادھ کچی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئے وضو نہیں کی۔

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

بَابُ ۲۴۴ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ.

۲۴۴- دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

۲۷۰ حدثنی محمد بن المثنی قال حدثنی عثمان ابن عمر وحدثنا فلیح حدثنا ابو حازم المدنی حدثنا عبد الله ابن ابی قتادۃ عن ابیہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو مکۃ وقال عبد العزیز بن عبد الله حدثنا محمد بن جعفر عن ابی حازم عن عبد الله بن ابی قتادۃ السلمی عن ابیہ انہ قال کنت یوما جالسا مع رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نازل امامنا والقوم محرمون وانا غیر محرم فابصروا حمارا وحشیا وانا مشغول اخصف نعلی فلم یؤذنونی لہ واحبوا لو انی ابصرتہ فالتفت فابصرتہ فقمت الی الفرس فاسرجتہ ثم رکبت ونسیت السوط والرمح فقلت لھم ناولونی السوط والرمح فقالوا لا واللہ لا نعینک علیہ بشیء فغضبت فنزلت فاخذتھما ثم رکبت فشددت علی الحمار فعقرتہ ثم جئت بہ وقد مات فوقعوا فیہ یاکلونہ ثم انھم شکوا فی اکلھم ایاہ وھم حرم فرحنا وخبات العضد معی فادرکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالناہ عن ذلک فقال معکم منہ شیء فناولتہ العضد فاکلھا حتی تعرقھا وھو محرم قال محمد بن جعفر وحدثنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی قتادۃ مثلہ۔

۲۷۰۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انسے ابوحازم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا، حضور اکرم نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا، صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا، میں اس وقت اپنا جوتا ٹانکنے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گورخر کے متعلق بتایا کچھ نہیں، لیکن چاہتے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا، لیکن کوڑہ اور نیزہ بھول گیا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑہ اور نیزہ مجھے دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم، ہم تمہارے شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں۔ پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ مردہ ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا، پھر اسے (پکا کر) سب نے کھایا، لیکن بعد میں انھیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں اس کا (شکار کا گوشت) کھانا کیسا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا ایک دست چھپا رکھا ہے۔ جب ہم حضور اکرم کے پاس پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا (کہ احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟) حضور اکرم نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا۔ اور آپ نے تناول فرمایا، یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپ محرم تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور انسے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔

باب ۲۴۵ قطع اللحم بالسکین

۲۴۵۔ چاقو سے گوشت کاٹنا۔

۲۷۱ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی جعفر بن عمرو بن امیۃ۔

۲۷۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی، انھیں ان

اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، ڈال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

بَابُ ۲۴۶ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا۔

۲۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۳۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

۳۷۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

بَابُ ۲۴۷ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ۔

۲۴۷۔ جویں پھونکنا۔

۳۷۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ سَهْلًا هَلْ رَاَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ۔

۳۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے پھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھوسی اڑ جاتی تھی)

بَابُ ۲۴۸ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ يَاْكُلُونَ۔

۲۴۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۳۷۴ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ اَصْحَابِهِ تَمْرًا فَاَعْطٰى كُلَّ اِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي۔

۳۷۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور انسے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چبتی رہی۔

۳۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ

۳۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي۔

بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل ان سے قیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے پیلو کی پتی کے سوا اور کچھ نہیں تھا غربت یہاں تک پہنچی ہوئی تھی کہ قضاء حاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آتا تھا اور یہ بنو اسد[1] مجھے اسلام سکھانے آئے ہیں پھر تو میں تباہ ہوگیا اور میری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ۔

۲۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی. کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم کو نبوت کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور نے میدہ دیکھا بھی نہیں، میں نے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ حضرات کے پاس چھلنیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم کو نبوت پر فائز کیا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور نے چھلنی دیکھی بھی نہیں بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا جو کھاتے کس طرح تھے فرمایا، فرمایا ہم اسے پیس لیا کرتے تھے، پھر اسے پھونکتے تھے، جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

۲۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر بلایا، لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے، اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ

لہ۔ ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو نماز اچھی طرح پڑھنی نہیں آتی۔

مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔

بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (لکڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرات کس چیز پر کھانا کھاتے تھے! فرمایا کہ سفرہ (چمڑے کے دسترخوان) پر!۔

۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ۔

۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گیہوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

بَابٌ ۲۴۹ التَّلْبِينَةِ۔

۲۴۹۔ تلبینہ۔

۳۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔

۳۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھر والے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکایا جاتا۔ پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا، پھر ام المومنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

بَابٌ ۲۵۰ الثَّرِيدِ۔

۲۵۰۔ ثرید۔

۳۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

۳۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ جملی نے، ان سے مرہ ہمدانی نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۸۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ طُوَالَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا حَاتِمٍ الْاَشْهَلَ ابْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ قَصْعَةً فِيْهَا ثَرِيْدٌ قَالَ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهُ فَاَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ.

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۸۲۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے طوالہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوحاتم اشہل بن حاتم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے، انہوں نے آنحضور کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید تھا بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنحضور کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

بَابُ ۲۵۱ شَاةٍ مَسْمُوْطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ.

۲۵۱۔ بھنی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۳۸۴ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۳۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى لَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۸۴۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پتلی روٹی (چپاتی) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آنحضور نے مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

۳۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ کھڑے ہوگئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (جدید) نہیں کی۔

باب ۲۵۲ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً ؛

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت) سفرہ (توشہ دان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا۔

۳۸۶۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قحط پڑا تھا۔ آنحضور نے چاہا تھا (اس حکم کے ذریعہ) کہ جو مال والے ہیں وہ (گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ام المومنین ہنس پڑیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا ؛

۳۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی) قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت محمد نے کی، ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ "یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے" انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳ الْحَيْسِ ؛

۲۵۳۔ حیس

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۳۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولا عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنحضور کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنحضور بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنحضور نے انھیں پسند فرمایا تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنحضور نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آنحضور نے دسترخوان پر حیس (کھجور، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنحضور کی طرف سے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ "یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت والا علاقہ قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد میں اور ان کے صاع میں۔

بَابُ ۲۵۴ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

۲۵۴۔ چاندی کے برتن میں کھانا۔

۳۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

۳۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلی نے حدیث بیان کی۔ کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بار بار اس سے منع کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

اور نہ ان کے پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

بَابُ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ۔

۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انسے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال) جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جسکا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جب کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق پوری ہو جائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

بَابُ ۲۵۶ الْأُدْمِ۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ربیع نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انھیں (ان کے مالکوں

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدُمٍ مِنْ أُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا۔

سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا (عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جب بھی ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چولہے پر ہانڈی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے ہمیں ہدیہ کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

باب ۲۵۷ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

۲۵۷ - میٹھی چیز اور شہد۔

۳۹۴ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

۳۹۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَفُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔

۳۹۵۔ ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن ابی الفدیک نے خبر دی، انھیں ابن ابی ذئب نے، انھیں مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلانی میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگا لیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈک سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی، مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے ہمیں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا، ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الدُّبَّاءِ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا۔ اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى وَلَكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُ.

۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کردو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر چاہو تو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

باب ۲۶۰ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ النَّضْرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر سے سنا، انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نوعمر تھا اور

كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غُلَامُهُ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اوپر کدو کے قتلے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد) غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے)

باب ۲۶۱ الْمَرَقِ

۲۶۱۔ شوربہ۔

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ.

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا، آنحضور کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

باب ۲۶۲ الْقَدِيدِ

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے۔

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا.

۴۰۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شوربہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ

۴۰۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلائیں

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا ۔

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی ۔

باب ۲۶۳ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى ۔

۲۶۳ ۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں ۔

۴۰۲ **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

۴۰۲ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انہوں نے آنحضور کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا ۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، ثمامہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے سامنے کدو کے قتلے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا ۔

باب ۲۶۴ الرُّطَبِ بِالْقِثَّاءِ ۔

۲۶۴ ۔ تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ ۔

۴۰۳ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ ۔

۴۰۳ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے ۔

باب ۲۶۵

۲۶۵ ۔

٤٠٤ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ۔

۴۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس جریری نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک مہمان رہا، آپ، آپ کی بیوی اور آپ کے خادم نے رات میں (رجاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہتے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے۔ اور میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خراب تھی۔

٤٠٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي۔

۴۰۵۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی۔ پانچ مجھے عنایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خراب کھجور میرے دانتوں کے لئے سب سے زیادہ سخت تھی۔

بَابُ ٢٦٦ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

۲۶۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے) "اور اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاؤ تو تم پر پختہ تر کھجوریں گریں گی"

اور محمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) شکم سیر ہوتے رہے۔

٤٠٦ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَدَادِ

۴۰۶۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میری کھجوریں کٹنے کے وقت لے لیگا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بئر رومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے باغ میں پھل نہیں آئے، پھل چننے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجُلِّيَ لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آئندہ سال کے لئے مہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے لئے ہم مہلت مانگیں گے۔ سب حضرات میرے پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں مہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھادو۔ میں نے بچھادیا تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کردو۔ آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑلیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں "عروش" اور "عریش" عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "معروشات" سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں۔ بولتے ہیں "عروشہا" یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابوجعفر نے بیان کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) "فخلا" مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں کوئی شک نہیں ہے۔

باب ۲۶۷ أَكْلِ الْجُمَّارِ

۲۰۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ

۲۶۷ - کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۲۰۷ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضور نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضور کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہدوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو افراد اور بیٹھے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں خاموش رہا۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

باب ۲۶۸ الْعَجْوَةِ

۲۶۸ - عمدہ قسم کی کھجور۔

۴۰۸ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

۴۰۸ - ہم سے جمعہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن ہاشم نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

باب ۲۶۹ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

۲۶۹ - دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا۔

۴۰۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

۴۰۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیا (نقد کے بجائے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سوا اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۰ الْقِثَّاءِ

۲۷۰ - ککڑی۔

۴۱۰ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

۴۱۰ - مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

باب ۲۷۱ بَرَكَةِ النَّخْلِ

۲۷۱ - کھجور کے درخت کی برکت۔

۴۱۱ حدثنا ابو نعيم حدثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مجاهد قال سمعت ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من الشجر شجرة تكون مثل المسلم وهي النخلة۔

۴۱۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۲۷۲ جمع اللونين او الطعامين بمرة۔

۲۷۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یا دو کھانے جمع کرنا۔

۴۱۲ حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل الرطب بالقثاء۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

باب ۲۷۳ من ادخل الضيفان عشرة عشرة والجلوس على الطعام عشرة عشرة۔

۲۷۳۔ جس نے مہمانوں کو دس دس کی تعداد میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹھایا۔

۴۱۳ حدثنا الصلت بن محمد حدثنا حماد بن زيد عن الجعد ابي عثمان عن انس وعن هشام عن محمد عن انس وعن سنان ابي ربيعة عن انس ان ام سليم امه عمدت الى مد من شعير جشته وجعلت منه خطيفة وعصرت عكة عندها ثم بعثتني الى النبي صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو في اصحابه فدعوته قال ومن معي فجئت فقلت انه يقول ومن معي فخرج اليه ابو طلحة قال يا رسول الله انما هو شيء صنعته ام سليم فدخل فجيء به وقال ادخل علي عشرة فدخلوا فاكلوا حتى شبعوا ثم قال ادخل علي عشرة فدخلوا فاكلوا حتى شبعوا ثم قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام فجعلت انظر هل نقص منها شيء۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خطیفہ (آٹے کو دودھ میں پھینٹ کر پکاتے ہیں) پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (بلانے کے لئے) بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں؟ چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور تو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلا لو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلا لو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دس آدمیوں کو بلالو۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ کم بھی ہوا ہے!۔

بَابٌ ۲۷۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّوْمِ وَالْبُقُوْلِ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۴۔ لہسن اور بدبودار ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۱۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ مَنْ اَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

۴۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (لہسن) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔

۴۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے لہسن یا پیاز کھائی ہو (اور منہ میں بدبو ہو) تو اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے، یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے۔

بَابٌ ۲۷۵ الْكَبَاثُ وَهُوَ تَمَرُ الْاَرَاكِ

۲۷۵۔ کباث۔ اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

۴۱۶ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ فَقَالَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا۔

۴۱۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مرالظہران پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

بَابٌ ۲۷۶ الْمَضْمَضَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ۔

۲۷۶۔ کھانے کے بعد کلی کرنا۔

۴۱۷ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ

۴۱۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے

النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ سُفْيَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى۔

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضور کلی کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کلی کی۔ یحیٰی نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہبا پر پہنچے یحیٰی نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضور کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ تم یہ حدیث براہِ راست یحیٰی سے سن رہے ہو

باب ۲۷۷ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

۲۷۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا۔

۴۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چاٹنے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پوچھے۔

باب ۲۷۸ الْمِنْدِيلِ

۲۷۸۔ رومال۔

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر۔ رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو آگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہماری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ (اور ہم انہیں اعضاء سے اپنے ہاتھ صاف کر کے) نماز پڑھ لیتے تھے اور (وضو اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

باب ۲۷۹ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

۲۷۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

۴۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا۔

۴۲۰ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اے ہمارے رب!"۔

۴۲۱ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں" اور ایک مرتبہ فرمایا "تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!"۔

بَاب ۲۸۰ اَلْاَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ اَوْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ۔

۲۸۰ - خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، آپ زیاد کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (ملازم، خدمت گذار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقیں برداشت کی ہیں۔

بَاب ۲۸۱ اَلطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۱ - شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

بَاب ۲۸۲ اَلرَّجُلُ يُدْعٰى اِلٰى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ وَ

۲۸۲ - کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

هٰذَا مَعِيَ وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ ۔

کے ساتھ ہو جائے) تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ (جو اپنے دین و مال میں) متہم نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ ۔

۴۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے، ابو شعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابو شعیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابو شعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر تم چاہو تو انھیں بھی اجازت دے دو، اور اگر چاہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

باب ۲۸۲ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ ۔

۲۸۲۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی نماز کے لئے جلدی نہ کرے۔

۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔

۴۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی انھیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور چھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی، اور اس نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

۴۲۵۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وھیب نے حدیث

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ رض عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ تَعَشّٰى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ۔

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہوگئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔ ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس وقت آپ کی قرات سن رہے تھے۔

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وھیب اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا۔ ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا رکھا جا چکے۔"

بَابُ ۲۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔

۲۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر جب تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے اٹھ جاؤ۔

۴۲۷ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسًا قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِىْ عَنْهُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ الْحُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ

۴۲۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضور نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضور بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہو کر) جا چکے تھے آخر آنحضور بھی کھڑے ہو گئے اور چلتے رہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آ گئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے حجرہ پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ

بَابُ ۲۸۵ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيكِهِ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

۴۲۸ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

۴۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۴۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ۔

۴۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں (کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں) اس بچہ نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس جگہ کو جہاں بچہ نے پیشاب کیا تھا) پانی سے دھویا۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ

۴۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں رجب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِالتَّمْرَۃِ ثُمَّ دَعَالَہٗ فَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِی الْاِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِہٖ فَرَحًا شَدِیْدًا لِاَنَّھُمْ قِیْلَ لَھُمْ اِنَّ الْیَھُوْدَ قَدْ سَحَرَتْکُمْ فَلَا یُوْلَدُ لَکُمْ۔

اسے چبایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈالدیا چنانچہ پہلی چیز جو بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو اسلام میں (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں) پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہ افواہ پھیلائی جارہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں) پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یَشْتَکِیْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقُبِضَ الصَّبِیُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَۃَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِیْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھُوَ اَسْکَنُ مَا کَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْہِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَصَابَ مِنْھَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِیَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِحْفَظْہُ حَتّٰی تَاْتِیَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَتْ مَعَہٗ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَہٗ شَیْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَھَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ فِیْہِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ وَحَنَّکَہٗ بِہٖ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ۔

۴۳۱۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، انھیں انس بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور ابو طلحہؓ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات ہمبستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں، کھجوریں ہیں آنحضور نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۴۳۲۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی حدیث کو بیان کیا ہے۔

بَابٌ ۲۸۶ اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الصَّبِیِّ فِی

۲۸۶۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى ‏.

۴۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مرفوع) اور اصبغ نے بیان کیا کہ مجھے ابن وھب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ‏.

۴۳۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انھوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ ۲۸۷ الْفَرَعِ

۲۸۷۔ فرع۔

۴۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ فرع،

كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ ؛

(اونٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

بَابُ ۲۸۸ الْعَتِيرَةِ ؛

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ ؛

۴۳۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے۔ جو ان کے یہاں (اونٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے۔

الحمدللہ

کہ

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۳ تیئسواں پارہ

باب ۲۸۹ الذبائح والصید والتسمیة على الصید

وقول الله حرمت عليكم الميتة الى فلا تخشوهم واخشون وقوله تعالى يا ايها الذين امنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد تناله ايديكم ورماحكم الاية وقوله جل ذكره احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلى عليكم الى قوله فلا تخشوهم واخشون وقال ابن عباس العقود العهود ما احل وحرم الا ما يتلى عليكم الخنزير يجرمنكم يحملنكم شنان عداوة المنخنقة تخنق فتموت الموقوذة تضرب بالخشب يوقذها فتموت والمتردية تتردى من الجبل والنطيحة تنطح الشاة فما ادركته يتحرك بذنبه او بعينه فاذبح وكل۔

۴۳۹۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا زكرياء عن عامر عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض قال ما اصاب بحده فكله وما اصاب

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار اور شکار پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم پر مردار حرام کیا گیا ہے" ارشاد "پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو" تک اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اے ایمان والو، اللہ تمھیں آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمھارے ہاتھ اور تمھارے نیزے پہنچ سکیں۔ الآیۃ" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "تمھارے لیے چوپائے مویشی جائز کئے گئے بجز ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے" ارشاد "یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "العقود" یعنی حلال و حرام سے متعلق احکام۔ "الا ما یتلی علیکم" ای الخنزیر۔ "یجرمنکم" ای یحملنکم۔ "شنان" بمعنی عداوت۔ "المنخنقة" جس کا گلا گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو۔ "الموقوذة" جسے لکڑی سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے۔ "المتردية" جو پہاڑ سے لڑھک کر گر جائے۔ "النطيحة" جس بکری کو کسی جانور نے سینگ سے مار دیا ہو۔ پس اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ گھماتے ہوئے پاؤ تو ذبح کر کے کھالو کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی۔"

۴۳۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر اس کی دھار شکار کو لگ جائے (اور اس سے وہ مر جائے) تو

بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلاَبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ ـ

کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے۔ (اور اس سے وہ مر جائے) تو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ بوجھ سے مرا ہے) اور میں نے آنحضورؐ سے کتے کے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے رکھے (اور خود نہ کھائے) اسے کھاؤ، کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہوگا، اور کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ) اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

باب ۲۹ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلاَ يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ ـ

۲۹۰۔ دھار دار لکڑی سے شکار۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے غلّے سے مر جانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھی موقوذہ (بوجھ سے 'دباؤ' سے مرا ہوا) ہے اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ گاؤں اور شہروں میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ لاَ تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ ـ

۴۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی سفر نے، ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب تم اس کی دھار سے شکار کو مارو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے اور اس سے وہ مر جائے تو وہ (دباؤ سے مرا ہے اور اسے) نہ کھاؤ۔ میں نے سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھا لے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر نہ کھاؤ، کیونکہ (اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ) اس نے تمہارے لیے نہیں پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا۔ میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا بھیجتا ہوں۔ اور بعد میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر (اس کا شکار) نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱ ما أصاب المعراض بعرضه

۴۴۱ ۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال: قلت يا رسول الله إنا نرسل الكلاب المعلمة! قال: كل ما أمسكن عليك قلت وإن قتلن، قال: وإن قتلن قلت وإنا نرمي بالمعراض، قال: كل ما خزق وما أصاب بعرضه فلا تأكل.

باب ۲۹۲ صيد القوس. وقال الحسن

وإبراهيم إذا ضرب صيدا فبان منه يد أو رجل لا تأكل الذي بان وتأكل سائره۔ وقال إبراهيم إذا ضربت عنقه أو وسطه فكله ۔ وقال الأعمش عن زيد استعصى على رجل من آل عبد الله حمار فأمرهم أن يضربوه حيث تيسر، دعوا ما سقط منه وكلوه.

۴۴۲ ۔ حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا حيوة قال أخبرني ربيعة بن يزيد الدمشقي عن أبي إدريس عن أبي ثعلبة الخشني قال قلت يا نبي الله إنا بأرض قوم أهل الكتاب، أفنأكل في آنيتهم؟ وبأرض صيد أصيد بقوسي وبكلبي الذي ليس بمعلم وبكلبي المعلم فما يصلح لي؟ قال: أما ما ذكرت من أهل الكتاب فإن وجدتم غيرها فلا تأكلوا فيها وإن لم تجدوا فاغسلوها وكلوا فيها، وما صدت بقوسك فذكر

۲۹۱ ۔ جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۴۱ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام بن حارث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! ہم سکھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر (لکڑی کی دھار اس کو) پھاڑ ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲ ۔ تیر کمان سے شکار

حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی وجہ سے شکار کا ہاتھ یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہو وہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مارو تو کھا سکتے ہو، اور اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) گورخر کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑ دیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۴۲ ۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیعہ بن یزید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوادریس نے، انھیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبیؐ! ہم اہل کتاب کی بستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں (جس میں وہ سور کا گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے) کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے، تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم نے جو اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمھیں اس کے سوا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ۔ لیکن تمھیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔

اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ، وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ، وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہٗ فَکُلْ۔

باب ۲۹۳ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَۃِ

۴۴۳ - حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ وَیَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ وَاللَّفْظُ لِیَزِیْدَ عَنْ کَھْمَسَ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَخْذِفُ فَقَالَ لَہٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ اَوْ کَانَ یَکْرَہُ الْخَذْفَ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یُصَادُ بِہٖ صَیْدٌ وَلَا یُنْکٰی بِہٖ عَدُوٌّ وَلٰکِنَّھَا قَدْ تَکْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَیْنَ ثُمَّ رَاٰہُ بَعْدَ ذٰلِکَ یَخْذِفُ فَقَالَ لَہٗ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْخَذْفِ اَوْ کَرِہَ الْخَذْفَ وَاَنْتَ تَخْذِفُ لَا اُکَلِّمُکَ کَذَا وَکَذَا۔

باب ۲۹۴ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارِیَۃٍ نَقَصَ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ عَمَلِہٖ قِیْرَاطَانِ۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ ضَارٍ لِصَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَۃٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ۔

تو ان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے کرو اور (تیر پھینکتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو تو (اس کا شکار) کھا سکتے ہو، اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ (شکار کے لیے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

۲۹۳ - کنکری اور غلے کا شکار

۴۴۳ - ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی اور الفاظ حدیث یزید کے ہیں ان سے کہمس بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے' یا (آپ نے بیان کیا کہ) آں حضور کنکر پھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے' اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار کیا جا سکتا اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا۔ البتہ یہ کبھی دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی آپ نے اس شخص کو کنکریں پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنا رہا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا یا کنکری پھینکنے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی پھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کروں گا۔

۲۹۴ - جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لیے تھا اور نہ مویشی کی حفاظت کے لیے۔

۴۴۴ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی' ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے تھا اور نہ شکار کے لیے تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۵ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ شکار کے عادی کتوں اور مویشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

۴۴۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

باب ۲۹۵ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ. اجْتَرَحُوا اكْتَسَبُوا تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ.
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ. وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ۔

۲۹۵ ۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر (کھانے کی) حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمھارے سدھے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار جو شکار پر چھوڑے جاتے ہیں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمھارے لیے پکڑے رکھیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب جلد کر دیتا ہے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھا لیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس صورت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے" اس لیے ایسے کتے کو مارا جائے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر صرف شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ

۴۴۷ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو، تو جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو مجھے اندیشہ ہے

أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ ؛

بَابُ ۲۹۶ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

۴۴۸ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ ؛

بَابُ ۲۹۷ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ ؛

۴۴۹ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ، فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا

کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمہارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶ - جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار کو پکڑ کر مار ڈالیں، تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیر سے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے رہیں۔ تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیر پیوست ہوتا ہے آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۷ - جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

۴۴۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں آنحضور نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پکڑ کے مار ڈالے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضور سے دھاردار لکڑی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَصَبْتَ بِحَرْفِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

باب ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ.

۴۵۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ. وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، عَائِذُ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی سے مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے کا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸ مشغلۂ شکار سے متعلق احادیث۔

۴۵۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے بیان نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ جب اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو اگر وہ کتا تمہارے ہی لیے شکار لایا ہو تو تم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۴۵۱ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا، کہا کہ مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن میں کھاتے ہیں اور ہماری رہائش شکارگاہ میں ہے۔ میں اپنے تیر سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی جو سدھائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟ آنحضور نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمھیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے نہ ملیں تو انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا ہو (مرنے سے پہلے) تو اسے بھی کھاؤ۔

۴۵۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ۔

سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کولھا اور دونوں رانیں بھیجیں تو آں حضور نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ۔

۴۵۳ ـ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موقع پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عرصہ میں آپ نے ایک گورخر دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مانگا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا۔ پھر ان سے نیزہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر وار کیا اور اسے مار لیا۔ پھر بعض صحابہ نے تو اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمھارے لیے مہیا کیا تھا۔[1]

۴۵۴ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ۔

۴۵۴ ـ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضورؐ نے پوچھا تھا کہ تمھارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

بَابُ ۲۹۹ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

۲۹۹ ـ پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ

۴۵۵ ـ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع اور توأمہ کے مولا ابو صالح نے کہ انھوں

[1] یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

سمعت أبا قتادة قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فيما بين مكة والمدينة وهم محرمون وأنا رجل حل على فرس، وكنت رقاء على الجبال، فبينا أنا على ذلك إذ رأيت الناس متشوفين لشيء، فذهبت أنظر، فإذا هو حمار وحش، فقلت لهم: ما هذا؟ قالوا: لا ندري. قلت: هو حمار وحشي. فقالوا: هو ما رأيت. وكنت نسيت سوطي فقلت لهم: ناولوني سوطي. فقالوا: لا نعينك عليه. فنزلت فأخذته ثم ضربت في أثره فلم يكن إلا ذاك حتى عقرته، فأتيت إليهم فقلت لهم: قوموا فاحتملوا. قالوا: لا نمسه. حتى جئتهم به، فأبى بعضهم وأكل بعضهم، فقلت: أنا أستوقف لكم النبي صلى الله عليه وسلم. فأدركته فحدثته الحديث، فقال لي: أبقي معكم شيء منه؟ قلت: نعم. فقال: كلوا فهو طعم أطعمكموه الله.

باب ۳۰۰ قول الله تعالى أحل لكم صيد البحر.

وقال عمر: صيده ما اصطيد، وطعامه ما رمى به. وقال أبو بكر: الطافي حلال. وقال ابن عباس: طعامه ميتته إلا ما قذرت منها، والجري لا تأكله اليهود ونحن نأكله. وقال شريح صاحب النبي صلى الله عليه وسلم: كل شيء في البحر مذبوح. وقال عطاء: أما الطير فأرى أن

نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دوسرے حضرات تو احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی ہوئی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گورخر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گورخر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے۔ میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا کوڑا دے دیں لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے پیچھے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا، پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھوئیں گے بھی نہیں چنانچہ میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے تو اس کا گوشت کھایا لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمھارے لیے آنحضورؐ سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضورؐ کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا ہے۔

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حلال کیا گیا ہے تمھارے لیے دریا کا شکار"

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور "اس کا کھانا" وہ ہے جسے پانی نے باہر پھینک دیا ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مر کر پانی کے اوپر آجائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اس کا کھانا" سے مراد دریا کا مردار ہے سوا اس کے جو بگڑ گیا ہو۔ جھینگے کو یہودی نہیں کھاتے لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت شریحؓ نے فرمایا کہ ہر دریائی جانور ذبیحہ ہے، (اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے) عطاء نے فرمایا کہ دریائی پرندے کے

تَذْبَحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الأَنْهَارِ وَقِلاَتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلاَ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا. وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلاَبِ الْمَاءِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لأَطْعَمْتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ وَإِنْ صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیئے۔ ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ (کہ اس کا کھانا بلا ذبح جائز ہو) فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے (دلیل کے طور پر) اس آیت کی تلاوت کی کہ "یہ بہت زیادہ میٹھا ہے" اور "یہ بہت زیادہ کھارا ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاتے ہو"، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمڑے سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور شعبی نے فرمایا کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا، اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ نصرانی نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے "مری" کے متعلق فرمایا کہ مچھلی اور سورج کی دھوپ نے اسے ذبح کرلیا ہے[1]۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ.

۴۵۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خبط میں شریک تھے، ہمارے امیر الجیش ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینکی، ایسی مچھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے عنبر کہتے تھے ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لے کر کھڑی کردی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا

۴۵۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو[300] سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابوعبیدہ

[1] عرب شراب میں مچھلیاں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکا بنا لیتے تھے۔ اور اسے مری کہتے تھے ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ شراب میں مچھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکہ بنا لیا جاتا ہے تو وہ سرکہ حلال ہے۔ شراب کا سرکہ احناف کے یہاں بھی جائز ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس باب میں قرآن کی آیت صحابہ کے آثار اور دوسرے اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ تمام دریائی جانور حلال ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی دریائی جانوروں میں بڑی گنجائش ہے، جیسا کہ معلوم ہے احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل دونوں طرف ہیں۔

أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ

باب ۳۰۱ أَكْلِ الْجَرَادِ

۴۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

باب ۳۰۲ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

۴۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا

رضی اللہ عنہ تھے) ہمیں قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنی تھی۔ پھر (کھانا ختم ہو جانے کی وجہ سے) ہم سخت بھوک اور فاقہ کی حالت میں تھے نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ہم سلم کے پتے (خبط) کھا کر وقت گذارتے تھے اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط" پڑ گیا، اور سمندر نے ایک مچھلی باہر ڈال دی جس کا نام عنبر تھا، ہم نے اسے آدھے مہینے تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے طور پر اپنے جسم پر ملی جس سے ہمارے جسم تندرست ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کی ہڈی لے کر کھڑی کی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گذر گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب (قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انھوں نے اوپر تلے تین تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ بعد میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سے منع کر دیا۔

۳۰۱ - ٹڈی کھانا

۴۵۸ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن یعفور نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزووں میں شریک ہوئے ہم آنحضور کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ سفیان، ابوعوانہ اور اسرائیل نے ابویعفور کے واسطے سے بیان کیا، اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے "سات غزوے" (بلا شک کے)

۳۰۲ - مجوسیوں کا برتن اور مردار

۴۵۹ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حیاۃ بن شریح نے کہا کہ مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ اور ہم شکارگاہ میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور سدھائے ہوئے کتے سے اور بے سدھائے کتے سے بھی؟ آنحضور نے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو، البتہ اگر کوئی مفر نہ ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انھیں دھو لیا کرو اور پھر کھایا کرو۔ اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ تم شکارگاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اور اس

وَكُلُوْا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْهُ۔

اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُّمْ هٰذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالُوْا لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، قَالَ اَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ، نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذَاكَ۔

۴۶۰۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیبر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ) ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھولیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔

بَابُ ۳۰۳ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَاْسَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ، وَالنَّاسِيْ لَا يُسَمّٰى فَاسِقًا، وَقَوْلِهٖ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور نہ کھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بلاشبہ یہ بے حکمی ہے" اور کوئی نیک کام بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کو پٹی پڑھاتے ہیں تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے"

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ ابن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں ٹھہرے کر رہے، لوگ بھوک اور فاقہ میں مبتلا ہوئے، پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضورؐ سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جلدی کی، بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضورؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غنیمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا) اور ہانڈیاں پکنے کے لیے چڑھا دیں، پھر جب آنحضورؐ وہاں پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضورؐ نے غنیمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش، فما ند عليكم فاصنعوا به هكذا. قال: وقال جدي: إنا لنرجو ونخاف أن نلقى العدو غدا وليس معنا مدى، أفنذبح بالقصب؟ فقال: ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكل، ليس السن والظفر، وسأخبركم عنه: أما السن فعظم، وأما الظفر فمدى الحبشة.

کا نشانہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بھڑک کر بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ عبایہ نے جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے (آنحضورؐ سے) عرض کی کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کر لیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو چیز بھی خون بہا دے اور (ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ (ذبح کرنے والا آلہ) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ ہڈی ہے (اور ہڈی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ حبشیوں کی چھری ہے۔

باب ۳۰۴ ما ذبح على النصب والأصنام

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز يعني ابن المختار أخبرنا موسى بن عقبة قال أخبرني سالم أنه سمع عبد الله يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه لقي زيد بن عمرو بن نفيل بأسفل بلدح، وذاك قبل أن ينزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي، فقدم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرة فيها لحم فأبى أن يأكل منها، ثم قال: إني لا آكل مما تذبحون على أنصابكم، ولا آكل إلا مما ذكر اسم الله عليه.

۴۶۲ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز یعنی ابن المختار نے حدیث بیان کی۔ انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آں حضورؐ کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ یہ آں حضورؐ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضورؐ نے دوسرا خوان جس میں گوشت تھا (اور جسے لوگوں نے آنحضورؐ کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا) زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں انھیں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

باب ۳۰۵ قول النبي صلى الله عليه وسلم فليذبح على اسم الله

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیئے۔

۴۶۳ - حدثنا قتيبة حدثنا أبو عوانة عن الأسود بن قيس عن جندب بن سفيان البجلي قال: ضحينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أضحية ذات يوم، فإذا أناس قد ذبحوا ضحاياهم قبل الصلاة، فلما انصرف رآهم النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قد ذبحوا قبل الصلاة، فقال: من ذبح

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے، ان سے اسود بن قیس نے، ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قربانی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، جب آنحضورؐ (نماز پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو آنحضورؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسری

قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔

باب ۳۰۶ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

۴۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا۔

۴۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا۔

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا۔

ذبح کرے۔ اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے نہ ذبح کی ہو اسے چاہیئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۳۰۶ - اس پتھر اور لوہا جو خون بہادے۔

۴۶۴ - ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے، انھوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر دی۔ تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا (آپ نے یہ کہا کہ) میں کسی کو بھیجوں جو آنحضور سے مسئلہ پوچھ آئے پھر وہ آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آں حضور نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

۴۶۵ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلع ہے بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

۴۶۶ - ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سعید بن مسروق نے، انھیں عبایہ بن رافع نے اور (انھیں ان کے دادا) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) نے کہا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے (یعنی دھاردار ہو) اور (اس پر) اللہ کا نام لیا گیا ہو تو (اس سے ذبح کیا ہوا جانور) کھا سکتے ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے، اور دانت ہڈی ہے، اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو (تیر مار کر) اسے روک لیا۔ آں حضور نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، اس لیے جو تمھارے قابو سے باہر ہو جائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

باب ٣٠٧ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالأَمَةِ:

٤٦٧- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا:

٣٠٧ - عورت اور کنیز کا ذبیحہ

۴۶۷ - ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ نے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے نے اور انھیں ان کے والد (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے کہ ایک عورت نے ایک بکری پتھر سے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور آں حضور نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

٤٦٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۶۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کہ معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، (ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس نے اسے مرنے سے پہلے پتھر سے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

باب ٣٠٨ لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ:

٤٦٩- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ:

٣٠٨ - دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

۴۶۹ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ یعنی (ایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو) جو خون بہادے سوا دانت اور ناخن کے۔

باب ٣٠٩ ذَبِيحَةِ الأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ:

٤٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا. فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا

٣٠٩ - گنواروں یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں) کا ذبیحہ۔

۴۷۰ - ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حفص مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت (بیچنے) لاتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ انھوں نے اس پر اللہ کا نام بھی (ذبح کرتے وقت) لیا تھا یا نہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھا لیا کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ بھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے سامنے کی

حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ

بَابُ ۳۱۰ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومُهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ

بَابُ ۳۱۱ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ، وَأَجَازَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

متابعت علی نے دراوردی سے کی اور اس کی متابعت ابوخالد اور طفاوی نے کی۔

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربیاں خواہ وہ اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنھیں کتاب دی گئی ہے، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے" زہری نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ، اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے۔ حسن اور ابراہیم نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۷۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تھیلا پھینکا جس میں (یہودیوں کے ذبیحہ کی) چربی تھی، میں اس پر جھپٹا کہ اٹھا لوں، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں موجود تھے، میں آنحضور کو دیکھ کر شرما گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "طعامھم" سے مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

۳۱۱۔ جو پالتو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے قابو میں ہونے کے باوجود تمھیں عاجز کر دے (اور ذبح نہ کرنے دے) وہ بھی شکار ہی کے حکم میں ہے۔ اور (فرمایا کہ) اونٹ اگر کنویں میں گر جائے تو جس طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۷۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا:

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جلدی کرلو' یا اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرلو۔ جو آلہ خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ' البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے اور اس کی وجہ بھی بتادوں، دانت تو ہڈی ہے' اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے' اور ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے اونٹ بدک کر بھاگ پڑا تو ایک صاحب نے تیر سے اسے مار کر گرا لیا' آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی تمہارے قابو سے باہر ہوجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

باب ٣١٢ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ. قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ. قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النُّخَاعَ؟ قَالَ لَا إِخَالُ. وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ يَقُولُ يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ

۳۱۲۔ نحر اور ذبح۔ ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ ذبح اور نحر صرف ذبح کرنے کی جگہ (حلق) اور نحر کرنے کی جگہ (سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہوسکتا ہے' میں نے پوچھا کیا جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا (حلق پر چھری پھیر کر) انھیں نحر کرنا (سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) گائے کو ذبح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو (جسے نحر کیا جاتا ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے نحر کرنا ہی بہتر ہے۔ "ذبح" گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے کہا کہ گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے' آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔ اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مرجائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو"، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے"۔ سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا ذبح حلق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر' ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

فلا بأس.

٤٧٣ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا سفيان عن هشام بن عروة قال أخبرتني فاطمة بنت المنذر امرأتي عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت نحرنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فرسا فأكلناه.

٤٧٤ - حدثنا إسحاق سمع عبدة عن هشام عن فاطمة عن أسماء قالت ذبحنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا ونحن بالمدينة فأكلناه.

٤٧٥ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن هشام عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر قالت نحرنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا فأكلناه. تابعه وكيع وابن عيينة عن هشام في النحر.

باب ٢١٣ ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة.

٤٧٦ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن هشام بن زيد قال دخلت مع أنس على الحكم بن أيوب فرأى غلمانا أو فتيانا نصبوا دجاجة يرمونها فقال أنس نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تصبر البهائم.

٤٧٧ - حدثنا أحمد بن يعقوب أخبرنا إسحاق بن سعيد بن عمرو عن أبيه أنه سمعه يحدث عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه دخل على يحيى بن سعيد وغلام من بني يحيى رابط دجاجة يرميها فمشى إليها ابن عمر حتى حلها ثم أقبل بها وبالغلام معه فقال ازجروا غلامكم عن أن يصبر هذا الطير للقتل فإني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن تصبر بهيمة أو غيرها للقتل.

نے فرمایا کہ اگر سر کٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

٤٧٣ - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی۔ ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور اسے کھایا۔

٤٧٤ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

٤٧٥ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا (اس کے سینے کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر) پھر اسے کھایا۔ اس کی متابعت وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "نحر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳ - زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا، یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

٤٧٦ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے یہاں گیا، آپ نے وہاں چند لڑکوں کو یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

٤٧٧ - ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن سعید بن عمرو نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مرغی کے قریب گئے، اور اسے کھول لیا پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو باندھ کر نہ مارے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضور نے کسی جنگلی جانور یا کسی بھی جانور کو باندھ کر جان سے مارنے سے منع کیا تھا۔

۴۷۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ

۴۷۸ ۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کی کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ کر رہے تھے جب انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس کی متابعت سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

۴۷۹ ۔ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۹ ۔ ہم سے منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی زندہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

۴۸۰ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ

۴۸۰ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضورؐ نے اور مُثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔

باب ۳۱۴ ۔ الدجاج

۳۱۴ ۔ مرغی

۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا

۴۸۱ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے، ان سے سفیان نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے زہدم جرمی نے، ان سے ابوموسیٰ یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

۴۸۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ

۴۸۲ ۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن ابی تمیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں بھائی چارہ تھا۔ پھر کھانا لایا گیا۔ جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا، لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ میں تمھیں خبر دیتا

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

بَابُ ۳۱۶ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ

ہوں یا آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضورؐ کے سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آنحضورؐ سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضورؐ نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تمھارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ہمیں پانچ سفید کوہان والے اونٹ دیئے۔ تھوڑی دیر تک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا! اگر ہم نے آنحضورؐ کو آپ کی قسم کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے کی قسم کھائی تھی، ہمارے خیال میں آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں (کہ اونٹ عطا فرمائے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمھیں سواری کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس کے سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور پھر وہی نہ کروں جو بہتر ہے میں قسم توڑ دوں گا اور وہی کروں گا جو بہتر ہوگا)

۴۸۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

۴۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو ابن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔[1]

۳۱۶ ۔ پالتو گدھوں کا گوشت۔ اس باب میں سلمہ رضی اللہ عنہ کی

---

[1] شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۸۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں محمد بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عدی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے براء اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابوادریس نے خبر دی اور ان سے ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھے کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطہ سے کی۔ مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ؛

۴۹۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ. فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ؛

۴۹۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ أَبَى ذَاكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا؛

باب ۳۱۷ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ:

۴۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛

باب ۳۱۸ جُلُودِ الْمَيْتَةِ؛

۴۹۴ ـ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱ ـ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انھیں ایوب نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھالیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھالیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے ایک منادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسول تمھیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ چنانچہ اسی وقت الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پک رہا تھا۔

۴۹۲ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہما نے ہمیں بصرہ میں یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور (استدلال میں) اس آیت کی تلاوت کی "قل لا اجد فیما اوحی الی محرما"۔

۳۱۷ ـ ہر دنداں نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق[1]

۴۹۳ ـ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوادریس خولانی نے اور انھیں ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنداں نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۳۱۸ ـ مردار جانور کی کھال

۴۹۴ ـ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں

[1] "ذی ناب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانت ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ ورنہ دانت تو تمام جانوروں ہی کے ہوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔

هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

۴۹۵- حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا

بَابُ ۳۱۹ الْمِسْكِ

۴۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ

۴۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً

بَابُ ۳۲۰ الْأَرْنَبِ

۴۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا

اٹھایا! لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

۴۹۵- ہم سے خطاب بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن عجلان نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن جبیر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکرے کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اس کے مالکوں کو کیا ہو گیا ہے، کاش وہ اس کے چمڑے کو کام میں لاتے۔

۳۱۹- مشک

۴۹۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ بن قعقاع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا ہوگا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے زخم سے جو خون جاری ہوگا اس کا رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا، لیکن اس میں مشک جیسی خوشبو ہوگی۔

۴۹۷- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک اور بُرے ہم نشین کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تمھیں اس کی ہم نشینی حاصل ہے) وہ اس میں سے یا تمھیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا، یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محظوظ ہو گے ہی۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تمھارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلا دے گا یا تمھیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبو ملے گی۔

۳۲۰- خرگوش

۴۹۸- ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا ہم مرالظہران میں تھے لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے دونوں کولھے یا (راوی نے بیان کیا کہ) اس کی دونوں رانیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں اور آنحضورؐ نے انھیں قبول فرمایا۔

باب ۳۲۱ الضب

۴۹۹- حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما قال النبي صلى الله عليه وسلم: الضب لست آكله ولا أحرمه.

۵۰۰- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن أبي أمامة بن سهل عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن خالد بن الوليد أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت ميمونة فأتي بضب محنوذ فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده، فقال بعض النسوة: أخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يريد أن يأكل، فقالوا: هو ضب يا رسول الله، فرفع يده، فقلت: أحرام هو يا رسول الله؟ فقال: لا، ولكن لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه. قال خالد: فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر.

۳۲۱ - گوہ

۴۹۹ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوہ میں خود نہیں کھاتا، لیکن اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

۵۰۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوامامہ بن سہل نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اور ان سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو آنحضورؐ کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ لائی گئی، آنحضورؐ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، لیکن بعض عورتوں نے کہا کہ آں حضورؐ جو کھانا تناول فرما رہے ہیں اس کے متعلق بتا دو۔ عورتوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! اچانک آں حضورؐ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں لیکن چونکہ یہ ہمارے ملک میں نہیں پایا جاتا اس لیے طبیعت اس سے انکار کرتی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا آنحضورؐ دیکھ رہے تھے۔

باب ۳۲۲ اذا وقعت الفارة في السمن الجامد او الذائب

۵۰۱- حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أنه سمع ابن عباس يحدثه عن ميمونة أن فأرة وقعت في سمن فماتت، فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عنها فقال: ألقوها وما حولها وكلوه. قيل لسفيان: فإن معمرا يحدثه عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة، قال: ما سمعت الزهري يقول إلا عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم، ولقد سمعته منه مرارا.

۵۰۲- حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري عن الدابة تموت في الزيت والسمن وهو جامد أو غير جامد: الفأرة أو غيرها

۳۲۲ - جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا پڑ جائے

۵۰۱ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ ایک چوہا گھی میں پڑ کر مر گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر اس حدیث کو زہری کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سعید بن مسیب اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، لیکن انھوں نے کہا کہ میں یہ حدیث زہری سے صرف عبیداللہ کے واسطہ بیان کرتے سنی ہے کہ ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور میں نے یہ حدیث ان سے بارہا سنی

۵۰۲ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے کہ اگر کوئی جانور، چوہا ہو یا کوئی اور، جمے ہوئے یا پگھلے گھی میں پڑ جائے تو اس کے متعلق بیان کیا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

۵۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ.

بَابُ ۳۲۳ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ.

۵۰۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّورَةُ.

۵۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

بَابُ ۳۲۴ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِمْ لَمْ تُؤْكَلْ لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ:

علیہ وسلم نے چوہے کے متعلق، جو گھی میں مر گیا تھا، حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطہ سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے میمونہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضورؐ نے فرمایا کہ چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھالو۔[1]

باب ۳۲۳۔ جانوروں کے چہروں پہ داغ دار نشانی لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پہ نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عنقزی نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر مارنے کی (ممانعت کی ہے)

۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا۔ تاکہ آپ اس کی تحنیک فرما دیں، آنحضورؐ اس وقت مویشیوں کی باڑ میں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (شعبہ نے بیان کیا کہ) میرا خیال ہے کہ ہشام نے، کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

باب ۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹ میں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بوجہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی، طاؤس اور عکرمہ رحمہما اللہ

---

[1] اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم جمے ہوئے گھی کا ہی بیان ہوا ہے۔ پگھلے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی یا کوئی بھی چیز اگر سیال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے چوہے کے چاروں طرف سے گھی کا نکالنا ممکن نہیں۔ یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چل سکتی ہے جو منجمد ہوں، جب چیز جمی ہوئی ہوگی تو چوہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی بآسانی نکال کر پھینکا جا سکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مراد صرف جما ہوا گھی یا اسی طرح کی کسی جمی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑ جانا ہے۔ احناف نے بھی اس باب میں منجمد اور سیال کا فرق کیا ہے۔

اِطْرَحُوْهُ.

۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَّلَا ظُفُرٌ وَّسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَاَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ بَعِيْرٌ مِّنْ اَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْبَهَائِمَ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا فَافْعَلُوْا مِثْلَ هٰذَا.

باب ۳۲۵ اِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِّقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ فَاَرَادَ اِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ: قَالَ ثُمَّ قَالَ - اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ

نے چوہے کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

۵۰۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہوگا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہادے اور (جانوروں کو ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ، بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ سے تمہیں بتاؤں گا، دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ اور جلدی کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے نے جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں پکنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضورؐ نے انہیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا۔ پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵ - جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جاتے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے؛ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷ - ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبید الطنافسی نے خبر دی، انہیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

هٰكَذَا. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا تَكُونُ مُدًى قَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ۔

بَابُ ۳۲۶ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. وَقَالَ: فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا

یارسول اللہ! ہم غزوں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھ لیا کرو۔ جو آلہ خون بہا دے یا (آپ نے بجائے انہر کے) نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶۔ اے ایمان والو، پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سوٗر کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے بیقرار ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہارے لیے آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سوا اس کے کہ اس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو" اور ارشاد "اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اسے کھائے سوا اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سوٗر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل گندہ ہے یا جو فسق کا ذریعہ ہو غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا، لیکن جو کوئی بیقرار ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔" اور فرمایا، سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور ستھری دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سوٗر کا

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

كِتَابُ الْاَضَاحِيِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۳۲۷ سُنَّةِ الْاُضْحِيَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ سُنَّةٌ وَّ مَعْرُوْفٌ.

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ الْاَيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً فَقَالَ: اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ.

بَاب ۳۲۸ قِسْمَةِ الْاِمَامِ الْاَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ.

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بیقرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب لذت ہو، اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے۔"

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور رہے۔

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے، پھر واپس آ کر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہو گی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے (نماز عید سے پہلے ہی) ذبح کر لیا تھا، اور عرض کی کہ میرے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکرا ہے (کیا اس کی قربانی اب نماز بعد کر لوں) آنحضور نے فرمایا! کہ اس کی قربانی کر لو لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے کافی نہیں ہو گا۔ مطرف نے عامر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی، اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے، قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پا لیا۔

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانور لوگوں میں تقسیم کرتا ہے

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ: ضَحِّ بِهَا۔

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقبہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا (آپ نے بیان کیا کہ) اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر لو۔

بَابُ ۳۲۹ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالُوا ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے (حجۃ الوداع کے موقع پر) آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حائضہ ہو گئی تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ کیا تمہیں حیض کا خون آنے لگا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کر لو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

بَابُ ۳۳۰ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ: مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب نے، انہیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور (کہا کہ) میرے پاس ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو آنحضورؐ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت (ایک سال سے کم کے بچے کی قربانی کی) دوسروں کو بھی ہے یا نہیں۔ پھر آنحضورؐ دو مینڈھوں کی طرف مڑے اور انہیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور ان

قَالَ نَنْحَرُهَا ‏:

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمُ النَّحْرِ ‏:

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلٰى ، قَالَ : أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ ؟ قُلْنَا بَلٰى ، قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا بَلٰى ، قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ ، صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ‏:

انھیں تقسیم کر کے (ذبح کیا) ۔

۳۳۱ ۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرعید کے دن ہے ۔

۵۱۳ ۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ پھر کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے، ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب "مضر" جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آنحضورؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید آنحضورؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ علم ہے۔ پھر آنحضورؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ بلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم ہے۔ آنحضورؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال، محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ (ابن ابی بکرہ نے) یہ بھی کہا کہ "اور تمہاری عزت تم پر" (ایک کی دوسرے پر) اسی طرح باحرمت ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں ہے۔ اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ہاں جو یہاں موجود ہیں وہ (یہ پیغام) غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ جنھیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں جو اسے سن رہے ہیں۔ محمد بن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)

باب ۳۳۲ الأَضْحَى وَالْمَنْحَرِ بِالْمُصَلَّى

۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى

باب ۳۳۳ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ

۵۱۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ

۵۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

۵۱۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ بِهِ

۳۳۲ - عیدگاہ میں قربانی

۵۱۴ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبید اللہ نے بیان کیا کہ مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵ - ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقد نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فربہ تھے۔ اور یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مدینہ منورہ میں قربانی کو فربہ کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو فربہ کرتے تھے۔

۵۱۶ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں۔ آپ نے انھیں تقسیم کیا۔ پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ بچ گیا تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

باب ۳۳۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ؛

۳۳۴ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کر لو لیکن تمھارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔ تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ۔ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي جَذَعَةٌ، وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ۔ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ ؛

۵۱۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میرے ماموں، ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھاری بکری (جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی، صرف گوشت کی بکری ہے (اس کی قربانی نہیں ہوئی) انھوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کر لو، لیکن تمھارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا، جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے لیے جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اسی کی قربانی پوری ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی سنت کو پا لیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم کے واسطہ سے کی، اور اس کی متابعت وکیع نے کی۔ ان سے حریث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اور عاصم اور داؤد نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ "میرے پاس ایک دودھ پیتی پٹھیا ہے" اور زبید اور فراش نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ "میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے" اور ابو الاحوص نے بیان کیا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی کہ "ایک سال سے کم کی پٹھیا" اور ابن العون نے بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی دودھ پیتی پٹھیا"

۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا۔ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

۵۲۰ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو جحیفہ نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلے میں دوسری قربانی کر لو۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جانور نہیں۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عمدہ ہے، آنحضورؐ نے فرمایا، پھر اسی کی اس کے بدلے میں (جو نماز سے پہلے کر دی تھی) قربانی کر دو، لیکن تمھارے

مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ ـ

بعد پر کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور (اس روایت میں) بیان کیا کہ "ایک سال سے کم عمر کی پٹھیا"۔

بَابُ ٣٣٥ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهٖ

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

بَابُ ٣٣٦ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهٖ وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهٖ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتَهٗ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی میں مدد کی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ اپنے ہاتھ ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرِ

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مقام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ اور آنحضورؐ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

بَابُ ٣٣٧ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِأَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ

۵۲۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے زبید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ خطبہ دے رہے تھے، خطبہ میں آپؐ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتداء ہم نماز (عید) سے کریں گے، پھر واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن جس نے (عید کی) نماز سے پہلے (جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ

يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ٭

عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری سے بہتر ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۳۸ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ ٭

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹایا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا ٭

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک صحابی اٹھے اور عرض کی اس دن گوشت کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا جیسے آنحضور نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ (انھوں نے یہ بھی کہا کہ) میرے پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریوں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضور نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں۔ پھر آنحضور دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ کی مراد یہ تھی کہ انھیں آنحضور نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ ٭

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ. قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ لَا

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے ان سے عامر نے ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بناتا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو قربانی کر لی ہے۔ آنحضور نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے قبل از وقت ہی کر لیا ہے۔ انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آنحضور

تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ: قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ۔

بَاب ۳۳۹ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

۵۲۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ۔

بَاب ۳۴۰ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

بَاب ۳۴۱ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۵۲۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ: قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ۔

بَاب ۳۴۲ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

۵۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نے فرمایا کہ کر لو لیکن تمھارے بعد یہ کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹ - ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، اور آنحضور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

۳۴۰ - ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۳۴۱ - اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے، انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ام المومنین! اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گلے میں (نشانی کے طور پر) قلادہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے محرم ہو جائے گا جب تک حاجی اپنا احرام نہ کھول لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پردے کے پیچھے ام المومنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مارنے کی آواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلادے باندھتی تھی آنحضور اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک آنحضور پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے محرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲ - قربانی کا کتنا گوشت کھایا جائے اور کتنا جمع کیا جائے۔

۵۳۰ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُومَ الْهَدْيِ۔

کی کہ عمرو نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الاضاحی کے) لحوم الھدی "کیا۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ. قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن خباب نے خبر دی، انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹاؤ، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ ماں کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے بعد حکم بدل گیا ہے۔ (اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے)۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا۔

۵۳۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیئے۔ دوسرے سال صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا (کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں۔) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور معاشی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو)۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ یہ حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

۵۳۴ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ. ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

۵۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الأَشْرِبَةِ

باب ۳۴۳ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴ - ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازھر کے مولا ابوعبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بقرعید کے دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کرکے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا تمھاری قربانی کا دن ہے، ابوعبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عیدگاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! آج کے دن تمھارے لیے، دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جا سکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا۔ انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور معمر نے زہری کے واسطہ سے اور ان سے ابوعبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے، انھیں سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ منیٰ سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے روغن سے کھاتے تھے، کیونکہ آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشروبات

باب ۳۴۳ - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ شراب، جوا، بت اور

وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛

پانسے گندگی ہیں، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ ؛

۵۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

۵۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر ایلیا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ آنحضورؐ نے انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لیا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الهاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِيْ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ ؛

۵۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی، شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلَانِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ؛

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن باقی رہتے ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھاڑے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھنے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ مؤمن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

باب ۳۴۴ اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ۔

۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی' ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب عبد ربہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی' ان سے ابوحیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اما بعد! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو اور شراب (خمر) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

باب ۳۴۵ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ۔

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيْخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا اَنَسُ فَاَهْرِقْهَا فَاَهْرَقْتُهَا۔

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی' ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شراب کی حرمت سے پہلے (کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۵۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی' ان سے

سمعت أنسا قال كنت قائما على الحي أسقيهم الخمر عمومتي وأنا أصغرهم. الفضيخ فقيل حرمت الخمر فقالوا اكفئها فكفأنا، قلت لأنس ما شرابهم؟ قال رطب وبسر فقال أبو بكر بن أنس وكانت خمرهم فلم ينكر أنس. وحدثني بعض أصحابي أنه سمع أنسا يقول كانت خمرهم يومئذ.

۵۴۵ - حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا يوسف أبو معشر البراء قال سمعت سعيد بن عبيد الله قال حدثني بكر بن عبد الله أن أنس بن مالك حدثهم أن الخمر حرمت والخمر يومئذ البسر والتمر.

باب ۳۴۶ الخمر من العسل وهو البتع

وقال معن سألت مالك بن أنس عن الفقاع فقال إذا لم يسكر فلا بأس وقال ابن الدراوردي سألنا عنه فقالوا لا يسكر لا بأس به.

۵۴۶ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال: كل شراب أسكر فهو حرام.

۵۴۷ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة رضي الله عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع وهو نبيذ العسل وكان أهل اليمن يشربونه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب أسكر فهو حرام. وعن الزهري قال حدثني أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنتبذوا في الدباء ولا في المزفت. وكان أبو هريرة يلحق معها الحنتم والنقير.

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک قبیلہ میں کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ان حضرات نے فرمایا کہ اب پھینک دو، چنانچہ ہم نے شراب پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہوتی تھی، تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب"

۵۴۵ - ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف ابو معشر البراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبداللہ سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے بکر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۴۶ - شہد کی شراب، اسے "بتع" کہتے تھے۔ اور معن نے بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فقاع" (جو کشمش سے تیار کی جاتی تھی) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آور نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدراوردی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" کے متعلق سوال کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور یمن میں اس کا عام رواج تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ اور زہری سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دباء" اور "مزفت" میں نبیذ (میٹھا مشروب) نہ بنایا کرو۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ "حنتم" اور "نقیر" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

باب ۳۴۷ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ:

۵۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الرُّزِّ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيبَ؛

۵۴۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ؛

باب ۳۴۸ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ: وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي

۳۴۷ - اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو مخمور کر دے وہ "خمرہ" (شراب) ہے۔

۵۴۸ - ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحیان تیمی نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی، انگور سے، کھجور سے، گیہوں، جو اور شہد سے اور "خمر" (شراب) وہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، دادا کا ترکہ، کلالہ اور سود کے چند مسائل۔ ابوحیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابوعمر، ایک مشروب سندھ میں چاول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں، اور حجاج نے حماد کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے "انگور" کے بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی السفر نے ان سے شعبی نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی کشمش، کھجور، گیہوں جو اور شہد۔

۳۴۸ - اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال کرے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن غنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعامر یا ابومالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے، انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے، اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں، لے جائیں گے، ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت

انفقیر لحاجۃ فیقولوا ارجع الینا غدًا فیبیتھم اللہ ویضع العلم ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ ۔

باب ۳۴۹ الانتباذ فی الاوعیۃ والتور ۔

۵۵۰ - حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم قال سمعت سھلا یقول اتی ابو اسید الساعدی فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امرأتہ خادمھم وھی العروس قالت اتدرون ما سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور ۔

باب ۳۵۰ ترخیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاوعیۃ والظروف بعد النھی ۔

۵۵۱ - حدثنا یوسف بن موسی حدثنا محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری حدثنا سفیان عن منصور عن سالم عن جابر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الظروف فقالت الانصار انہ لابد لنا منھا قال فلا اذا ۔ وقال خلیفۃ حدثنا یحیی بن سعید حدثنا سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد بھذا ۔

۵۵۲ - حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا سفیان بھذا وقال فیہ لما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاوعیۃ ۔

۵۵۳ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن سلیمان بن ابی مسلم الاحول عن مجاھد عن ابی عیاض عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما قال لما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس کل

ے کر جائے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ہلاک کر دے گا، پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سوٗر کی صورت میں مسخ کر دے گا۔

۳۴۹ - برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا۔

۵۵۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بیوی ہی کام کر رہی تھیں، حالانکہ وہ نئی دلہن تھیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تمھیں معلوم ہے، انھوں نے آنحضورؐ کو کیا پلایا تھا؟ آنحضورؐ کے لیے انھوں نے پتھر کے پیالے میں رات کے وقت کھجور بھگو دی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)

۳۵۰ - ممانعت کے چند مخصوص برتنوں کے استعمال کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱ - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی (جن میں شراب بنتی تھی) ممانعت کر دی تھی۔ پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تو ہمارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے، یہی حدیث۔

۵۵۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔"

۵۵۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ابی مسلم احول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی ممانعت کی تو آنحضورؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

لہ اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر شاگردوں نے "سقیاۃ" (مشک) کے بجائے "اوعیۃ" (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے۔ (الفقیر معفو)

النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

میسر نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے گھڑے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ اس میں زفت دقار کول جیسی ایک چیز لگا ہوا نہ ہو۔

۵۵۴ - مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۵۵۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا.

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، یہی حدیث۔

۵۵۵ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ، قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ؟ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

۵۵۵ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ (کھجور کا میٹھا شربت) بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ہم اہل خانہ کو دباء اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابراہیم نخعی نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے گھڑے اور حنتم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا وہ بھی بیان کر دوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ، قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ لَا.

۵۵۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے سے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

بَابٌ ۳۵۱ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ.

۳۵۱ - کھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۵۷ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

(بقیہ صفحہ ۲۵۴) اور یہی روایت صحیح ہے کیونکہ حضور اکرمؐ نے مشک کے استعمال کی کبھی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی۔ شراب عربوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لیے ابتداء میں زیادہ سختی کی گئی اور وہ برتن بھی ہٹا دیئے گئے جن سے اس کی یاد تازہ ہوتی۔

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ: مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ولیمہ کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اس دن ان کی دلہن ہی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمہیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور پتھر کے ایک پیالہ میں بھگونے کے لیے رکھ دی تھی۔

باب ۳۵۲ الْبَاذَقِ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب) اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی۔ حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے[1] اور براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے (پک کر) آدھا رہ جانے پر بھی پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبید اللہ (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کروں گا۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ، فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابو الجویریہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آنچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابو الجویریہ نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

۵۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

باب ۳۵۳ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَجْعَلَ

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو پکی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

---

[1] جب کسی پھل وغیرہ کا شیرہ اتنا پکا لیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی یہی مراد ہے۔

وَاِدَامَيْنِ فِيْ اِدَامٍ ۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَأَسْقِيْ أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيْهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ ۔ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا ۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ ۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ ۔

بَابٌ ۳۵۴ شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِيْنَ ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دو سالنوں کا ایک سالن نہ کیا جائے [1]

۵۶۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ، ابو دجانہ اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کو کچی اور پکی کھجور کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ شراب حرام کر دی گئی اور میں نے موجودہ شراب پھینک دی، میں ہی انھیں پلا رہا تھا، میں سب سے کم عمر تھا۔ ہم اسے اس وقت شراب ہی سمجھتے تھے اور عمرو بن حارث نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

۵۶۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، انھیں عطاء نے خبر دی۔ انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو اور کچی اور پکی کھجور کے شیرہ کو ملانے سے منع کیا تھا (کیونکہ اس میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔)

۵۶۲۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کی تھی کہ پختہ اور [illegible] ہوئی کھجور، پختہ کھجور اور کشمش (کے نبیذ کو ملایا جائے) بلکہ ان میں سے ہر ایک کا نبیذ الگ الگ بنانا چاہیے۔

۳۵۴۔ دودھ پینا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لید اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کے لیے خوشگوار۔"

۵۶۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ اور شراب کے پیالے پیش کیے گئے۔

۵۶۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، انھوں نے سفیان سے سنا، انھیں سالم ابو النضر نے خبر دی۔ انھوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر سے سنا۔ وہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں صحابہ کو شبہ تھا۔ اس لیے میں نے آنحضور کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا اور آنحضور نے اسے پی لیا۔ بعض اوقات سفیان اس طرح حدیث بیان کرتے تھے کہ عرفہ کے

[1] اس کی مخالفت محض سدباب کے ذریعہ کے طور پر ہے، دو سالن اگر ایک میں ملا کر رکھ دیئے جائیں تو جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔

عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه أم الفضل فإذا وقف عليه قال هو عن أم الفضل.

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا مرسل، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطہ (موصول ہے)

٭ ٭ ٭

٥٦٥- حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح وأبي سفيان عن جابر بن عبد الله قال: جاء أبو حميد بقدح من لبن من النقيع فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عودا.

۵۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک لکڑی اس پر رکھ لیتے۔

٥٦٦- حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال سمعت أبا صالح يذكر أراه عن جابر رضي الله عنه قال جاء أبو حميد رجل من الأنصار من النقيع بإناء من لبن إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عودا. وحدثني أبو سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا.

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابوحمید رضی اللہ عنہ مقام نقیع سے ایک برتن میں دودھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔ اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث۔

٥٦٧- حدثني محمود أخبرنا أبو النضر أخبرنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء رضي الله عنه قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم من مكة وأبو بكر معه قال أبو بكر مررنا براع وقد عطش رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر رضي الله عنه فحلبت كثبة من لبن في قدح فشرب حتى رضيت وأتانا سراقة بن جعشم على فرس فدعا عليه فطلب إليه سراقة أن لا يدعو عليه وأن يرجع ففعل النبي صلى الله عليه وسلم.

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستہ میں ہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرمؐ پیاسے تھے پھر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے پوچھ کر) کچھ دودھ دوہا۔ آنحضورؐ نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہمارے پاس (تعاقب کرتے ہوئے) پہنچ گیا۔ آنحضورؐ نے اس کے لیے بددعا کی، آخر اس نے کہا کہ آنحضورؐ اس کے حق میں بددعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا۔ آنحضورؐ نے ایسا ہی کیا۔

٥٦٨- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَۃُ اللِّقْحَۃُ مِنْحَۃً وَّالشَّاۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ ؞

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: اِنَّ لَہٗ دَسَمًا. وَقَالَ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ طَہْمَانَ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَی السِّدْرَۃِ فَاِذَا اَرْبَعَۃُ اَنْہَارٍ: نَہْرَانِ ظَاہِرَانِ وَنَہْرَانِ بَاطِنَانِ، فَاَمَّا الظَّاہِرَانِ النِّیْلُ وَالْفُرَاتُ، وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَہْرَانِ فِی الْجَنَّۃِ. فَاُتِیْتُ بِثَلٰثَۃِ اَقْدَاحٍ: قَدَحٌ فِیْہِ لَبَنٌ وَّقَدَحٌ فِیْہِ عَسَلٌ وَّقَدَحٌ فِیْہِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِیْ فِیْہِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِیْلَ لِیْ اَصَبْتَ الْفِطْرَۃَ اَنْتَ وَاُمَّتُکَ: قَالَ ہِشَامٌ وَّسَعِیْدٌ وَّہَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ صَعْصَعَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْہَارِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرُوْا ثَلٰثَۃَ اَقْدَاحٍ ؞

بَاب ۳۵۵ اِسْتِعْذَابِ الْمَاءِ ؞

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ: کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ اَنْصَارِیٍّ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ، وَکَانَ اَحَبَّ مَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ. وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْہَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ: فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دنوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو، اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو، تاکہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جا سکے، جس سے صبح و شام دودھ نکالا جاتے۔

۵۶۹ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہے اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو ظاہری نہریں اور دو باطنی، ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا۔ دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اور تمہاری امت نے فطرت کو پا لیا۔ ہشام، سعید اور ہمام نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵۔ میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت "تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ کرو جو تمہیں عزیز ہو" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ أَوْ رَابِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَايِحٌ ٭

عزیز ہیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے، اس کا ثواب و اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یارسول اللہؐ! آپ جہاں اسے مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا (اس کے بجائے آپ نے) "رایح" (یا کے ساتھ فرمایا) راوی حدیث عبداللہؓ کو اس میں شک تھا (آنحضورؐ نے ان سے مزید فرمایا کہ) جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ایساہی کروں گا' یارسول اللہؐ! چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں اسے تقسیم کردیا۔ اور اسماعیل اور یحیٰی بن یحیٰی نے "رایح" کہا۔

باب ۳۵۶ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ٭

۵۷۱ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبردی، انھیں یونس نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا' اور آنحضورؐ آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ) میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملاکر آنحضورؐ کو پیش کیا آنحضورؐ نے پیالہ لے کر پیا، آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو دائیں طرف سے چلنا چاہیے

۵۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ ٭

۵۷۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ انصار کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضورؐ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمھارے یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکیزہ میں رکھا ہوا ہو (تو ہمیں پلاؤ) ورنہ ہم منہ لگا کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحب (جن کے یہاں آنحضور تشریف لے گئے تھے) اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یارسول اللہؐ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے' آپ چھپر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے اسے پیا۔ اس کے بعد آپ کے رفیق نے پیا۔

باب ۳۵۷ شراب الحلواء والعسل

وقال الزهري: لا يحل شرب بول الناس لشدة تنزل لأنه رجس. قال الله تعالى: أحل لكم الطيبات. وقال ابن مسعود في السكر: إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم.

۳۵۷- کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أبو أسامة قال أخبرني هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الحلواء والعسل.

۵۷۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

باب ۳۵۸ الشرب قائما

۳۵۸- کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴- حدثنا أبو نعيم حدثنا مسعر عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال قال أتى علي رضي الله عنه على باب الرحبة فشرب قائما فقال إن ناسا يكره أحدهم أن يشرب وهو قائم وإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فعل كما رأيتموني فعلت.

۵۷۴- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵- حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن ميسرة سمعت النزال بن سبرة يحدث عن علي رضي الله عنه أنه صلى الظهر ثم قعد في حوائج الناس في رحبة الكوفة حتى حضرت صلاة العصر ثم أتي بماء فشرب وغسل وجهه ويديه وذكر رأسه ورجليه ثم قام فشرب فضله وهو قائم ثم قال إن ناسا يكرهون الشرب قائما وإن النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل ما صنعت.

۵۷۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے۔ اس عرصہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶- حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن عاصم الأحول عن الشعبي عن ابن عباس قال: شرب النبي صلى الله عليه وسلم قائما من زمزم.

۵۷۶- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم احول نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ٣٥٩ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

٥٧٧- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ

۳۵۹ ۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۷۷ ۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدان عرفہ میں ٹھہرنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آں حضورؐ (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطہ سے "اپنے اونٹ پر" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

باب ٣٦٠ الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

٥٧٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: الْأَيْمَنَ الْأَيْمَنَ

۳۶۰ ۔ پینے میں داہنی طرف سے دور چلنا چاہیئے

۵۷۸ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضورؐ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضورؐ نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دور دائیں طرف سے چلنا چاہیئے۔

باب ٣٦١ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ

٥٧٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

۳۶۱ ۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی داہنی طرف بیٹھے ہوئے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۷۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضورؐ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضورؐ نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان (شیوخ) کو (پہلے) دے دوں؟ لڑکے نے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے حصہ کے معاملہ میں کسی پر ایثار نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس پر حضور اکرمؐ نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

باب ٣٦٢ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

٥٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۶۲ ۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۸۰ ۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

گئے۔ آنحضورؐ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضورؐ اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے! وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اگر تمھارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلادو) ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ چھپر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرمؐ نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضورؐ کے رفیق نے پیا۔

باب ۳۶۳ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

۳۶۳۔ بچوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفَضِيخَ فَقِيلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ

۵۸۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ شراب پھینک دو، چنانچہ ہم نے پھینک دی۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ پکی اور کچی کھجور کی، ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

باب ۳۶۴ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۳۶۴۔ برتن ڈھکنا

۵۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ

۵۸۲ ۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو (اور دن ڈوب جائے) تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو)، کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گذر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دروازے بند کرلو اور اس وقت اللہ کا نام لو،

اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا و اذکروا اسم اللہ و اوکوا قربکم و اذکروا اسم اللہ و خمروا آنیتکم و اذکروا اسم اللہ ولو ان تعرضوا علیھا شیئا و اطفئوا مصابیحکم۔

کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دو۔

۵۸۳ - حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ھمام عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اطفئوا المصابیح اذا رقدتم و غلقوا الابواب و اوکوا الاسقیۃ و خمروا الطعام والشراب واحسبہ قال ولو بعود تعرضہ علیہ۔

۵۸۳ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو، مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو۔ میرا خیال ہے کہ کہا، خواہ لکڑی ہی کے ذریعہ سے ڈھک سکو جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔

باب ۳۶۵ اختناث الاسقیۃ

۳۶۵ - مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴ - حدثنا آدم حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواھھا فیشرب منھا۔

۵۸۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں اختناث سے منع فرمایا۔ یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں (منہ لگا کر) پینے سے۔

۵۸۵ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزھری قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن اختناث الاسقیۃ۔ قال عبد اللہ قال معمر او غیرہ ھو الشرب من افواھھا۔

۵۸۵ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختناث" سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ "اختناث" منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

باب ۳۶۶ الشرب من فم السقاء

۳۶۶ - مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا ایوب قال لنا عکرمۃ الا اخبرکم باشیاء قصار حدثنا بھا ابو ھریرۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فم القربۃ او السقاء وان یمنع جارہ ان یغرز خشبۃ فی دارہ۔

۵۸۶ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تمھیں میں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتا دوں، جنھیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ) کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷ - حدثنا مسدد حدثنا اسماعیل اخبرنا ایوب عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب من فی السقاء۔

۵۸۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۵۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

باب ۳۶۷ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

۵۸۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پینے کے) برتن میں (پانی پیتے ہوئے) سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور اگر چھونا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

باب ۳۶۸ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا۔

ہم سے ابوعاصم اور ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرہ بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبداللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

باب ۳۶۹ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

۳۶۹۔ سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۹۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک مارا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم، دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے (کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

باب ۳۷۰ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

۳۷۰۔ چاندی کے برتن

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ؎

بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو۔ اور نہ ریشم و دیبا پہنا کرو۔ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں، اور تمہارے لیے آخرت میں ؟!

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبداللہ بن عمر نے، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضورؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ اَوْ قَالَ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ ؎

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضورؐ نے ہمیں بیماری کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے جواب (یرحمک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضورؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں، چاندی میں پینے یا فرمایا، چاندی کے برتن میں پینے، میثر (زین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا) کے استعمال اور قسی (اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے) کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور استبرق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

؎ ؎ ؎ ؎ ؎

بَابُ ۳۷۱ الشُّرْبِ فِي الْاَقْدَاحِ ؎

۳۷۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ ؎

۵۹۵۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نضر نے ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمیر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبہ کیا تو آنحضورؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آنحضورؐ نے اسے نوش فرمایا۔

بَابُ ۳۷۲ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰنِيَتِهِ

وَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَا اَسْقِيْكَ فِيْ قَدَحٍ

۳۷۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا

ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

شُرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ:

۵۹۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي، فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا، قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ، فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ:

وسلم نے پیا تھا۔

۵۹۶ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عرب عورت کا ذکر کیا گیا۔ پھر آپ نے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا (نکاح کے بعد انھیں لانے کے لیے) اور وہ آئیں اور بنی ساعدہ کے قلعہ میں اتریں اور آنحضور بھی تشریف لائے اور ان کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت سر جھکائے بیٹھی ہے آنحضور نے جب ان سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ تم مجھ سے پناہ مانگتی ہو! لوگوں نے بعد میں ان سے پوچھا تمھیں معلوم بھی ہے یہ کون تھے۔ ان عورت نے جواب دیا کہ نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تم سے نکاح کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس پر وہ بولیں کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں! (کہ آنحضور کو ناراض کر کے واپس کر دیا) اسی دن حضور اکرم تشریف لائے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے۔ پھر فرمایا، سہل! پانی پلاؤ، میں نے ان کے لیے یہ پیالہ نکالا اور انھیں اس میں پانی پلایا سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہی پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا، بیان کیا کہ پھر بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا اور آپ نے انھیں ہبہ کر دیا تھا۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ:

۵۹۷ - ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابو عوانہ نے خبر دی، ان سے عاصم احول نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا ہے۔ وہ پھٹ گیا تھا۔ تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا۔ عاصم نے بیان کیا کہ وہ عمدہ چوڑا پیالہ ہے۔ چکدار لکڑی کا بنا ہوا۔ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس پیالہ سے حضور اکرم کو بارہا پلایا ہے۔ بیان کیا کہ ابن سیرین نے فرمایا کہ اس پیالہ میں لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ جڑوا دیں، لیکن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انھوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔

بَابُ ۳۷۳ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ:

۳۷۳ - متبرک مشروب اور مبارک پانی

۵۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۵۹۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان

الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ أَلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ ۞

کی، ان سے اعمش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضور نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، آؤ وضو کر لو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضور کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور پیا بھی۔ میں نے اس کی پروا کیے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے۔ خوب پانی پیا، کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پندرہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی) اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

كِتَابُ الْمَرْضٰى

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

بیماروں اور طب کا بیان

بَابُ ۳۷۴ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ ۞

۳۷۴

مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد!
"جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔"

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا ۞

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کانٹا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۶۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری اور

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔

بَابُ ۳۰۴ شِدَّةِ الْمَرَضِ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد نے ان سے عبداللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال پودے کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے پھر وہ سیدھا ہو کر آزمائش میں کامیاب ہوتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابوالحباب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ مرض کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

بَابٌ ۳۷۶ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ أَجَلْ ذَلِكَ كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

بَابٌ ۳۷۷ وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي

بیان کی، ان سے اعمش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابو وائل نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے (مرض کی وفات) کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔

۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ اس وقت بڑے تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضورؐ کو بڑا تیز بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ یہ بخار آنحضورؐ کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی دگنا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصان خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضورؐ کو بخار تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو بڑا تیز بخار ہے! آنحضورؐ نے فرمایا ہاں مجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے۔ جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کا اجر بھی دگنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے۔ مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، کانٹا ہو یا اس سے زیادہ تکلیف دہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت پتوں کو گراتا ہے۔

۳۷۷۔ عیادت مریض کا وجوب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ وَنَعُودَ الْمَرِيضَ وَنُفْشِيَ السَّلَامَ ؕ

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا۔ ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا۔ ہمیں آنحضورؐ نے سونے کی انگوٹھی۔ ریشم و دیبا، استبرق (ریشمی کپڑے) پہننے، قسی اور میثرہ (ریشمی کپڑوں کی قسمیں) سے منع کیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جنازہ کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

باب ۳۷۸ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

۳۷۸۔ بے ہوش کی عیادت

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ؕ

۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضورؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۳۷۹ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ ؕ

۳۷۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ؕ

۶۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابوبکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمھیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے، میرے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، اگر چاہو تو صبر کئے رہو اور تمھیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمھارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آنحضورؐ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً

۶۱۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے انھیں عطاء نے خبر دی کہ آپ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے

طَوِيلَةً سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ ۔

باب ۳۸۰ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَأَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب ۳۸۱ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ ۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ۔ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ۔ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ ۔ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ۔ وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ

پردہ پر دیکھا۔

۳۸۰۔ اس کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہی ہو۔

۶۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضا (آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں۔ (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضورؐ کی) مراد دونوں آنکھیں ہیں۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابوظلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۳۸۱۔ عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا۔ ام الدرداء رضی اللہ عنہا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عیادت کو آئی تھیں۔

۶۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار آگیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس (عیادت کے لیے) گئی اور پوچھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے؟ بلال آپ کا کیا حال ہے۔ بیان کیا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار آیا تو آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے سے بھی زیادہ قریب ہے" اور بلال رضی اللہ عنہ کو جب افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھتے تھے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (مکہ معظمہ کے گھاس) ہوں گے، اور کیا میں کبھی مجنہ (مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار) کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ، ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جتنی مکہ کی

أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

باب ۳۸۲ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

۶۱۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا. فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ۔

باب ۳۸۳ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

۶۱۵- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع (دو پیمانے) میں برکت عطا فرما، اور اس کا بخار کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحفہ میں کر دے۔

۳۸۲ - بچوں کی عیادت

۶۱۴ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوعثمان سے سنا اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کہلوا بھیجا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی بستر مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضورؐ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضورؐ نے انھیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے، جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔ اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید وار رہو اور صبر کرو۔ صاحبزادی نے پھر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضورؐ ضرور تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضورؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر بچی آنحضورؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانکنی کے عالم میں مضطرب تھی۔ حضور اکرمؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳ - گاؤں کے رہنے والوں کی عیادت

۶۱۵ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرمؐ کسی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ لیکن اس اعرابی نے آنحضورؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے پر غالب آگیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا.

بَابُ ۳۸۴ عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلِمْ فَأَسْلَمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتِ

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ اجْلِسُوا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ.

بَابُ ۳۸۶ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ لَا، قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہو گا۔

۳۸۴ - مشرک کی عیادت

۶۱۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرمؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضورؐ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵ - کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۷ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرنے آئے۔ آنحضورؐ نے انھیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضورؐ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقتدی) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرض الوفات میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶ - مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبیؐ (اگر وفات ہو گئی تو) میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضـ

وَاَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَاُوْصِيْ بِالثُّلُثِ وَاَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَثِيْرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَّاَتْمِمْ لَهٗ هِجْرَتَهٗ فَمَا زِلْتُ اَجِدُ بَرْدَهٗ عَلٰى كَبِدِيْ فِيْمَا يُخَالُ اِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ ؛

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کی وصیت کر دوں اور آدھا اپنی بچی کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ ان کی پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے چہرے اور پیٹ پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما، اور اس کی ہجرت کو مکمل کر، حضور اکرمؐ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصہ پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

باب

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى مَرَضٌ فَمَا

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضورؐ کا جسم چھوا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے آنحضورؐ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے، میں نے عرض کی، یہ اس لئے ہو گا کہ آنحضورؐ کو دگنا اجر ملتا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گراتا ہے۔

باب ۳۸۷

۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہئے۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَمَسِسْتُهٗ، وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا وَّذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى اِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ ؛

۶۲۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے۔ ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا، میں نے آنحضورؐ کا جسم چھوا۔ آپ کو تیز بخار تھا، میں نے عرض کی، آنحضور کو تو بڑا تیز بخار ہے یہ اس لیے ہوگا کہ آپ کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا بَلْ

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یہ مرض) پاک کرنے والا ہے۔

حَتّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ كَيْمَا تُزِيْرَهُ الْقُبُوْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

بَابُ ۳۸۸ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا وَّرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ ؛

۶۲۲ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَكَنُوْا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے کو مغلوب کر چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ مریض کی عیادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھ کر جانا۔

۶۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی پالان پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آنحضورؐ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضورؐ روانہ ہوئے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی سلول بھی تھا عبد اللہ ابھی (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی بھی، مجلس میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گرد جب مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھ لی۔ اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ پھر آں حضورؐ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے۔ پھر آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اگر حق ہیں تو ہماری مجلس میں انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچایا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہؐ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہو گئی۔ اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضورؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا سعد تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہؐ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور اس سے درگزر فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے جو عطا فرمانی تھی۔ (آنحضورؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگ

مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

بَابُ ۳۸۹ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَارَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِيَ الْوَجَعُ۔ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ

اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سردار بنا لیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر بگڑ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنحضورؐ کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

۶۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، جو منکدر کے صاحبزادے ہیں۔ اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نہ کسی خچر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔

۳۸۹۔ مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ہائے سر! یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی" اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"۔

۶۲۴۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی نجیح اور ایوب نے "ان سے مجاہد نے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔ میں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر آنحضورؐ نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر مونڈ دیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

۶۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ ابو زکریا نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن ہلال نے خبر دی ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ (سر کے شدید درد کی وجہ سے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہائے رے سر! (ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا (یعنی تمہارا انتقال ہو گیا) تو میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں، افسوس، واللہ، میرا خیال ہے کہ آپ میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بیوی کے یہاں گزاریں گے اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہو گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا،

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ۔

بلکہ میں خود درد سر میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کردوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت دوسرے کو ملنی چاہیئے) یا خلافت کے خواہشمند اس کی خواہش کریں لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو) منظور نہیں کریں گے یا (آنحضورؐ نے یہ فرمایا کہ) یدفع اللہ ویابی المومنون۔"

* * *

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ أَجَلْ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضور کو تو بڑا تیز بخار ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضورؐ کا اجر بھی دگنا ہے پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَغَ بِي مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا. قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ لَا. الثُّلُثُ قَالَ، الثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آنحضور دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر آدھا کر دوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو خرچ بھی کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہوگی، اس پر تمھیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمھیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔

باب ۳۹۰ قول المريض قوموا عني

۶۲۸۔ حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا هشام عن معمر وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت فاختصموا منهم من يقول قربوا يكتب لكم النبي صلى الله عليه وسلم كتابا لن تضلوا بعده، ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا اللغو والاختلاف عند النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا، قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم۔

۳۹۰۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۶۲۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، لاؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضورؐ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمھارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہؓ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہؓ کہتے تھے کہ آنحضورؐ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضورؐ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہ راست سے نہ ہٹو۔ اور بعض صحابہؓ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب آنحضورؐ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرمؐ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

باب ۳۹۱ من ذهب بالصبي المريض ليدعى له

۶۲۹۔ حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا حاتم هو ابن اسمعيل عن الجعيد قال سمعت السائب يقول: ذهبت بي خالتي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وجع فمسح رأسي ودعا لي بالبركة ثم توضأ فشربت من وضوئه وقمت خلف ظهره فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه مثل زر الحجلة۔

۳۹۱۔ مریض بچے کو اس کے لیے دعا کرانے لے جانا۔

۶۲۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، آپ اسمٰعیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے جعید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے۔ حضور اکرمؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپؐ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوت حجلہ عروس کی گھنڈی جیسی تھی۔

باب ۳۹۲ تمني المريض الموت

۶۳۰۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ثابت

۳۹۲۔ مریض کی موت کی تمنا

۶۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

البناني عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه فإن كان لا بد فاعلا فليقل اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي۔

ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو یہ کہنا چاہیئے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کر دے۔

۶۳۱۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال دخلنا على خباب نعوده وقد اكتوى سبع كيات فقال إن أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا وإنا أصبنا ما لا نجد له موضعا إلا التراب، ولولا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به ثم أتيناه مرة أخرى وهو يبني حائطا له فقال: إن المسلم يؤجر في كل شيء ينفقه إلا في شيء يجعله في هذا التراب۔

۶۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے (مال و دولت) اتنی پائی کہ جس کے خرچ کرنے کے لیے ہمارے پاس صرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی نہیں، اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دیوار وغیرہ) میں محفوظ کر کے رکھتا ہے۔

۶۳۲۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرنا أبو عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: لن يدخل أحدا عمله الجنة قالوا ولا أنت يا رسول الله قال لا ولا أنا إلا أن يتغمدني الله بفضل ورحمة فسددوا وقاربوا ولا يتمنين أحدكم الموت إما محسنا فلعله أن يزداد خيرا وإما مسيئا فلعله أن يستعتب۔

۶۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمٰن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپکا بھی نہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا نہیں میرا بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے (عمل میں) میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ یا وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور اضافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کر لے۔

۶۳۳۔ حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة عن هشام عن عباد بن عبد الله بن الزبير قال سمعت عائشة رضي الله عنها قالت سمعت النبي

۶۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

بَابُ ۳۹۳ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ. وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ وَقَالَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا.

بَابُ ۳۹۴ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۶۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

بَابُ ۳۹۵ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۶۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم سے سنا، آنحضور میرا سہارا لیے ہوئے تھے (مرض الوفات میں) اور فرما رہے تھے، اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے مجھ پر رحم کر اور رفیق اعلیٰ سے مجھے ملا دیجئے۔

۳۹۳- مریض کے لیے عیادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت سعد نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ "اے اللہ، سعد کو شفاء عطا فرما" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۶۳۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے "تکلیف دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔" اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طہمان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابوالضحیٰ کے واسطے سے کہ "جب کوئی مریض آنحضور کے پاس لایا جاتا" اور جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالضحیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ "جب آنحضور کسی کے مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔"

۳۹۴- مریض کی عیادت کرنے والے کا وضو۔

۶۳۵- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں بیمار تھا۔ آنحضور نے وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کی کہ میرے ورثا کلالہ (باپ اور بیٹے کے سوا) ہیں، تو یہ میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵- جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۶۳۶- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف

وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ أَهْلِهٖ ۔ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ ۔ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ فَيَقُوْلُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ إِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ۔

لائے ۔ تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے ۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا " والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے " ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے ۔ اور موت تو اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے " اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے " کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گذار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجنہ کے پانی پر اتروں گا ۔ اور کیا کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سامنے دیکھ سکوں گا " بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضور ؐ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضور ؐ نے یہ دعا کی ۔ "اے اللہ ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر دے ، جیسا کہ ہمیں (اپنے وطن) مکہ کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ ، اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے ، اسے جحفہ میں منتقل کر دے ۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطِّبِّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طب کے متعلق احادیث

باب ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ۔

۶۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ۔

۳۹۶ ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو ۔

۶۳۷ ۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی ، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو ۔

باب ۳۹۷ هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوِ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ

۶۳۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ

۳۹۷ ۔ کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے ؟

۶۳۸ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ بن

مُعَوِّذٍ بِنْتِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ۔

عفراء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لاتے تھے۔

باب ۳۹۸ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ۔

۶۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور قمی نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پچھنا لگوانے کے متعلق۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ۔

۶۴۰۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سریج بن یونس ابوحارث نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاء تین چیزوں میں ہے، پچھنا لگوانے شہد پینے اور آگ سے داغنے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۹۹ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔“

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ۔

۶۴۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ

۶۴۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا، اگر تمھاری دواؤں میں کسی میں بھلائی ہے“ تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہوا، اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

۶۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي بَطْنُهُ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ ۔

۶۴۳ ۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضور ؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضور ؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ (حکم کے مطابق) میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

۴۰۰ ۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ .... فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ ۔

۶۴۴ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابوالروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے۔ پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے۔ چنانچہ آنحضور ؐ نے حرہ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو۔ جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرم ؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آنحضور ؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور (جیسا کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آپ نے بھی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو تو آپ نے یہی حدیث بیان کی۔ جب حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

۴۰۱ ۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۶۴۵ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا
فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَلْحَقُوْا بِرَاعِيْهِ يَعْنِي الْاِبِلَ فَيَشْرَبُوْا مِنْ
اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَحِقُوْا بِرَاعِيْهِ فَشَرِبُوْا مِنْ
اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَلَحَتْ اَبْدَانُهُمْ
فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيْئَ
بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ
اَعْيُنَهُمْ. قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ
سِيْرِيْنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ.

بَاب ۴۰۲ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ.

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْجَرَ
فَمَرِضَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهُوَ
مَرِيْضٌ فَعَادَهُ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ
بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوْا مِنْهَا خَمْسًا
اَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوْهَا ثُمَّ اقْطُرُوْهَا فِي اَنْفِهِ
بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا
الْجَانِبِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِيْ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ.

بَاب ۴۰۳ التَّلْبِيْنَةِ لِلْمَرِيْضِ.

۶۴۸ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرینہ کے) کچھ لوگوں
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ وہ آنحضورؐ کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ
اور پیشاب پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضورؐ کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور
اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو انھوں نے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ حضور اکرمؐ کو جب اس کا علم
ہوا تو آپؐ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ جب انھیں لایا گیا تو آنحضورؐ کے
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ یہ حدود
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (بعد میں اس طرح کی سزا کی ممانعت نازل ہو گئی)

۴۰۲۔ کلونجی۔

۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے
حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابجر رضی
اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور
ہم سے کہا کہ انھیں یہ سیاہ دانے (کلونجی) استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات
دانے لے کر پیس لو۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر (ناک کے) اس طرف اور
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ کلونجی
ہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے۔ فرمایا کہ موت۔

۶۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔
اور "سیاہ دانے" کلونجی کو کہتے ہیں۔

۴۰۳۔ مریض کے لیے تلبینہ

۶۴۸۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَ لِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس بن زید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لیے اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ (دوا، دودھ اور شہد ملا کر پکایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۶۴۹- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنَةِ وَ تَقُوْلُ: هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ.

۶۴۹- ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مریض کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

باب ۴۰۴ السَّعُوْطِ

۴۰۴- ناک میں دوا ڈالنا

۶۵۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

۶۵۰- ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا، اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

باب ۴۰۵ السَّعُوْطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُوْرِ وَالْقَافُوْرِ مِثْلُ كُشِطَتْ: نُزِعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ قُشِطَتْ.

۴۰۵- دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور"، یہی صورت "کشطت" یعنی نزعت میں ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے "قشطت" پڑھتے تھے۔

۶۵۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ: وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

۶۵۱- ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبید اللہ سے کہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا، تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب[1] میں چبائی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نومولود لڑکے کو لے کر حاضر ہوا، پھر آنحضور ﷺ کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضور ﷺ نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

باب ۴۰۶ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ، وَاحْتَجَمَ

۴۰۶- کس وقت پچھنا لگوایا جائے۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ نے

[1] اس سے یہاں مراد حقیقی ذات الجنب (نمونیہ) نہیں۔ بلکہ سینے میں غلیظ اور فاسد ریاح کے جمع ہو جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے۔ نمونیہ میں اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

أَبُوْ مُوْسٰى بِلَيْلٍ ؛

۶۵۲ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَاب۴۰۷ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ ؛

۶۵۳ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ ؛

بَاب۴۰۸ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ ؛

۶۵۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ ؛

۶۵۵ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَغَيْرُهُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ فِيْهِ شِفَاءً ؛

بَاب۴۰۹ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ ؛

رات کے وقت پچھنا لگوایا تھا۔"

۶۵۲ ـ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوایا اور آپ روزہ سے تھے۔

۴۰۷ ـ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۶۵۳ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس اور عطا نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

۴۰۸ ـ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۶۵۴ ـ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے (آپ سے پچھنا لگانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا کہ جائز ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا تھا۔ آنحضور کو ابوطیبہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضور نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور دریائی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حلق اور ناک کے درمیان کا درد غالباً) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو۔

۶۵۵ ـ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مقنع کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضور نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

۴۰۹ ـ سر میں پچھنا لگوانا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ ؛

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے سنا، انھوں نے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لحی جمل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوایا، آنحضور اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ ؛

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ ؛

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا؛ (یہ پچھنا آپ نے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحی جمل نامی پانی پر آپ کو ہوا تھا۔ اور محمد بن سواء نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہوگیا تھا۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ ؛

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تمھاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى ؛

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سر منڈانا

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا

وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ ۔

تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں (احرام باندھے ہوئے تھے) آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کیڑے تمھیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور (کفارہ کے طور پر) تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

باب ۴۱۲ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ ۔

۴۱۲ ۔ جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا۔ اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت ۔

۶۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ ۔

۶۶۰ ۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن سلیمان بن غسیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں شفا ہے تو پچھنا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو میں پسند نہیں کرتا۔

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا؟ أُمَّتِي هٰذِهِ؟ قِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ

۶۶۱ ۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظرِ بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کسی چیز پر جھاڑ پھونک صحیح نہیں (حصین نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور بعض نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ پھر میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ افق کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو افق پر چھائی ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق میں، میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام افق پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضورؐ (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور کچھ وضاحت نہیں فرمائی (کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے) لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اس لیے ہم ہی (صحابہؓ) وہ لوگ ہیں یا ہماری وہ اولاد ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ باتیں جب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (بلا حساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، فال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کر علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہؓ تم سے بازی لے گئے۔

بَابُ ۴۱۳ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

۴۱۳۔ آنکھ آنے پر اثمد اور سرمہ کا استعمال، اس باب میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ہے۔

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ: لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

۶۶۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا (زمانہ عدت میں) ان عورت کی آنکھ دکھنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضورؐ کے سامنے سرمہ کا ذکر کیا، اور یہ کہ (اگر سرمہ آنکھ میں نہ لگایا تو) ان کی آنکھ کے متعلق خطرہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ (زمانہ جاہلیت میں عدت گذارنے والی) تم عورتوں کو اپنے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصہ میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر مارتی تھی، بس چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگاؤ۔

بَابُ ۴۱۴ الْجُذَامِ

وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ۔

۴۱۴۔ جذام۔ اور عفان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، بدفالی، ھامہ اور صفر (محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کردینا) کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (اور آں حضورؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ) جذام کی بیماری والے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔[1]

[1] (اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

باب ۴۱۵ اَلْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ؛

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛

۴۱۵ - من آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، انھوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ سانپ کی چھتری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے خبر دی، انھیں حسن عرنی نے، انھیں عمرو بن حریث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی تو پھر عبدالملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تامل نہیں رہا۔

باب ۴۱۶ اللَّدُودِ ؛

۶۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ

۴۱۶ - دوا منہ میں ڈالنا

۶۶۴ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبیداللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے آنحضور کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا منہ میں نہ ڈالو۔ ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے اس طبعی ناگواری کی وجہ سے آنحضور منع کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، کیوں میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ اب گھر میں

لہ (بقیہ صفحہ گذشتہ) ایک طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تعدیہ کے ہونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تعدیہ ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصلاً اور طبعاً بیماریوں میں تعدیہ نہیں ہوتا ہے، جہاں تعدیہ نہ ہونے کی صراحت ہے وہاں یہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تخلیق سے تبعاً بیماریوں میں تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ جذام کی بیماری والے سے بچو، اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زاد المعاد" میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تعدیہ کی اوہام پرستی کو ختم کرنے کے لیے کی گئی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اڑ کر لگ جاتی ہے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تعدیہ اس حیثیت سے قطعاً نہیں ہے اصلاً تعدیہ کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تعدیہ پیدا کیا ہے اس لیے اس باب میں اوہام ترک کر دینی چاہیے البتہ ایک سبب کی حیثیت سے اسے ماننا چاہیے اور اس سلسلے میں مناسب پرہیز بھی کرنا چاہیے "ہامہ" کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے متعلق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ بیٹھ کر بولنے لگے تو وہ جگہ اجاڑ ہو جاتی ہے، شریعت نے اس کی تردید کی کہ بننا اور بگڑنا کسی پرندے کی آواز سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فإنه لم يشهدكم.

۶۶۵۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن الزهري أخبرني عبيد الله عن أم قيس قالت دخلت بابن لي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أعلقت عليه من العذرة فقال: على ما تدغرن أولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي فإن فيه سبعة أشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب. فسمعت الزهري يقول بين لنا اثنين ولم يبين لنا خمسة قلت لسفيان فإن معمرا يقول أعلقت عليه. قال لم يحفظ أعلقت منه حفظته من في الزهري. ووصف سفيان الغلام يحنك بالإصبع وأدخل سفيان في حنكه إنما يعني رفع حنكه بإصبعه ولم يقل أعلقوا عنه شيئا۔

۶۶۶۔ حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر ويونس قال الزهري أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد وجعه استأذن أزواجه في أن يمرض في بيتي فأذن له فخرج بين رجلين تخط رجلاه في الأرض بين عباس وآخر فأخبرت ابن عباس قال هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قلت لا قال هو علي قالت عائشة فقال

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، اور میں دیکھتا رہوں گا، البتہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔

۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبیداللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہ میں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (حیوّ) ہو گیا تھا۔ اور میں تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمھیں چاہیئے کہ عود ہندی (کست) سے اس کا علاج کیا کرو۔ کیونکہ اس میں سات امراض سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، اور ذات الجنب میں چبایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضورؐ نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر "اعلقت علیہ" (علی کے صلہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے صلہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہو گا، میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دباتے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (مرض الموت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا اور آپؐ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضورؐ نے بیماری کے دن میرے گھر میں گذارنے کی اجازت اپنی دوسری ازواج سے مانگی جب اجازت مل گئی تو آنحضورؐ دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپؐ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمھیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا؟ میں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔ عائشہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ: هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ. قَالَتْ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ۔

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضورؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں، شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرسکوں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ کو ہم نے ایک لگن میں بٹھایا، جو آنحضورؐ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضورؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالنے لگے۔ آخر آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ صحابہؓ کے مجمع میں گئے، انھیں نماز پڑھائی اور انھیں خطاب کیا۔

بَابُ ۴۱۸ الْعُذْرَةِ

۴۱۸ - عذرہ

۶۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ أَسَدَ خُزَيْمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ. يُرِيدُ الْكُسْتَ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ۔

۶۶۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا، آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (راوی نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں، آپ نے اس لڑکے کے عذرہ (حلق) کا علاج تالو دبا کر کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو یوں تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو، انھیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ (عود ہندی سے) آنحضورؐ کی مراد کست تھی، یہی عود ہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علقت علیہ" (علی کے صلہ کے ساتھ)

بَابُ ۴۱۹ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

۴۱۹ - دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ

۶۶۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، آخر شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی (اس روایت کی متابعت نضر نے شعبہ کے

شُعْبَةَ۔

بَابٌ ۴۲۰ لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ: رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ۔

بَابٌ ۴۲۱ ذَاتِ الْجَنْبِ۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ: قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ وَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ۔ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُذِنَ رَسُولُ

واسطہ سے کی۔

۴۲۰۔ صفر کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۶۶۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبداللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، صفر اور ھامہ کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور چکنے) رہتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگا جاتا ہے، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان کے واسطے سے کی۔

۴۲۱۔ "ذات الجنب"

۶۷۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محصن، جو ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تالو دبا کر علاج کیا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، اللہ سے ڈرو، کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر اذیت پہنچاتی ہو۔ عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ آنحضورؐ کی مراد عود ہندی سے کست تھی جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۶۷۱۔ ہم سے عارم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کہ ایوب سختیانی کے سامنے ابوقلابہ کی لکھی ہوئی حدیثیں پڑھی گئیں، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان لکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا اور ابوطلحہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ، قَالَ أَنَسٌ كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي۔

باب ۴۲۲ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

۶۷۲ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب ۴۲۳ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۶۷۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

۶۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ۔

۶۷۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔ اور عباد بن منصور نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے داغا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابو طلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا تھا۔

۴۲۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۶۷۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ (جنگ احد کے موقعہ پر) تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے، اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں، پھر جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آ رہا ہے تو آپ رض نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رُکا۔

۴۲۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۶۷۳۔ مجھ سے یحیی بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وھب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (کو جب بخار آتا تو) فرماتے کہ اے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۶۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا عورت کے یہاں آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۶۷۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے حدیث

هِشَامٌ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

٦٧٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ.

بَابُ ٤٢٤ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ

٦٧٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ.

بَابُ ٤٢٥ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

٦٧٨- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے، ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۴۲۴۔ جو ایسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے متعلق گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم مویشی والے ہیں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں (اہل مدینہ کی طرح سے) مدینہ کی آب وہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے، لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ پڑے، جب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی، ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے انھیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۴۲۵۔ طاعون سے متعلق روایتیں

۶۷۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ قَالَ نَعَمْ۔

۶۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ، فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؛ نَعَمْ: نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ

جگہ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے نکلو بھی مت ۔ حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے کہا ، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ، اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا ۔ فرمایا کہ ہاں ۔

۶۷۹ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، انھیں مالک نے خبر دی ، انھیں ابن شہاب نے ، انھیں عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ، انھیں عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابوعبیدہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی ۔ ان لوگوں نے امیر المومنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے ۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں ۔ بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ ۔ میں انصار کو بلا کر لایا ۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا ۔ ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں امیر المومنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں ۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں ، جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے ۔ انھیں بلا لاؤ ، میں انھیں بلا کر لایا ۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو ۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا ۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا ؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی ۔ ہاں ، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف ۔ کیا تمھارے پاس اونٹ ہو

إلى قدر الله، أرأيت لو كان لك إبل هبطت واديا له عدوتان إحداهما خصبة والأخرى جدبة أليس إن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله، وإن رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله؟ قال فجاء عبد الرحمن بن عوف وكان متغيبا في بعض حاجته فقال: إن عندي في هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه قال فحمد الله عمر ثم انصرف۔

اور تم انھیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک، کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک "علم" ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (وبا) کے متعلق سنو، تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہوگئے۔

۶۸۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر أن عمر خرج إلى الشام فلما كان بسرغ بلغه أن الوباء قد وقع بالشام فأخبره عبد الرحمن بن عوف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم وبا کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو، تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نعيم المجمر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل المدينة المسيح ولا الطاعون۔

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا عاصم حدثتني حفصة بنت سيرين قالت قال لي أنس بن مالك رضي الله عنه يحيى بما مات؟ قلت من الطاعون، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لكل مسلم۔

۶۸۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ حدثنا أبو عاصم عن مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المبطون شهيد والمطعون

۶۸۳۔ ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سمی نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

شَهِيدٌ ۞

بَاب ۴۲۶ أَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ ۞

بَاب ۴۲۷ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

۶۸۵ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يَنْفِثُ قَالَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ ۞

بَاب ۴۲۸ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۶۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

مرنے والا شہید ہے۔

۴۲۶۔ طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رض نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا (نافرمان قوموں پر) بھیجتا پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہ جائے جہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے، تو اسے شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت نضر نے داؤد کے واسطے سے کی۔

۴۲۷۔ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں اپنے اوپر معوذات (سورہ الفلق، الناس اور سورۂ اخلاص) کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضورؐ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی۔ پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ آنحضورؐ کس طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چہرے پر پھیرتے تھے۔

۴۲۸۔ سورۂ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو البشر نے ان سے ابو المتوکل نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی کچھ دیر بعد اس قبیلہ

فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ، وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ۔

کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اب قبیلہ والوں نے ان حضرات صحابہؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے۔ صحابہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقرر کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر تھوک کے چھینٹے بھی پڑ جاتے ہیں) اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہؓ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے۔ پھر جب آنحضورؐ سے پوچھا تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا تمھیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۂ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے! ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

بَابُ ۴۲۹ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ

۶۸۷ - حَدَّثَنَا سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ۔

۴۲۹ - جھاڑنے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷ - ہم سے سیدان بن مضارب ابو محمد باہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معشر یوسف بن یزید البراء نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابو مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ملیکہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قبیلہ میں ایک بچھو کا کاٹا ہوا۔ (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا قبیلہ کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے! حضورِ اکرمؐ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

بَابُ ۴۳۰ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

۶۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ

۴۳۰ - نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے خبر دی۔ کہا

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ ۔

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا یا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضور نے) حکم دیے کہ نظر لگ جانے پر (قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کر لی جائے۔

٦٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ۔

۶۸۹ - مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن وہب بن عطیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزھری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے انھیں زینب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضور نے فرمایا کہ اس پر دم کردو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطہ سے کی۔

باب ٤٣١ الْعَيْنُ حَقٌّ

۴۳۱ - نظر لگنا حق ہے۔

٦٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ ۔

۶۹۰ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آں حضور نے گودنے سے منع فرمایا۔

باب ٤٣٢ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

۴۳۲ - سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

٦٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۔

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا تیئسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چوبیسواں پارہ ۲۴

باب ۴۳۳ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ۔

۴۳۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا۔ ابو حمزہ! میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر کیوں نہ میں تم پہ وہ دعا دم کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پہ یہ دعا پڑھی " اے اللہ، لوگوں کو پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض (بیمار دل) پہ تعوذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے " اے اللہ، لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کر، اسے شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا حقیقی نہیں، ایسی شفا (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطہ سے بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۶۹۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ ۔

۶۹۵ - مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے "یہ تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے پالنہار، تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے، تیرے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔

۶۹۶ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ "شروع اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تھوک کے ساتھ، ہمارے مریض کو شفا عطا فرما، ہمارے رب کے حکم سے۔"

۶۹۷ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ۔

۶۹۷ - مجھ سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن سعید نے، انھیں عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے "ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ہو۔"

بَاب ۴۳۴ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ ۔

۴۳۴ - جھاڑنے میں پھونک مارنا۔

۶۹۸ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ ۔ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا ۔

۶۹۸ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ (صالح) خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حلم (برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و ناپسندیدہ ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ پھونک مار دے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پرواہ کرتا۔

۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ

۶۹۹ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ.

سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قل ھو اللہ احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور الفلق) سب پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹتے۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوا فَقَالَ

۷۰۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انھیں طے کرنا تھا۔ پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنا لیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنھوں نے تمھارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ چنانچہ وہ صحابہؓ کے پاس آئے اور کہا۔ لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی، لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے؟ صحابہؓ میں سے ایک صاحب (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی) نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑنا جانتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمیں مہمان بنا لو تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی تمھیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریوں پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے تھے (تھوک مارنے کے وقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں) اور الحمد للہ رب العلمین پڑھتے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

الذی رقی لا تفعلوا حتی نأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فنذکر له الذی کان فننظر ما یأمرنا فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا له، فقال: وما یدریك أنها رقیة؟ أصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسهم۔

باب ۴۳۵ مسح الراقی الوجع بیده الیمنی

۷۰۱ - حدثنی عبد الله بن أبی شیبة حدثنا یحیی عن سفیان عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یعوذ بعضهم یمسحه بیمینه أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافی لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا یغادر سقما فذکرته لمنصور فحدثنی عن إبراهیم عن مسروق عن عائشة بنحوه۔

باب ۴۳۶ فی المرأة ترقی الرجل۔

۷۰۲ - حدثنا عبد الله بن محمد الجعفی حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلی الله علیه وسلم کان ینفث علی نفسه فی مرضه الذی قبض فیه بالمعوذات فلما ثقل کنت أنا أنفث علیه بهن فأمسح بید نفسه لبرکتها فسألت ابن شهاب کیف کان ینفث قال ینفث علی یدیه ثم یمسح بهما وجهه۔

باب ۴۳۷ من لم یرق۔

۷۰۳ - حدثنا مسدد حدثنا حصین بن نمیر

کر پھر معاہدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو، لیکن جنھوں نے جھاڑا تھا انھوں نے کہا کہ ابھی نہیں، پہلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورتِ حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں آنحضور ہمیں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمھیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے ٹھیک کیا تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵ - تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۷۰۱ - ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے گھر کے) بعض افراد پر دم کرتے وقت داہنا ہاتھ پھیرتے تھے، (اور یہ دعا پڑھتے تھے) "تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے"۔ (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطہ سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶ - عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۷۰۲ - ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہو گیا تو میں آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے آنحضور ہی کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ آنحضور کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضور پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔

۴۳۷ - جس نے دم نہیں کیا۔

۷۰۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن نمیر نے حدیث

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِيَ انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گذرتے تھے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا۔ بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے۔ اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے گئے اور آنحضور ؐ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں وہی مراد ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھاڑ پھونک کرتے اور نہ داغ لگاتے، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی (میں بھی ان میں سے ہوں؟) آنحضور ؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے

بَابُ ۴۳۸ الطِّيَرَةِ

۴۳۸۔ شگون۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

۴۰۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ، قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

۷۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، اوران سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اوراس ہی بہتر فال ہے صحابہؓ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

بَابُ ۴۳۹ الْفَأْلِ

۴۳۹۔ فال

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالَ وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ۔

۷۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اوراس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے؛ یارسول اللہ! فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ۔

۷۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعدیہ کی کوئی اصل نہیں اور نہ شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

بَابُ ۴۴۰ لَا هَامَةَ

۴۴۰۔ ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، انھیں ابوحصین نے خبر دی، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، ہامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

بَابُ ۴۴۱ الْكَهَانَةِ

۴۴۱۔ کہانت

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے بارے میں جنھوں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ معاملہ دونوں فریق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

۷۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ؟ وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

۷۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ. قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلًا: الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

پیٹ کے بچہ کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا۔ اس کے ولی نے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاوان کیسے دے دوں۔ جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاوان نہیں ہو سکتا۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا، کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۰ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر دے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا جنین گر گیا۔ آنحضورؐ نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاوان میں دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دیئے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاوان دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاوان آخر کیوں دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاوان نہیں ہو سکتا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

۷۱۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے، اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کے کہانت کی وجہ سے ملنے والے ہدیہ سے منع فرمایا تھا۔

۷۱۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ حق ہوتا ہے، اسے کاہن کسی جنی سے حاصل کرتا ہے، وہ جنی اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال جاتا ہے (کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر) اور پھر یہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان سے عبدالرزاق نے مرسلاً بیان کیا، "کلمۃ من الحق"، پھر مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے

ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدُ۔

بَابُ ۴۴۲ السِّحْرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَارِّيْنَ بِهٖ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى۔ وَقَوْلِهٖ۔ أَفَتَأْتُوْنَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ۔ وَقَوْلِهٖ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى۔ وَقَوْلِهٖ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۔ وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ۔ تُسْحَرُوْنَ: تُعَمَّوْنَ۔

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهٗ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ؟ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَ

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

۴۴۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں ھاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جدائی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ نہ پہنچا سکتے، مگر ہاں ارادۂ الٰہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "کیا جان بوجھ کر تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(ان کی رسیاں اور لاٹھیاں) موسیٰ کے خیال میں ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دوڑ پھر رہی ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں سے" النفاثات، یعنی جادوگرنیاں۔ "تسحرون" ای تعمون۔

۷۱۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضورؐ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے۔ حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات آنحضورؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ، تمھیں معلوم ہے، اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو شخص (فرشتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ، قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أَسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. يُقَالُ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ

پوچھا۔ ان صاحب (آنحضورؐ) کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں، سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ ذر وان کے کنوئیں میں۔ پھر آنحضورؐ اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا، عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے پر اس برائی کو ڈالوں۔ پھر آنحضورؐ نے اس کے متعلق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا گیا۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام کے واسطہ سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا "فی مشط و مشاقۃ"۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں اور "المشاقۃ" مشاقۃ الکتان سے مشتق ہے۔

بَابُ ۴۴۳ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

۴۴۳۔ شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ

۷۱۴۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کر دینے والی چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

بَابُ ۴۴۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ. وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ. قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ

۴۴۴۔ کیا جادو کو نکالا جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باندھ دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا ہے وہ ممنوع نہیں۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

۷۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ کے واسطہ سے بیان کی، اس

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ وَأَيْنَ؟ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا۔

بَابُ ۴۴۵ السِّحْرُ

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ

لیے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہؓ) کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا۔ اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو۔[1] پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا، عائشہ! تمھیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضورؐ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو ذروان کے کنوئیں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنوئیں میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کردوں۔

۴۴۵۔ جادو

۷۱۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

۱؎ اسی مضمون کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شبہ ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ صحبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لیے مرد کو باندھنا، استعمال کرتے ہیں، آنحضورؐ پر بھی یہی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ بعض روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی صحت سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ فِيمَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ، قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

باب ۴۴۶ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ۔

باب ۴۴۷ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کر چکے ہیں، حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی، ایک دن آنحضورؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمھیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات ہے، یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔ پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لبید بن اعصم یہودی نے۔ پوچھا۔ کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں، جو نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے کنوئیں میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ واللہ۔ اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگ کسی برائی میں مبتلا ہو جائیں۔ پھر آپؐ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۴۶۔ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۷۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد (مدینہ منورہ کی) مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "ان بعض البیان لسحر" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۴۷۔ عجوہ (مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۷۱۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ ۔

۷۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ۔

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجوہ کی کھجوریں کھا لیا کرے گا اسے اس دن رات تک زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ "سات کھجوریں"۔

۷۱۹ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی ان سے ھاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

بَابُ ۴۴۸ لَا هَامَةَ

۴۴۸ - ھامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۲۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَوَّلِ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ ۔

۷۲۰ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعدیہ، صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ہوتا ہے لیکن ایک خارش زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی خارش لگا دیتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اور ابوسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں نہ لے جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی نے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تعدیہ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم کچھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔ [1]

[1] اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر ناراضگی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (بقیہ برصفحہ)

باب ۴۴۹ لَا عَدْوٰی

۷۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ ۔

۷۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی ۔ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَی الْمُصِحِّ ۔ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سِنَانُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیُّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی ، فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَرَاَیْتَ الْاِبِلَ تَکُوْنُ فِی الرِّمَالِ اَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَیَاْتِیْهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَتَجْرَبُ ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ ۔

۷۲۳ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَاْلُ قَالُوْا وَمَا الْفَاْلُ قَالَ کَلِمَةٌ طَیِّبَةٌ ۔

باب ۴۵۰ مَا یُذْکَرُ فِیْ سَمِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

۴۴۹ - امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۲۱ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۷۲۲ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ کی کوئی اصل نہیں۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے، اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک اونٹ جو ریت میں ہرن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آ جاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے؟ آنحضور نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

۷۲۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ نہیں ہے اور شگون نہیں ہے۔ البتہ فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ نے عرض کی، فال کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۴۵۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیئے جانے سے متعلق احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کی انہوں

(بقیہ صفحہ ۳۱۳) وہ الگ الگ مضامین بیان کرتی ہیں اور ان میں تعارض کا کوئی سوال نہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو وہم ہوتا ہے اسی سے بچنے کے لیے یہ حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اوہام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۲۴ ۔ حدثنا قتیبة حدثنا اللیث عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرة انہ قال لما فتحت خیبر اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاة فیها سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان ههنا من الیهود فجمعوا له فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فهل انتم صادقی عنه فقالوا نعم یا ابا القاسم، فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا ابونا فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبتم بل ابوکم فلان فقالوا صدقت وبررت، فقال هل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنه؟ فقالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبنا عرفت کذبنا کما عرفته فی ابینا، قال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اهل النار فقالوا نکون فیها یسیرا ثم تخلفونا فیها فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسؤوا فیها واللہ لا نخلفکم فیها ابدا۔ ثم قال لهم فهل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنه قالوا نعم فقال هل جعلتم فی هذه الشاة سما فقالوا نعم، فقال ما حملکم علی ذلک فقالوا اردنا ان کنت کذابا نستریح منک وان کنت نبیا لم یضرک۔

باب ۴۵۱ شرب السم والدواء به وبما یخاف منه۔

۷۲۵ ۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن سلیمان قال سمعت

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۷۲۴ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حرث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضور اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرم نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو۔ چنانچہ سب آنحضور کے پاس جمع کئے گئے، آنحضور نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح صحیح بات بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم، پھر آنحضور نے فرمایا۔ تمھارا جد امجد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں، آنحضور نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمھارا جد امجد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ سچ بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے جد امجد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑ لیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضور نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ واللہ، ہم اس میں تمھاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح صحیح بتا دوگے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمھیں اس کام پر کس جذبہ نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی، اور اگر سچے ہوں گے (دعوئ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۴۵۱ ۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۷۲۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

ذكوان يحدث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔

بیان کیا۔ کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کرلی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خودکشی کرلی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کرلی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۷۲۶۔ حدثنا محمد أخبرنا أحمد بن بشير أبو بكر أخبرنا هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر بن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من اصطبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر۔

۷۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشیر ابوبکر نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

باب ۴۵۲ ألبان الأتن

۴۵۲۔ گدھی کا دودھ

۷۲۷۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من السبع۔ قال الزهري ولم أسمعه حتى أتيت الشام وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال وسألته هل نتوضأ أو نشرب ألبان الأتن أو مرارة السبع، أو أبوال الإبل، قال قد كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذلك بأسا فأما ألبان الأتن فقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحومها ولم يبلغنا عن ألبانها أمر ولا نهي، وأما مرارة السبع قال ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أن أبا ثعلبة الخشني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل ذي ناب من السبع۔

۷۲۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوادریس خولانی نے اور ان سے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دندان نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شام نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابوادریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے وضو کرسکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بٹر وغیرہ میں) استعمال کرسکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابوادریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضور نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضور سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوادریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دندان نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۵۳ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً

۴۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے۔

۷۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی تمیم کے مولا عتبہ بن مسلم نے، ان سے بنی زریق کے مولا عبید بن حنین نے اور ان سے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لباس

باب ۴۵۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ

۴۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے" (جیسے روئی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (شریعت کے احکام کی حدمیں) جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں، فضول خرچی اور تکبر۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

۷۲۹۔ اسمٰعیل، مالک، نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غرور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

باب ۴۵۵ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۴۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہمد گھسیٹتا چلے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہمد گھسیٹتا ہوا چلے گا۔ اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ، میرے تہمد کا ایک حصہ لٹکتا رہتا ہے۔ البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کروں۔ (تو اوپر بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی

يَبْتَنَهُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ ؛

٧٣١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا ؛

باب ٤٥٦ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ ؛

٧٣٢۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ ؛

باب ٤٥٧ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

٧٣٣۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ

باب ٤٥٨ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ ؛

٧٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا ؛

٧٣٥۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

راہ سے کرتے ہیں۔

۷۳۱۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں حسن نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ سورج گرہن ہوا تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آنحضورؐ جلدی میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے، لوگ بھی جمع ہو گئے، آنحضورؐ نے دو رکعت نماز پڑھی گرہن ختم ہو گیا تھا آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اس لیے جب تم نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔

۴۵۶۔ کپڑا سمیٹنا

۷۳۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شمیل نے خبر دی، انھیں عمر بن ابی زائدہ نے خبر دی، انھیں عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر آئے اور زمین میں گاڑ دیا، پھر نماز کے لیے تکبیر کہی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلہ پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور (جب آنحضورؐ نماز پڑھ رہے تھے) آنحضورؐ کے سامنے نیزہ کے پرے پرے گذر رہے تھے۔

۴۵۷۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۷۳۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہمد کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

۴۵۸۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے

۷۳۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنا تہمد غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

۷۳۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ‏.‏

۷۳۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ‏.‏

۷۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ‏.‏

۷۳۸ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا. تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ

ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا (یہ بیان کیا کہ) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک حلہ میں کبر و غرور میں سرمست، سر کے بال لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا رہے گا۔

۷۳۶ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غرور میں اپنا تہمد گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطہ سے کی، اور شعیب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۷۳۷ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۷۳۸ - ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی۔ ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن دثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنا کپڑا غرور کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہمد کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہمد یا قمیص کسی کی انھوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن موسى عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه ؛

رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، اور اس کی متابعت موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے سالم سے کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غرور میں اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلا۔

باب ۴۵۹ الإزار المهدب. ويذكر عن الزهري وأبي بكر بن محمد وحمزة بن أبي أسيد ومعاوية بن عبد الله بن جعفر أنهم لبسوا ثيابا مهدبة ؛

۴۵۹۔ جھالردار تہمد۔ اور زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات نے جھالردار کپڑا پہنا ہے۔

۷۳۹۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: جاءت امرأة رفاعة القرظي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جالسة وعنده أبو بكر فقالت يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبابها. فسمع خالد بن سعيد قولها وهو بالباب لم يؤذن له قالت فقال خالد: يا أبا بكر ألا تنهى هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا والله ما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على
فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته فصار سنة بعد ؛

۷۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضور کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، لیکن انھوں نے مجھے طلاق دی اور طلاق مغلظ دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اور وہ بخدا ان کے ساتھ، یا رسول اللہ صرف اس جھالر جیسا ہے، انھوں نے اپنی چادر کی جھالر اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، جو دروازے پر کھڑے تھے اور انھیں بھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی، بیان کیا کہ خالد رضی اللہ عنہ (وہیں سے) بولے، ابوبکر! آپ اس عورت کو روک سکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن واللہ، اس بات پر حضور اکرم کا تبسم اور بڑھ گیا۔ آنحضور نے ان خاتون سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ تمھارے دوسرے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ تمھارا مزہ نہ چکھ لیں۔ اور تم ان کا مزہ چکھ لو۔ پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

باب ۴۶۰ الأردية. وقال أنس: جبذ أعرابي رداء النبي صلى الله عليه وسلم ؛

۴۶۰۔ چادر۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔

۷۴۰۔ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري أخبرني علي بن حسين أن حسين بن علي أخبره أن عليا رضي الله عنه قال: فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه

۷۴۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، (کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے حرمت شراب سے پہلے شراب کے نشہ میں جب ان کی اونٹنی ذبح کر دی،

ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ؛

اور انھوں نے آنحضورؐ سے آکر اس کی شکایت کی تو آنحضورؐ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر تشریف لے چلنے لگے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

باب ۴۶۱ لُبْسِ الْقَمِيصِ۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا؛

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں' "اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔"

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ؛

۷۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ، محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ محرم قمیص، پاجامہ، برنس (ٹوپی یا سر پر پہننے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو (چمڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو ٹخنوں سے نیچے تک ہوں۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ؛

۷۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضورؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے (کہ آنحضورؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)۔[۱]

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ

۷۴۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ نے، جو مخلص اور اکابر صحابہ میں تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اپنی قمیص مجھے عطا فرما دیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان کے لیے دعاء مغفرت

۱؎ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرمؐ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص ایک موقع پر پہنائی تھی، اس لیے اس کے بدلہ کے طور پر آنحضورؐ نے بھی اپنی قمیص ایسے موقع پر دی جب اسے آنحضورؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

أُذِنَهُ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ، فَنَزَلَتْ: وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا. فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

کریں۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ نہلا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب نہلا دھلا لیا تو آنحضورؐ کو اطلاع دی۔ آنحضورؐ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالٰی نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ "ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔" پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھیئے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

باب ۴۶۲ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ. وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ. وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْرَجِ جُنَّتَانِ۔

۷۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ، سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے۔ کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہو گی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔ اور ابو الزناد نے اعرج کے واسطہ سے کی "دو جبوں" کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا "جبتان"، اور جعفر نے اعرج کے واسطہ سے "جنتان" بیان کیا۔

باب ۴۶۳ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ

۷۴۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الضحٰی نے

حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهٗ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَعَلٰى خُفَّيْهِ۔

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپؐ نے وضو کی۔ آپؐ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپؐ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپؐ اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی، اس لیے آپؐ نے اپنے ہاتھ جبّہ کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابٌ ۴۶۴ جُبَّةِ الصُّوْفِ فِي الْغَزْوِ۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اون کا جُبّہ

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْاِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۷۴۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! آنحضورؐ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضورؐ نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوتے، آنحضورؐ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھانی آپ کے لیے دشوار تھیں، چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو (کہنیوں تک) دھویا، پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضورؐ کے (چمڑے کے) موزے اتار دوں، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا تھا، چنانچہ آپؐ نے ان پر مسح کیا۔

بَابٌ ۴۶۵ الْقَبَاءِ وَفَرُّوْجِ حَرِيْرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ، وَيُقَالُ هُوَ الَّذِيْ لَهٗ شَقٌّ مِّنْ خَلْفِهٖ۔

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْ

۷۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضورؐ سے میرا ذکر کر دو۔ میں نے آنحضورؐ سے مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو آپؐ باہر تشریف لائے، آنحضورؐ انھیں قباؤں میں سے ایک قبا لیے ہوئے

هٰذَا لَكَ - قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ ؏

تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی، مسور نے بیان کیا کہ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آنحضور کی طرف دیکھا تو آنحضور نے فرمایا کہ مخرمہ خوش ہو گئے!

۷۴۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ - تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ ؏

۷۴۸ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا) ہدیہ میں دی گئی۔ آنحضور نے اسے پہنا (ریشم کے مردوں کے لیے حرمت کے حکم سے پہلے) اور اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا کہ یہ متقیوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس روایت کی متابعت عبداللہ بن یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبداللہ بن یوسف نے کہا کہ "فروج حریر"۔

بَابُ ۴۶۶ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ ؏

۴۶۶ ۔ برانس

مجھے مسدد نے کہا کہ ہم کو معتمر نے بتایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برنس زرد رنگ کا دیکھا جو خز کا تھا۔

۷۴۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ ؏

۷۴۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضور نے فرمایا، (محرم کے لیے) کہ قمیص نہ پہنو، نہ عمامے نہ پاجامے نہ برانس اور نہ موزے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو وہ (چمڑے کے) موزوں کے ٹخنہ سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران یا ورس لگایا گیا ہو۔

بَابُ ۴۶۷ السَّرَاوِيلِ ؏

۴۶۷ ۔ پاجامے

۷۵۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ؏

۷۵۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے تہمد نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

۷۵۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

۷۵۱ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔

باب ۴۶۸ الْعَمَائِمِ

۴۶۸۔ عمامے

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۷۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ برنس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)

باب ۴۶۹ التَّقَنُّعِ

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ

۷۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آں حضور کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دو اونٹنیوں کو ببول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اس وقت عموماً آنحضور ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے ماں باپ آنحضور

إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ۔

پر قربان ہوں۔ آنحضورؐ ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لا سکتے ہیں آنحضورؐ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابوبکر صدیقؓ نے انھیں اجازت دی۔ آنحضورؐ اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو لوگ تمھارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہؐ! یہ سب آپؐ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی، پھر یا رسول اللہؐ مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی، یا رسول اللہؐ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا ناشتہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلے کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انھیں "ذات النطاق" (پٹکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضورؐ اور ابوبکر صدیقؓ ثور نامی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گذارتے تھے، وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے صبح تڑکے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکہ قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی یہیں رہے ہوں۔ مکہ معظمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ دودھ دینے والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گذارتے اور صبح کی پو پھٹتے ہی عامر بن فہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے ہر رات یہی معمول رکھا۔

بَابُ ۴۷۰ الْمِغْفَرِ

۴۷۰۔ خود۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

۷۵۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

بَابُ ۴۷۱ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ

۴۷۱۔ دھاری دار چادر، یمنی چادر اور اونی چادر۔ خباب رضی اللہ

خَبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

٧٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

٧٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ. فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ.

قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

٧٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین مکہ کی اذیتوں کی) شکایت کی، آنحضورؐ اس وقت اپنی ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۷۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آنحضورؐ کے جسم مبارک پر (یمن کے) نجران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضورؐ کی چادر پکڑ اتنی زور سے کھینچی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجیے جو آپ کے پاس ہے آنحضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۷۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شملہ) ہے جس کے حاشیوں پر جھالر بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے بُنی ہے۔ حضور اکرمؐ نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپؐ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضورؐ اسے تہمد کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھوا اور عرض کی، یا رسول اللہؐ، یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا۔ صحابہؓ نے اس پر ان سے کہا، تم نے اچھی بات نہیں کی، کہ آنحضورؐ سے وہ چادر مانگ لی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ، میں نے تو صرف آنحضورؐ سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

۷۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے ماہتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ، عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْحِبَرَةُ

۷۵۸۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ حبرہ (یمن کی بنی ہوئی سوتی چادر)

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ

۷۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں حبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

۷۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبرہ چادر سے ڈھکا گیا تھا۔

بَابُ ۴۷۲ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

۴۷۲۔ کساء اور خمیصہ[1]

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۷۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفات طاری ہوا تو آپؐ

[1] کساء، اون کی چادر کو کہتے ہیں، یہی چادر اگر صرف پانچ ہاتھ کی ہو تو اسے "خمیصہ" کہتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کرکے "خمیصہ حریثیہ" بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: وَهُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

اپنی چادر (خمیصہ) چہرۂ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے "یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انھوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا" آنحضور ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۷۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (خمیصہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اوڑھ کر نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو۔ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اور ابوجہم کی انبجانیہ (بغیر نقش و نگار کی موٹی چادر) لیتے آؤ، ابوجہم بن حذیفہ بن غانم بنی عدی بن کعب میں سے تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

۷۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر (کساء) اور موٹے سوت کا تہمد نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

بَابُ ۴۷۳ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

۴۷۳۔ اشتمال صماء [۱]

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ۔

۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب نے، اور ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا اور دو وقت نماز پڑھنے سے بھی آپ نے منع فرمایا۔ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور گھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پہ آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صماء سے منع فرمایا۔

[۱] "صماء" اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر داہنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔ اشتمال صماء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھتے وقت ایک کنارہ اٹھانا پڑتا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ. وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى..... احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۷۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات دن میں کسی بھی وقت بس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع منعقد ہو جاتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منعقد ہو جاتی ہے اور دو کپڑے (جن سے آنحضورؐ نے منع فرمایا) انھیں سے ایک) اشتمال صما ہے، صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناوے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پہ کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا کہ ستر نہ کھلے)

بَابٌ ۴۷۴ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

۴۷۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۷۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۷۶۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور

---

[1] عرب جاہلیت میں مجلس میں بیٹھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس ہیئت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی۔ کیونکہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہوتا تھا اور اسی سے کمر اور پنڈلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی ہیئت پر بیٹھنے پر مجبور رہتا تھا۔

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

باب ۴۷۵ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُو هٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

۷۶۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

باب ۴۷۶ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمالِ صمّاء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پنڈلی اور کمر کو ملا لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۴۷۵ - کالی چادر۔

۷۶۸ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن فلاں، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تمھارا کیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہؓ خاموش رہے، پھر آنحضورؐ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انھیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضورؐ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار "سناہ" ہیں "سناہ"، حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۷۶۹ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچہ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضورؐ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپؐ کے جسم پر بنی حریث کی بنی ہوئی چادر (خمیصہ حریثیہ) تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقعہ پر سوار تھے۔

۴۷۶ - سبز کپڑے

۷۷۰ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ، لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ: بَنُوكَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ. فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ.

کہ وہ خاتون سبز دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنے شوہر عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی) شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوٹ کے) دکھائے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو (جیسا کہ عادت ہے، عکرمہؒ نے بیان کیا کہ) عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آنحضورؐ سے) کہا کہ کسی مومن عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا جسم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ برا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بیوی حضور اکرمؐ کے پاس گئی ہیں۔ چنانچہ وہ بھی آ گئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بیوی کے تھے۔ ان کی بیوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا، انھوں نے اپنے کپڑے کا پلّو پکڑ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں) اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے مجھ میں ہمبستری کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے لیے وہ (رفاعہ رضی اللہ عنہ) اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر) تمھارا مزہ نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔ کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں، آنحضورؐ نے فرمایا اچھا اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کوا کوے سے ہوتا ہے۔

بَابُ ۴۷۷ الثِّيَابِ الْبِيضِ

۴۷۷۔ سفید کپڑے

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۷۷۱۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقعہ پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں نے انھیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى

۷۷۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے یحیی بن یعمر نے

بْنِ يَعْمَرُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ. وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ غُفِرَ لَهُ.

باب ۴۷۸ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ.

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيْجَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ

حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سوئے ہوئے تھے۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، پھر آپ نے فرمایا جس بندہ نے بھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا میں نے عرض کی چاہے اس نے زنا کی ہو چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو میں نے پھر عرض کی، چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کی۔ چاہے اس نے زنا کی ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آنحضور نے فرمایا چاہے اس نے زنا کی ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے علی الرغم۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضور کے الفاظ ابوذر کے علی الرغم (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔ ابو عبداللہ (مصنف) کہا، یہ صورت (صرف کلمہ پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخلہ کی) اس وقت ہوگی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کر لی اور ان پر نادم و شرمسار ہوا اور کہا کہ "لا الٰہ الا اللہ" تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

۴۷۸۔ ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچھانا، اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے۔

۷۷۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا۔ ہم اس وقت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آذربائیجان میں تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے، سوا اتنے کے، اور آنحضور نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی، ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ جہاں تک ہماری سمجھ میں آیا، آنحضور کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

۷۷۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ

وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ.

ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی؛ زہیر (راوی حدیث) نے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ.

۷۷۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے تیمی نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى.

۷۷۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۷۷۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں (کہ چاندی کے برتن میں مجھے پانی نہ دیا کرے) لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان (کفار) کے لیے دنیا میں اور تمھارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ.

۷۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

۷۷۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

٧٨٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذُبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ .... أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٧٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثَ ؛

بَابٌ ٤٧٩ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

٧٨٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا ؛

٧٨٠ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو معمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے کہ معاذہ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

٧٨١ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا۔ اور ابو حفص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

٤٧٩ - بغیر پہنے ریشم صرف چھونا۔

اور اس باب میں زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

٧٨٢ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھونے لگے اور اس (کی نرمی و ملائمت) پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضور نے فرمایا کیا تمھیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی اچھے ہیں۔

باب ۴۸۰ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ

۷۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ

۴۸۰ - ریشم بچھانا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۷۸۳ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے وھب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح سے سنا، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلی سے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

باب ۴۸۱ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الأُتْرُنْجِ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا. وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ. وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ

۴۸۱ - قسّی کپڑا پہننا

عاصم نے بیان کیا کہ اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قسّی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر چوڑی دھاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش ہوتی تھی اور اس پر ترنج جیسے نقش ونگار بنے ہوتے تھے۔ اور "میثرہ" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔ یہ جھالردار چادر کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ، ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قسیۃ" وہ چوڑی دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا، اور "میثرہ" درندوں کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ "میثرہ" کی تفسیر میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

* * *

۷۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ

۷۸۴ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۴۸۲ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ

۴۸۲ - خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

لِحِكَّةٍ ؛

۵۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا ؛

باب ۴۸۳ اَلْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ ؛

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي ؛

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا ؛

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ ؛

باب ۴۸۴ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہوگئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی: ح۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالملک بن میسرہ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حُلّہ عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلہ بھیجا، ہدیہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلہ عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آنحضورؐ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضورؐ نے فرمائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا (عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو) پہنا دو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے جسم پہ ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور بستروں کے معاملہ میں آنحضورؐ کس حد تک توسع

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ؛

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ؛ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ

سے کام لیتے تھے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے ان عورتوں کے بارے میں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آجاتا تھا۔ ایک دن (مکہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا۔ اور پیلو کے درختوں میں (قضاء حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا اور ان کے حقوق مردوں پہ بتائے تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخیل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہوگئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا، اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا، تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمھاری بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا، میں تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں میں سب سے پہلے حفصہ کے یہاں ہی گیا۔ پھر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کہی، لیکن انھوں نے کہا کہ حیرت ہے تم پہ، عمر، تم ہمارے تمام معاملات میں دخیل ہوگئے ہو۔ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سو اب وہ بھی شروع کر دیا) انھوں نے میری بات رد کردی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ حضور اکرم کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا تھا۔ اور جب میں آنحضور کی صحبت سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضور کے متعلق تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے۔ حضور اکرم کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ

كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ۔

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا غسانی آگئے؟ انھوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضورِ اکرمؐ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضورِ اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضورِ اکرمؐ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپؐ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا اور سلم کے پتے تھے۔ میں نے آنحضورؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہی تھیں اور وہ بھی جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضورِ اکرمؐ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انتیس[29] دن تک قیام کیا۔ پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا (اور حسبِ معمول ازواجِ مطہرات کے حجروں میں رہنے لگے)۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا۔

۷۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اوڑھنے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی آستینوں میں انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں لگائی تھیں (تاکہ صرف انگلیاں کھلیں اس سے آگے نہ کھلے۔

بَابُ ۴۸۵ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

۴۸۵۔ نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ

۷۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ. قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ ؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمھارا کیا خیال ہے، کسے یہ چادر دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلالاؤ، چنانچہ مجھے آنحضورؐ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی۔ اور فرمایا، دیر تک جیتی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا، پھر آپ اس چادر کے نقش ونگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرکے فرمایا ام خالد، یہ سنَا ہے، " سنا، حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

باب ۴۸۶ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ ؛

۴۸۶ ۔ مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال

۷۹۲ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ؛

۷۹۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

باب ۴۸۷ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ ؛

۴۸۷ ۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ۔

۷۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ

۷۹۳ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

باب ۴۸۸ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ؛

۴۸۸ ۔ سرخ کپڑا ؛

۷۹۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ ؛

۷۹۴ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ اور میں نے حضور اکرمؐ کو سرخ حلہ میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

باب ۴۸۹ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

۴۸۹ ۔ سرخ میثرہ ۔

۷۹۵ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَ

۷۹۵ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا۔ چھینکنے والے کے جواب (یرحمک اللہ سے) دینے کا اور آنحضورؐ نے ہمیں ریشم، دیبا، قسی، استبرق اور

الْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

بابٌ ۴۹۰ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۷۹۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ؕ

۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا ۔ وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا ۔ وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ؕ

۷۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرخ رنگ کے میثرہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰ ۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے پاپوش ۔

۷۹۶ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے ابومسلمہ نے بیان کیا، کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاپوش پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۷۹۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید مقبری نے، ان سے عبیدہ بن جریج نے کہ آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن جریج! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یمانی کو چھوتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کا پاپوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ۔ ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یمانی ہی کو چھوتے دیکھا ۔ دباغت دیئے چمڑے کے پاپوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ہی چمڑے کا پاپوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں وضو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پاپوش استعمال کروں۔ زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم ؐ کو اس سے رنگتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے کبھی آنحضورؐ کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر حج میں) کے روانہ ہونے سے پہلے آپ نے احرام باندھا ہو۔

۷۹۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

باب ۴۹۱ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى

۸۰۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

باب ۴۹۲ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرَى

۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

باب ۴۹۳ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ

۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا

باب ۴۹۴ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

۸۰۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ

۸۰۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

منع فرمایا تھا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جسے پاپوش (چپل) نہ ملیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے لیکن اسے ٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۴۹۱۔ داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہنے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۴۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہنے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

۴۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۸۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہنے۔

۴۹۴۔ دو تسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل میں دو تسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں

عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عیسیٰ بن طہمان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دو چپل لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے ۔ ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک ہیں ۔

باب ۴۹۵ ۔ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ ۔

۴۹۵ ۔ چمڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ۔

۸۰۵ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (حجۃ الوداع کے موقع پر) تو آنحضور چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے ۔ اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آنحضور کے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں ۔ اور صحابہ (آنحضور کے وضو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پہلے) لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں ۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے ، اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے ۔

۸۰۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ۔

۸۰۶ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ح ۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انھیں چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا ۔

باب ۴۹۶ ۔ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ ۔

۴۹۶ ۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا ۔

۸۰۷ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ

۸۰۷ ۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ، ان سے عبید اللہ نے ، ان سے سعید بن ابی سعید نے ، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھیر بنا لیتے تھے اور اس گھیر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے ۔ پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اور آنحضور کی نماز کی اقتداء کرنے لگے ، جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضور متوجہ ہوئے اور فرمایا ، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے ۔

مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ ؛

جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

باب ۴۹۷ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

٭ ٭ ٭ ٭

۴۹۷۔ کپڑا جس میں سونے کی گھنڈی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے ان کے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آنحضورؐ انھیں تقسیم فرما رہے ہیں، ہمیں بھی آں حضورؐ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم گئے اور آنحضورؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا بیٹے میرا نام لے کر آنحضورؐ کو بلاؤ۔ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا (کہ آنحضورؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں) میں نے کہا (اپنے والد سے) کہ میں آپ کے لیے آنحضورؐ کو بلاؤں! انھوں نے فرمایا کہ بیٹے، حضور اکرمؐ کوئی جابر و قاہر نہیں ہیں (کہ آپ اس طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آں حضورؐ باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر دیبا کی ایک قبا تھی جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ مخرمہ، اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے وہ قبا انھیں عنایت فرمائی۔

باب ۴۹۸ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ ٭

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا تھا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا راوی نے کہا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میثرہ سے، قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے (کسی بات پر) قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

۸۰۹ ۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن خاتم الذهب وقال عمرو أخبرنا شعبة عن قتادة سمع النضر سمع بشيرا مثله.

۸۰۹ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور عمرو نے بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نضر سے سنا، اور انھوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰ ۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق أو فضة.

۸۱۰ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آخر آنحضور نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

باب ۴۹۹ خاتم الفضة

۴۹۹ ۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱ ۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا أبو أسامة حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب أو فضة وجعل فصه مما يلي كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا ألبسه أبدا ثم اتخذ خاتما من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى وقع من عثمان في بئر أريس.

۸۱۱ ۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پہ "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کھدوائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آنحضور نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے۔ آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں وہ انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جاسکی)

(یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲ ۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله

۸۱۲ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ۔

پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ۔

۸۱۳ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوانی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضورؐ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1] اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ "خاتما من ورق" بیان کیا۔

باب ۵۰۱ فَصُّ الْخَاتَمِ

۵۰۱ - انگوٹھی کا نگینہ

۸۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا ۔

۸۱۴ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خبر دی، انھیں حمید نے خبر دی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں آنحضورؐ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔

۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ ۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۱۵ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں معتمر نے خبر دی، کہا کہ میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب ۵۰۲ خَاتَمُ الْحَدِيدِ

۵۰۲ - لوہے کی انگوٹھی

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۸۱۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی

[1] یہاں راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرمؐ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپؐ نے اتارا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو آپ نے اتار دیا تھا۔

بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِزَارُكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ: قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو ھبہ کرنے آئی ہوں۔ دیر تک وہ خاتون کھڑی رہیں۔ آنحضورؐ نے انھیں اور پھر سر جھکا لیا۔ جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی۔ اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انھیں دے سکو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ واللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ واللہ۔ مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہمد پہنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہمد مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہمد یہ پہن لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پہن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب آنحضورؐ نے انھیں جاتے دیکھا تو آپؐ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمھیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمھارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں محفوظ ہے۔

بَاب ۵۰۳ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۵۰۳ - انگوٹھی پر نقش۔

۸۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ أَوْ بِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي كَفِّهِ.

۸۱۷ - ہم سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضورؐ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس پر یہ نقش تھا: "محمد رسول اللہ" جیسے اب بھی حضور اکرمؐ کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں (راوی کو شک تھا) اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

۸۱۸ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۞

خبر دی، انھیں عبید اللہ نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ پھر آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی، اس کے بعد وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی (خلافت کے نشان کے طور پر) لیکن آپ کے زمانہ میں اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

بَابُ ۵۰۴ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ ۞

۵۰۴۔ چھنگلیا میں انگوٹھی۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ: اِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ، قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَهٗ فِيْ خِنْصَرِهٖ ۞

۸۱۹۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کرایا ہے۔ اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص نقش نہ کندہ کرائے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضور کی چھنگلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ ۵۰۵ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ اَوْ لِيُكْتَبَ بِهٖ اِلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ ۞

۵۰۵۔ کسی چیز پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا، یا اہل کتاب وغیرہ کے یہاں بھیجے جانے والے خطوط میں اس کی مہر لگانا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَنْ يَّقْرَءُوْا كِتَابَكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْمًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ ۞

۸۲۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے بادشاہ) کو خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا "محمد رسول اللہ"، جیسے آنحضور کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میری نظر کے سامنے ہے۔

بَابُ ۵۰۶ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ ۞

۵۰۶۔ جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ

۸۲۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا۔ میں نے بھی سونے کی انگوٹھی

آتِي عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ، فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى۔

بنوائی تھی۔ لیکن میں اسے نہیں پہنوں گا پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) پھینک دیں۔ جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے " داہنے ہاتھ میں" بیان کیا (کہ آنحضور انگوٹھی پہنتے تھے)

بابٌ ۵۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

۵۰۷ - کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر (آنحضور کا) نقش نہ کھدوائے۔

۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ۔

۸۲۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اس پر یہ نقش کھدوایا "محمد رسول اللہ" اس لیے کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدوائے۔

بابٌ ۵۰۸ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ

۵۰۸ - کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جاسکتا ہے۔

۸۲۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ۔ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ: قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ۔

۸۲۳ - مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انھیں (زکاۃ کی تفصیلات) لکھیں۔ اور انگوٹھی (مہر) کا نقش تین سطروں میں تھا، ایک سطر میں "محمد" دوسری سطر میں "رسول" اور تیسری سطر میں "اللہ" اور احمد نے مجھ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ان سے انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ اریس کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھے۔ بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکالی اور اسے الٹنے پلٹنے لگے کہ اتنے میں وہ (کنویں میں) گر گئی۔ بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم نے تین دن تک جد و جہد کی اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔

بابٌ ۵۰۹ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ، وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ۔

۵۰۹ - عورتوں کے لیے انگوٹھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ

۸۲۴ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی، انھیں طاؤس نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ . وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ؛

بَابُ ۵۱۰ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ ؛

۸۲۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا ؛

بَابُ ۵۱۱ اِسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ ؛

۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ . زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ ؛

بَابُ ۵۱۲ الْقُرْطِ ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ ؛

۸۲۷ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا ۔ آنحضور نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی ۔ اور ابن وہب نے ابن جریج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضور عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں ۔

۵۱۰ ۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار ۔

۸۲۵ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عدی بن ثابت نے ۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی ۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا ۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں ۔

۵۱۱ ۔ ہار عاریت پر لینا ۔

۸۲۶ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام بن عروہ نے ۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو ام المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضور نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا ۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا ۔ اور لوگ بلا وضو تھے ۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا ۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی ۔ پھر آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی ۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے ، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (وہ ہار آپ نے) اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا ۔

۵۱۲ ۔ بالیاں

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے ۔

۸۲۷ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

صَلّٰى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا ۔

دن دو رکعتیں پڑھیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

بَابُ ٥١٣ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ ۔

۵۱۳ ۔ بچوں کے لیے ہار

٨٢٨ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ؟ ثَلَاثًا اُدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۔

۸۲۸ ۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں یحیٰی بن آدم نے خبر دی، ان سے ورقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضورؐ واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے) اور حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ آنحضورؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے بھی محبت، کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

بَابُ ٥١٤ الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ ۔

۵۱۴ ۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

٨٢٩ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ۔ تَابَعَهُ عَمْرٌو، وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۔

۸۲۹ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت عمرو نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

بَابُ ٥١٥ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ ۔

۵۱۵ ۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کو گھر سے نکالنا۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا ؛

۸۳۰ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر اور مردوں کی سی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انھیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۸۳۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ ؛

۸۳۱ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ نے خبر دی، انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ! اگر کل تمھیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں تمھیں بنت غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے ابوعبداللہ (مصنف) نے کہا کہ "سامنے سے چار سلوٹوں"، کا مفہوم یہ ہے کہ (موٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔" اور "آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے" کا مفہوم ہے (آگے کی) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے، کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں۔ "ثمان" کہا، "ثمانیۃ" نہیں کہا (کیونکہ جب ممیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث، دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو ممیز ہے) مذکر ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیۃ اطراف" نہیں کہا۔

بَابٌ ۵۱۶ قَصِّ الشَّارِبِ -

۵۱۶ - مونچھ کم کرانا۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ ؛

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبڑے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔

۸۳۲ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ

۸۳۲ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنظلہ نے، ان

عن نافع قال اصحابنا عن المكي عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من الفطرة قص الشارب۔

۸۳۳ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال الزهري حدثنا عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رواية الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الابط وتقليم الاظفار وقص الشارب۔

باب ۵۱۷ تقليم الاظفار۔

۸۳۴ - حدثنا احمد بن ابي رجاء حدثنا اسحاق بن سليمان قال سمعت حنظلة عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من الفطرة حلق العانة وتقليم الاظفار وقص الشارب۔

۸۳۵ - حدثنا احمد بن يونس حدثنا ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الفطرة خمس: الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الاباط۔

۸۳۶ - حدثنا محمد بن منهال حدثنا يزيد بن زريع حدثنا عمر بن محمد بن زيد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: خالفوا المشركين وفروا اللحى واحفوا الشوارب فما فضل اخذه۔

باب ۵۱۸ اعفاء اللحى۔

سے نافع نے (مصنف نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے مکی کے واسطہ سے بیان کیا، بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مونچھ کے بال کم کرانا فطرت میں سے ہے۔

۸۳۳ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ زہری نے بیان کیا (سفیان نے بیان کیا کہ) ہم سے زہری نے سعید بن مسیب کے واسطہ سے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کے ساتھ، کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں، یا (فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغل کے بال مونڈنا، ناخن ترشوانا، اور مونچھ کم کرانا۔

۵۱۷ - ناخن ترشوانا۔

۸۳۴ - ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ سے سنا، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فطرت میں سے ہے موئے زیر ناف مونڈنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا۔

۸۳۵ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں۔ ختنہ کرانا۔ موئے زیر ناف مونڈنا۔ مونچھ کم کرنا۔ ناخن ترشوانا اور بغل کے بال مونڈنا۔

۸۳۶ - ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (قبضہ، مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے۔ انھیں کتروا دیتے۔

۵۱۸ - داڑھی بڑھانا

۸۳۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی ؛

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتروا لیا کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

بَابُ ۵۱۹ مَا یُذْکَرُ فِی الشَّیْبِ ؛

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَخَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ اِلَّا قَلِیْلًا ؛

۸۳۸۔ ہم سے معلّٰی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وھیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضورؐ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ ؛

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضورؐ کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضورؐ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَھْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَقَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلَاثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّۃٍ فِیْہِ شَعْرٌ مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْھَا مِخْضَبَہٗ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا ؛

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن موھب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المومنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا۔ میں نے نلکی میں (جس میں موئے مبارک رکھا ہوا تھا) جھانک کر دیکھا تو چند سرخ بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا : وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا نُصَیْرُ بْنُ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اَرَتْہُ شَعْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْمَرَ ؛

۸۴۱۔ ہم سے موسٰی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن موھب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نصیر بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن موھب نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال دکھایا جو سرخ تھا۔

باب ۵۲۰ الخضاب

۸۴۲ - حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا الزھری عن ابی سلمۃ و سلیمان بن یسار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود و النصاری لا یصبغون فخالفوھم

۵۲۰ - خضاب

۸۴۲ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

باب ۵۲۱ الجعد

۸۴۳ - حدثنا اسماعیل قال حدثنا مالک بن انس عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامھق ولیس بالآدم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین و بالمدینۃ عشر سنین و توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ و لحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء

۵۲۱ - گھونگھریالے بال۔

۸۴۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے تڑنگے (قد کے) نہیں تھے اور نہ آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) نہ آپ بالکل سفید بھورے تھے اور نہ گندم گوں ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریالے الجھے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضورؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴ - حدثنا مالک بن اسماعیل حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق سمعت البراء یقول ما رایت احدا احسن فی حلۃ حمراء من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعض اصحابی عن مالک ان جمتہ لتضرب قریبا من منکبیہ قال ابو اسحاق سمعتہ یحدثہ غیر مرۃ ما حدث بہ قط الا ضحک تابعہ شعبۃ شعرہ یبلغ شحمۃ اذنیہ

۸۴۴ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطہ سے بیان کیا کہ آنحضورؐ کے سر کے بال شانۂ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضورؐ کے بال آپ کی کانوں کی لَو تک تھے۔

۸۴۵ - حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

۸۴۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کعبہ کے پاس مجھے دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا

أُرَى اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انھوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں، یا دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں) اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک الجھے ہوئے گھونگھریالے بال والے شخص کو دیکھا، داہنی آنکھ سے کانا ہے، گویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح دجال ہے،

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ

۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ

۸۴۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریالے دونوں کانوں کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضور کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) نہیں دیکھا۔ آنحضور کے سر کے بال میانہ تھے، نہ گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ حسین و جمیل تھا۔ میں نے آپ جیسا کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

٨٥١ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔ وَقَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ۔

۸۵۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ بن ہانی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھرے ہوئے قدموں والے تھے، حسین و جمیل۔ آپ جیسا میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم اور ہتھیلیاں بھری ہوئی اور گداز تھیں۔ اور ابو ہلال نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور قدم بھرے ہوئے تھے۔ آپ جیسا پھر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

٨٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهُ، قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسٰى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ۔

۸۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر"، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے میں نے نہیں سنا ہے البتہ آنحضورؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمھیں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضورؐ کی ذاتِ گرامی مراد ہے) کو دیکھو (کہ آپ ان کے ہم شکل ہیں) اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال گھونگھریالے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ بٹی ہوئی رسی کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وادی (ازرق) میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

بَابُ ٥٢٢ التَّلْبِيدِ۔

۵۲۲۔ بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جمانا

٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا

عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا:

کہ جس نے سر کے بالوں کی چوٹی بنالی۔ اسے بال منڈانا چاہیے اور لیس دار چیزوں سے بال جمانے والوں کی طرح چوٹی نہ بناؤ۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے سر کے بال چپکا لیے تھے۔ (احرام) کی حالت میں تاکہ بال پراگندہ نہ ہوں۔

٨٥٤- حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ:

۸۵۴۔ مجھ سے حبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اپنے بال جما لیے تھے۔ اور تلبیہ کہہ رہے تھے آپ کہہ رہے تھے کہ "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک" ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں فرماتے تھے۔

٨٥٥- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ:

۸۵۵۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں، حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کیونکہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں۔ اور اپنی ھدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میں اسے ذبح نہ کرلوں۔ احرام نہیں کھولوں گا۔

بَابُ ٥٢٣ الْفَرْقِ:

۵۲۳۔ بیچ سے مانگ نکالنا۔

٨٥٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ:

۸۵۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کسی مسئلہ میں (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے، اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے چنانچہ (ابتداء میں) آنحضورؐ بھی (اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف لٹکاتے تھے۔ لیکن بعد میں بیچ میں سے مانگ نکالنے لگے تھے۔

٨٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

۸۵۷۔ ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابراہیم نے، ان سے

الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. قَالَ عَبْدُ اللهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضورؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد اللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) "مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم" واحد کے صیغہ کے ساتھ) بیان کیا۔

باب ۵۲۴ الذَّوَائِبِ

۵۲۴ - گیسو

۸۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۸۵۸ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عنبسہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی، انھیں ابو البشر نے خبر دی ح۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو البشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضورؐ نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهَذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي.

۸۵۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو البشر نے اسی طرح خبر دی، البتہ انھوں نے (شک کے ساتھ) "بذوابتی او برأسی" کہا

باب ۵۲۵ الْقَزَعِ

۵۲۵ - قزع

۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَا هُنَا شَعَرَةً وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ؟ قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ

۸۶۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مخلد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن حفص نے خبر دی۔ انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ نے "قزع" سے منع فرمایا۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قزع کیا ہے (پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ کا سر منڈاتے وقت کچھ بال یہاں چھوڑ دے کچھ وہاں چھوڑ دے اسے قزع کہتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع

أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا۔

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے پچھلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن "قزع" یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوا دیئے جائیں اسی طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

۸۶۱ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قزع" سے منع فرمایا تھا۔

باب ۵۲۶ تَطْيِيبُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا۔

۵۲۶ - عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ۔

۸۶۲ - مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی۔ انھیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منیٰ میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

باب ۵۲۷ الطِّيبُ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ۔

۵۲۷ - سر اور داڑھی میں خوشبو

۸۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

۸۶۳ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھیں عبدالرحمٰن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

باب ۵۲۸ الْامْتِشَاطِ۔

۵۲۸ - کنگھا کرنا۔

۸۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ۔

۸۶۴ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضور اس وقت اپنا سر کنگھے سے کھجا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمھاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی) اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

باب ۵۲۹ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا۔

۵۲۹ - حائضہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ ؛

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ رہتی تھی۔ اور اس کے باوجود آنحضور کے بالوں میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض مِثْلَهُ ؛

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

باب ۵۳۰ التَّرْجِيْلِ

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهِ وَ وُضُوْئِهِ ؛

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہوتا، داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

باب ۵۳۱ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ ؛

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات ؛

۸۶۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ؛

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا ہے سوا روزہ کے۔ کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

باب ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ ؛

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهِ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ ؛

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وھیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

باب ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيْبَ ؛

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ ابْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ

۸۷۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب آپ کو خوشبو (ہدیہ کی جاتی) تو آپ واپس نہیں کرتے

الطِّيبَ. وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

باب ۵۳۴ الذَّرِيرَةِ.

۸۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

باب ۵۳۵ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ.

۸۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ: لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى: مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ.

باب ۵۳۶ الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ.

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ

تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴ - ذریرہ

۸۷۱ - ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، یا محمد نے عثمان کے واسطہ سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریج نے، انھیں عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۵۳۵ - حسن کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنا۔

۸۷۲ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ "رسول جو تمھیں دیں اسے لو"۔

۵۳۶ - بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۷۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اور انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (مدینہ منورہ میں) منبر پر فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمھارے علماء میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں

وَالْمُسْتَوْشِمَةُ ؎

٨٧٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوْا أَنْ يَّصِلُوْهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ؎

٨٧٥ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمِّيْ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ أَنْكَحْتُ ابْنَتِيْ ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوٰى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِيْ بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ؎

٨٧٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ؎

٨٧٧ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ ؎

٨٧٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۷۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۷۵ - مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضورؐ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۷۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۷۷ - مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ "گودنا" جبڑے پر ہوتا تھا۔

۸۷۸ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ۔

ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زُور (فریب) فرمایا ہے آپکا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا۔

باب ۵۳۷ الْمُتَنَمِّصَاتِ۔

۵۳۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ وَفِي كِتَابِ اللهِ قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ وَاللهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

بن دایت

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا، کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ام یعقوب نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آخر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ بخدا، میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ، اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمھیں ل جاتا۔ اور جو کچھ رسول تمھیں دیں اسے لو، اور جس سے بھی تمھیں روکیں اس سے رُک جاؤ۔

باب ۵۳۸ الْمَوْصُولَةِ۔

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۸۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ

۸۸۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو خسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ

الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ؛

۸۸۲ - حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۸۸۳ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ؛

باب ۵۳۹ الْوَاشِمَةُ ؛

۸۸۴ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ ؛

۸۸۵ - حَدَّثَنِيْ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ اُمِّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ؛

۸۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے ۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۲ - مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے فضل بن دکین نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ گودنے والی، گدوانے والی، مصنوعی جوڑنے والے اور جڑوانے والی، یعنی آنحضورؐ نے ان پر لعنت بھیجی ہے ۔

۸۸۳ - مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی ۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں ۔ اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے، پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں ۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے ۔

۵۳۹ - گودنے والی ؛

۸۸۴ - مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور آنحضورؐ نے گودنے سے منع فرمایا ۔

۸۸۵ - مجھ سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی ۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان کی) تو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھیں ۔

۸۸۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بَابُ ۵۴۰ الْمُسْتَوْشِمَةُ

۸۸۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَامَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ، قَالَ مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ

۸۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

بَابُ ۵۴۱ التَّصَاوِيْرُ

۸۹۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے، گودنے والی اور گدوانے والی (پر لعنت بھیجی)۔

۵۴۰۔ گدوانے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے (اور اس وقت موجود صحابہ سے) کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المومنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر، جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۴۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے،

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھیں عبیداللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

باب ۵۴۲ عَذَابِ الْمُصَوِّرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۴۲۔ تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيْلَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

۸۹۱۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے چبوترے پر تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

۸۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جاتے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اسے زندہ کرکے بھی دکھاؤ۔

باب ۵۴۳ نَقْضِ الصُّوَرِ

۵۴۳۔ تصویروں کو توڑنا

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ إِلَّا نَقَضَهُ

۸۹۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمران بن حطان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ اسے توڑ دیتے تھے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً۔ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ

۸۹۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا، (مروان بن حکم کے گھر میں) تو آپ نے چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر یہی زعم ہے تو ایک دانہ پیدا کرکے دیکھو۔ ایک چیونٹی پیدا کرکے دیکھو۔ پھر

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ.

پھر آپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے۔ جب بغل دھونے لگے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں زیور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

بَابُ ۵۴۴ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيْرِ.

۵۴۴۔ تصویر کو روندنا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ۔ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کوشش کی ہوگی۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ۔ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضورؐ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴۵ مَنْ كَرِهَ الْقُعُوْدَ عَلَى الصُّوْرَةِ.

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو ناپسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلسے دیکھ کر) دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوَرَةُ ؛

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کرکے دکھاؤ۔ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوْرَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۸۹۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ پھر زید رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پہ ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبیداللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی: عبیداللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش ونگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انھیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث ہیں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ ٥٤٦ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيْرِ

۵۴۶ - تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

٨٩٩ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيْطِيْ عَنِّيْ فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ ؛

۸۹۹ - ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پتلی سی چادر تھی۔ اسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نماز میں مخل ہوتی ہیں۔

بَابُ ٥٤٧ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ؛

۵۴۷ - فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۰۰ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو یعنی ابن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

جبريل فراث عليه حتى اشتد على النبي صلى الله عليه وسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلقيه فشكا اليه ما وجد فقال له انا لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب ۔

کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن آنے میں تاخیر ہوئی۔ تو آنحضورؐ سخت بے چین ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی۔ آنحضورؐ نے اپنی بے چینی کا ان سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

باب ۵۴۸ من لم يدخل بيتا فيه صورة ۔

۵۴۸۔ جو ایسے گھر میں نہیں گیا جس میں تصویر تھی۔

۹۰۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها اخبرته انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية قالت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت ؟ قال : ما بال هذه النمرقة ؟ فقالت اشتريتها لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة ۔

۹۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے ایک گدّا خریدا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے، میں نے آپ کے چہرے سے ناگواری کے آثار محسوس کیے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کی، یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، یہ گدّا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ، اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

باب ۵۴۹ من لعن المصور ۔

۵۴۹۔ جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۹۰۲۔ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني غندر حدثنا شعبة عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه انه اشترى غلاما حجاما فقال : ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم وثمن الكلب وكسب البغي ولعن آكل الربا وموكله والواشمة والمستوشمة والمصور ۔

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ آپ نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے، گودنے والی گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

باب ۵۵۰ من صور صورة كلف يوم القيامة ان ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ۔

۵۵۰۔ جو تصویر بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۹۰۳۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الاعلى

۹۰۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الاعلیٰ نے

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا نہ جاتا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

باب ۵۵۱ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

۵۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ.

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

باب ۵۵۲ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

۵۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ.

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقع پر) تو بنی عبد المطلب کے چند لڑکے آپ کے سامنے آئے، آنحضورؐ نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھا لیا۔

باب ۵۵۳ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

۵۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو (آگے بیٹھنے کی) اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ الْأَشَرُّ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ عِكْرِمَةَ. فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ

۹۰۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ عکرمہ کے سامنے حدیث "ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے"، کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ.

(مکہ معظمہ) تشریف لائے تو آپ قثم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے، یا قثم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (رضی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے برا کہو گے اور کسے اچھا۔

باب ۵۵۴ یہ باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷ ۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

۹۰۷ ۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضورؐ کے درمیان سوا کجاوہ کے کنارے کے اور کوئی چیز حائل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی حاضر ہوں، یا رسول اللہؐ آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا تمھیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں، یا رسول اللہؐ، آپؐ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تمھیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ (اس کے حکم کے مطابق) کرلیں، میں نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔

باب ۵۵۵ إِرْدَافُ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۰۸ ۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آرہے تھے، اور میں

ص ۳۷۲ ؎ مطلب یہ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ؏

باب ۵۵۶ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى ؏

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضورؐ کی بعض ازواج (صفیہ رضی اللہ عنہا) آنحضورؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبرگیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا، حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ تمہاری ماں ہیں۔ پھر میں نے کجاوہ باندھا، اور آنحضورؐ سوار ہو گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے بیان کیا کہ) دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے، توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ چت لیٹنا اور ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا۔

۹۰۹ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے ان کے چچا (عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَدَبِ

باب ۵۵۷

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي ؏

باب ۵۵۸ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب وتمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق وصیت کی ہے۔"

۹۱۰ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوعمر شیبانی سے سنا کہ ہمیں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

۹۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوْكَ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهُ

۹۱۱ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ تمھاری ماں۔ انھوں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ آنحضور نے فرمایا، پھر تمھارا باپ۔ ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ ہم سے ابوزرعہ نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی۔

بَابُ ۵۵۹ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

۵۵۹ - والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نہ جائے۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

۹۱۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان اور شعبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب نے حدیث بیان کی ح۔ کہا اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں حبیب نے انھیں ابوالعباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آنحضور نے دریافت فرمایا، تمھارے والدین موجود ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، موجود ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر انھیں میں جہاد کرو (یعنی انھیں کی خدمت کرو)۔

بَابُ ۵۶۰ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

۵۶۰ - کوئی شخص اپنے والدین کو برا بھلا نہ کہے۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ.

۹۱۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حمید بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے پوچھا گیا، یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو برا بھلا کہے گا اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

بَابُ ۵۶۱ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

۵۶۱ - اس شخص کے دعا کی قبولیت جس نے اپنے والدین کے ساتھ نیک معاملہ کیا۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

۹۱۴ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی۔ انھیں ابن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ. فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِيْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین افراد چل رہے تھے کہ بارش نے انھیں آلیا۔ اور انھوں نے مڑ کر پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں۔ تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو۔ ممکن ہے، وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ، میرے والدین تھے اور بہت بوڑھے تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آکر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دوہا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انھیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلا دوں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے، اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، پس اے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا، وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اسے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا۔ پھر اس کے پاس انھیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈر اور مہر کو مت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری

أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کرکے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی۔ میں اس کے نیچے ہوئے دھان کو بوتا رہا، اور اس طرح میں نے اس سے ایک گائے اور اس کا چرواہا کر لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ اس نے کہا۔ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو (چٹان کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ) باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشادگی کر دی۔

باب ۵۶۲ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۵۶۲۔ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

۹۱۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراد نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور (ناحق ان سے) مطالبات کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور قیل و قال (فضول باتیں) کثرت سوال اور مال کی اضاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ.

۹۱۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کی، ضرور بتائیے، یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی۔ آنحضور اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آنحضور اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آنحضور خاموش نہیں ہوں گے۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۱۷۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ، قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ۔

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا ذکر کیا۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) آنحضورؐ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر فرمایا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضورؐ نے جھوٹی گواہی فرمایا تھا۔

باب ۵۶۳ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۵۶۳۔ مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا: لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ۔

۹۱۸ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضورؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین" (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

باب ۵۶۴ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

۵۶۴۔ عورت کا، شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرکہ تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضورؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں (کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ۔

۹۱۹ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

باب ۵۶۵ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ

۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

۵۶۵ - مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی ۔

۹۲۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء کا (ریشمی) حلہ بکتے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس اسی کے کئی حلے آئے تو آنحضورؐ نے اس میں سے ایک حلہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں، جبکہ آنحضورؐ اس کے متعلق ارشاد فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمھیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ مکرمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

باب ۵۶۶ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا، قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

۵۶۶ - صلہ رحمی کی فضیلت ۔

۹۲۱ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہؐ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیئے اسے کیا چاہیئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے۔ اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہ غالباً وہ شخص آنحضورؐ کی سواری پر تھا۔ (آنحضورؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے)۔

باب ۵۶۷ إِثْمِ الْقَاطِعِ

۹۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

باب ۵۶۸ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

۹۲۳ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

باب ۵۶۹ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ

۹۲۵ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا

۵۶۷ - قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸ - جس کے رزق میں صلۂ رحمی کی وجہ سے کشادگی پیدا کی گئی۔

۹۲۳ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلۂ رحمی کرے۔

۹۲۴ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلۂ رحمی کرے۔

۵۶۹ - جس نے صلۂ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵ - مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو رحم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑلوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑلے، رحم نے کہا کیوں نہیں اے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمھارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم"۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.

۹۲۶ ۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق رحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ.

۹۲۷ ۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، کہ آپ نے فرمایا، رحم (رشتہ داری) رحمن سے ملی ہوئی شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں، اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

بَابُ ۵۷۰ تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلَالِهَا.

۵۷۰ ۔ صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي. قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ. لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

۹۲۸ ۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی (طالب) عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ (آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا۔ تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور صالح مسلمان ہیں عنبسہ بن عبدالواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔

بَابُ ۵۷۱ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ.

۵۷۱ ۔ بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے،

۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ

۹۲۹ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش، حسن بن عمرو اور فطر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے، سفیان نے بیان کیا کہ اعمش نے یہ حدیث نبی کریم

الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

بَابُ ۵۷۲ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

۹۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ. قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ. وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّتُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ۔

بَابُ ۵۷۳ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا۔

۹۳۱ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ. قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا۔

بَابُ ۵۷۴ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلۂ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲ - جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن حزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضور کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے جنھیں میں عبادت سمجھ کر زمانۂ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ اسلام لائے ہو جو پہلے کر چکے ہو۔ اور ابوالیمان کے واسطہ سے بھی "اتحنت" بیان کیا جاتا ہے۔ اور معمر، صالح اور ابن المسافر نے بھی "اتحنث" بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ "تحنث" نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے کی۔

۵۷۳ - جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی۔

۹۳۱ - ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے، ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی۔ میں ایک زرد قمیص پہنے ہوئے تھی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ "سنہ سنہ" عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں "اچھا" کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضورؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم ایک زمانہ تک زندہ رہو اللہ تمھاری عمر خوب طویل کرے۔ تمھاری زندگی دراز ہو۔ عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طول عمر کے چرچے ہونے لگے۔

۵۷۴ - بچے کے ساتھ رحم و شفقت، اسے بوسہ دینا اور گلے

مُعَانَقَتِهِ۔ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ۔

سے لگانا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مچھر کی جان لینے کے تاوان کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو قتل کر ڈالا (میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرمارہے تھے کہ یہ دونوں (حضرات حسنین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی۔ میرے پاس سے سوا ایک کھجور کے اسے کچھ نہ ملا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کردی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا۔

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شانۂ مبارک پر تھیں، پھر آنحضور نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ،

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں

الزهري حدثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال: قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الاقرع بن حابس التميمي جالسا، فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا، فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: من لا يرحم لا يرحم ؟

٩٣٦ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: تقبلون الصبيان؟ فما نقبلهم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: او املك لك ان نزع الله من قلبك الرحمة ؟

٩٣٧ - حدثنا ابن ابي مريم حدثنا ابو غسان، قال حدثني زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قدم على النبي صلى الله عليه وسلم سبي فاذا امرأة من السبي قد تحلب ثديها تسقي اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته، فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم: اترون هذه طارحة ولدها في النار؟ قلنا لا وهي تقدر على ان لا تطرحه، فقال الله ارحم بعباده من هذه بولدها ؟

باب ٥٧٥ جعل الله الرحمة مائة جزء

٩٣٨ - حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرنا سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين جزءا وانزل في الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم

زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضورؐ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

٩٣٦ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضورؐ نے فرمایا اگر اللہ نے تمھارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

٩٣٧ - ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی (شیرخوار) بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر ہو سکتی ہے۔

٥٧٥ - اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔

٩٣٨ - ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے ٩٩ حصے رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

الغلو حتی تدفع الفرس حافرها عن ولدها خشیۃ ان

باب ۵۷۶ قتل الولد خشیۃ ان یاکل معہ۔

۹۳۹۔ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن منصور عن ابی وائل عن عمرو بن شرحبیل عن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم؟ قال: ان تجعل للہ ندا وھو خلقک ثم قال ای؟ قال: ان تقتل ولدک خشیۃ ان یاکل معک قال ثم ای؟ قال ان تزانی حلیلۃ جارک: وانزل اللہ تصدیق قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر۔

باب ۵۷۷ وضع الصبی فی الحجر۔

۹۴۰۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی بن سعید عن ھشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع صبیا فی حجرہ یحنکہ فبال علیہ فدعا بماء فاتبعہ۔

باب ۵۷۸ وضع الصبی علی الفخذ۔

۹۴۱۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا عارم حدثنا المعتمر بن سلیمان یحدث عن ابیہ قال سمعت ابا تمیمۃ یحدث عن ابی عثمان النھدی یحدثہ ابو عثمان عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنھما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذنی فیقعدنی علی فخذہ ویقعد الحسن علی فخذہ الاخری ثم یضمھما ثم یقول: اللھم ارحمھما فانی ارحمھما۔ وعن علی قال حدثنا یحیی حدثنا سلیمان عن ابی عثمان قال التیمی فوقع فی قلبی منہ شیء

اس خوف سے اٹھالیتی ہے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

۵۷۶۔ اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابووائل نے، انھیں عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ آنحضورؐ نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی آنحضورؐ کے اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" الآیہ

۵۷۷۔ بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے آنحضورؐ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے پانی منگا کر اس حصہ پر ڈالا۔

۵۷۸۔ بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عارم نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوتمیمہ سے سنا، وہ ابوعثمان نہدی کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور ابوعثمان نہدی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے، اے اللہ، ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

قُلْتُ حُدِّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ.

باب ۵۷۹ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ.

۹۴۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا.

باب ۵۸۰ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا.

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

باب ۵۸۱ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ.

۹۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

۹۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان نہدی سے براہِ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جنھیں میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹ ۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲ ۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ آنحضورؐ کی مجھ سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ یہ تھی) کہ آنحضورؐ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور آنحضورؐ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں مجوف موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضورؐ ان کے لیے اتنا اہتمام فرماتے کہ بکری ذبح کرتے اور ان کی سہیلیوں میں اس کا گوشت تقسیم کرواتے تھے۔

۵۸۰ ۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپؐ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

۵۸۱ ۔ بیواؤں کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے کہ آنحضورؐ نے فرمایا، بیواؤں اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دیلی نے ان سے ابن مطیع کے مولا ابو الغیث نے،

مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح۔

باب ۵۸۲ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ ؛

۵۸۲ ۔ مسکین کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ ؛

۹۴۶ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ عبداللہ قعنبی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا بشک قعنبی کو تھا، کہ اس شخص جیسا ہے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا۔

باب ۵۸۳ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ ؛

۵۸۳ ۔ انسانوں اور جانوروں پر رحم۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ؛

۹۴۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے، ان سے ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آنحضور کے ساتھ بیس دن تک رہے۔ پھر آنحضور کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آرہے ہوں گے اور آنحضور نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنھیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آنحضور کو تفصیلات بتائیں، آنحضور بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ۔ اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمھارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ

۹۴۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبکر کے مولا سمی نے۔ ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور

مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ

٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

٩٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ

٩٥٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

بَابُ ٥٨٤ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر ملتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضور کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک اعرابی نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آنحضور نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔ آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۹۵۱ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۵۸۴ - پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ مُخْتَالًا فَخُوْرًا:

٩٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَالَ يُوْصِيْنِي جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ:

٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ:

بَابُ ٥٨٥ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ - يُوْبِقْهُنَّ يُهْلِكْهُنَّ. مَوْبِقًا:

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوْسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

بَابُ ٥٨٦ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا:

٩٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ:

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ ارشاد "مختالا فخورا" تک۔

۹۵۳۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انھیں عمرہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

۹۵۴۔ ہم سے محمد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ "یوبقہن" ای یہلکہن۔ "موبقا" مہلکا۔

۹۵۵۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا۔ عرض کی گئی۔ کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا، وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابوذئب کے واسطے سے بیان کیا ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔

۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، آپ سعید مقبری ہیں۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو ہدیہ میں دینے کے لیے حقیر و معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پایا ہی کیوں نہ ہو[1]

[1] (اگلے صفحہ پر)

بابٌ ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

بابٌ ۵۸۸ حَقِّ الْجِوَارِ فِيْ قُرْبِ الْأَبْوَابِ

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

بابٌ ۵۸۹ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پوچھا یا رسول اللہؐ! جائزہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات تک۔ اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۵۸۸۔ پڑوس کا حق دروازوں کے قرب کے اعتبار سے۔

۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوعمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

۵۸۹۔ ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) ۱۵ یعنی اگر کسی کو یہی میسر ہے تو اسے بھی پڑوسن کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہدایہ کے تبادلے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگواری میں مدد ملتی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۶۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

۹۶۱ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے صحابہؓ نے عرض کی۔ اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے) جو میسر نہ ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کسی حاجتمند پریشان حال کی مدد کرے، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف"، آپ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکا رہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

بَابُ ۵۹۰ طِيبِ الْكَلَامِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

۵۹۰ - شیریں کلام - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۹۶۲ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور (چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر آنحضورؐ نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ (آنحضورؐ کے جہنم سے پناہ مانگنے کے سلسلے میں) مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ آدھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچے)

بَابُ ۵۹۱ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ۔

۵۹۱ - تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

۹۶۳ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت دخل رهط من اليهود على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم، قالت عائشة ففهمتها فقلت عليكم السام واللعنة. قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مهلا يا عائشة إن الله يحب الرفق في الأمر كله. فقلت يا رسول الله ولم تسمع ما قالوا؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قلت وعليكم.

عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیکم" (تمہیں موت آئے)، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السام واللعنۃ" (تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملاطفت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا آپؐ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمھیں بھی)

٩٦٤ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس بن مالك أن أعرابيا بال في المسجد فقاموا إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزرموه ثم دعا بدلو من ماء فصب عليه.

۹۶۴ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا، صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے پیشاب کو مت روکو، پھر آپ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

باب ٥٩٢ تعاون المؤمنين بعضهم بعضا

۵۹۲ - مومنوں کا باہمی تعاون

٩٦٥ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن أبي بردة بريد بن أبي بردة قال أخبرني جدي أبو بردة عن أبيه أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين أصابعه وكان النبي صلى الله عليه وسلم جالسا إذ جاء رجل يسأل أو طالب حاجة أقبل علينا بوجهه فقال اشفعوا فلتؤجروا وليقض الله على لسان نبيه ما شاء.

۹۶۵ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ برید بن ابی بردہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابوبردہؓ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیک کی حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا وہ کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضورؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمھیں بھی اجر ملے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پچیسواں پارہ

باب ۵۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا "كِفْلٌ" نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

۵۹۳۔ "اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو کوئی سفارش کریگا نیک بات میں اس کو بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا ہے۔ "کِفْل" بمعنی نصیب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں "کِفْلَیْن" بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آنحضور فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے جاری کرتا ہے۔

باب ۵۹۴ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابووائل سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے شقیق بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبدالوہاب نے خبر دی انہیں

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

ایوب نے، انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا «السلام علیکم» (تم پر موت آئے) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں «وکم تم پر بھی» اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اترے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا، ٹھہرو عائشہ، تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہیئے۔ تند خوئی اور بدگوئی سے بچنا چاہیئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، آنحضورؐ نے ان کی بات نہیں سنی۔ آنحضورؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہو گی۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

۹۶۸۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن وھب نے خبر دی انہیں ابویحیی نے خبر دی۔ آپ فلیح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گالی دیتے تھے۔ نہ بدگو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

۹۶۹۔ ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوار نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آنحضورؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ برا ہے فلاں قبیلہ کا سپوت۔ پھر جب آنحضورؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بشاشت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کلمات فرمائے پھر جب آپ اس سے ملے تو بشاشت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگو کب سے سمجھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دور رہیں۔

بَابُ ۵۹۵ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۹۵۔ حسن خلق اور سخاوت اور بخل کا ناپسندیدہ ہونا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرمؐ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرمؐ) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے

بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ٭

کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

٩٧٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ ٭

۹۷۰- ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات اہل مدینہ (شہر کے باہر شور سن کر) گھبرا گئے (کہ شاید دشمن نے حملہ کیا ہے) سب لوگ شور کی طرف بڑھے۔ لیکن آنحضورؐ آواز کی طرف بڑھنے والوں میں سب سے آگے تھے۔ (پھر آپ نے واپس آکر لوگوں سے کہا کہ) ڈرو مت، آنحضورؐ اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین نہیں تھی۔ اور اس کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر پایا یا (یہ فرمایا کہ) سمندر کی طرح تھا (تیز دوڑنے والا)

٩٧١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا ٭

۹۷۱- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے ابن منکدر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو۔ اور آپ نے اس پر "نہیں" کہا ہو۔

٩٧٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا ٭

۹۷۲- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا۔ کہ ہم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ہم سے باتیں کر رہے تھے۔ اسی دوران میں آپ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ بدگو تھے نہ بدگوئی کو برداشت کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

٩٧٣- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۳- سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک "بردہ" لے کر آئیں۔ پھر سہل رضی اللہ عنہ نے موجود لوگوں سے کہا تمہیں معلوم ہے بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بردہ چادر کو کہتے ہیں۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس چادر کو کہتے ہیں جس کی جھالر بنی ہوئی ہو۔ تو ان خاتون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ حضورؐ نے وہ چادر ان سے قبول کر لی۔ جیسے آپ کو اس کی ضرورت رہی ہو۔ پھر اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی نے آنحضورؐ کے بدن پر وہ چادر دیکھی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ یہ بڑی

لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا إِذْ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا.

عمدہ چادر ہے۔ آپ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ لے لو۔ جب آنحضورؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضورؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضورؐ نے اسے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضورؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے۔ ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضورؐ نے زیب تن فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

۹۷۴- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمٰن نے خبر دی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ زمانہ سکڑ جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی "ہرج" کیا ہے! فرمایا قتل، قتل۔

۹۷۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ.

۹۷۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مسکین سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

بَابُ ۵۹۶ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

۵۹۶- آدمی اپنے گھر کس طرح رہے؟

۹۷۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۹۷۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضورؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ ۵۹۷ الْمِقَةِ مِنَ اللهِ تَعَالَى

۵۹۷- اللہ کی محبت

۹۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ

۹۷۷- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے۔ کہ اللہ فلاں بندہ سے پیار کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ٭

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔

باب ۵۹۸ الْحُبِّ فِي اللهِ ٭

۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ٭

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مٹھاس) اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے دوبارہ کفر اختیار کرنے کے مقابلہ میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ محبت نہ ہو۔

باب ۵۹۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٭

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق نہ بنائے۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو" فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ تک۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ ٭

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو جانور کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور ثوری وھیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا کہ غلام کی طرح (جانور کی طرح کے بجائے)۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر، منیٰ میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا: تو یہ باحرمت دن ہے" تمہیں معلوم ہے یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت شہر ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمت مہینہ ہے

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا.

بَابٌ ٦٠٠ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ.

٩٨١ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ.

٩٨٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

٩٨٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ.

٩٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر...... تمہارا (ایک دوسرے کا) خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰- گالی اور لعنت وملامت کی ممانعت

۹۸۱- ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالاسود دیلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام (کفر وفسق) خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے سنا۔ اور وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی۔

۹۸۳- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ھلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت ملامت کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرف اتنا کہہ دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قلابہ نے کہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ)، تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خودکشی کر لی ہو گی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہو گا۔ اور

فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ٭

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ: أَتَرَى بِي بَأْسٌ؟ أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ ٭

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَإِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ٭

۹۸۷۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے تو تو میں میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آ گیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور رنگ بدل گیا۔ آنحضور نے اس وقت فرمایا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ ہونے والے کو آنحضور کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی ہے۔ کیا میں مجنوں ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے بیان کیا۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر کے متعلق) بتانے نکلا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھا لی گئی۔ ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات (۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معرور نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے معرور نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حلہ ہو جاتا۔ (یعنی ایک چادر کرتے کی جگہ اوڑھنے کیلئے اور ایک چادر تہبند کی حیثیت سے پہننے کے لئے) ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجمی تھیں میں نے اس بارے میں جملہ چست کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آنحضور نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ بڑھاپے

أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۔

بَابُ ۶۰۱ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ. قَالُوا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ۔

بَابُ ۶۰۲ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

عرض کی یا رسول اللہ، کیا اب بھی اس بڑی عمر میں بھی؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں اب بھی موجود ہے۔) یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیئے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۶۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر کس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانبا یا ٹھگنا کہنا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ”ذوالیدین“ (لمبے ہاتھوں والے) کیا کہتے ہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ (شاید) نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ (اس لئے آنحضور نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ہی پڑھائیں) حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرم ”ذوالیدین“ (لمبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا، نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، نہیں، یا رسول اللہ آپ بھول گئے ہیں۔ (آپ آنحضور کو بھی یاد آ گیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں۔) چنانچہ فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ سہو میں گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۶۰۲۔ غیبت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا

إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

بَابٌ ۶۰۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ ۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ۔

بَابٌ ۶۰۴ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ

۹۹۱ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ ۔

بَابٌ ۶۰۵ النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ ۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ

رحم کرنے والا ہے۔۔

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ (ایک قبر کا مردہ) اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ (دوسری قبر کا مردہ) چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصّوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر گاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۶۰۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔

۶۰۴۔ فساد کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کی غیبت کے جواز

۹۹۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سُنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سُنا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی بُرا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضور نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی! آنحضور نے فرمایا، عائشہ وہ شخص بد ترین انسان ہے جسے اس کی بدکلامی کے خوف سے لوگ چھوڑ دیں۔

۶۰۵۔ چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید ابو عبدالرحمٰن

حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

باب ۶۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ: هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ، وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ، يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: يَعِيبُ۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ۔

باب ۶۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ ۔

باب ۶۰۸ مَا قِيلَ ذِي الْوَجْهَيْنِ ۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑے دشوار معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا۔ امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۶۰۶۔ چغلخوری ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغلخور ہے"، "کمبختی ہے۔ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کیلئے"، یہمز و یلمز بمعنی یعیب ہے۔

۹۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغلخور نہیں جائے گا۔

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جھوٹ بات سے بچتے رہو"

۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (روزہ رکھتے ہوئے) جھوٹ بات اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے مجھے سمجھائی۔

۶۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ۔

نے فرمایا، تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسرے کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

بَابُ ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ ۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللهِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے انہیں ابو وائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں کچھ مال، تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ، محمد کو اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَابُ ۶۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ ۔

۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضور نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا یا (یہ فرمایا کہ) تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا، إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيبُهُ اللهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے۔ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے ان کی تعریف کی (اور غیر ضروری مبالغہ کیا) تو آنحضور نے فرمایا کہ افسوس، تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی۔ آنحضور نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر تمہارے لیے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہی ہو جائے تو کہنا چاہیئے کہ میں اس کے متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وھیب نے خالد کے واسطہ سے اپنی روایت میں "

وَيْلَكَ ٭

باب ٦١١. مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ٭

٩٩٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ٭

باب ٦١٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلِهِ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ٭

١٠٠٠ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ؟

ویلک، (ویحک) کے بجائے بیان کیا۔

۶۱۱- جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہمد کے متعلق جو کچھ فرمانا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا تہمد ایک طرف سے گھسٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو۔ (جو تہمد کو تکبر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹتے چلتے ہیں۔

۶۱۲- اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن معاملات، رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے۔ شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ تمہاری سرکشی اور ظلم تمہاری ہی جانوں پر آئے گا" (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد) پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر پر برائی لادنے کی ممانعت۔

۱۰۰۰- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گذرتا تھا کہ آپ اپنی اہل کے پاس جا سکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے مجھ سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دو مرد میرے پاس آئے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرا سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن عاصم نے۔ پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے

قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا۔ قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ

باب ۶۱۳ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

۱۰۰۱۔ **حَدَّثَنَا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا

۱۰۰۲۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

باب ۶۱۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا

۱۰۰۳۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

میں بالوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذروان کے کنویں کے اندر کے پتھر کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضور تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے۔ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے حصے شیاطین کے سروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی مہدی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا۔ پھر آنحضور کے حکم سے جادو نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ پھر کیوں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضور نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ دی۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ لبید بن عاصم یہود کے حلیف بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۶۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچھے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور حسد کرنے والے کی برائی سے پناہ، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں ہمام بن منبہ نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچتے رہو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۶۱۴۔ اے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، بلاشبہ بہت سی بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ حسد نہ کرو۔

وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ۔

بَابُ ٦١٥ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ ۔

١٠٠٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ۔

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ۔

بَابُ ٦١٦ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

١٠٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ ۔

١٠٠٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۶۱۵۔ کس طرح کا گمان جائز ہے۔

۱۰۰۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی یہی حدیث اور (اس حدیث میں ہے کہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضور نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سوا گناہوں کو علانیہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گذر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے اتنا قریب ہوگا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے شانہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ٭

باب ۶۱۷ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ. عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ ٭

۱۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ ٭

باب ۶۱۸ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ٭

۱۰۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا. فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا اقرار کروالیں گے۔ اور پھر فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔

۶۱۷۔ تکبیر اور مجاہد نے فرمایا "ثانی عطفہ" سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ "عطفہ" اسے رقبتہ۔

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارثہ بن وھب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قسم کھا لے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کردے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں! ہر تند خو، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر، اور محمد بن عیسٰے نے بیان کیا ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا۔ کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام المومنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھوڑ دیں ورنہ انہیں دنیا بند کردوں گا۔ ام المومنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں۔ ام المومنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عرصہ گذر گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إلى نذري. فلما طال ذلك على ابن الزبير كلم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة وقال لهما: أنشدكما بالله لما أدخلتماني على عائشة فإنها لا يحل لها أن تنذر قطيعتي. فأقبل به المسور وعبد الرحمن مشتملين بأرديتهما حتى استأذنا على عائشة فقالا: السلام عليك ورحمة الله وبركاته أندخل؟ قالت عائشة: ادخلوا. قالوا كلنا؟ قالت: نعم ادخلوا كلكم. ولا تعلم أن معهما ابن الزبير، فلما دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق عائشة وطفق يناشدها ويبكي، وطفق المسور وعبد الرحمن يناشدانها إلا ما كلمته وقبلت منه ويقولان: إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عما قد علمت من الهجرة فإنه لا يحل المسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال. فلما أكثروا على عائشة من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما وتبكي وتقول: إني نذرت والنذر شديد. فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير وأعتقت في نذرها ذلك أربعين رقبة وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي حتى تبل دموعها خمارها.

۱۰۱۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

فرمادیں، ام المومنین نے فرمایا ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بارے میں سفارش نہیں مانوں گی۔ اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی۔ جب یہ قطع تعلق ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا۔ تو آپ نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو۔ کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ میرے ساتھ صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں۔ چنانچہ مسور اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما دونوں اپنی چادروں میں لپٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے کر آئے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اور عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آجاؤ۔ انہوں نے عرض کی ہم سب! فرمایا، ہاں، سب آجاؤ۔ ام المومنین کو اس کا علم نہیں تھا۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب یہ حضرات اندر آگئے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے۔ اور ام المومنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ اور رونے لگے۔ (کہ معاف کر دیں آپ ام المومنین کے بھانجے تھے) مسور اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المومنین کو اللہ کا واسطہ دینے لگے۔ کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں۔ اور انہیں معاف کر دیں! ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے۔ اور یہ کہ اس میں نقصان ہے۔ تو ام المومنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں۔ اور رونے لگیں۔ اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھالی ہے! اور قسم کا معاملہ سخت ہے۔ لیکن یہ حضرات مسلسل اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ام المومنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی اور اپنی اس قسم (کو توڑنے) کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں۔ اور آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

۱۰۱۰ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ ؕ

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ ؕ

۱۰۱۱۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیثی نے اور انہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق توڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

بَابُ ۶۱۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصٰى وَقَالَ كَعْبٌ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً ؕ

۶۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق توڑنے کا جواز۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کر دی تھی۔ اور آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ غَضَبَكِ. قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ. وَاِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ اُهَاجِرُ اِلَّا اسْمَكَ ؕ

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ یہ آپ کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی جی ہاں۔ لیکن میں آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی (آپ کا تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے)

بَابُ ۶۲۰ هَلْ يَزُوْرُ صَاحِبَهٗ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ؕ

۶۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جا سکتا ہے یا صبح شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں معمر نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ: قَالَ إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ ۞

بَابُ ۶۲۱ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ: وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ ۞

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ ۞

بَابُ ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ ۞

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا الْإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنحضور کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱- ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے لئے گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھانا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا۔

۱۰۱۴- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذاء نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھانا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنحضور نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔

۶۲۲- جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبائش کی۔

۱۰۱۵- ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیبا کا بنا ہوا دبیز اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وفد جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں۔ آنحضور نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جسکا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہونا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنحضور نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

تو آپ ... اسے لیکر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آنحضور نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بارے میں آپ اس سے پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ (کہ اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔) آنحضور نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ (بیچ کر) مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

بَابُ ۶۲۳ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ. وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ! ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۰۱۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔ تو پھر (جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو) آنحضور نے فرمایا کہ اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ (حلف) کی کوئی اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور نے خود قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔[1]

[1] حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں "حلیف" کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کا جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

بَابُ ۶۲۳ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ. وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

۶۲۴۔ مسکرانا اور ہنسنا فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کہی تو میں ہنس دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ.... وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.

۱۰۱۸۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور طلاق قطعی دی۔ اس کے بعد ان سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ لیکن، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کر لیا۔ لیکن، واللہ ان کے پاس تو پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بتایا۔ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن العاص کے صاحبزادے حجرہ کے دروازے پر تھے۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ...... کو آواز دے کر کہنے لگے۔ کہ آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہ آنحضور کے سامنے کس طرح کی۔ بات کہتی ہے۔ اور حضور اکرم نے تبسم کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ غالباً تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اسوقت تک ممکن نہیں ہے۔ جبتک تم ان کا (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا) مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزا نہ چکھ لیں۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ

۱۰۱۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے۔ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے۔ ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضور کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں۔ آپ سے سوالات کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں۔ ان کی آواز بھی آنحضور کی آواز کے مقابلہ میں بلند تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ. قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ.

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضور نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضور اس وقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آنحضور نے فرمایا ان پر مجھے حیرت ہوئی۔ جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضور سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضور نے فرمایا ہاں۔ اے ابن خطاب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آتا ہوا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ (غزوہ کے موقع پر)، تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کر لیں۔ آنحضور نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمسان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضور ہنس دیئے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں حمید بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رمضان میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی۔ آنحضور

لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی۔ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضور نے فرمایا۔ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح (ٹوکرا نما) ایک پیمانہ تھا۔ آنحضور نے فرمایا۔ پوچھنے والا کہاں ہے؟ جاؤ، اسے صدقہ کر دینا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں؟ بخدا مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضور ہنس دیئے۔ اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر تمہی لے لو۔

١٠٢٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

۱۰۲۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی۔ جس کا حاشیہ دبیز تھا۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضور کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمایئے۔ اس وقت میں نے آنحضور کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیئے پھر آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

١٠٢٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

۱۰۲۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، آنحضور نے (اپنے پاس اپنی مخصوص مجلس میں آنے سے) کبھی نہیں روکا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضور سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضور نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات عطا فرما اور ہدائت کرنے والا اور خود ہدائت پایا ہوا بنا۔

١٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

۱۰۲۴۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ، فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ.

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ.

بَابُ ۶۲۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ.

غسل واجب ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے تو اس پر غسل واجب ہے، اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے! آنحضور نے فرمایا، پھر بچہ (ماں کی صورت سے) مشابہ کس طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمرو نے خبر دی۔ ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا ہو۔ آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آنحضور اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی بارش کا قحط پڑ گیا ہے۔ اپنے رب سے سیرابی کی دعا کیجئے آنحضور نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر آپ نے بارش کی دعا کی اتنے میں بادل اٹھا۔ اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑھے اور بارش ہونے لگی۔ یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی۔ سلسلہ ٹوٹتا ہی نہ تھا چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے (اگلے جمعہ کو) کھڑے ہوئے۔ آنحضور خطبہ دے رہے تھے۔ اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے۔ اپنے رب سے آپ دعا کریں کہ اب بارش بند کر دے۔ آنحضور نے فرمایا اے اللہ، ہمارے چاروں طرف بارش ہو۔ ہم پر نہ ہو۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹنے لگا۔ بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے لگی۔ اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضور کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ"۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

۱۰۲۷۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتی یکون صدیقا وان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا۔

۱۰۲۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا شبہ سچ بِر (بھلائیوں) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور بِر جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ صدیق (بہت سچا) ہو جاتا ہے۔ اور بلا شبہ جھوٹ فجور (برائی) کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فجور جہنم کی طرف، اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اسے بہت جھوٹا (کذاب) لکھ دیا جاتا ہے

۱۰۲۸۔ حدثنا ابن سلام اسماعیل بن جعفر عن ابی سھیل نافع بن مالک بن ابی عامر عن ابیہ عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اٰیة المنافق ثلاث: اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

۱۰۲۸۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے۔ اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

۱۰۲۹۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا جریر حدثنا ابو رجاء عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رأیت رجلین اتیانی قالا الذی رأیتہ یشق شدقہ فکذاب یکذب بالکذبة تحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ الی یوم القیامة۔

۱۰۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے۔ (شب معراج میں)، انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا۔ وہ بڑا ہی جھوٹا تھا۔ ایک جھوٹ کو لیتا تھا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا۔ اس کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک کیا جاتا رہے گا۔

باب ۶۲۶ فی الھدی الصالح

۶۲۶۔ اچھے طور طریق کے بارے میں۔

۱۰۳۰۔ حدثنا اسحاق بن ابراھیم قال قلت لابی اسامة حدثکم الاعمش سمعت شقیقا قال سمعت حذیفة یقول: ان اشبہ الناس دلا وسمتا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اھلہ اذا خلا۔

۱۰۳۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہ میں نے شقیق سے سنا۔ کہا کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ بلا شبہ تمام لوگوں میں اپنی چال ڈھال اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک (کی یہ کیفیت تھی) ہمیں یہ معلوم کہ وہ اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے تو کیا کیفیت ہوتی تھی۔

۱۰۳۱۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة عن مخارق سمعت طارقا قال قال عبد اللہ: ان احسن الحدیث کتاب اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۳۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مخارق نے انہوں نے طارق سے سنا کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بلا شبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

باب ٦٢٧ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ: أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ.

باب ٦٢٨ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ.

١٠٣٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ

۱۰۳۲ - تکلیف پر صبر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلا شبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلا حساب دیتا ہے۔"

۱۰۳۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے، ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو سن کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں معاف کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تقسیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضور پر اس کی یہ بات بڑی شاق گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضور کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا

۶۲۸ - جس نے دو بدو کسی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۴ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بنائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضور کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کرتا ہوں۔ واللہ! میں اللہ کو

نَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً ۔

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَابْنُ اَبِیْ عُتْبَةَ مَوْلٰی اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰی شَيْئًا يَكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ ۔

۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبداللہ نے سنا۔ ابی عتبہ انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

بَابُ ۶۲۹ مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ بِغَيْرِ تَاْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ ۔

۶۲۹۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو بلا تاویل کافر کہا تو وہ خود ویسا ہی ہے جیسا کہ اُسنے کہا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۳۶۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی، انہیں یحیٰی بن کثیر نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کہتا ہے کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر (بہرحال) لاگو ہوتا ہے اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ اُن سے عبداللہ بن یزید نے، انہوں نے ابوسلمہ سے سُنا۔ اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ۔

۱۰۳۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن دینار نے۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ رَمٰی مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ ۔

۱۰۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوقلابہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جس کی اس نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی۔ تو اُسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

بَابُ ۶۳۰ مَنْ لَّمْ يَرَ اِكْفَارَ مَنْ قَالَ

۶۳۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ دکسی مسلمان)

ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا. وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(کو کافر کہنا) تاویل کے ساتھ یا لاعلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

١٠٣٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلٰوةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا.

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انہیں یزید نے خبر دی انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھاتے انہوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے۔ اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اونٹنیوں سے خود پانی لاتے ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں۔ کہ میں منافق ہوں آنحضورؐ نے فرمایا۔ اے معاذ، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا (جب امام ہو تو) سورہ اقرا، والشمس وضحاہا، اور سبح اسم ربک الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

١٠٤٠. حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

۱۰۴۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں ابو المغیرہ نے خبر دی ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزیٰ کی کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیئے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

١٠٤١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَاِلَّا فَلْيَصْمُتْ ؕ

کہا، آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تمہیں منع کرتا ہے۔ کہ تم اپنے آباء واجداد کی قسم کھاؤ۔ پس اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے۔ تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

بَابُ ۶۳۱ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ

۶۳۱۔ اللہ کے معاملہ میں غصہ اور شدت کا جواز۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کفار اور منافقین سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا بَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ ؕ

۱۰۴۲۔ ہم سے بسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے قاسم نے اور اُن سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے۔ اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ جس پر تصویریں تھیں۔ آنحضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے پردہ لیا۔ اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المومنین نے بیان کیا۔ کہ آنحضور نے فرمایا: قیامت کے دن ان لوگوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ؕ

۱۰۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں صاحب کی وجہ سے نہیں پڑھتا۔ کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ بیان کیا کہ اس دن ان صاحب (امام) کو نصیحت کرنے میں آنحضور کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا ایسا میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض دور کرنے والے ہیں۔ (نماز باجماعت پڑھنے سے) پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں مریض بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ اللّٰهَ حِيَالَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلَاةِ ؕ

۱۰۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ آپ نے مسجد میں قبلہ کی جانب منہ کا بلغم دیکھا۔ پھر آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔ اور غصہ ہوئے۔ پھر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ

۱۰۴۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ انہیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن نے خبر دی۔ انہیں منبعث کے مولا یزید نے خبر دی

مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

بَابُ ۶۳۲ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ. الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (راستے میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو) کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا. سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو. پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو. اس کا اعلان کرو. پھر اسے اپنے اوپر خرچ کرو لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو. پوچھا یا رسول اللہ. گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو. کیونکہ وہ یا تمہارے بھائی کی یا پھر بھیڑیے کی. پوچھا یا رسول اللہ اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضورؐ ناراض ہوئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا. پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض. اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں. اور اس کا پانی ہے. بالآخر وہ ... خود اپنے مالک کو پالے گا. اور مکی نے بیان کیا اس سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی. ح. مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی. ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی. ان سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی. کہا کہ مجھ سے کہا کہ مجھ سے عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی. ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) کھجور کی شاخوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجرہ کی طرح بنا لیا تھا. پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے. اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں نماز پڑھی. پھر سب لوگ ایک رات آئے اور ٹھہرے رہے. لیکن آپ گھر ہی میں رہے. اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے. لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں پھینکیں تو آنحضورؐ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل (کہ نفل نماز تم میری اقتدا میں اتنے ذوق شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر) مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے. اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو. کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے. جو گھر میں پڑھی جائے.

۶۳۲- غصہ سے پرہیز. اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے "اور جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں. اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں. تو معاف کر دیتے ہیں. اور جو خرچ کرتے ہیں. خوش حالی اور تنگ حالی میں. اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں

عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

کو معاف کرنے والے۔ اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

۱۰۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو پچھاڑ دیا کرے۔ بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ ۔

۱۰۴۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے ... ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضور کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" (اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ راندہ درگاہ شیطان سے) کہہ لے! صحابہ نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۴۸۔ يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِيْ قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ ۔

۱۰۴۸۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوبکر نے خبر دی، آپ ابن عیاش ہیں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضور نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضور نے فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔

بَابُ ۶۳۳ الْحَيَاءِ

۶۳۳۔ حیاء

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ صَحِيْفَتِكَ ۔

۱۰۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابو السوار عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیاء سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے حیاء سے سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن

بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ٭

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ٭

بَاب ۶۲۴ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

بَاب ۶۲۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ ٭

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ ٭

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ. فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ

ابوسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔ ۔ ۔ ۔ ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گویا وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کہ حیاء ایمان میں سے ہے

۱۰۵۱۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولی قتادہ نے، ابوعبداللہ (مصنف رحمۃ اللہ) نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔

۶۲۴۔ جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربعی بن خراش نے، ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام انبیاء کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ، جب حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۶۲۵۔ دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے حق بات سے حیاء نہ کی جائے۔

۱۰۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ، اللہ حق بات سے حیاء نہیں کرتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضور نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی دیکھے۔

۱۰۵۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی ہے۔ جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے

شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ. وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

(جس کی مثال مومن سے دی گئی ہے) لیکن چونکہ میں نوجوان تھا. اس لئے حیا آئی (دیکھتے ہوئے) پھر آنحضور نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ سے روایت ہے. ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی. ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح. اور یہ اضافہ کیا ہے. کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا..

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا.

۱۰۵۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی. انہوں نے ثابت سے سنا. اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا. آپ نے بیان کیا. کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضور کیلئے پیش کیا. اور عرض کی کیا آنحضور کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں. وہ کتنی بے حیا تھی. انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں. انہوں نے اپنے آپ کو آنحضور کیلئے پیش کیا.

بَابُ ۶۳۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ.

۶۳۶- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو. حضور اکرم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرتے تھے.

۱۰۵۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۱۰۵۶- مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی. ان سے نضر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی. انہیں سعید بن ابی بردہ نے. انہیں ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا. کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا. انہیں خوشخبری سنانا. برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا. ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی. یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں. جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے. اور اسے "بتع" کہا جاتا ہے. اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے. اور اسے "مزر" کہا جاتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے.

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا.

۱۰۵۷- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی. ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی. ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا. انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا. کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. آسانی پیدا کرو. تنگی نہ پیدا کرو. لوگوں کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو.

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۱۰۵۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی. ان سے مالک نے ان سے ابن

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ ❊

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضور اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضور اکرم نے اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت وحد کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضور اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ارزق بن قیس نے بیان کیا کہ اہواز میں ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابوبرزہ۔ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز قضا کی ہمارے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ ڈالی۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی ناگوار بات نہیں کہی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپ نے بیان کیا۔ کہ آپ آنحضور کی صحبت میں رہے تھے۔ اور آپ نے آنحضور کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ❊

۱۰۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ ح۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

بَابُ ۶۳۷ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ ❊

۶۳۷۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل وعیال کے ساتھ ہنسی مذاق

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے

اَبُوالتَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اِنْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ۔

ابوالتیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے ”یا ابا عُمیر مافعل النغیر (بلبل) نے کیا کیا۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِیْ صَوَاحِبُ یَلْعَبْنَ مَعِیَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ یَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَیُسَرِّبُهُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیَ ۔

۱۰۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں۔ جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضور اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ پھر آنحضور انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

باب ۶۳۸ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ. وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اِنَّا لَنَكْشِرُ فِیْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ وَاِنَّ قُلُوْبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۶۳۸۔ لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهٗ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ. فَقُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهٗ فِی الْقَوْلِ فَقَالَ اَیْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ ۔

۱۰۶۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے اندر بلالو، بہت ہی برا ہے یہ شخص (ابن العشیرہ یا اخوۃ العشیرۃ کے الفاظ فرمائے۔ راوی کو شک تھا) جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضورؐ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے۔ جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَهٗ اَقْبِیَةٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: خَبَاْتُ

۱۰۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علیہ نے خبر دی۔ انہیں ایوب نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں دیبا کی چند قبائیں آئیں۔ ان میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آنحضور نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک مخرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی۔ جب مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ یہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی۔ ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هٰذَا لَكَ. قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ.

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضور نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو وہ کپڑا دکھایا تھا مخرمہ رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی۔ اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطہ سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئیں۔

بَابٌ ۶۳۹ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ

۶۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا۔ اور معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

بَابٌ ۶۴۰ حَقِّ الضَّيْفِ

۶۴۰۔ مہمان کا حق

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ.

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضور نے فرمایا پھر ایسا نہ کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بلا روزے بھی رہو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم سے ملاقات کا لئے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھو۔ کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہر ہفتے تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ اور آپ نے ایسا ہی کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضور نے فرمایا کہ آدھی زندگی کا روزہ۔

بَابٌ ٦٤١ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، وَقَوْلِهِ: ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

٦٤١۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ابراہیم کے مہمان، جن کی عزت کی گئی۔"

١٠٦٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔

١٠٦٧۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیئے۔ اس کی خاطر تواضع ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تکلیف ہو۔

١٠٦٨ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

١٠٦٨۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہیئے۔ ورنہ خاموش رہنا چاہیئے۔

١٠٦٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

١٠٦٩۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

١٠٧٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

١٠٧٠۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن حبیب نے ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں (غزوے وغیرہ کیلئے) بھیجتے ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض قبیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے۔ آنحضور کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضور نے اس پر ہم سے فرمایا کہ جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو مہمان کے مناسب ہے۔ تو اسے قبول کر لو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو ان پر ضروری ہے۔

١٠٧١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

١٠٧١۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں

سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

باب ۶۴۲ صنع الطعام والتكلف للضيف.

۱۰۷۲ حدثنا محمد بن بشار حدثنا جعفر بن عون حدثنا أبو العميس عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء فزار سلمان أبا الدرداء فرأى أم الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك؟ قالت: أخوك أبو الدرداء ليس له حاجة في الدنيا. فجاء أبو الدرداء فصنع له طعاما فقال كل فإني صائم. قال ما أنا بآكل حتى تأكل فأكل فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء يقوم فقال نم فنام ثم ذهب يقوم فقال نم فلما كان آخر الليل قال سلمان قم الآن قال فصليا فقال له سلمان: إن لربك عليك حقا ولنفسك عليك حقا ولأهلك عليك حقا فأعط كل ذي حق حقه فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم: صدق سلمان. أبو جحيفة وهب السوائي يقال وهب الخير.

۶۴۲۔ مہمان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرائی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ تو ام درداء رضی اللہ عنہا کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا۔ اور پوچھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو درداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جبتک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو درداء رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سو جائیے۔ پھر جب آخر رات ہوئی۔ تو فرمایا کہ اب اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سارے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابوجحیفہ وہب السوائی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

باب ۶۴۳ ما يكره من الغضب والجزع عند الضيف.

۱۰۷۳ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد الجريري عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما أن أبا بكر تضيف رهطا فقال لعبد الرحمن دونك

۶۴۳۔ مہمان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۳۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالاعلی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعثمان نے ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا۔ کیونکہ نبی کریم

أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوْا فَقَالُوْا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اطْعَمُوْا قَالُوْا مَا نَحْنُ بِآكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوْا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِي وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُوْنَ: وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ، هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللهِ الْأُوْلٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا۔

بَابُ ۶۴۴ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهٖ لَا آكُلُ حَتّٰى تَأْكُلَ فِيْهِ حَدِيْثُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۷۴ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهٗ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهٗ فَأَمْسٰى

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔ میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ما حضر مہمانوں کے پاس لائے اور کہا کہ تناول فرمائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہوگئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا ہیں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمٰن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق۔ میں تمہارے متعلق قسم کھالی ہے۔ کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا۔ کہ عبدالرحمٰن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی۔ کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس، آپ حضرات ہماری میزبانی سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمٰن) کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا۔ اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

۶۴۴۔ مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے ابوعثمان نے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک مہمان یا کئی مہمان لیکر آئے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

والدہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے مہمان یا مہمانوں کو کھانے سے روکے رکھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا تم نے ان کے لیے، کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی۔ کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا۔ اے نالائق ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی۔ کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شیطانی کام تھا۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھایا (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی) یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ (کھانا) ہے۔ جب ہم نے کھانا کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضور نے بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔

بَابُ ۶۴۵ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

۶۴۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا ابتدا کرے۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا بشیر بن یسار نے، ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ وہیں قتل کر دیئے گئے۔ پھر عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے صاحبزادے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے مقتول ساتھی (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ یحییٰ نے (اس کا مقصد یہ) بیان کیا تاکہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کی میت کے حقدار اپنے میں سے پچاس آدمیوں قسم کھلوا کر ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلوا کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا. اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ.

(اور جھوٹے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو آنحضور نے انہیں دیت میں دیئے تھے۔) ایک اونٹنی میں نے دیکھی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ (مربد) گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے یحییٰ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے "مع رافع بن خدیج" کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضور نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا۔ کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

بَابُ ۶۴۶ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

وَقَوْلِهِ: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا

۶۴۶۔ شعر رجز اور حدی خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "شاعروں کی اتباع بے راہ رو لوگ کرتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا۔ اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (فی کل

أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ.

وادی ہیمون کا مفہوم یہ ہے کہ) ہر لغو میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

۱۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہیں مروان بن حکم نے خبر دی۔ انہیں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

۱۰۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے۔ کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور آپ گر پڑے۔ اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہوگئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہوگئی ہو۔ اور جو کچھ
تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے سچا کلام لبید رضی اللہ عنہ کا ہے۔ "ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے" اور قریب تھا امیہ بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ: قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

۱۰۸۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے اور ہم نے رات میں بھی سفر کیا۔ مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ رجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے ؎

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ
پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف
کر دے اور جب (دشمن سے) سامنا ہو تو
ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سکینت نازل فرما۔
جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود
ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا عامر بن الاكوع فقال يرحمه الله فقال رجل من القوم وجبت يا نبي الله لو امتعتنا به قال فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ثم ان الله فتحها عليهم فلما امسى الناس اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون؟ قالوا على لحم، قال على اي لحم؟ قالوا على لحم حمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهرقوها واكسروها، فقال رجل يا رسول الله او نهريقها ونغسلها قال او ذاك فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه قصر فتناول به يهوديا ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر فمات منه فلما قفلوا قال سلمة رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم شاحبا فقال لي: ما لك؟ فقلت: فدى لك ابي وامي زعموا ان عامرا حبط عمله قال من قاله؟ قلت قاله فلان وفلان واسيد بن الحضير الانصاري، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي نشا بها مثله۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ اونٹوں کو کون ہنکا رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش ہمارے لئے انہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ پھر ہم خیبر آئے اور اس کا محاصرہ کیا۔ دوران محاصرہ میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی۔ جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگہ جگہ آگ روشن کی۔ آنحضور نے دریافت فرمایا۔ یہ آگ کیسی ہے۔ کس کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضور نے دریافت فرمایا۔ کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرم نے فرمایا۔ گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ۔ یا ہم گوشت تو پھینک دیں، اور برتن (توڑنے کے بجائے) دھولیں؟ آنحضور نے فرمایا یوں ہی کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کر لی تھی تو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر لگی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضور نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی۔ آنحضور پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں، لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عامر کے اعمال اکارت گئے۔ (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی) آنحضور نے دریافت فرمایا۔ یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی فلاں فلاں اور اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضور نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضور نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔ وہ تو دل سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہو گی۔

١٠٨١- حدثنا مسدد حدثنا اسماعيل حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم على بعض نسائه ومعهن ام سليم فقال، ويحك يا انجشة رويدك سوقا بالقوارير قال ابو قلابة، فتكلم النبي صلى الله عليه وسلم بكلمة لو تكلم بعضكم لعبتموها عليه قوله

۱۰۸۱- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے موقع پر) اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضور نے (سواری ہانکنے والے سے) فرمایا، افسوس، انجشہ! شیشے (عورتوں سے تشبیہ ہے) کو آہستگی اور نرمی سے لے چلو۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسے کلمہ کا استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر نکتہ چینی کرو۔ یعنی آنحضور کا یہ ارشاد کہ شیشے

سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ ۔

کو نرمی و آہستگی سے لے چلو۔

بَاب ٦٤٧ . هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

٦٤٧ ۔ مشرکوں کی ہجو

١٠٨٢ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ ! فَقَالَ حَسَّانُ : لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

١٠٨٢ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ؐ نے فرمایا کہ (قریش کی ہجو میں) میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اس طرح نکال دوں گا۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا بھلا نہ کہو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

١٠٨٣ . حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِيْ سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذَالِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ :

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهٖ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِيْنَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

١٠٨٣ ۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے۔ انہیں ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے تھے۔ سنا کہ آنحضور ؐ نے فرمایا۔ تمہارے بھائی نے کوئی بری بات نہیں کی۔ آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہا (اپنے اشعار میں)

"ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے۔ ہمیں انہوں نے گمراہی کے بعد ہدایت کا رستہ دکھایا۔ چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ آنحضور ؐ نے جو کچھ کہا وہ واقع ہوگا۔ وہ رات اس طرح گذارتے ہیں کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے۔ (یعنی جاگ کر) جبکہ کافروں کا بار ان کی خوابگاہیں اٹھاتے رہتی ہیں۔"

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطے سے کی۔ اور زبیدی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

١٠٨٤ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ

١٠٨٤ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے۔ ان سے ابن

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ۔

۱۰۸۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ ۔

بَابُ ۶۴۸ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ ۔

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ۔

۱۰۸۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ۔

بَابُ ۶۴۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَعَقْرٰى حَلْقٰى ۔

۱۰۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا

شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابوہریرہ، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضور نے فرمایا۔ حسان، ہوں، رسول اللہ کی طرف سے جواب دو۔ اے اللہ، روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد کر۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (میں نے آنحضور سے یہ سنا ہے)

۱۰۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان کی ہجو کرو (یعنی مشرکین قریش کی)، یا آنحضور نے ھاجھم کے الفاظ فرمائے) جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۶۴۸۔ اس کی کراہت کہ انسان شعر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور وہ اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے اسے روک دے۔

۱۰۸۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسٰی نے حدیث بیان کی۔ انہیں حنظلہ نے خبر دی انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرلے اور کھالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے۔

۶۴۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تمہارے گرد آلود ہوں۔ عقریٰ، حلقیٰ۔

۱۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد، میں نے کہا کہ بخدا جب تک آنحضور نہ اجازت دیں۔ میں اجازت نہ دوں گی۔ کیونکہ ابوالقعیس کے

الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِيْ امْرَاَتُهٗ قَالَ: ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ٭

کے بھائی نے مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ تمہارے ہاتھ گرد آلود ہوں عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رضاعت سے ان سب چیزوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ فَرَاٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً لِاَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: عَقْرٰى حَلْقٰى لُغَةُ قُرَيْشٍ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِيْ الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا ٭

۱۰۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر مغموم و رنجیدہ کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ حائضہ ہو گئیں تھیں۔ آنحضور نے ان سے فرمایا عقری حلقی، یہ قریش کی زبان ہے۔ تم ہمیں روک دو گی! پھر دریافت فرمایا۔ کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ پھر چلو۔

بَابٌ ۶۵۰ مَا جَاءَ فِيْ زَعَمُوْا

۶۵۰۔ یہ کہنا کہ "لوگوں کا خیال ہے" کے متعلق حدیث۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ...... عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ .... تَقُوْلُ: ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ٭

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضورؐ نے دریافت کیا۔ کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ام ہانی، خوش آمدید۔ جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھی تھیں آپ اس وقت ایک کپڑے میں جسم مبارک کو لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فراغت ہو گئی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے بھائی (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے۔ جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی فلاں ہبیرہ کو! آنحضور نے فرمایا! ام ہانی جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نماز چاشت کی تھی۔

باب ۶۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

١٠٩١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ، ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

١٠٩٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

١٠٩٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ. كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

١٠٩٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ.

١٠٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ

"ویلک" کہنے کے بارے میں حدیث

۱۰۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیلئے ایک اونٹنی ہانکتے لئے جا رہے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (ویلک) دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہنکائے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ایوب نے ابوقلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی ہوگی)۔ آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس (ویحک) اے انجشہ شیشے کے ساتھ آہستہ چلو۔

۱۰۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد نے ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ (یہ فرمایا) اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ بس تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور ضحاک نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ مَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے۔ بنی تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا۔ یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ افسوس۔ اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا۔ تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضورؐ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس کے (قبیلہ میں) ایسے لوگ ہوں گے۔ کہ تم ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھو گے۔ اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھو گے۔ لیکن وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے۔ جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل میں دیکھا جائے گا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی لکڑی پر دیکھا جائیگا۔ تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملیگا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان) تیر لید اور خون کو پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہترین جماعت کی مخالفت میں اٹھیں گے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا۔ جسکا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یا (فرمایا کہ) گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں پیشین گوئی ہے) جنگ کی تھی۔ مقتولین میں تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا گیا۔ جو حضور اکرم نے بیان کی تھیں۔

۱۰۹۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے [illegible]ن کی ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس (کیا بات ہوئی؟) انہوں نے عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے لو۔ اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کسی اور کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سارے مدینہ میں مجھ

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ ۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ ، قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ۔ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ

سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہوگا۔ آنحضورؐ اس پر ہنس دیئے۔ اور آپؐ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ فرمایا تمہی لے لو۔ اس کی تابعت یونس نے زہری کے واسطہ سے کی۔ اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہ اور ان سے زہری نے ،، ویلک ،، (ویحک کے بجائے)

۱۰۹۷۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے کہا، یا رسول اللہ ہجرت کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، افسوس، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اس کا صدقہ ادا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں فرمایا کہ پھر سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں جانے دے گا۔

۱۰۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے واقد بن محمد بن زید نے، انہوں نے ان کے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افسوس (ویلکم۔ ویحکم) شعبہ نے بیان کیا کہ شک ان کے شیخ (واقد بن محمد کو) تھا۔ میرے بعد تم کافر نہ ہو جاؤ۔ تاکہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ اور نضر نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا، ،،ویحکم،، اور عمر بن محمد نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا کہ ،، ویلکم ،، (شک کے ساتھ)

۱۰۹۹۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، اُن کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا افسوس (ویلک) تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، پھر تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ ہم نے عرض کی اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں، ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام وہاں سے گزرے وہ میرے ہم عمر تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی۔ جب تک قیامت قائم نہ ہو

الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۵۲ عَلَامَةِ حُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ.

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۰۱۔ حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ

ہو جائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قتادہ کے واسطہ سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۲۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے اعمش کے واسطہ سے کی۔ ان سے ابو وائل نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے کی۔

۱۱۰۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ۔

بَابُ ۶۵۳ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ ۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ: قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ؟ قَالَ الدُّخُّ. قَالَ: اخْسَأْ ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ: اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ. قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. طَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ

جس سے محبت رکھتے ہو۔

۶۵۳۔ کسی کا کسی کو دھتکارنا

۱۱۰۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ابو رجاء سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: میں نے اس وقت اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ بولا "الدخ" آنحضور نے فرمایا، دور ہو جا۔

۱۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی۔ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے۔ آنحضور نے دیکھا کہ وہ چند بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ آنحضور کی آمد کا اسے احساس نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا۔ کیا تم گواہی دیتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آنحضور کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ امیوں کے (عربوں کے) رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضور نے اس پر اسے دفع کر دیا۔ اور فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ پھر ابن صیاد سے آپ نے پوچھا۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے آنحضور نے فرمایا تمہارے لئے معاملہ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا میں نے تمہارے لئے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے! اس نے کہا کہ وہ "الدخ" ہے۔ آنحضور نے فرمایا دور ہو، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اجازت دیں گے۔ کہ اسے قتل کر دوں! آنحضور نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس پر غالب نہیں ہوا جا سکتا اور اگر یہ دجال نہیں ہے۔ تو اسے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔ سالم نے بیان کیا۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر اس کھجور کے باغ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ آنحضور چاہتے تھے۔ کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر کسی بہانے ابن صیاد کی کوئی بات سنیں۔

فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، وَهُوَ اسْمُهُ، هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

باب ٦٥٤ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ.

١١٠٦ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ.

باب ٦٥٥ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ.

ابن صیاد ایک مخملی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنحضور کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمد آرہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہوگیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی نشانی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ کانا نہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرحبا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرحبا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالتیاح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور نے فرمایا کہ مرحبا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آگیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کچھ ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں۔ جس سے ہم جنت میں داخل ہوجائیں۔ اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال) کو دو۔ اور دبا، حنتم، نقیر اور مزفت میں نہ پیو۔

باب ۶۵۵ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَادِرُ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ۞

۱۱۰۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ۞

۱۱۰۸ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

بَابٌ ۶۵۶ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي ۞

۶۵۶ - یہ نہ کہنا چاہیئے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي ۞

۱۱۰۹ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ ۞

۱۱۱۰ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابو امامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے[1] اس روایت کی متابعت عقیل نے کی۔

بَابٌ ۶۵۷ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۞

۶۵۷ - زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُوْ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ۞

۱۱۱۱ - ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضہ میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ ۞

۱۱۱۲ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور (عنب) کو "کرم" نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ کی نامرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

[1] "خبثت نفسی" اور "لقست نفسی" کا مفہوم ایک ہی ہے لیکن پہلے میں لفظی قباحت و شناعت بھی پائی جاتی ہے، اس لیے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیئے اس کے بجائے مہذب الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرنی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان بھدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

باب ۶۵۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا.

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

باب ۶۵۹ قَوْلِ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ.

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ.

باب ۶۶۰ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ

۶۵۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "کرم" مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پچھاڑ دینے والا تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی سرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ "جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔"

۱۱۱۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگور کو) "کرم" کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹ - کسی شخص کا کہنا کہ "میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں" اس روایت میں زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا سعد رضی اللہ عنہ کے میں نے آنحضورؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیر مارو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوۂ احد کے موقعہ پر فرمایا۔

۶۶۰ - کسی کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماؤں کو قربان کیا۔

۱۱۱۵ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ منورہ کے لیے) روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضورؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضورؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی،

اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ؛

یا نبی اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چوٹ آئی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضورؐ و ام المؤمنین کے لیے کجاوہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ "لوٹنے والے، توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے" آنحضورؐ اسے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۶۶۱ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

۶۶۱ ۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

۱۱۱۶ ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمھاری کنیت "ابوالقاسم" نہیں ہونے دیں گے اور نہ کرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضورؐ کو دی، تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

* * * *

باب ۶۶۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۶۶۲ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ؛

۱۱۱۷ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہؓ نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرمؐ سے نہ پوچھ لیں ہم اس نام پر تمہاری کنیت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ؛

۱۱۱۸ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۹۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان قال سمعت ابن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقالوا لا نكنيك بأبي القاسم ولا ننعمك عينا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال اسم ابنك عبد الرحمن۔

۱۱۱۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم تمھاری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور نہ تمھیں اس پر خوش ہونے کا موقع دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

باب ۶۶۳ اسم الحزن

۶۶۳۔ "حَزْن" نام رکھنا۔

۱۱۲۰۔ حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبيه أن أباه جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ما اسمك؟ قال: حزن، قال: أنت سهل، قال: لا أغير اسما سمانيه أبي. قال ابن المسيب: فما زالت الحزونة فينا بعد۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ان کے والد مسیب (رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ کے والد (حزن بن ابی وہب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ حَزْن، (یعنی سختی و قساوت سہل کی ضد) آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی نرمی) ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں تبدیل نہیں کروں گا ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں بعد تک سختی باقی رہی

۱۱۲۱۔ حدثنا علي بن عبد الله ومحمود قالا حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبيه عن جده بهذا۔

۱۱۲۱۔ علی بن عبداللہ و محمود۔ عبدالرزاق معمر۔ زہری، ابن مسیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

باب ۶۶۴ تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال أتي بالمنذر بن أبي أسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه وأبو أسيد جالس فلها النبي صلى الله عليه وسلم بشيء بين يديه فأمر أبو أسيد بابنه فاحتمل من فخذ النبي صلى الله عليه وسلم فاستفاق النبي صلى الله عليه وسلم فقال أين الصبي فقال أبو أسيد قلبناه يا رسول الله قال ما اسمه قال فلان قال ولكن اسمه المنذر فسماه يومئذ المنذر۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آنحضورؐ نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرمؐ کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے (اور بچہ کی طرف سے توجہ ہٹ گئی)، ابواسید رضی اللہ عنہ نے بچے کے متعلق حکم دیا اور آنحضورؐ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر جب آنحضورؐ متوجہ ہوئے تو بچہ کو نہیں دیکھا اور دریافت فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہؐ ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضورؐ نے پوچھا۔ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، بلکہ اس کا نام "منذر" ہے چنانچہ اسی دن آنحضورؐ نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا محمد

۱۱۲۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ؞

انھیں شعبہ نے انھیں عطاء بن ابی میمونہ نے، انھیں ابو رافع نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام "برّہ" تھا۔ کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں، چنانچہ آں حضورؐ نے ان کا نام زینب رکھا۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ ؞

۱۱۲۴ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں عبدالحمید بن جبیر نے، انھیں شیبہ نے خبر دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا "حزن" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ تو "سہل" ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ بعد میں بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

بَابٌ ۶۶۵ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ أَنَسٌ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ ؞

۶۶۵ ۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا یعنی صاحب زادہ کو۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ ؞

۱۱۲۵ ۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آنحضورؐ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آنحضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ؞

۱۱۲۶ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہو گی۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ

۱۱۲۷ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔ اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۱۱۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوحصین نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، اور جس نے قصداً میری طرف کوئی جھوٹ بات منسوب کی، اس نے اپنا ٹھکانا جہنم بنا لیا۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

۱۱۲۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بریدہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچے کی پیدائش ہوئی تو میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضور ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ اور ایک کھجور اپنے دہانِ مبارک میں نرم کرکے اس کے منہ میں ڈالی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر اسے مجھے دے دیا۔ یہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔ اس کی روایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

بَابُ ۶۶۶ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

۶۶۶۔ ولید نام رکھنا۔

۱۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

۱۱۳۱۔ ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی۔ ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک رکوع سے اٹھایا تو یہ دعا کی "اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے۔ اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی سختی کو نازل کر۔ اے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام جیسا قحط نازل فرما۔

بَابُ ۶۶۷ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هِرٍّ۔

۶۶۷۔ جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے کوئی حرف کم کرکے پکارا۔

اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اباہر!

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

۱۱۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى۔

سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا عائش! یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا مسافروں کے سامان کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا یا انجش! شیشوں کو لے چلنے میں آہستہ خرامی اختیار کرو۔

بَابُ ۶۶۸ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ، نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا۔

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو عمیر نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضورؐ جب تشریف لاتے تو اس سے مزاحاً فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغیر" اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضور ہمارے گھر میں ہوتے۔ آپ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۶۶۹ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ یہ کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض

فَغَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اِجْلِسْ يَا اَبَا تُرَابٍ۔

ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضورؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ یہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب آنحضورؐ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضورؐ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے "ابوتراب" اٹھ جاؤ۔

بَابُ ۶۷۰ اَبْغَضِ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ

۶۷۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہو گا۔ جو اپنا نام "ملک الاملاک" رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ، وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین ناموں (جمع کے صیغے کے ساتھ) میں اس کا نام ہو گا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ ابوالزناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

بَابُ ۶۷۱ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِلَّا اَنْ يُرِيدَ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر ابن ابی طالب چاہیں۔"

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن ابی شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کا بنا ہوا ایک کپڑا بچھا ہوا تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ آپؐ کے پیچھے سوار تھے۔ آنحضورؐ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ
أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ
الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ
خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ
الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا
الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا
بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِي
مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَ
الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ
فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ، يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ
اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَ
لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَ
يُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا
عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ
عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَ
يَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

حضرت روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن
ابی بن سلول بھی تھا۔ عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا (نفاق کے طور پر) اعلان
نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بتوں کی پرستش کرنے والے
مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے۔ مسلمان شرکا میں عبداللہ بن رواحہ رضی
اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر (آنحضور کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ
بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ اس کے بعد
حضور نے (قریب پہنچنے کے بعد انہیں) سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری
سے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انہیں پڑھ کر سنائیں
اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ میاں جو تم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم
ہے اگر واقعی وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آکر اس کی وجہ سے ہمیں تکلیف نہ
دیا کرو جو تمہارے پاس جائے بس اس سے کہہ سن لیا کرو۔ عبداللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ضرور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف
لایا کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور
یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ
اٹھا دیں، لیکن آنحضور انہیں خاموش کرتے رہے، آخر جب سب لوگ
خاموش ہو گئے تو آنحضور اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہوئے جب سعد بن
بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے تو ان سے فرمایا کہ اے سعد تم نے نہیں سنا۔
آج ابو حباب نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف
تھا۔ کہ اس نے یہ یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے میرے باپ
آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ اسے معاف فرما دیں اور اس سے
درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ
منورہ) کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) شاہی
تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عمامہ باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے
امکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا
ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا
ردعمل ہے آنحضور نے عبداللہ بن ابی کو معاف کر دیا۔ آنحضور اور آپ کے صحابہ
مشرکین اور اہل کتاب سے جیسا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر
کیا کرتے تھے۔ اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ أَذًى. وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا.

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "تم ان لوگوں سے جنھیں کتاب دی گئی ہے اذیت دہ باتیں سنوگے" دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا "بہت سے اہل کتاب خواہش رکھتے ہیں" چنانچہ حضور اکرمؐ انھیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق توجیہہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر آپ کو (جنگ کی) اجازت دی گئی جب آنحضورؐ نے غزوۂ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر سردار قریش کے قتل کئے گئے تو آنحضورؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ فتح مند اور غنیمت کا مال لیے ہوئے واپس ہوئے، ان کے ساتھ کفار قریش کے بہادر سردار قیدی کی حیثیت سے تھے۔ اب عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کہنے لگے کہ اب بات بالکل بدل گئی ہے چنانچہ اس وقت انھوں نے آنحضورؐ سے اسلام پر بیعت کی اور (بظاہر) اسلام قبول کرلیا۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

۱۱۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور ان سے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے، کہ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ نے جناب ابوطالب کو (مرنے کے بعد) کوئی فائدہ پہنچایا، وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوتے۔

بَابُ ۶۷۲ الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَدَأَ نَفَسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ.

۶۷۲۔ تعریض میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے چھوٹ مل جاتی ہے۔ اور اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک بچے کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے (اپنی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس کی جان کو سکون ہوگیا اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہوگا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا سمجھتی تھیں کہ انھوں نے سچ کہا تھا۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

۱۱۴۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بنانی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے راستہ میں حدی خواں نے حدی پڑھی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ ان آبگینوں کو آہستہ آہستہ لے چل۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

۱۱۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے، ان سے انس والیوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس

أنسٌ أنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم كان في سفرٍ وكان غلامٌ يحدو بهنّ يقال له أنجشة فقال النبيّ صلى الله عليه وسلم رويدك يا أنجشة سوقك بالقوارير قال أبو قلابة يعني النساء۔

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا۔ آنحضور نے اس سے فرمایا، انجشہ، ان آبگینوں کو سبک خرامی کے ساتھ لے چلو۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں۔

۱۱۴۲۔ حدثنا إسحاق أخبرنا حبّان حدثنا همّام حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك قال: كان للنبيّ صلى الله عليه وسلم حادٍ يقال له أنجشة وكان حسن الصوت فقال له النبيّ صلى الله عليه وسلم رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير. قال قتادة يعني ضعفة النساء۔

۱۱۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدی خواں تھے انجشہ نامی، ان کی آواز بڑی اچھی تھی۔ آنحضور نے ان سے فرمایا، انجشہ آہستہ خرامی اختیار کرو۔ ان آبگینوں کو مت توڑو۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مراد کمزور عورتیں ہیں۔

۱۱۴۳۔ حدثنا مسدّد حدثنا يحيى عن شعبة قال حدثني قتادة عن أنس بن مالك قال: كان بالمدينة فزعٌ فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسًا لأبي طلحة فقال ما رأينا من شيءٍ وإن وجدناه لبحرًا۔

۱۱۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ پر (ایک رات) خوف طاری ہو گیا (نامعلوم آواز کی وجہ سے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ پھر (واپس آکر) فرمایا ہمیں تو کوئی (خوف کی) چیز نظر نہ آئی (تھی) البتہ یہ گھوڑا (اچھی اور تیز چال میں) دریا تھا۔

باب ۶۷۳ قول الرجل للشيء ليس بشيءٍ وهو ينوي أنّه ليس بحقٍّ

۶۷۳۔ کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔ اور مقصد یہ ہو کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ حدثنا محمد بن سلام أخبرنا مخلد بن يزيد أخبرنا ابن جريج قال ابن شهاب أخبرني يحيى بن عروة يقول قالت عائشة سأل أناسٌ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهّان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيءٍ قالوا يا رسول الله فإنّهم يحدّثون أحيانًا بالشيء يكون حقًّا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحقّ يخطفها الجنّيّ فيقرّها في أذن وليّه قرّ الدجاجة فيخلطون فيها أكثر من مائة كذبةٍ۔

۱۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں یحییٰ بن عروہ نے خبر دی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آنحضور نے ان سے فرمایا کہ ان کے (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ایک سچی بات ہوتی ہے جسے شیطان اچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے۔ اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتا ہے۔

باب ۶۷۴ رفع البصر إلى السماء وقوله تعالى:

۶۷۴۔ آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ، وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

کیا وہ اونٹ نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے" اور ایوب نے بیان کیا ان سے ابن ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

۱۱۴۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی آنے کا سلسلہ بند ہوگیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوا۔ یا اس کا بعض۔ تو آنحضور اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ "بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

بَابُ ۶۷۵ نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ۔

۶۷۵۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن غیاث نے ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں ایک باغ میں تھے، آنحضور کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ پانی اور مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم میں) نشان بنا رہے تھے۔ ابھی دوران میں ایک صاحب نے (باغ کا دروازہ) کھلوانا چاہا۔ آنحضور نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو وہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضور نے فرمایا کہ دروازہ کھول د

وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دی، پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ آنحضورؐ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اب سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا، دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انھیں دوچار ہونا پڑے گا۔ میں گیا تو وہاں عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے لیے بھی میں نے دروازہ کھولا۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ اور وہ بات بھی بتا دی جو آنحضورؐ نے ارشاد فرمائی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ مددگار ہے"۔

باب ۶۷۶ الرَّجُلُ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ

۶۷۶۔ ایک شخص اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدتا ہے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

۱۱۴۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ آنحضورؐ ایک لکڑی سے زمین کو کریدنے لگے۔ پھر فرمایا، تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا طے نہ ہو چکا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی پھر کیوں نہ ہم اس پر بھروسہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں)؟ آنحضورؐ نے فرمایا، عمل کرتے رہو۔ کیونکہ ہر شخص کو (اس کی تقدیر کے مطابق) آسانی ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "پس جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا" آخر آیت تک۔

باب ۶۷۷ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

۶۷۷۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا

۱۱۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ہند بنت حارث نے حدیث بیان کی۔ کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ کس طرح رحمت کے خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کئے گئے ہیں، کون ہے جو ان حجرہ والیوں کو جگائے۔ آنحضورؐ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونکہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی اور ابن ابی ثور نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آنحضورؐ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے

قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ؛

فرمایا کہ ہاں! میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ مَسْكَنِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا ؛

۱۱۵۰ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضورؐ کے پاس ملنے آئیں۔ آنحضورؐ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضورؐ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے اٹھیں تو آنحضورؐ بھی انھیں چھوڑ آنے کے لیے کھڑے ہوگئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضورؐ کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضورؐ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں! ان دونوں صحابہؓ نے عرض کی سبحان اللہ، یا رسول اللہ! ان پر بڑا شاق گذرا کہ آنحضورؐ نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضورؐ کے متعلق انھیں کوئی شبہ ہوسکتا ہے لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمھارے دل میں کوئی شبہ نہ ڈال دے۔

باب ۶۷۸ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ ؛

۶۷۸ ۔ کنکری پھینکنے کی ممانعت۔

۱۱۵۱ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَاِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ؛

۱۱۵۱ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان ازدی سے سنا، وہ عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری (بلا وجہ) پھینکنے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی۔ البتہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔

باب ۶۷۹ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ ؛

۶۷۹ ۔ چھینکنے والے کا الحمدللہ کہنا۔

۱۱۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا

۱۱۵۲ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضورؐ نے ایک کا جواب یرحمک اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضورؐ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمدللہ کہا تھا (اس لیے

لَمْ يَحْمَدِ اللهَ ؛

بَابُ ۶۸۰ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللهَ ؛

۱۱۵۳ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ ؛

بَابُ ۶۸۱ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ ؛

۱۱۵۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ؛

٭ ٭ ٭ ٭

بَابُ ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ ؛

۱۱۵۵ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔

۶۸۰ ۔ جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب یرحمک اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا۔ اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، ہمیں آنحضور نے بیمار کی بیمار پرسی کرنے۔ جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضور نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چھلے سے، ریشم اور دیبا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور (ریشمی) زین سے۔

۶۸۱ ۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جماہی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ یہ سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت ہے) اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ (جماہی لیتے ہوئے) ہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

۶۸۲ ۔ چھینکنے والے کا کس طرح جواب دیا جائے۔؟

۱۱۵۵ ۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے۔ اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ؎

رشتہ تھا) "یرحمک اللہ" کہے، جب ساتھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" (اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

باب ۶۸۳ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ ؎

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد نہ کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ ؎

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو حضرات نے چھینکا، لیکن آنحضور ؐ نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ؐ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا؟ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

باب ۶۸۴ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

۶۸۴۔ جب جمائی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ؎

۱۱۵۷۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اُسے روکے، اس لیے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؎

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

اجازت لینے کے متعلق احادیث

باب ۶۸۵ بَدْءِ السَّلَامِ ؎

سلام کی ابتداء

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ فَاسْتَمِعْ مَا

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ تمھارے سلام کا کیا

يُحَيُّوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ ؛

باب ۶۸۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ـ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ـ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَآءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اِصْرِفْ بَصَرَكَ، يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ـ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ ـ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ـ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ اِلَى الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْهُنَّ مِمَّنْ يُّشْتَهٰى النَّظَرُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَكَرِهَ عَطَآءٌ النَّظَرَ اِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ اَنْ يَّشْتَرِيَ ؛

جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمھارا اور تمھاری ذریت کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، انھوں نے آدم کے سلام پر" ورحمۃ اللہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت، کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق (کے قد اور خوبصورتی وغیرہ میں) کمی ہوتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمھارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمھیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو یہی تمھارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمھارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمھارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ اور سعید بن ابی الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں سینہ اور سر کھولے رہتی ہیں۔ تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں"، قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو ان کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں)" اور آپ کہہ دیجیے ایمان والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سنگار ظاہر نہ ہونے دیں" خائنۃ الاعین" سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کرنی چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ عطاء نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، ہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

۱۱۵۹ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ. وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۵۹ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ فضل خوبصورت مرد تھے۔ حضور اکرمؐ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنحضورؐ سے مسئلہ پوچھنے آئی، فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا۔ آنحضورؐ نے مڑ کر دیکھا تو فضل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے، آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا، یا رسول اللہؐ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فریضہ ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا۔؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

۱۱۶۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابوعامر نے خبر دی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ، ہماری یہ مجلسیں تو بہت ناگزیر ہیں، ہم ان میں روزمرہ کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، اگر یہ مجلسیں تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی، راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہؐ! فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

باب ۶۸۷ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.

۶۸۷ ۔ "سلام، اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔" اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا (کم از کم) ویسا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱ – حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ

۱۱۶۱ ۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضورؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ ؛

نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی "سلام" ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو "التحیات معہ د الصلوات، و الطیبات، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین" پڑھا کرے، کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان و زمین کے ہر صالح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ" اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

بَابُ ۶۸۸ تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ ؛

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ؛

۶۸۸ - کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا۔

۱۱۶۲ - ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ گذرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو سلام کریں۔

بَابُ ۶۸۹ تَسْلِيمُ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي ؛

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ؛

۶۸۹ - سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

۱۱۶۳ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن زید کے مولا ثابت سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

بَابُ ۶۹۰ تَسْلِيمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ؛

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ؛

۶۹۰ - چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی، انھیں ثابت نے خبر دی آپ عبدالرحمٰن بن زید کے مولا ہیں۔ اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

بَابُ ۶۹۱ تَسْلِيمُ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ؛

۶۹۱ - چھوٹے کا سلام بڑے کو۔

اور ابراہیم نے بیان کیا۔ ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے گذرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والوں کو۔

باب ۶۹۲ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

۱۱۶۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

۶۹۲ ۔ افشاء سلام

۱۱۶۵ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے (والے کا) کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا۔ افشاء سلام (اسلام کو دینے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنحضور نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میثر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے ریشم اور دیبا پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق پہننے سے (منع فرمایا تھا۔)

باب ۶۹۳ اَلسَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۱۱۶۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

۶۹۳ ۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضور نے فرمایا، یہ کہ (مخلوق خدا کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔

۱۱۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۱۶۷ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ ملیں تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

باب ۶۹۴ آيَةِ الْحِجَابِ

۱۱۶۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ

۶۹۴ ۔ پردہ کی آیت

۱۱۶۸ ۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (ہجرت

صلى الله عليه وسلم المدينة فخدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرا حياته، وكنت أعلم الناس بشأن الحجاب حين أنزل، وقد كان أبي بن كعب يسألني عنه وكان أول ما نزل في مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش: أصبح النبي صلى الله عليه وسلم بها عروسا فدعا القوم فأصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي منهم رهط عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فأطالوا المكث فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج وخرجت معه كي يخرجوا فمشى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومشيت معه حتى جاء عتبة حجرة عائشة، ثم ظن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنهم خرجوا فرجع ورجعت معه حتى دخل على زينب فإذا هم جلوس لم يتفرقوا فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى بلغ عتبة حجرة عائشة فظن أن قد خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم قد خرجوا فأنزل آية الحجاب فضرب بيني وبينه سترا۔

۱۱۶۹ - حدثنا أبو النعمان حدثنا معتمر قال أبي حدثنا أبو مجلز عن أنس رضي الله عنه قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم زينب دخل القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون فأخذ كأنه يتهيأ للقيام فلم يقوموا فلما رأى ذلك قام فلما قام قام من قام من القوم وقعد بقية القوم وأن النبي صلى الله عليه وسلم جاء ليدخل فإذا القوم جلوس ثم إنهم قاموا فانطلقوا فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم فجاء حتى دخل فذهبت أدخل فألقى الحجاب

کرکے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضور کی زندگی کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضور ان کے دولھا تھے اور آپ نے صحابہ کو دعوت ولیمہ پر بلایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے۔ لیکن چند حضرات حضور اکرم کے پاس بھی باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے رہے (اور آپس میں باتیں کرتے رہے) آنحضور اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آنحضور کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضور چلتے رہے اور میں بھی آنحضور کے ساتھ چلتا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے آنحضور نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضور کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی تک واپس نہیں گئے تھے۔ آنحضور دوبارہ وہاں سے واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضور کے ساتھ آیا۔ جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپ پھر واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضور نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

۱۱۶۹ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو مجلز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے رہے، آنحضور نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں (تاکہ جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں) لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور جب آنحضور اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے (آنحضور واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

بيني و بينه و انزل الله تعالى: يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبي الآية.

گئے تو میں نے آنحضورؐ کو اس کی اطلاع دی آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضورؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو نبی کے گھر میں نہ داخل ہو" آخر تک۔

۱۱۷۰ ۔ حدثنا اسحاق اخبرنا يعقوب حدثنا ابي عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنا عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: كان عمر بن الخطاب يقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم احجب نساءك، قالت فلم يفعل، وكان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يخرجن ليلا الى ليل قبل المناصع فخرجت سودة بنت زمعة وكانت امراة طويلة فرآها عمر بن الخطاب وهو في المجلس. فقال: عرفتك يا سودة حرصا على ان ينزل الحجاب، قالت فانزل الله عز وجل آية الحجاب.

۱۱۷۰ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ انہیں یعقوب نے خبر دی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کی۔ کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضورؐ سے کہا کرتے تھے کہ آنحضورؐ ازواجِ مطہرات کا پردہ کرائیں۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے ایسا نہیں کیا اور ازواجِ مطہرات رفعِ حاجت کے لیے صرف رات ہی کے وقت نکلتی تھیں۔ (اس وقت گھروں میں بیت الخلاء نہیں تھے) ایک مرتبہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں۔ ان کا قد لمبا تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔ اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ (یہ آپ نے اس لیے کہا کیونکہ آپ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بڑے متمنی تھے۔ بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل کی۔

باب ۶۹۵ الاستئذان من اجل البصر.

۶۹۵ ۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ (پرائیویٹ کاموں پر) نظر نہ پڑے۔

۱۱۷۱ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان. قال الزهري حفظته كما انك ههنا عن سهل بن سعد قال اطلع رجل من جحر في حجر النبي صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به راسه فقال لو اعلم انك تنظر لطعنت به في عينك انما جعل الاستئذان من اجل البصر.

۱۱۷۱ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔ (اور اس میں کسی شبہ شک کی گنجائش نہیں) اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں سوراخ میں سے دیکھا، آنحضورؐ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپؐ سر مبارک کھجا رہے تھے آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

۱۱۷۲ ۔ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن ابي بكر عن انس بن مالك ان رجلا اطلع من بعض حجر النبي صلى الله عليه

۱۱۷۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرہ میں جھانک کر دیکھا تو آنحضورؐ ان

وسلم فقام إليه النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص أو بمشاقص فكأني أنظر إليه يختل الرجل ليطعنه.

باب ٦٩٦ زنا الجوارح دون الفرج.

١١٧٣ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لم أر شيئا أشبه باللمم من قول أبي هريرة. حدثني محمود أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال: ما رأيت شيئا أشبه باللمم مما قال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك ذلك لا محالة، فزنا العين النظر، وزنا اللسان المنطق، والنفس تمنى وتشتهي، والفرج يصدق ذلك كله أو يكذبه.

باب ٦٩٧ التسليم والاستئذان ثلاثا.

١١٧٤ - حدثنا إسحاق أخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الله بن المثنى حدثنا ثمامة بن عبد الله عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سلم سلم ثلاثا وإذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا.

١١٧٥ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا يزيد بن خصيفة عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري قال: كنت في مجلس من مجالس الأنصار إذ جاء أبو موسى كأنه مذعور فقال: استأذنت على عمر ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت، فقال: ما منعك؟ قلت: استأذنت ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کی طرف تیر کا پھل یا بہت سے پھل لے کر بڑھے، گویا میں آنحضورؐ کو دیکھ رہا ہوں، ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لا رہے تھے (گویا) آپ وہ پھل انھیں چبھو دیں گے۔

۶۹۶۔ شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا۔

۱۱۷۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے مشابہ میں نے اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ابن طاؤس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز صغیرہ گناہوں سے مشابہ اس حدیث کے مقابلہ میں نہیں دیکھی جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلہ میں زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے۔ جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا۔ پس آنکھ کی زنا دیکھنا ہے زبان کی زنا بولنا ہے۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے۔ اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو گیا) یا جھٹلا دیتی ہے (اگر بچا رہا۔)

۶۹۷۔ سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیئے۔

۱۱۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالصمد نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی، ان سے ثمامہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب نہ ملتا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ اسے دہراتے۔

۱۱۷۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں، انھوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا) تو انھوں نے دریافت فرمایا کہ (اندر آنے میں) کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا۔

باب ٦٩٨ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هُوَ إِذْنُهُ۔

١١٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ۔ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا۔

باب ٦٩٩ التَّسْلِيمُ عَلَى الصِّبْيَانِ۔

١١٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

باب ٧٠٠ تَسْلِيمُ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ۔

اندر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ، تمھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہوگا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجلس والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آنحضورؐ سے یہ حدیث سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ، تمہارے ساتھ (اس کی گواہی دینے) سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔ اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا، اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن المبارک نے بیان کیا، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے بسر نے اور انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلانے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینی چاہیئے (اندر داخل ہونے کے لیے)؟ سعید نے قتادہ کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابو رافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (بلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔

۱۱۷۶ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن ذر نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا، آنحضورؐ نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۷۷ - ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں سیار نے، انھیں ثابت بنانی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ - مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو۔

۱۱۷۸ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل قال: كنا نفرح يوم الجمعة، قلت ولم؟ قال كانت لنا عجوز ترسل إلى بضاعة، قال ابن مسلمة نخل بالمدينة فتأخذ من أصول السلق فتطرحه في قدر وتكركر حبات من شعير فإذا صلينا الجمعة انصرفنا ونسلم عليها فتقدمه إلينا فنفرح من أجله، وما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة.

۱۱۷۹ - حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل يقرأ عليك السلام، قالت قلت وعليه السلام ورحمة الله، ترى ما لا نرى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم. تابعه شعيب وقال يونس والنعمان عن الزهري وبركاته.

باب إذا قال من ذا فقال أنا.

۱۱۸۰ - حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا شعبة عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابرا رضي الله عنه يقول أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في دين كان على أبي فدققت الباب فقال: من ذا؟ فقلت أنا، فقال: أنا أنا، كأنه كرهها.

باب من رد فقال عليك السلام. وقالت عائشة: وعليه السلام ورحمة الله وبركاته. وقال النبي صلى الله عليه وسلم رد الملائكة على آدم السلام عليك ورحمة الله.

۱۱۸۱ - حدثنا إسحاق بن منصور أخبرنا عبد الله

۱۱۷۸ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے، میں نے عرض کی کس لیے؟ فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ بھیجا کرتی تھیں۔ ابن سلمہ نے کہا کہ بضاعہ مدینہ منورہ کا کھجور کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ وہاں سے چقندر لاتی تھیں اور اسے ہانڈی میں ڈالتی تھیں۔ اور جو کے کچھ دانے پیس کر (اس میں ملاتی تھیں)۔ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو انھیں سلام کرنے آتے اور وہ اس پکوان کو ہمارے سامنے رکھتی تھیں۔ ہم اس وجہ سے خوش ہوتے تھے، قیلولہ یا دوپہر کا کھانا ہم جمعہ بعد کرتے تھے۔

۱۱۷۹ - ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبریل ہیں تمھیں سلام کہتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ام المومنین کا اشارہ آنحضور کی طرف تھا۔ اس روایت کی متابعت شعیب نے کی اور یونس اور نعمان نے زہری کے واسطہ سے "وبرکاتہ"، کا بھی اضافہ کیا۔

۷۰۱ - جب کسی نے پوچھا کہ کون صاحب؟ اور جواب ملا کہ "میں"!

۱۱۸۰ - ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس قرض کے بارے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضور نے دریافت فرمایا، کون صاحب ہیں؟ میں نے کہا کہ "میں"، آنحضور نے اس پر فرمایا "میں" "میں"، جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا۔

۷۰۲ - جس نے جواب دیا اور کہا "علیک السلام" اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" (اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو جواب دیا "السلام علیک ورحمۃ اللہ" (سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت)

۱۱۸۱ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا۔

خبر دی۔ ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر آنحضورؐ کو سلام کیا، آنحضورؐ نے فرمایا" وعلیک السلام" جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور نماز پڑھی، اور پھر آکر سلام کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا" وعلیک السلام" واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے، ان صاحب نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد، عرض کی یا رسول اللہؐ مجھے سکھا دیجئے، آنحضورؐ نے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کرو۔ پھر قبلہ رُو ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہو۔ اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو اور جب رکوع کی حالت میں برابر ہو جاؤ تو سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ، تو اب سجدہ میں جاؤ۔ جب سجدہ پوری طرح کر لو تو سر اٹھاؤ، اور اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ یہی عمل اپنی ہر رکعت میں کرو۔ اور ابو اسامہ نے اخیر کے متعلق یہ بیان کیا کہ "یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

۱۱۸۲۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر سر اٹھاؤ۔ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔

بَابٌ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

۷۰۳۔ جب کوئی کہے کہ فلاں تمھیں سلام کہتا ہے۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۱۱۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمھیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ"۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

۷۰۴۔ ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب ہوں۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۸۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے،

وسلم ركب حمارا عليه إكاف تحته قطيفة فدكية، وأردف وراءه أسامة بن زيد وهو يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن الخزرج وذلك قبل وقعة بدر، حتى مر في مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الأوثان واليهود، وفيهم عبد الله بن أبي ابن سلول، وفي المجلس عبد الله بن رواحة، فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن أبي أنفه بردائه ثم قال: لا تغبروا علينا، فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف فنزل فدعاهم إلى الله وقرأ عليهم القرآن، فقال عبد الله بن أبي ابن سلول: أيها المرء لا أحسن من هذا إن كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع إلى رحلك فمن جاءك منا فاقصص عليه. قال ابن رواحة: اغشنا في مجالسنا فإنا نحب ذلك، فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا أن يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا، ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة فقال: أي سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب؟ يريد عبد الله بن أبي، قال كذا وكذا. قال: اعف عنه يا رسول الله واصفح، فوالله لقد أعطاك الله الذي أعطاك، ولقد اصطلح أهل هذه البحيرة على أن يتوجوه فيعصبونه بالعصابة، فلما رد الله ذلك بالحق الذي أعطاك شرق بذلك، فذلك فعل به ما رأيت، فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۵۰۷ من لم يسلم على من اقترف ذنبا ولم يرد سلامه حتى تتبين توبته

جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آنحضورؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضورؐ ایک مجلس سے گزرے جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بھی شرکاء میں تھا۔ مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ پھر حضور اکرمؐ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو اس پر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضورؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ کر بیٹھیں اور ایک دوسرے پر حملہ کر دیں لیکن آنحضورؐ انہیں برابر خاموش کراتے رہے۔ اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضورؐ اپنی سواری پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمانا تھا۔ اسی بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے) اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپؐ کو عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپؐ نے دیکھا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۵۰۷۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

وَاِلٰی مَتٰی تَتَبَیَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِیْ۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی شَرَبَةِ الْخَمْرِ۔

نہیں ہو گیا اور کتنے دنوں تک گنہگار کا توبہ کرنا ظاہر ہوتا ہے؟ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ یُحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کَلَامِنَا وَاٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَاَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ حَرَّكَ شَفَتَیْہِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ حَتّٰی کَمُلَتْ خَمْسُوْنَ لَیْلَةً وَّاٰذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰہِ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلَّی الْفَجْرَ۔

۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ اندازہ لگاتا تھا کہ آنحضور نے جواب سلام میں ہونٹ مبارک ہلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور آنحضور نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

باب کَیْفَ یُرَدُّ عَلٰی اَھْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ۔

۷۰۶۔ ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ رَھْطٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْكَ فَفَھِمْتُھَا فَقُلْتُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْلًا یَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ۔

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ "السام علیک" (تمھیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب دیا "وعلیکم السام واللعنۃ" آنحضور نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمھیں بھی)۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُھُمُ السَّامُ عَلَیْكَ فَقُلْ وَعَلَیْكَ۔

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمھیں یہودی سلام کریں، اور اگر ان میں سے کوئی "السام علیک" کہے تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیک" (اور تمھیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تمھیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہو۔

باب مَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ مَنْ یُّحْذَرُ عَلَی

۷۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ؟

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا. قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ۔ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی؛

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حصین بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑ سوار تھے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ اور جب "روضۂ خاخ" (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (ملی جہاں) آنحضورؐ نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوہ میں تلاشی لی لیکن کہیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط تو نظر نہیں آتا! بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرمؐ نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا۔ بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، حاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپؐ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کرائے۔ آپؐ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکہ معظمہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کراتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا بھلائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت

اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة، قال فدمعت عينا عمر وقال الله ورسوله أعلم ؛

دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے فرمایا، عمر! تمھیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کی لڑائی میں شریک صحابہؓ کی زندگی پر مطلع تھا اور اس کے باوجود کہا کہ، تم جو چاہو کرو، تمھارے لیے جنت لکھ دی گئی ہے۔" بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔

باب ۷۰۸ كيف يكتب الكتاب إلى أهل الكتاب

۷۰۸۔ اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے۔

۱۱۹۰۔ حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن ابن عباس أخبره أن أبا سفيان بن حرب أخبره أن هرقل أرسل إليه في نفر من قريش وكانوا تجارا بالشام فأتوه فذكر الحديث قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرئ فإذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم السلام على من اتبع الهدى أما بعد ؛

۱۱۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور انھیں ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے۔ پھر انھوں نے واقعہ بیان کیا۔ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا۔ خط میں یہ لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہرقل عظیم روم کی طرف۔ سلام ہو ان پر جنھوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد۔

باب ۷۰۹ بمن يبدأ في الكتاب

وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنه ذكر رجلا من بني إسرائيل أخذ خشبة فنقرها فأدخل فيها ألف دينار وصحيفة منه إلى صاحبه. وقال عمر بن أبي سلمة عن أبيه سمع أبا هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم نجر خشبة فجعل المال في جوفها وكتب إليه صحيفة من فلان إلى فلان ؛

۷۰۹۔ خط کس کے نام سے شروع کیا جائے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ آنحضورؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انھوں نے لکڑی کا ایک لٹھا لیا اور اس میں سوراخ کر کے ایک ہزار دینار اور خط رکھ دیا۔ وہ خط ان کی طرف سے ان کے ساتھی (قرض خواہ) کی طرف تھا اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے لکڑی کے ایک لٹھے میں سوراخ کیا اور مال اس کے اندر رکھ دیا۔ اور ان کے پاس ایک خط لکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو ملے۔

باب ۷۱۰ قول النبي صلى الله عليه وسلم قوموا إلى سيدكم ؛

۷۱۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۱۹۱۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ . اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ : قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَفْهَمَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِيْ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى حُكْمِكَ .

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قریظہ کے یہودی سعد رضی اللہ عنہ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضورؐ نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی ثالثی پر آمادہ ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں، عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جس فیصلہ کو فرشتہ لے کر آیا تھا۔ ابوعبداللہ (مصنف) نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطہ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علیٰ کے بجائے لفظ) "الیٰ حکمک" نقل کیا ہے۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ . وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّأَنِيْ .

۷۱۱ ۔ مصافحہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۹۲ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۱۱۹۲ ۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۹۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

۱۱۹۳ ۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوۃ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضورؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

بَابُ الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ .

۷۱۲ ۔ دونوں ہاتھ پکڑنا۔
اور حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۹۴ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن سخبرہ ابو معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے۔ (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے، جب آپ کی وفات ہوگئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا پچیسواں ۲۵ پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۶ چھبیسواں پارہ

باب ۱۷۱۳ ۔ الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

۱۱۹۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا ؟ قَالَ عَلِيٌّ وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا ؛

۱۷۱۳ ۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری ؛

۱۱۹۵ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے ، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی ، لوگوں نے پوچھا ، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرمؐ نے صبح کیسے گزاری ؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ ، سکون رہا ۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا ۔ کیا تم آنحضورؐ کو دیکھتے نہیں ، واللہ تین دن کے بعد تمہیں ڈنڈے کے سامنے جھکنا پڑے گا ۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرمؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے ۔ میں بنی عبد المطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرمؐ کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضورؐ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی ، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا ۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضورؐ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں ، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے آں حضورؐ سے خلافت کی درخواست کی اور آں حضورؐ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضورؐ سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا ؛

باب ۱۷۱۴ ۔ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ؛

۱۷۱۴ ۔ جس نے لبیک وسعدیک سے جواب دیا ؛

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ، اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلٰثًا هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا " لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجاآوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ۔۔۔ یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی " لبیک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کرلیں تو اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا۔

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ اَبُوْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ، كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِيْ ذَهَبًا يَاْتِيْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ اَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَرَانَا بِيَدِهٖ۔ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ، الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِيْ مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا اَبَا ذَرٍّ حَتّٰى اَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّيْ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَشَّيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لَكَ

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) واللہ ہم سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں ۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابوذر! مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کردوں گا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس اس طرح خرچ کرے (یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا یہیں ٹھہرے رہو ابوذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ. وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو۔ اس لئے میں نے (آں حضور کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضورؐ کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضورؐ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ جائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، آں حضورؐ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو۔ (اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں بیان کی تھی اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا (ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ) اگر سونا احد پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۱۵۔ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

۷۱۵۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے؛

باب ۷۱۶۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا الْآيَةَ؛

۷۱۶۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے (مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے) کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو؛

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۱۲۰۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

وَيَجْلِسُ فِيهِ آخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ ؛

ابن عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے ؛

باب ۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ ؛

۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں ؛

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا ؛

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو مجلز کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آں حضورؐ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے جب آں حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضورؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضورؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو! نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک نہیں (اجازت دی جائے) ارشاد "ان ذلکم کان عند اللہ عظیما" تک۔

باب ۱۸۔ الِاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ ؛

۱۸۔ ہاتھ سے احتباء کرنا یہ قرفصاء کو کہتے ہیں (یعنی اس طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملالی جائیں اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلی پکڑے رہا جائے ؛

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا ؛

طرح احتباء کئے ہوئے دیکھا ؛

باب ۷۱۹۔ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ اَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ ؟ فَقَعَدَ ؛

۷۱۹۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی آنحضورؐ اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے ؛

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۰۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے جریری نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا ؛

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ : اَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ؛

۱۲۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) آنحضورؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، آنحضورؐ اسے بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے ؛

باب ۷۲۰۔ مَنْ اَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ اَوْ قَصْدٍ ؛

۷۲۰۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز چلا ؛

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ؛

۱۲۰۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔

باب ۷۲۱۔ السَّرِيرِ ؛

۷۲۱۔ تخت ؛

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَقُومَ فَاَسْتَقْبِلَهُ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا ؛

۱۲۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحٰی نے، ان سے مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضورؐ اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوتی لیکن میں اٹھنا پسند نہیں کرتی تھی البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی تھی ؛

باب ۷۲۲۔ مَنْ اُلْقِیَ لَہٗ وِسَادَۃٌ

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِی قِلَابَۃَ اَخْبَرَنِی اَبُوالْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْکَ زَیْدٍ عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذُکِرَ لَہٗ صَوْمِی فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَہٗ وِسَادَۃً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُھَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَۃُ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَقَالَ لِیْ اَمَا یَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ ؟ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خَمْسًا، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ تِسْعًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ لَاصَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّھْرِ صِیَامُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ۔

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبداللہ طحان) نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذاء) نے ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوالملیح نے خبر دی، انہوں نے (ابوقلابہ کو مخاطب کرکے) بیان کیا کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضورؐ میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، بچھا دیا، آں حضورؐ زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضور کے درمیان یوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں ؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یارسول اللہ! فرمایا سات دن میں نے کہ عرض کی، یارسول اللہ! فرمایا نو دن! میں نے عرض کی، یارسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یارسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّہٗ قَدِمَ الشَّامَ۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ذَھَبَ عَلْقَمَۃُ اِلَی الشَّامِ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ جَلِیْسًا فَقَعَدَ اِلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قَالَ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ، قَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ کَانَ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ ؟ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ، اَلَیْسَ فِیْکُمْ اَوْکَانَ فِیْکُمْ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّیْطَانِ ؟ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّوَاکِ وَالْوِسَادَۃِ ؟ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَیْفَ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ یَقْرَاُ وَاللَّیْلِ اِذَا

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحیٰی بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے اور ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ، مجھے ایک ہم نشین عطا فرما، چنانچہ آپ ابودرداء کی مجلس میں بیٹھے، ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے، پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

يَغْشٰى ؟ قَالَ وَالذَّكَرِ الْاُنْثٰى، فَقَالَ مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يُشَكِّكُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

تمہارے یہاں مسواک اور گدے والے نہیں ہیں ؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ " واللیل اذا یغشیٰ " کس طرح پڑھا کرتے تھے ؟ علقمہ نے کہا کہ وہ " والذکر والانثیٰ " پڑھا کرتے تھے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا ؛

بَابٌ ۷۲۳ ۔ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؛

۷۲۳ ۔ جمعہ کے بعد قیلولہ ؛

۱۲۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ ؛

۱۲۰۹ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے ۔

بَابٌ ۷۲۴ ۔ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ ؛

۷۲۴ ۔ مسجد میں قیلولہ ؛

۱۲۱۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِيْ تُرَابٍ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهٖ اِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ، اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ، اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ شِقِّهٖ فَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ ؛

۱۲۱۰ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام " ابو تراب " سے زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپکو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے (اور شوہر) کہاں ہیں ؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا آں حضور نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضور تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے، اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گرد آلود ہو گئی تھی، آنحضور مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے، ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو ۔

بَابٌ ۷۲۵ ۔ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ ؛

۷۲۵ ۔ جو کچھ لوگوں کی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ انہیں کے یہاں کیا ۔

۱۲۱۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا

۱۲۱۱ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

عَلَى ذٰلِكَ النِّطْعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ، قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ، قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ ؛

دیتی تھیں اور آنحضورؐ نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ (پھر جب آنحضورؐ سو گئے اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور سُک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سک (جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے حنوط میں ملا دیا جائے بیان کیا کہ پھر ان کے حنوط میں اسے ملا دیا گیا ؛

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ، قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ. فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ؛

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبداللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ آں حضورؐ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دن آنحضورؐ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضورؐ کو کھانا کھلایا، پھر آنحضورؐ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے، (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر، اسحاق کو اس سلسلے میں شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضورؐ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے، آنحضورؐ نے دعا کی، پھر آنحضورؐ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستہ میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے، جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر، میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی، چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں ؛

باب ۷۲۶۔ اَلْجُلُوْسُ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ ؛

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ. وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛

۷۲۶۔ سہولت کے مطابق بیٹھنا ؛

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا ؛ اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتباء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور ملامست اور منابذت سے۱۔ اس روایت کی متابعت معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے زہری کے واسطہ سے کی ؛

باب ۷۲۷۔ مَنْ نَاجٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهٖ فَاِذَا مَاتَ اَخْبَرَ بِهٖ ؛

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ جَمِيْعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِيْ لَا وَاللهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ، ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ اِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا اَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ خَصَّكِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا، عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ، قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ فَاَخْبَرَتْنِيْ

۷۲۷۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا ؛

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے ان سے فراس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مسروق نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرض وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، نہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرمؐ نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی، مرحبا! پھر آنحضورؐ نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آں حضورؐ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرمؐ نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آں حضورؐ نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آں حضورؐ کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضورؐ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ پر میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

۱۔ دونوں پہناوؤں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گزر چکی ہے۔

قَالَتْ : اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِیْ فِی الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ قَدْ عَارَضَنِیْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اَرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ فَاِنِّیْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِیَ الَّذِیْ رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِیْ سَارَّنِی الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِیْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ؛

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب آں حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال آں حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب آں حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا، فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی ؛

باب ۷۲۸ ۔ اَلْاِسْتِلْقَاءِ ؛

۷۲۸ ۔ چت لیٹنا ؛

۱۲۱۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی ؛

۱۲۱۵ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے ؛

باب ۷۲۹ ۔ لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اِلٰى قَوْلِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛

۷۲۹ ۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد" اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم مقدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد" واللہ خبیر بما تعملون" تک"؛

۱۲۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۲۱۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ ؛

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں ؛

بَابٌ ۷۳۰ ۔ حِفْظِ السِّرِّ ؛

۷۳۰ ۔ راز داری ؛

۱۲۱۷ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ ؛

۱۲۱۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا ؛

بَابٌ ۷۳۱ ۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ ؛

۷۳۱ ۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں ؛

۱۲۱۸ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ ؛

۱۲۱۸ ۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) ہاں جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس لئے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے ؛

۱۲۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ۔ عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى مُوسٰى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ؛

۱۲۱۹ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہونگا، چنانچہ حاضر ہوا، آں حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے آں حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا، موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا ؛

بَابٌ ۷۳۲ ۔ طُولِ النَّجْوٰى ۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنٰى يَتَنَاجَوْنَ ؛

۷۳۲ ۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذ ہم نجوٰی" میں نجوٰی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے، مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ؛

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سونے لگے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ؛

باب ۷۲۳۔ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ؛

۷۲۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ؛

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ؛

۱۲۲۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے انکے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ؛

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ ؛

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ؛

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؛

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ یہ چوہا بعض اوقات چراغ کی بتی کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے)

باب ۷۲۴۔ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ؛

۷۲۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ؛

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ

۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، ہمام نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ "اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو"۔

باب ۷۳۵۔ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ:

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال صاف کرنا:

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، موئے زیر ناف بنانا بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرانا اور ناخن کاٹنا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

۱۲۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب بن حمزہ نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدوم۔ بالتخفیف (ختنہ کا آلہ) سے ختنہ کرایا، ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوالزناد نے بالقدوم (تشدید کے ساتھ بیان کیا)

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ۔

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادریس نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔[1]

---

[1] شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نومسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نومسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے، اور بعض اوقات موت تک نوبت پہنچتی ہے۔

باب ۷۳۶۔ کُلُّ لَھْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَہٗ عَنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ۔ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے، باطل ہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ حَلَفَ مِنْکُمْ فَقَالَ فِیْ حَلِفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ۔

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزیٰ کی قسم، تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جوا کھیلیں، اسے صدقہ دینا چاہیئے۔

باب ۷۳۷۔ مَا جَآءَ فِی الْبِنَاءِ۔ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُھْمِ فِی الْبُنْیَانِ۔

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مویشی چرانے والے کوٹھیوں میں اکڑنے لگیں گے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ھُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُنِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَنَیْتُ بِیَدِیْ بَیْتًا یُکِنُّنِیْ مِنَ الْمَطَرِ وَیُظِلُّنِیْ مِنَ الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، آپ ابن سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت رہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ عُمَرَ وَاللّٰہِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَۃً عَلٰی لَبِنَۃٍ وَّلَا غَرَسْتُ نَخْلَۃً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ سُفْیَانُ فَذَکَرْتُہٗ لِبَعْضِ اَھْلِہٖ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ بَنٰی، قَالَ سُفْیَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّہٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّبْنِیَ۔

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ واللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، پھر یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے کہی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ !!

کتاب الدعوات !!

بَابُ ۷۳۸ ـ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ؛

۷۳۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے" ؛

۱۲۳۱ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْ بِهَا وَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ، وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَاَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۱۲۳۱ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے معتمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے ؛

بَابُ ۷۳۹ ـ اَفْضَلِ الْاِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهٰرًا ـ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛

۷۳۹ ۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ؛

۱۲۳۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۲۳۲ ۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؛

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تونے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کرتا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اس دعاء کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہوگیا، شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے؛

بَابُ ۷۴۰۔ اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؛

۷۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار؛

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً؛

۱۲۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ گواہ ہے، میں دن میں سو مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں؛

بَابُ ۷۴۱۔ التَّوْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ: تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ؛

۷۴۱۔ توبہ۔ قتادہ نے فرمایا کہ "تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا" میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے؛

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا، قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

۱۲۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابوشہاب نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے عمارہ بن عمیر نے ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (بیان کیں) ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا، ابوشہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا (رسول اللہ

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس نے کسی پر خطر جگہ پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سوگیا ہو اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخر بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سوگیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابوعوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطے سے کی، اور ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے حارث نے سنا اور شعبہ اور مسلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے اور ان سے حارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ابراہیم تیمی سے روایت ہے ان سے حارث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ۔

۱۲۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوگیا تھا۔

باب ٧٤٢۔ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۷۴۲۔ دائیں پہلو لیٹنا۔

١٢٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں (تہجد کی) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہوجاتی تو دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلاع دیتا۔

بَابٌ ٧٤٣ - إِذَا بَاتَ طَاهِرًا :

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ، اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

۷۴۳ - طہارت کی حالت میں رات گزارنا :

۱۲۳۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کرلو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو" اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم مر گئے تو فطرت (دین اسلام) پر مروگے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "برسولك الذی ارسلت" کہنے میں کیا وجہ ہے ؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں "وبنبیك الذی ارسلت" کہو :

بَابٌ ٧٤٤ - مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ :

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ :

۷۴۴ - سوتے وقت کیا کہنا چاہیئے :

۱۲۳۸ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرا اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار رہتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا (جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا دیا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا وَحَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ، اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ

۱۲۳۹ - ہم سے سعید بن ربیع اور محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو" اے اللہ" میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف

رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ؛

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا۔" پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا؛

باب ۷۴۵۔ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى تَحْتَ الْخَدِّ الْاَيْمَنِ؛

۷۴۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا؛

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؛

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں موت (مراد نیند سے) دے دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے"۔

باب ۷۴۶۔ اَلنَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ؛

۷۴۶۔ دائیں کروٹ پر سونا؛

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ۔ مَلَكُوْتٌ، مُلْكٌ مَثَلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوْتٍ۔ تَقُوْلُ، تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ تَرْحَمَ؛

۱۲۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللّٰھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک، والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک، لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہو گی، استرھبو ھم" رھبۃ سے ماخوذ ہے "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "رھبوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "ترھب خیر من ان ترحم"؛

باب ۷۴۷۔ اَلدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ؛

۷۴۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا؛

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریب

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءً بَيْنَ وُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي..... فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرَيْبٌ، وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ، عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ؛

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا) تین تین مرتبہ سے کم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضورؐ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لی تھی، آنحضورؐ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضورؐ کی اقتدا میں (تیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی، آنحضور جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضورؐ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور تو مجھے نور بنا، اور کریب نے بیان کیا کہ "تابوت میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ "میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا، اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا؛

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ

۱۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ" تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور ہے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ؛

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ؛

باب ۷۴۸ ۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۸ ۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح ؛

۱۲۴۴ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكِ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَّثَلَاثُونَ ؛

۱۲۴۴ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے چکی کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی ..... شکایت کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں آں حضور گھر میں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ جب آنحضور آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ بیان کیا کہ پھر آں حضور ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ ؛

باب ۷۴۹ ۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ الْمَنَامِ

۷۴۹ ۔ سوتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا ؛

۱۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ ؛

۱۲۴۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے ؛

باب ۷۵۰

باب ۷۵۰

۱۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۴۶ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ، تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر آگئی ہے پھر یہ دعا پڑھے، میرے پالنے والے، تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اسی طرح حفاظت کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا اس سے عبیداللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن عجلان نے کی ان سے سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

بَابُ ٧٥١ . الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ؛

۷۵۱ - آدھی رات میں دعاء ؛

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ؛

۱۲۴۷ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوعبداللہ الاغر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں ؛

بَابُ ٧٥٢ . الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ؛

۷۵۲ - بیت الخلاء کے لئے دعاء ؛

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ،

۱۲۴۸ - ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے " اے اللہ برائیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ؛

بَابُ ٧٥٣ . مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ ؛

۷۵۳ - صبح کے وقت کیا کہے ؛

۱۲۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ؛

۱۲۴۹ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ ؛

بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن کعب نے اور ان سے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے عمدہ استغفار یہ ہے" اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر، جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہو کر تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے" اگر کسی نے رات ہوتے ہی یہ کہہ لیا اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا (فرمایا کہ) وہ اہل جنت میں ہو گا، اور اگر یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بھی ایسا ہی ہو گا ؛

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ، بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ؛

۱۲۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ربعی بن حراش نے، اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے، تیرے نام کے ساتھ" اے اللہ! میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ؛

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ؛

۱۲۵۱۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سونے لگتے تو کہتے "اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف جانا ہے"۔

بَابٌ ۷۵۴۔ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؛

۷۵۴۔ نماز میں دعا ؛

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ، اَللّٰهُمَّ

۱۲۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو الخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ کہا کرو" اے اللہ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عَمْرٌو وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمرو نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ۔

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" دعا کے بارے میں نازل ہوئی تھی (کہ بہت زور زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ آہستہ)۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ۔

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے، کہ "اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو" پھر آں حضورؐ نے ہم سے ایک دن فرمایا "اللہ خود "سلام" ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو "التحیات للہ" ارشاد "الصالحین" تک اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا" اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔"

باب ۷۵۵۔ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۷۵۵۔ نماز کے بعد دعا

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ ...صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ، أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ

۱۲۵۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں سُمّی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر گئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے، آں حضورؐ نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

مَا جِئْتُمْ اِلَّا مَنْ جَآءَ بِمِثْلِهٖ ؟ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّ تَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّ تُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا ۔ تَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ ابْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

ایک ایسا عمل نہ بتادوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کرسکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صورت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کروگے (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس کی روایت عبداللہ بن عمر نے سمی اور رجاء بن حیاۃ سے کی اور اس کی روایت جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے، اور اس کی روایت سہیل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ ؛

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا ورّاد نے بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو کچھ تونے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تونے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اونیرونیرو تیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا (بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا) اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا ؛

بَابٌ ۷۵۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ ؛ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ ؛

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان کے لئے دعا کیجئے" اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابوعامر کی مغفرت کر، اے اللہ، عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر ؛

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ

۱۲۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ کے مولا یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا: عامر

الْقَوْمِ: أَبَا عَامِرٍ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ. تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا. وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا، وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ. وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النَّارُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَاكَ۔

اپنی حدی سناؤ۔ وہ حدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے "بخدا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے۔۔۔ پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہنکا رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں کے ایک فرد نے عرض کی، یارسول اللہ! کاش ابھی آنحضورؐ ان سے ہمیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے لڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلایا گیا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضورؐ نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے انڈیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یارسول اللہ! ایسا کیوں نہ کرلیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا یہی کرلو؛

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى؛

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضورؐ فرماتے کہ اے اللہ، آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما؛

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے نجات نہیں دوگے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیۃ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یارسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضورؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت پایا ہوا بنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پچاس عمدہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا ؛

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا" اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بت کو جلا دیا اس کے بعد آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ، بخدا! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہو رہا ہوں جب میں نے اس بتکدہ کو (جلا کر) خارش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے آں حضورؐ نے قبیلہ احمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی ؛

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمتگار ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر، اللہ جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما ؛

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا ؛

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا ؛

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ ؛

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرۂ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ موسٰی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا ؛

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ ؛

۷۵۷۔ سجع کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے ؛

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ

۱۲۶۳۔ ہم سے یحیٰی بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے حبان بن ہلال ابو حبیب نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے زبیر بن خریت نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِيْ لَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِكَ الْاِجْتِنَابَ ؛

ایک دن) ہر جمعہ کو کیا کرو، اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دو مرتبہ، اگر تم زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دینا، ایسا نہ ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو، کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ (ایسے مواقع پر) تمہیں خاموش رہنا چاہئیے جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ (دین کی) اس طرح کہ وہ بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعا میں سجع کی رعایت کی طرف دھیان نہ رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے ؛

باب ۷۵۸۔ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

۷۵۸۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہئیے، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ؛

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ ؛

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں عبد العزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم و یقین کے ساتھ کرے۔ اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ؛

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ ؛

۱۲۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ" اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری مغفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ؛

باب ۷۵۹۔ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ ؛

۷۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے ؛

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ ؛

۱۲۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبید نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی، اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ؛

باب ۷۶۰۔ رَفْعُ الْاَيْدِيْ فِي الدُّعَاءِ ؛

۷۶۰۔ دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى الْاَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ؛

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ، خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابوعبداللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی؛

باب ۷۶۱۔ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ؛

۷۶۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعاء؛

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُمْطِرُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؛

۱۲۶۷۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ، اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھر تک پہنچنا دشوار ہو گیا یہ بارش اگلے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو سیراب کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹکڑے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف کی بستیوں میں چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی؛

باب ۷۶۲۔ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ؛

۷۶۲۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا؛

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هٰذَا الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ؛

۱۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عیدگاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا؛

باب ۷۶۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ بِكَثْرَةِ مَالِهِ ؛

طول عمر اور مال کی زیادتی کی دعا ؛

١٢٦٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ أُدْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ؛

۱۲۶۹ ـ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آنحضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

بَابُ ٧٦٤ ـ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ ؛

۷۶۴ ـ پریشانی کے وقت دعا ؛

١٢٧٠ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ؛

۱۲۷۰ ـ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عظیم ہے اور بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے ؛

١٢٧١ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ ؛

۱۲۷۱ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور بردبار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔" اور وہیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح ؛

بَابُ ٧٦٥ ـ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۷۶۵ ـ سخت مصیبت سے پناہ ؛

١٢٧٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

۱۲۷۲ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شماتت اعداء سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفات کا

ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ ۔

بیان تھا ایک میں نے بڑھا دی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کونسی ۔۔۔۔ صفت ہے ۔

بَابٌ ۷۶۶ ۔ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۔

۷۶۶ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ کے ساتھ ۔

۱۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ، لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۔

۱۲۷۳ ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے بہت سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے، جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں دنیا میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضور جب بیمار تھے، اور سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپ پر تھوڑی دیر تک غشی طاری ہوئی، پھر جب آپ کو اس سے افاقہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ، رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ آں حضور اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث آں حضور صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضور کا آخری کلمہ تھا، جسے آپ نے تکلم فرمایا کہ "اے اللہ" رفیق اعلیٰ کے ساتھ!

بَابٌ ۷۶۷ ۔ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ۔

۷۶۷ ۔ موت اور زندگی کی دعاء ۔

۱۲۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۔

۱۲۷۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سات داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپ نے فرمایا کہ ۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا ۔

۱۲۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۔

۱۲۷۵ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

اس کی ضرور دعا کر لیتا ؛

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ؛

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے ؛

بَابٌ ۷۶۸۔ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ

وَمَسْحِ رُؤُسِهِمْ. وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ وَّدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ؛

۷۶۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ؛

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے صائب بن یزید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی، جو دونوں شانوں کے درمیان میں تھی حجلۂ عروسی کی گھنڈی کی طرح ؛

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُقَيْلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ مِّنَ السُّوْقِ اَوْ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُوْلَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ ؛

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ ساتھ لے کر بازار سے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھانے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن زبیر یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لدا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آ جاتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ؛

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ ؛

بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی تھی، وہ اس وقت بچے تھے انہیں کے کنوئیں سے پانی لے کر ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر آں حضورؐ نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، کپڑے کو دھویا نہیں ؛

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھتے دیکھا تھا ؛

بَابُ ۷۶۹ ۔ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ؛

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً ؟ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یارسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو، "اے اللہ" محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد پر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے ! اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبداللہ بن خباب نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یارسول

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ، قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ؛

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو " اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی ؛

باب ۷۷۰۔ هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؛

۷۷۰۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جا سکتا ہے ؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " وصل علیہم ان صلاتک سکن لہم ؛

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اِذَا اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى ؛

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے اور ان سے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے " اللہم صل علیہ " اے اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل کر ؛

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛

۱۲۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں ؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح کہو " اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور محمد ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے ؛

باب ۷۷۱۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذَيْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً ؛

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ ! اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت بنا دے ؛

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے ؛

باب ۷۷۲ ـ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ ؛

۱۲۸۷ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ الْمَسْاَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فِيْ ثَوْبِهِ يَبْكِيْ ، فَاِذَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا رَاَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ اِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَاَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ؛

۷۷۲ ـ فتنوں سے پناہ مانگنا ؛

۱۲۸۷ ـ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو آں حضورؐ کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ سر اپنے کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف (طعنہ زنی کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ حذافہ" اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی (آں حضورؐ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے) ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے" اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں ؛

باب ۷۷۳ ـ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ؛

۱۲۸۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ ، فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ

۷۷۳ ـ لوگوں کے غلبہ سے پناہ ؛

۱۲۸۸ ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی عمرو، مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے مولا نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر لو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ:

پر پیچھے بٹھا کر لے گئے، آنحضورؐ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ آنحضورؐ یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے، عجز، کمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے"۔ میں آں حضورؐ کی خدمت کرتا تھا، پھر جب ہم خیبر سے واپس آئے اور آنحضورؐ ام المومنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے آنحضورؐ نے انہیں اپنے لئے منتخب کیا تھا، آنحضورؐ نے ان کے لئے عبا یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا، جب ہم مقام صہبا پہنچے، تو آپ نے دستر خوان پر حلیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی اس کے بعد آپ آگے بڑھے اور احد پہاڑی دکھائی دی آنحضورؐ نے فرمایا، یہ پہاڑی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں آپ جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا، اے اللہ، میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا، اے اللہ، یہاں والوں کو برکت عطا فرما ان کے مد میں اور ان کے صاع میں:

باب ۴۷۷۔ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۴۷۷۔ عذاب قبر سے پناہ:

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۸۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ام خالد رضی اللہ عنہا سے سنا (موسیٰ نے) بیان کیا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا، کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث سے مختلف کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۱۲۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے مصعب نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے:

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا۔ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَتَا لِیْ، اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَکَذَّبْتُھُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَھُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ وَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ، صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا، فَمَا رَاَیْتُہٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوۃٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؛

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے مسروق نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو گا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہو گا اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے ؛

باب ۷۷۵۔ اَلتَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ؛

۷۷۵۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ ؛

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ، کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ؛

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے "۔

باب ۷۷۶۔ اَلتَّعَوُّذُ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؛

۷۷۶۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا ؛

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ..... ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ، اور قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں ہے

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛

باب ۷۷۷ ۔ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ ؛

۷۷۷ ۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا ،

۱۲۹۴ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ؛

۱۲۹۴ ۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم والم سے، عاجزی، سستی بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے ؛

باب ۷۷۸ ۔ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ. الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ، مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ ؛

۷۷۸ ۔ بخل سے پناہ مانگنا، بُخل اور بَخل ایک ہی ہیں ، جیسے حُزن اور حَزن ۔

۱۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؛

۱۲۹۵ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ " اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ؛

باب ۷۷۹ ۔ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ أَرَاذِلُنَا ۔ أَسْقَاطُنَا ؛

۷۷۹ ۔ ناکارہ عمر سے پناہ " اراذلنا " ای اسقاطنا ۔

۱۲۹۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ،

۱۲۹۶ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس .... بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے کہ " اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے ۔ تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ بڑھاپے سے ۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے ۔"

باب ۷۸۰ ۔ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ ؛

۷۸۰ ۔ دعا، وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے ؛

۱۲۹۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۲۹۷ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى جُحْفَةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ، قُلْتُ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدٌ رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر (مکہ معظمہ) میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضورؐ خود مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک لڑکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، پھر آدھی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے (تو اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔

باب ۷۸۱۔ اَلْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ۔

۷۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے پناہ مانگنا۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حسین نے

الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛

باب ۷۸۲۔ الاستعاذة من فتنة الغنى ؛

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

باب ۷۸۳۔ التعوذ من فتنة الفقر ؛

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے ؛

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی سے ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے مالداری کی بری آزمائش سے، محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے

۷۸۲۔ مالداری کے فتنہ سے اللہ کی پناہ ؛

۱۳۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالداری کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے ؛

۷۸۳۔ محتاجی کی آزمائش سے پناہ ؛

۱۳۰۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے، اے

وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؛

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجّال کی بری آزمائش سے، اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے، جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، گناہ سے اور قرض سے۔"

بَابُ ۷۸۴ ـ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ ؛

۷۸۴ ـ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعاء ؛

۱۳۰۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ ؛

۱۳۰۳ ـ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آں حضورؐ نے دعا کی، اے اللہ، اس کے مال واولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا؛

۱۳۰۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ؛

۱۳۰۴ ـ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے آں حضورؐ نے کہا اے اللہ، اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے" اس میں برکت عطا فرما ؛

بَابُ ۷۸۵ ـ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ ؛

۷۸۵ ـ استخارہ کی دعاء ؛

۱۳۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

۱۳۰۵ ـ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح! اور کہتے تھے کہ "اے اللہ میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں، تیری قدرت سے

ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ؛

اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہے" فی عاجل امری واٰجلہٖ" تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے" فی عاجل امری واٰجلہٖ" تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے؛

باب ۷۸۶۔ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ؛

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ؛

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا؛

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی "اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما" میں نے اس وقت آں حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ، قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھ؛

باب ۷۸۷۔ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً؛

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ؛

۷۸۷۔ کسی گھاٹی پر چڑھتے وقت کی دعا؛

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچتے تو تکبیر کہتے آنحضورؐ نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر آں حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" آنحضورؐ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس، کہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ "

باب ۷۸۸ ۔ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا
فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ:

باب ۷۸۹ ۔ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ:

۷۸۸ ۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۷۸۹ ۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ:

۱۳۰۸ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ لوٹتے ہیں توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام لشکر کو شکست دی:

باب ۷۹۰ ۔ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ:

۷۹۰ ۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ أَوْ مَهْ، قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ:

۱۳۰۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ، هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ

۱۳۱۰ ۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی تھیں، (راوی کو تعداد میں شبہ تھا) پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے! فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یا (آں حضورؐ نے فرمایا) کہ تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی

فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ؛

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس انہی جیسی لڑکی لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کرسکے آنحضورؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن مسلمہ نے عمرو کے واسطہ سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے ؛

بَابٌ ۷۹۱ـ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ ؛

۷۹۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کرنی چاہیئے ؛

۱۳۱۱ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ؛

۱۳۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ، ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا ؛

بَابٌ ۷۹۲ـ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؛

۷۹۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد" اے ہمارے رب، ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر ؛

۱۳۱۲ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؛

۱۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی" اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ؛

بَابٌ ۷۹۳ـ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ؛

۷۹۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ ؛

۱۳۱۳ـ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

۱۳۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ بن حمید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے " اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛

بَابُ ۷۹۴. تَكْرِيْرِ الدُّعَاءِ ؛

۱۳۱۴. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتّٰى اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَاِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ جَآءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ، قَالَ فِيْمَا ذَا ؟ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ فَاَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ فِيْ ذَرْوَانَ ؛ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ ؛ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا اَخْرَجْتَهُ ؟ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ؛

۷۹۴۔ بار بار دعا کرنا ؛

۱۳۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ آں حضورؐ سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور آں حضورؐ نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے ؟ فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اور ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیماری کیا ہے ؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے ؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے ؟ جواب دیا ان کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں! پوچھا کہ وہ ہے کہاں ؟ کہا کہ ذروان میں اور ذروان بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ تشریف لائے اور انہیں کنویں کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ، پھر آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی ؛

بَابُ ۷۹۵. الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ ،

۷۹۵۔ مشرکین کے لئے بد دعا،

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "اے اللہ، میری مدد کیجئے ایسے قحط کے ذریعہ جیسا یوسف

بِسِنِیْ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ، اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ؛

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بد دعا کی "اے اللہ ابوجہل کو پکڑ لیجئے" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے اللہ" فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے" یہاں تک کہ قرآن کی آیت "لیس لک من الامر شئی" نازل ہوئی"

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ ؛

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "احزاب" کے لئے بد دعا کی "اے اللہ" کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے "احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست دیدے اور انہیں جھنجھوڑ دے ؛

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَۃَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ قَنَتَ، اَللّٰھُمَّ اَنْجِ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ، اَللّٰھُمَّ اَنْجِ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ ؛

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعا قنوت پڑھتے تھے" اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ، ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ، سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ کمزور ناتواں مومنوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے اے اللہ، وہاں ایسا قحط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا تھا ؛

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّآءُ فَاُصِیْبُوْا فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰی شَیْءٍ مَا وَجَدَ عَلَیْھِمْ فَقَنَتَ شَھْرًا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَیَقُوْلُ اِنَّ عُصَیَّۃَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؛

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد کو "قراء" (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضور نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بد دعا کی اور کہا کہ "عُصیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ؛

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۱۳۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ الْيَهُوْدُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ، اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُوْلُ وَعَلَيْكُمْ؛

حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے السّام علیکم (آپ کو موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ "علیکم السّام واللعنۃ" (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضورؐ نے فرمایا ٹھہرو، عائشہ، اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں'' آنحضورؐ نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں، میں کہتا ہوں، "وعلیکم" (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ، مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آں حضورؐ نے فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں "صلاۃ وسطیٰ" نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ (صلاۃ وسطیٰ سے مراد) عصر کی نماز ہے۔

بَابُ ۷۹۶۔ اَلدُّعَاءُ لِلْمُشْرِكِيْنَ؛

۷۹۶۔ مشرکین کے لئے دعاء؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ؛

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ اسکے لئے بد دعا کیجئے، لوگوں نے سمجھا آں حضورؐ ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن آں حضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج دے؛

بَابُ ۷۹۷۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ؛

۷۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ "اے اللہ! جو کچھ میں پہلے کر چکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۲۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلاارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں، اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسٰى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي۔

۱۳۲۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن ابی موسیٰ اور ابوبردہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں؛ اور مجھ سے اس کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاح اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے۔

۱۳۲۳۔ بَابُ ۷۹۸۔ اَلدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا

۱۳۲۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ایوب نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آنحضور اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ؛

باب ۷۹۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا۔

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی ؛

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ ؛

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "السام علیکم" آنحضور نے جواب دیا، "وعلیکم" لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم" آنحضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ، نرم خوئی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی کیا کہہ رہے ہیں، آنحضور نے فرمایا تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیسا جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹا دی اور میری ان کے بارے میں دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی ؛

باب ۸۰۰۔ التَّأْمِينِ ؛

۸۰۰۔ آمین کہنا ؛

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؛

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، . . . . کہ زہری نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ؛

باب ۸۰۱۔ فَضْلِ التَّهْلِيلِ ؛

۸۰۱۔ لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت ؛

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

۱۳۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ دعا کی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ، مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ ، فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ . وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ ، وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" دن میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہو گی۔ شام تک کے لئے۔ اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سوا اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس نے یہ دعا دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمرو بن میمون سے پھر میں نے عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ سے میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو اسحاق نے کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور اسماعیل نے بیان کیا ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون نے، اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور اعمش اور حصین نے ہلال کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابوایوب رضی اللہ

عنہ کے واسطہ سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

باب ۸۰۲۔ فَضْلُ التَّسْبِيحِ ؛

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ؛

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت ؛

۱۳۲۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں ؛

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ؛

۱۳۲۸۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے۔ ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؛

باب ۸۰۳۔ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ؛

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت ؛

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے ؛

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ "آؤ اپنی ضرورت کی طرف: بیان کیا کہ پھر اپنے پروں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

قَالَ فَيَقُولُ، هَلْ رَآوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَآوْكَ، قَالَ فَيَقُولُ وَكَيْفَ لَوْ رَآوْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَآوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَآوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَآوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَآوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَآوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَآوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَآوْهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَآوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَآوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری کبریائی بیان کرتے ہیں، تیری حمد کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھتے ہوئے ہوتے؟ بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہوتے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کریگا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے نہیں، واللہ! اے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے، بیان کیا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دینگے دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ بیان کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کی بیان کیا کہ اس پر ایک فرشتہ بول اٹھے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعمش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی روایت سہیل نے کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

باب ۸۰۴۔ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ:

۸۰۴۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہنا،

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

۱۳۱۳۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں سلیمان تیمی نے خبر دی انہیں ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے۔ بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے " لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہا، بیان کیا کہ اس وقت

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ، قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛

آنحضورؐ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابوموسیٰ، یا فرمایا، اے ابو عبداللہ، کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، میں نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمائیں! فرمایا کہ " لاحول ولا قوۃ الا باللہ "؛

باب ۸۰۵ - لِلّٰهِ مِائَةُ اِسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ ؛

۸۰۵ - ایک نام کم سو اللہ کے ننانوے دوسرے نام ہیں ؛

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ، لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ ؛

۱۳۳۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابوالزناد نے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایتاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے ؛

باب ۸۰۶ - اَلْمَوْعِظَةُ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ ؛

۸۰۶ - وقفہ کے ساتھ وعظ و نصیحت ؛

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ اِذْ جَاءَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلُ فَاُخْرِجُ اِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَاِلَّا جِئْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا ؛

۱۳۳۳ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ . . . . (تابعی) آئے، ہم نے کہا، تشریف رکھئے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آجاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں ؛

باب ۸۰۷ - مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَاَنْ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ؛

۸۰۷ - دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث اور یہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ . قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ

۱۳۳۴ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ بن سعید نے خبر دی، وہ ابوہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔ عباس عنبری نے بیان کیا کہ ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی،

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

ان سے عبداللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح ؛

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ؛

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرہ نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں پس تو انصار اور مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ ؛

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ، اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ؛

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقعہ پر موجود تھے، آں حضورؐ بھی خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی منتقل کرتے تھے اور آنحضورؐ ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ؛

بَابُ ۸۰۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى، إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِينَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَّفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ؛

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کود ہے، اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے سبزہ نے کفار کو لبھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روندڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے ؛

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؛

۱۳۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے جتنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ؛

باب ٨٠٩ - قول النبي صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل،

١٣٣٨ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا محمد بن عبد الرحمن، أبو المنذر الطفاوي عن سليمان الأعمش قال حدثني مجاهد عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال، كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل، وكان ابن عمر يقول إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك؛

٨٠٩ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو؛

١٣٣٨ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمٰن ابو منذر طغاوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے بیان کیا ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، "دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو" شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، بلکہ جو عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے؛

باب ٨١٠ - في الأمل وطوله، وقول الله تعالى: فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز، وما الحيوة الدنيا إلا متاع الغرور، ذرهم يأكلوا ويتمتعوا ويلههم الأمل فسوف يعلمون، وقال علي: ارتحلت الدنيا مدبرة وارتحلت الآخرة مقبلة ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا فإن اليوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل. بمزحزحه، بمباعده؛

٨١٠ - امید اور اس کی درازی" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے انہیں چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مزے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے۔" علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے آ گئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ ہو، کیونکہ آج تو کام ہی کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہوگا اور عمل کا وقت نہیں رہے گا۔ "بمزحزحہ" بمعنی مباعدہ؛

١٣٣٩ - حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا يحيى عن سفيان قال حدثني أبي عن منذر عن ربيع بن خثيم عن عبد الله رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا إلى هذا الذي في الوسط من جانبه الذي في الوسط وقال هذا الإنسان وهذا أجله محيط به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله وهذه

١٣٣٩ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے خبر دی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے منذر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں، جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

الخُطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا.

وہ اس کی امیدیں ہیں، اور چھوٹے چھوٹے خطوط مشکلات میں۔ پس انسان جب ایک مشکل سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الخَطُّ الأَقْرَبُ.

۱۳۴۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے، انسان اسی حالت (امید) میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) تک پہنچ جاتا ہے۔

باب ۸۱۱ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي العُمُرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ.

۸۱۱ - جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے بارے میں اس پر حجت تمام ہوگئی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا، اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا۔"

۱۳۴۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً. تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ المَقْبُرِيِّ.

۱۳۴۱ - ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معن بن محمد غفاری نے۔ ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی متابعت ابوحازم اور ابن عجلان نے مقبری کے واسطہ سے کی۔

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الأَمَلِ. قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

۱۳۴۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور یونس نے ابن شہاب کے واسطہ سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ المَالِ وَطُولُ العُمُرِ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

۱۳۴۳ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے کی۔

باب ۸۱۲ العَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ سَعْدٌ.

۸۱۲ - ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

۱۳۴۴ - ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے

عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اور محمود اس یقین کا اظہار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات خوب ان کے ذہن میں محفوظ ہے انہیں یاد ہے کہ آنحضورؐ نے ان کے گھر کی ایک ڈول میں پانی لے کر کلی کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

۱۳۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مؤمن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز میں دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

بَابُ ۸۱۳۔ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا:

۸۱۳۔ دنیا کی زینت اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے سے بچنے کے متعلق احادیث۔

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَ

۱۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے انہیں خبر دی کہ آں حضورؐ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین وہاں کا جزیہ لانے کے لئے بھیجا، آں حضورؐ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر کیا تھا۔ جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا جزیہ کا مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے متعلق پوچھا اور صبح کی نماز حضور اکرمؐ کے ساتھ پڑھی، اور جب آنحضورؐ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے کہا

رآهم وقال أظنكم سمعتم بقدوم أبي عبيدة — جی ہاں یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو، تم اس کی امید
وأنه جاء بشيء؟ قالوا أجل يا رسول الله، قال — رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ خدا گواہ ہے فقر و محتاجی وہ چیز نہیں ہے جس
فأبشروا وأملوا ما يسركم، فوالله ما الفقر أخشى — سے تمہارے متعلق ڈرتا ہوں، بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی
عليكم، ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم — اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کر دی گئی تھی جو تم سے
الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها — پہلے تھے اور تم بھی اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش
كما تنافسوها وتلهيكم كما ألهتهم. — کروگے جس طرح وہ کرتے تھے اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس نے
انہیں غافل کیا تھا۔

١٣٤٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا — ۱۳۴۷ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن — بیان کی، ان سے یزید ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی
عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم — اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور جنگ احد کے
خرج يوما فصلى على أهل أحد صلاته على الميت — شہیدوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے
ثم انصرف إلى المنبر فقال إني فرطكم وأنا شهيد — پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں تم سے آگے جاؤں گا اور میں تم پر
عليكم وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن وإني قد — گواہ ہوں گا، واللہ! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے
أعطيت مفاتيح خزائن الأرض أو مفاتيح الأرض — زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئیں
وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي ولكني — ہیں اور واللہ! میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک
أخاف عليكم أن تنافسوا فيها. ٦١٨٠ — کروگے بلکہ مجھے تمہارے متعلق اس کا خوف ہے کہ تم دنیا (۱) کے لئے ایک
دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگوگے۔

١٣٤٨ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك — ۱۳۴۸ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد — بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أكثر — ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں
ما أخاف عليكم ما يخرج الله لكم من بركات الأرض — تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین
قيل وما بركات الأرض قال زهرة الدنيا فقال — کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا
له رجل هل يأتي الخير بالشر فصمت النبي — کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صاحب نے آنحضورؐ سے پوچھا، کیا بھلائی
صلى الله عليه وسلم حتى ظننا أنه ينزل عليه — سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضورؐ اس پر خاموش ہو گئے اور ہم نے خیال کیا
ثم جعل يمسح عن جبينه فقال أين السائل — کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ پیشانی کو صاف کرنے لگے
قال أنا، قال أبو سعيد لقد حمدناه حين طلع — اور دریافت فرمایا، پوچھنے والے صاحب کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر
ذلك قال لا يأتي الخير إلا بالخير، إن هذا المال — ہوں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے
خضرة حلوة وإن كل ما أنبت الربيع يقتل — آگیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، بھلائی سے تو بھلائی
حبطا أو يلم إلا آكلة الخضرة أكلت حتى إذا امتدت — ہی پیدا ہو سکتی ہے، لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار گھاس کی طرح ہے اور جو

خاصرتاها استقبلت الشمس فاجترت وثلطت وبالت ثم عادت فأكلت وإن هذا المال خضرة حلوة من أخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن أخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع ٥

چیزیں بھی ربیع کے موسم میں اگتی ہیں وہ جڑ ہی کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب کر دیتی ہیں لیکن سبزی چرنے والا جانور جو پیٹ بھر کر کھائے کہ جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کی اور پھر لید اور پیشاب کر دیا اور پھر لوٹ کے کھا لیا۔ اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

۱۳۴۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت أبا جمرة قال حدثني زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصين رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد قوله مرتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن ٥

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو جمرہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے بعد ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم، آنحضور نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

۱۳۵۰۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء من بعدهم قوم تسبق شهادتهم أيمانهم وأيمانهم شهادتهم ٥

۱۳۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے رہیں گی اور قسمیں گواہیوں سے (یعنی جھوٹی گواہیاں دینے کے شوقین ہوں گے)

۱۳۵۱۔ حدثني يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا إسماعيل عن قيس قال سمعت خبابا وقد اكتوى يومئذ سبعا في بطنه وقال لولا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت بالموت إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم مضوا ولم تنقصهم الدنيا بشيء وإنا أصبنا من الدنيا ما لا نجد له موضعا

۱۳۵۱۔ مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا مانگتا۔ آنحضور کے صحابہ گزر گئے اور دنیا ان کے اعمال خیر میں سے کچھ بھی گھٹا نہ سکی تھی اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں

مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابُ ؛

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَّهُوَ يَبْنِيْ حَائِطًا لَّهٗ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَّاِنَّا اَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَّا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ ؛

۱۳۵۲ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گذر گئے دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ مٹی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ؛

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۵۳ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ؛

بَاب ۸۱۴ - قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. جَمْعُهٗ سُعُرٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ الْغَرُوْرُ الشَّيْطٰنُ ؛

۸۱۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو، اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سعیر کی) جمع "سعر" ہے

مجاہد نے فرمایا کہ "الغرور" سے مراد شیطان ہے ؛

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بِطَهُوْرٍ وَّهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا ؛

۱۳۵۴ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، انہیں ابن ابان نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنحضور نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ؛

بَاب ۸۱۵ - ذَهَابِ الصَّالِحِيْنَ

۸۱۵ - نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ؛

۱۳۵۵ - حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ

۱۳۵۵ - مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حازم

عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً، قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ ؛

نے اور ان سے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھینک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا! ابو عبداللہ نے کہا کہ "حفالۃ" اور "حثالۃ" بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

باب ۸۱۶ ـ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؛

۸۱۶ ـ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں"

۱۳۵۶ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ ؛

۱۳۵۶ ـ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابوبکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، کہ اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں ؛

۱۳۵۷ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ ؛

۱۳۵۷ ـ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاء نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے ؛

۱۳۵۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنَّ لَهٗ اِلَيْهِ مِثْلَهٗ وَلَا يَمْلَاُ عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ ؛

۱۳۵۸ ـ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر کہتے سنا ہے ؛

۱۳۵۹ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ

۱۳۵۹ ـ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن سلیمان ابن غسیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى مِنْبَرٍ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ

کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں منبر پر یہ کہتے سنا آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہش مند رہے گا اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ، وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ۔

۱۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کے ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے اور ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الھٰکم التکاثر" نازل ہوئی۔

بَاب ۸۱۷۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا. قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ۔

۸۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ مال سرسبز و خوشگوار ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنا دی گئی ہے، عورتوں بال بچوں، ڈھیروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتوں میں، یہ زندگی کی پونجی ہے" عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر خرچ کروا۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے انہیں حکیم بن حزام نے، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آنحضورؐ نے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضورؐ نے پھر عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضورؐ نے پھر عطا فرمایا، پھر فرمایا ہے کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا کہ (حکیم رضی اللہ عنہ نے

وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

بیان کیا کہ، اے حکیم یہ مال سرسبز اور خوشگوار ہے، پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لیتا ہے اس کے مال میں بھی برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب ۸۱۸ - مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

۸۱۸ - اپنا جو مال (موت سے پہلے خرچ کر لیا ہے وہی اس کا ہے۔

۱۳۶۲ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ

۱۳۶۲ - مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے حارث بن سوید نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ عزیز نہ ہو آنحضورؐ نے فرمایا، پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو چھوڑ کے مرا۔

باب ۸۱۹ - الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

۸۱۹ - زیادہ مال جمع کرنے والے ہی کم مایہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو شخص دنیا کی زندگی اور اسکی زینت کا طلبگار ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں اور اس میں ان کے لئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا وہ بیکار ثابت ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں سب باطل ہے۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ

۱۳۶۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن رفیع نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا بیان کیا کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضورؐ اسے پسند نہیں کریں گے آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے اس لئے میں چاندنی کی چھایا میں آنحضورؐ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے بعد آنحضورؐ مڑے اور مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی ابوذر! اللہ آنحضورؐ پر مجھے قربان کرے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، ابوذر، یہاں آؤ۔ بیان کیا کہ میں پھر تھوڑی دیر تک آں حضورؐ کے

الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى، قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ، قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اضْرِبُوا عَلٰى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ◦

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو! بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آنحضورؐ کے ساتھ چلتا رہا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ بیان کیا کہ آں حضورؐ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے "چاہے چوری کی ہو چاہے زنا کی ہو" بیان کیا کہ جب آں حضورؐ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھریلی... زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے، میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تھے، پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں. بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو. نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبداللہ نے کہا کہ ابو صالح کی حدیث بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا ہے کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبداللہ سے (امام بخاری) پوچھا گیا کہ عطا ابن یسار کی بواسطہ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے. صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا[1]، اور تائب ہو گیا تو جنت میں جائے گا)

---

[1] امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور چور مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہرحال وہ جنت میں داخل ہو گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہو گا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

باب ۸۲۰۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب ان لی مثل احد ذھبا۔

۱۳۶۴۔ حدثنا الحسن بن الربیع حدثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن زید بن وھب قال قال ابوذر کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرۃ المدینۃ فاستقبلنا احد فقال یا اباذر قلت لبیک یارسول اللہ قال ما یسرنی ان عندی مثل احد ھذا ذھبا تمضی علی ثالثۃ وعندی منہ دینار الا شیئا ارصدہ لدین الا ان اقول بہ فی عباد اللہ ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ ومن خلفہ ثم مشی فقال ان الاکثرین ھم الاقلون یوم القیامۃ الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ وعن شمالہ ومن خلفہ وقلیل ماھم ثم قال لی مکانک لا تبرح حتی آتیک ثم انطلق فی سواد اللیل حتی توارٰی فسمعت صوتا قد ارتفع فتخوفت ان یکون قد عرض للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاردت ان آتیہ فذکرت قولہ لی لا تبرح حتی آتیک فلم ابرح حتی اتانی، قلت یارسول اللہ لقد سمعت صوتا تخوفت فذکرت لہ فقال وھل سمعتہ قلت نعم قال ذاک جبریل اتانی فقال من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق۔

۸۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔"

۱۳۶۴۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا آنحضورؐ نے دریافت فرمایا ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا، مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ چھوڑوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں، اپنی دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پیچھے سے پھر آں حضورؐ چلتے رہے اس کے بعد فرمایا زیادہ مال رکھنے والے ہی قیامت کے دن کم مایہ ہوں گے سوا اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر آں حضورؐ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی، مجھے ڈر لگا کہ کہیں آں حضورؐ کو کوئی دشواری نہ پیش آگئی ہو، میں نے آں حضورؐ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں آنہ جاؤں، چنانچہ جب تک آں حضورؐ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خطرہ بھی محسوس ہوا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا، میں نے پوچھا، خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو۔

بقیہ۔ کہ مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان گنہگار رہے تو گناہوں کی سزا کے بعد جنت میں جائے گا گویا کفار سے مقابلہ دکھانا مقصود ہے، کہ کافر کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس کے برخلاف کلمہ گو ضرور جنت میں جائے گا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو بھی جائے گا، اپنے گناہوں کی سزا پا لینے کے بعد۔ بہر حال مسلمان آخر الامر جنت میں ضرور جائے گا۔ جب کہ منکر کبھی نہیں جا سکتا۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنِی۔ اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ، وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْئًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔

۱۳۶۵۔ مجھ سے احمد بن شبیب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہو گی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں میرے پاس کچھ بھی باقی بچے، سوا اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں

باب ۸۲۱۔ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّ مَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ۔ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ ھُمْ لَھَا عَامِلُوْنَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ لَمْ یَعْمَلُوْھَا لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا۔

۸۲۱۔ سرمایہ داری تو دل کی سرمایہ داری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایحسبون ان ما نمدھم من مال وبنین" تا ارشاد خداوندی "من دون ذلک ھم لھا عاملون" ابن عیینہ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کیا نہیں، لیکن وہ ضرور کریں گے۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔

۱۳۶۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمایہ داری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہوں، بلکہ سرمایہ داری یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو۔

باب ۸۲۲۔ فَضْلِ الْفَقْرِ

۸۲۲۔ فقر کی فضیلت

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا۔ اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ اَنَّہٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٍ، مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا؟ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۳۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آں حضورؐ نے ایک دوسرے صاحب سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ ان صاحب (گزرنے والے) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں ہے۔ اور بخدا یہ اس قابل ہیں کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجیں تو ان سے نکاح کر دیا جائے اگر یہ سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی بیان کیا کہ آں حضورؐ اس پر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے آں حضورؐ نے ان سے اس مرتبہ ان کے متعلق دریافت

هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا ۔

فرمایا کہ ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قابل ہیں کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے اگر سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے آں حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا، یہ شخص (غریب) اس کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ، هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ۔

۱۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا کہا کہ ہم نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور اپنا (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے آپ جنگ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اس چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا) اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضورؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی محنت دنیا میں بر آور ہوئی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

۱۳۶۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن زریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں رہنے والے اکثر غریب تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں رہنے والیاں اکثر عورتیں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ایوب اور عوف نے کی اور صخر اور حماد بن نجیح نے ابو رجاء کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ ۔

۱۳۷۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دستر خوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۱۳۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے

حدثنا ابو اسامة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: لقد توفي النبي صلى الله عليه وسلم وما في رفي من شيء يأكله ذو كبد الا شطر شعير في رف لي فاكلت منه حتى طال علي فكلته ففني.

باب ۸۲۳ ـ كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه وتخليهم من الدنيا

۱۳۷۲ ـ حدثنا ابو نعيم بنحو من نصف هذا الحديث حدثنا عمر بن ذر حدثنا مجاهد ان ابا هريرة كان يقول، الله الذي لا اله الا هو ان كنت لاعتمد بكبدي على الارض من الجوع، وان كنت لاشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم الذي يخرجون منه فمر ابو بكر فسالته عن اية من كتاب الله ما سالته الا ليشبعني فمر ولم يفعل، ثم مر بي عمر فسالته، عن اية من كتاب الله ما سالته الا ليشبعني فمر فلم يفعل ثم مر بي ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فتبسم حين راني وعرف ما في نفسي وما في وجهي، ثم قال: ابا هر، قلت لبيك يا رسول الله، قال الحق ومضى فتبعته فدخل فاستاذن فاذن لي فدخل فوجد لبنا في قدح فقال: من اين هذا اللبن؟ قالوا اهداه لك فلان او فلانة، قال: ابا هر، قلت لبيك يا رسول الله قال الحق الى اهل الصفة فادعهم لي، قال: واهل الصفة اضياف الاسلام لا ياوون الى اهل ولا مال ولا على احد اذا اتته صدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا، واذا اتته هدية ارسل اليهم واصاب منها واشركهم فيها فساءني ذلك فقلت، وما هذا اللبن في اهل الصفة؟

حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی۔ سوا تھوڑے سے جَو کے جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں تولا آخر وہ بھی ختم ہو گئے۔

باب ۸۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے ابونعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا آدھا حصہ۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ "اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلادیں وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کھلادیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضور میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا پھر آپ نے فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کی لبیک، یارسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آپ چلنے لگے، میں آں حضور کے پیچھے ہو لیا، پھر آنحضور اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلانی نے آں حضور کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آں حضور نے فرمایا، ابا ہر! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈھتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس، جب آنحضور کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضور انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

كُنْتُ أَحَقَّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ وَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ؛

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا تو حقدار میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو آں حضورؐ مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارۂ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضورؐ کی دعوت پہنچائی، وہ آ گئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے آں حضورؐ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آنحضورؐ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا، آں حضورؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا، اور آں حضورؐ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اب گنجائش نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا۔ پھر مجھے دیدو میں نے پیالہ آں حضورؐ کو دے دیا آں حضورؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے ؛

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي ؛

۱۳۷۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، حبلہ کے پتوں اور اس ببول کے سوا، کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی مینگنیوں کی طرح براز کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے ہیں پھر تو میں بالکل نامراد رہا اور میرا سارا کیا کارت گیا ؛

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۳۷۴۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى قُبِضَ ؞

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک متواتر گیہوں کھانے کے لئے نہیں ملا تھا یہاں تک کہ آں حضورؐ کی وفات ہوگئی ؞

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق الازرق نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں ؞

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ، كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَأٰى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ

۱۳۷۷۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا باورچی وہیں موجود ہوتا آپ فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتلی روٹی تناول فرماتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آں حضورؐ نے کبھی اپنی آنکھ سے بھنی ہوئی مسلم بکری دیکھی ؞

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ ؞

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت آجاتا (تو چولہا جلتا تھا)۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ

۱۳۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ازواج) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے پوچھا کہ پھر آپ لوگ زندہ کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ ؛

پانی ! ہاں، آں حضورؐ کے کچھ انصاری، پڑوسی تھے ان کے یہاں دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے ادھر وہ آں حضورؐ کے لئے دودھ بھیج دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے ؛

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ؛

۱۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "اے اللہ آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں ؛

بَابُ ۸۲۴۔ اَلْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ ؛

۸۲۴۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی ؛

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتِ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ؟ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ؛

۱۳۸۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے سنا کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہا کہ میں نے پوچھا آنحضورؐ کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے اس وقت تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے ؛

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ؛

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس پر اس کا عامل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنَجِّيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا ؛

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو) میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی، منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۳۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللهِ وَإِنْ قَلَّ ؛

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو ؛

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ؛

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو ؛

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ ؟ قَالَتْ لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ؛

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا، میں نے پوچھا ام المومنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا ؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے ؟ فرمایا کہ نہیں آں حضورؐ کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی آں حضورؐ طاقت رکھتے تھے ؛

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو، اور تمہیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہؐ ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوا اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے لے لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطہ سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ، سَدَادًا سَدِيْدًا صِدْقًا۔

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کہ آپ نے فرمایا) میانہ روی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداداً سدیداً" صدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِيْ۔ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا، الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ. قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی شکلیں اس دیوار پر بنا دی گئیں تھیں۔ آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔

بَابٌ ۸۲۵۔ اَلرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ، مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید۔ سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کر دو۔"

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ، سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَاَرْسَلَ فِيْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ۔

۱۳۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانوے رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

بَابٌ ۸۲۶۔ اَلصَّبْرُ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔"

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر میں پائی۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور جس نے بھی آنحضورؐ سے مانگا آں حضورؐ نے اسے دیا، یہاں تک کہ جو مال آں حضورؐ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا تو آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہو گی میں اسے تم سے بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا اللہ بھی اسے محفوظ رکھے گا اور جو صبر کرے گا اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو استغنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا دے گا۔ تمہیں صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۹۱۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے آپ کے قدموں میں ورم آ جاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے، آں حضورؐ سے عرض کی جاتی (کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں) آں حضورؐ فرماتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بَابٌ ۸۲۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ، قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

۸۲۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہو گا۔ ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات میں صبر کرے۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے ستر ہزار (مراد کثرت ہے) بے حساب جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔

بَابٌ ۸۲۸۔ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ.

۸۲۸۔ قیل و قال ناپسندیدہ ہے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

اخبرنا غير واحد منهم مغيرة وفلان ورجل ثالث ايضا عن الشعبي عن وراد كاتب مغيرة بن شعبة ان معاوية كتب الى المغيرة ان اكتب الي بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال فكتب اليه المغيرة، اني سمعته يقول عند انصرافه من الصلاة: لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثلاث مرات، قال وكان ينهى عن قيل وقال، وكثرة السؤال، واضاعة المال ومنع وهات وعقوق الامهات ووأد البنات. وعن هشيم اخبرنا عبد الملك بن عمير قال سمعت ورادا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

نے حدیث بیان کی انہیں ایک سے زیادہ افراد نے خبر دی جن میں مغیرہ اور فلاں اور ایک تیسرے صاحب بھی ہیں انہیں شعبی نے انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو، بیان کیا کہ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے آں حضورؐ سے سنا ہے آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" تین مرتبہ۔ بیان کیا کہ آں حضورؐ قیل وقال (بحث بازی) زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے اپنی چیز محفوظ رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے اور ہشیم سے روایت ہے انہیں عبد الملک بن عمیر نے خبر دی کہا کہ میں نے وراد سے سنا، وہ یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۸۲۹۔ حفظ اللسان ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت وقوله تعالى: ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد۔

۸۲۹۔ زبان کی حفاظت "اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے لکھنے (کے لئے) آمادہ وتیار ایک نگران رہتا ہے۔

۱۳۹۴۔ حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي حدثنا عمر بن علي سمع ابا حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة۔

۱۳۹۴۔ ہم سے محمد بن ابو بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو حازم سے سنا انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دیدے گا میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

۱۳۹۵۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل

۱۳۹۵۔ مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور

خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ؛

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، الضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ جَائِزَتُهُ، قِيْلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ، يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ؛

۱۳۹۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ابوشریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ۔ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ؛

۱۳۹۷۔ مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیمی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط یا نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے دوزخ میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے اتنا دور تھا جتنا مشرق اور مغرب کے) درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ؛

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوالنضر سے سنا ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابوصالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے؛

بَابُ ۸۳۔ اَلْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ؛

۸۳۔ اللہ کی خشیت سے رونا؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن

عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

باب ۸۳۱۔ الخوف من الله۔

۸۳۱۔ اللہ سے خوف۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَخُذُوْنِیْ فَذَرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوْا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَکَ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِیْ اِلَّا مَخَافَتُکَ فَغَفَرَ لَهُ۔

۱۴۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا گمان اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے گرم دن میں اٹھا کر دریا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَجُلًا فِیْمَنْ کَانَ سَلَفَ اَوْ قَبْلَکُمْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا یَعْنِیْ اَعْطَاهُ۔ قَالَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِیْهِ اَیَّ اَبٍ کُنْتُ؟ قَالُوْا خَیْرَ اَبٍ، قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ یَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ یَدَّخِرْ وَاِنْ یَقْدَمْ عَلَی اللّٰهِ یُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوْا فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُوْنِیْ اَوْ قَالَ فَاسْهَکُوْنِیْ ثُمَّ اِذَا کَانَ رِیْحٌ عَاصِفٌ فَاذْرُوْنِیْ فِیْهَا فَاَخَذَ مَوَاثِیْقَهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ وَرَبِّیْ فَفَعَلُوْا فَقَالَ اللّٰهُ کُنْ، فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ مَخَافَتُکَ اَوْ فَرَقٌ مِنْکَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ فَحَدَّثْتُ اَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَیْرَ اَنَّهُ زَادَ فَاَذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ اَوْ کَمَا حَدَّثَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یبتئر) کی تفسیر "لم یدخر" (نہیں جمع کی) سے کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر عہد لیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ میں نے یہ حدیث

سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلمان سے سنا ہے البتہ انہوں نے بیان کیا کہ "مجھے دریا میں بہا دینا" یا جیسا کہ انہوں نے حدیث بیان کی اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہوں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ؛

باب ۸۳۲ ۔ اَلْاِنْتِهَاءُ عَنِ الْمَعَاصِي ؛

۸۳۲ ۔ گناہوں سے باز رہنا ؛

۱۴۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَاَدْلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ ؛

۱۴۰۲ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جو کچھ اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں پس نجات ! نجات ! اس پر ایک جماعت نے بات مان لی اور اپنی سہولت کے لئے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی اور دوسری جماعت نے جھٹلایا اور لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تہ تیغ کر دیا ؛

۱۴۰۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا

۱۴۰۳ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس پر گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرے جاتے ہو ؛

۱۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ؛

۱۴۰۴ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے زکریا نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف پہنچنے سے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے ؛

باب ۸۳۳ ۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۳ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اگر تمہیں

لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا،

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے۔

١٤٠٥ - حدثنا يحيى ابن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رضي الله عنه كان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا۔

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہوتا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

١٤٠٦ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن موسى بن انس عن انس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا۔

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

باب ٨٣٤ - حجبت النار بالشهوات۔

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے

١٤٠٧ - حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره۔

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

باب ٨٣٥ - الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك۔

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے۔

١٤٠٨ - حدثني موسى بن مسعود حدثنا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك۔

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور و اعمش نے ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

١٤٠٩ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اصدق بيت قاله الشاعر الا كل شيء ما خلا الله باطل۔

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے" ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں۔

باب ٨٣٦ - لينظر الى من هو اسفل منه ولا ينظر الى من هو فوقه۔

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہیئے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں دیکھنا چاہیئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ۔

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی۔۔ ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

باب ۸۳۷۔ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

۱۴۱۱۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے، حدیث بیان کی ان سے جعد ابوعثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابورجاء عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کردی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کرلیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

باب ۸۳۸۔ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ۔

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے مہدی نے حدیث بیان کی ان سے غیلان نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "موبقات" سمجھتے تھے ابوعبداللہ نے کہا کہ موبقات سے آپ نے ہلاک کرنے والے" مراد لیا ہے۔

باب ۸۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا۔

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا اور اس سے ڈرتے رہنے کے متعلق ہدایت

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ یُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِیْنَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ، مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا، فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ یَزَلْ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَیْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ فَتَحَامَلَ عَلَیْهِ حَتّٰی خَرَجَ مِنْ بَیْنِ کَتِفَیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَیَعْمَلُ فِیْمَا یَرَی النَّاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِهَا،

وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا، یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہو لئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مر جائے چنانچہ اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی حضور اکرمؐ نے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے) اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے۔

بَاب ۸۴۰۔ الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِّنْ خُلَّاطِ السُّوْٓءِ۔

۸۴۰۔ گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ. حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ، جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ، رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَرَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّهٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ. تَابَعَهُ الزُّبَیْدِیُّ وَسُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءٍ اَوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ یُوْنُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا۔ یارسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یارسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلگ رہتا ہے اس روایت کی متابعت زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور یونس و ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ

۱۴۱۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ماجشون نے حدیث

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیڑیں ہونگی وہ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے فتنوں سے فرار اختیار کرے گا۔

باب ۸۴۱۔ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ.

۱۴۱۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب لوگوں سے) امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ، امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ۔ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ

۱۴۱۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں آں حضورؐ نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور آں حضورؐ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر آبلہ کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے آگ کی چنگاری تمہارے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے، تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقلمند ہے کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزارا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

سَاعِيهُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا،

اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

١٤١٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

۱۴۱۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہے۔ سو میں بھی ایک مشکل سے سواری کے قابل ملتا ہے۔

باب ۸۴۲۔ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ،

۸۴۲۔ ریا اور شہرت۔

١٤١٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ۔

۱۴۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کسی کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا خواہشمند ہوگا اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کیلئے کام کرے گا اللہ بھی اس کی نمود و نمائش کرا دے گا۔

باب ۸۴۳۔ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ،

۸۴۳۔ جس نے اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دیا۔

١٤٢٠ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ، قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ

۱۴۲۰۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آں حضورؐ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی آں حضورؐ نے فرمایا، معاذ! میں نے عرض کی، لبیک وسعدیک، یارسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آں حضورؐ چلتے رہے پھر فرمایا، یا معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک یارسول اللہ! پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک، یارسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے! میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے

بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آں حضورؐ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

بَابُ ۸۴۴۔ التَّوَاضُعِ

۸۴۴۔ تواضع

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ، قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

۱۴۲۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی، بیان کیا کہ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے اور ابو خالد الاحمر نے خبر دی انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عضباء" تھا (کوئی جانور دوڑ میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آں حضورؐ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی! آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پست کرتا ہے

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔

۱۴۲۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن عبداللہ ابن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس وپیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں پس وپیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا۔

باب ۸۴۵ - قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

۸۴۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قریب ہیں)" اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا،

۱۴۲۳ - ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے قریب قریب ہیں بھیجے گئے ہیں اور آں حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ سے (اس قرب کو بتایا. پھر ان دونوں کو پھیلایا۔

۱۴۲۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ،

۱۴۲۴ - مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) بھیجے گئے ہیں

۱۴۲۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ،

۱۴۲۵ - مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے تھی اس روایت کی متابعت اسرائیل نے ابو حصین سے کی۔

۱۴۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي

۱۴۲۶ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہو گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا، یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کپڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہو گی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہو گا (کہ قیامت برپا ہو جائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ إِلَىٰ فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا:

جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لیکر آرہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں پائے گا، قیامت اس حال میں قائم ہو جائیگی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا:

باب ۸۴۷۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ:

۸۴۷۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے:

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهِ: اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔ اِخْتَصَرَهُ اَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۲۷۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں کرتے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یا آں حضورؐ کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ آں حضورؐ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول) ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور عمرو نے بواسطہ شعبہ اختصار کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ...... عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریمؐ کے حوالہ سے:

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ:

۱۴۲۸۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے ابوبردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے:

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ

۱۴۲۹۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ تندرست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ اسے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آں حضورؐ بیمار ہوئے اور آں حضورؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی طاری ہوگئی پھر جب افاقہ ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا "اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ"۔ میں نے کہا کہ اب آں حضورؐ ہمیں ترجیح نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آں حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی، بیان کیا کہ یہ آں حضورؐ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللھم الرفیق الاعلیٰ"۔

بابُ ۸۷۸۔ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

۸۷۸۔ جانکنی۔

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ، فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہیں عائشہ رضی عنہا کے مولا ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوۃ کہا تھا یا علبۃ" آں حضورؐ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے" پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور دست مبارک جھک گیا۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ، إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

۱۴۳۱۔ مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو ننگے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آں حضورؐ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آں حضورؐ کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ؛

سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے۔ ان سے ابو قتادہ بن ربیع انصاریؓ نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ "مستریح او مستراح منہ" اسے آرام مل گیا، یا اس سے آرام مل گیا، صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ المستریح والمستراح منہ" کیا چیز ہے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں ؛

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ ؛

۱۴۳۳۔ مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد ربہ بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حلحلہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ "مستریح" اور "مستراح منہ" ایماندار آرام پا جاتا ہے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ ؛

۱۴۳۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے ؛

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ ؛

۱۴۳۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح وشام اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے ؛

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا ؛

۱۴۳۶۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں ؛

الحمد للہ کہ چھبیسواں (۲۶) پارہ پورا ہوا۔

ستائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۸۲۹ نَفْخِ الصُّوْرِ - قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوْقِ - زَجْرَةٌ - صَيْحَةٌ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُوْرُ - الصُّوْرُ - الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُوْلٰى - وَالرَّادِفَةُ - النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ

۸۲۹۔ صور پھونکنے کے متعلق۔ مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح کی ایک چیز ہے "زجرة" ای صیحۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الناقور" سے مراد صور ہے "الراجفة" سے نفخۂ اولیٰ اور "الرادفة" سے نفخۂ ثانیہ مراد ہے۔

۱۴۳۷ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ - فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ - قَالَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ فِيْ أَوَّلِ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ مُوْسٰى فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنٰى

۱۴۳۷۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا، پھر یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہوگیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضورؐ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بےہوش ہوجائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بےہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس بےہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۱۴۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

۱۴۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصعق الناس حین یصعقون فاکون اول من قام فاذا موسی اخذ بالعرش فما ادری اکان فیمن صعق رواہ ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہوجائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ ؑ عرش الٰہی کو پکڑے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں، اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

باب ۸۵۰ یقبض اللہ الارض۔ رواہ نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی

۱۴۳۹ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن الزھری حدثنی سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقبض اللہ الارض ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض۔

۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیگا اور پھر فرمائیگا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن خالد عن سعید بن ابی ھلال عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیامۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ فاتی رجل من الیھود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیامۃ؟ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامھم قال ادامھم بالام ونون، قالوا وما ھذا؟ قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہوجائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقعہ پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو، پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کیا میں تمھیں قیامت کے دن اہل جنت کے سب سے پہلے کھانے کی (جس سے ان کی ضیافت کی جائے گی) خبر نہ دوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ زمین ایک روٹی ہوجائے گی پھر آنحضور نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے جس سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمھیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن بالام ونون، ہوں گے صحابہ نے عرض کی یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ بیل اور مچھلی جن کی کلیجی کے چھوٹے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھا کر سیر ہوجائیں گے۔

۱۴۴۱ حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قال حدثنی ابو حازم قال سمعت سھل بن سعد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا کہ قیامت کے دن

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

دن لوگ سفید و صاف ٹکیہ کی طرح ایک سفید چٹی زمین پر جمع کیے جائیں گے سہل یا ان کے سوائے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

باب ۸۵۱ كَيْفَ الْحَشْرُ۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا۔؟

۱۴۴۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

۱۴۴۲۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا (ایک اس طرح کہ) لوگ رغبت کرنے والے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

۱۴۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد البغدادی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا نبی اللہ کافروں کو ان کے چہرہ کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا (قیامت کے دن) آنحضورؐ نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا ضرور ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۴۴ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا، قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ سے (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۴۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوگے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہوگے۔

۱۴۴۶ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ الْاٰيَةَ وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِيْ، فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْحَكِيْمُ - قَالَ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔

۱۴۴۶ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ قیامت کے دن اس حال میں جمع کیے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے جس طرح کہ ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الآیۃ۔ اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے کپڑا پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے بہت سے لائے جائیں گے جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے میں اس پر کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں پیدا کر دی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ "جب میں ان میں موجود تھا اس وقت تک میں ان پر گواہ تھا" ارشاد "الحکیم" تک۔ بیان کیا کہ پھر کہا جائے گا کہ بعد میں وہ الٹے پاؤں لوٹ گئے تھے۔

۱۴۴۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

۱۴۴۷ - ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے جسم بلا ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، یارسول اللہ! تو کیا مرد عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہوں گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا کہ انھیں اس کا خیال آئے۔

۱۴۴۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ: اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ

۱۴۴۸ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہوگے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی رہو؟ ہم نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے آدھا ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی

ذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۴۴۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ هٰذَا اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ؟ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَمَاذَا يَبْقٰى مِنَّا؟ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

۱۴۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السّلام کو پکارا جائے گا پھر ان کی نسل انہیں دیکھے گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارے جد امجد آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لبیک وسعدیک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنی نسل کے جہنمیوں کو نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے۔ اے رب، کتنوں کو نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سو میں سے ننانوے کو نکال ڈالو، صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سو میں سے ننانوے نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمام امتوں میں سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

بَابُ ۸۵۲ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت ہوگا" "ازفت الآزفة"، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۴۵۰ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ اِنِّيْ لَاَطْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ

۱۴۵۰۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السّلام عرض کریں گے حاضر ہوں تیرے حکم کی بجاآوری کے لیے۔ تمام بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے حالانکہ وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا (جو ایک ہزار میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا) آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا (جو جنت میں جائے گا) پھر آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تکبیر کہی۔ پھر آنحضورؐ

إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہوگے تمھاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

باب ۸۵۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ○ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ - قَالَ الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتقطعت بہم الاسباب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۴۵۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں شرابور کھڑا ہوگا، کان کی لَو تک۔

۱۴۵۲ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ يَبْلُغُ آذَانَهُمْ۔

۱۴۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

باب ۸۵۴ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَاقَّةُ، لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ۔ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قصاص۔ اور اسی کے لیے الحاقۃ کہا گیا ہے کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا۔ الحقۃ اور الحاقۃ ہم معنی ہیں اسی طرح، القارعۃ، الغاشیہ اور الصاخۃ بھی اور التغابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۴۵۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۴۵۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ

۱۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اُسے

لِاَخِيْهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَاِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُؤْخَذَ لِاَخِيْهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَخِيْهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

(اس دنیا میں) معاف کرالے۔ اس لیے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہونگے۔ اس سے پہلے کہ معاف کرالے کہ اس کے بھائی کے لیے (جس طرح پر اس نے ظلم کیا ہوگا) اس کی نیکیوں میں سے لیا جائے گا اور اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

۱۴۵۵ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ

۱۴۵۵۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی "ونزعنا ما فی صدورھم من غل" کے متعلق کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل ناجی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے، لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنتیوں میں ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقہ پر پہچان لے گا۔

بَابٌ ۸۵۵ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔

۸۵۵۔ جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۴۵۶ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ قُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكِ الْعَرْضُ۔

۱۴۵۶۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حساب میں کھود کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ "پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا" (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حساب نجات پانے والوں سے بھی ہوگا) آنحضور نے فرمایا کہ اس سے مراد بس پیشی ہے۔

۱۴۵۷ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَاَيُّوْبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۷۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن الاسود نے، میں نے ابن ملیکہ سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسی طرح اور روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب، اور صالح بن رستم نے ابن ملیکہ سے کی، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۴۵۸ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ اَبِيْ صَغِيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ

۱۴۵۸۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن ابی صغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے

مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُّنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُذِّبَ۔

۱۴۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۴۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهٗ تُرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قُدَّامَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ قَالَ الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثَلٰثًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ "پس جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو صرف پیشی ہو گی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کھود کرید کی گئی اس پہ عذاب یقینی ہے۔

۱۴۵۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پاس سونا ہو تو کیا اس کو (اپنی نجات کے لیے) فدیہ دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں، لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا (یعنی ایمان و عمل صالح)

۱۴۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے خیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہو گی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی (اس دنیا میں عمل کر کے) استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (اسے راہ خدا میں خرچ کر کے ممکن ہو) اسے بچنے کا سامان کر لینا چاہیئے) اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہرہ پھیر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا۔ ہم نے اس سے یہ خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچنا چاہیئے)

باب ۸۵۶ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

۴۶۱ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَحَدَّثَنِيْ أَسِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

۸۵۶۔ جنت میں ستر ہزار بلاحساب داخل ہوں گے۔

۱۴۶۱۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے اسید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ پوری امت گذری، کسی نبی کے ساتھ چند افراد گذرے کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے، کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گذرے (جو ان پر ایمان لائے تھے) اور کوئی نبی تنہا گذرے (کہ کوئی ان پر ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو انسانوں کو بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی، میں نے جبریل سے پوچھا، کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ افق کی طرف دیکھو تو بہت بڑی جماعت کی دھندلی صورت دکھائی دے رہی تھی، فرمایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو لوگ ہیں ان کی تعداد ستر ہزار ہے[1]، نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ انھوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے۔ جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے۔ شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر آنحضورؐ کی طرف عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑھے اور عرض کی کہ آنحضورؐ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آنحضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے اس کے بعد ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے جا چکا ہے۔

۴۶۲ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ: وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ

۱۴۶۲۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت (جنت میں) داخل ہوگی، جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اپنی چادر جو ان کے جسم پر تھی اٹھاتے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضورؐ نے دعا کی اے اللہ انھیں بھی ان میں کر دے اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض

[1] ستر یا ستر ہزار کی تعداد عربی میں عموماً کثرت اور مبالغہ کے اظہار کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور ان احادیث میں بھی اس معنی میں استعمال ہوئی ہے، حقیقی معنی مراد نہیں ہیں۔

ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

کی، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے آنحضورؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

۱۴۶۳ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُمِائَةِ اَلْفٍ شَكَّ فِيْ اَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِيْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُهُمْ وَاٰخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوْهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

۱۴۶۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا)۔ افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا۔ اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۶۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُوْدٌ۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں کھڑا ہو کر پکارے گا۔ کہ اے اہل جہنم تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل جنت تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔ بلکہ یہیں رہنا ہوگا۔

۱۴۶۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ۔

۱۴۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت، ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا کہ اے اہل دوزخ ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔

بَاب ۸۵۷ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ، عَدْنٌ، خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ۔ فِيْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِيْ مَنْبَتِ صِدْقٍ۔

۸۵۷۔ جنت وجہنم کی صفت، اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلے کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا "عدن"، یعنی خلد ہے، "عدنت بارض" یعنی میں نے وہاں قیام کر لیا اسی سے معدن آتا ہے۔ "فی معدن لصدق"، یعنی "فی خبت صدق"۔

۱۴۶۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ

۱۴۶۶۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاء نے، ان سے عمران نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور

أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۱۴۶۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

۱۴۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

۱۴۶۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

۱۴۷۰ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا (شبِ معراج میں) تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے۔ اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوکر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ، دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت تمھیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ تمھیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہوجائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہوجائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت! جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ہوئے؟ وہ کہیں گے اب بھی بھلا ہم خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمھیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے۔ اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمھارے لیے اپنے رضوان وخوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی

فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

لڑائی میں شہید ہوئے وہ اس وقت نوعمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرلوں گی اور صبر پہ اجر کی امیدوار رہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہوگئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ (حارث رضی اللہ عنہ) جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونوں شانوں کے درمیان تیز چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، اُن سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کرسکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ۔ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

۱۴۷۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی (ستر ہزار یا ستر لاکھ) بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ (ایک دوسرے کو پکڑے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت اپنے اوپر کے درجوں کے)۔

الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ - قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ

بالاخانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔ میرے والد نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرق یا مغربی افق میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۱۴۷۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

۱۴۷۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہلِ دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا۔ اگر تمھیں روئے زمین پر کوئی چیز میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ (اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے) دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم اسی پر اصرار کرتے رہے کہ تم میرے ساتھ شریک ٹھہراؤ گے (اس لیے اب عذاب سے تمھیں دوچار ہونا ہی ہے)

۱۴۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الثَّعَارِيرُ - قَالَ الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ۔

۱۴۷۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے کہ گویا کہ "ثعاریر" ہوں گے۔ میں نے پوچھا ثعاریر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ضغابیس ہے ان کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ پھر میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا، ابو محمد! میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جہنم سے شفاعت کی وجہ سے لوگ نکلیں گے، انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۴۷۶ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

۱۴۷۶۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک جماعت جہنم سے اس کے بعد نکلے گی، جب آگ انھیں چھو چکی ہوگی، اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان لوگوں کو اہل جنت جہنمین کہیں گے۔

۱۴۷۷ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

۱۴۷۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيَخْرُجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً۔

خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر کوئلے کی طرح ہو گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں "نہر حیاۃ" (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا اس وقت وہ ترو تازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا کرکٹ کا دانہ اُگ آتا ہے یا راوی نے "حمیۃ السّیل" کہا (حمیل السیل کے بجائے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زرد رنگ کا لپٹا لپٹایا پودہ اُگتا ہے۔

۱۴۷۸ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُوْضَعُ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا (جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے)

۱۴۸۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نہ ملے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کے ذریعہ (دوزخ سے اپنے کو بچائے)۔

۱۴۸۱ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے

خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

۶۴۸۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ کے سامنے آپؐ کے چچا جناب ابو طالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضورؐ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھولتا رہے۔

۶۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے جائیں تو سودمند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں چنانچہ لوگ آدم علیہ السّلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہماری ہمارے رب کے حضور میں شفاعت کر دیں! وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نوح علیہ السّلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السّلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا، لوگ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰؑ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اس وقت میں اپنے رب سے اجازت (شفاعت کی) چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا۔ کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حمد بیان کروں گا، ایسی حمد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر

کردی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب (شفاعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد) جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روکا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۶۴۸۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۔

۶۴۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کا نام "جہنمیین،، رکھا جائے گا۔

۶۴۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرٰى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا. هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلٰى وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۶۴۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضورؐ نے ان سے فرمایا۔ بیوقوف ہوتی ہو۔ کیا کوئی جنت ایک ہی ہے جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ "الفردوس الاعلیٰ" (جنت کے اونچے درجے) میں ہے اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کے دیکھ لے تو تمام فضا کو منور کر دے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔

۶۴۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

۶۴۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً ۔

ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کیے ہوتے (تو وہاں جگہ ملتی) تاکہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ۔

۱۴۸۶ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ابوہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ تَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ۔

۱۴۸۷ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپ کے آگے کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

۱۴۸۸ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

باب ۸۵۸ الصراط جسر جهنم۔

۱۴۸۹ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سعيد وعطاء بن يزيد أن أبا هريرة أخبرهما عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي هريرة قال قال أناس: يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة؟ فقال: هل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب! قالوا: يا رسول الله، قال هل تضارون في القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب قالوا لا يا رسول الله قال فإنكم ترونه يوم القيامة كذلك يجمع الله الناس فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس ويتبع من كان يعبد القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت وتبقى هذه الأمة فيها منافقوها فيأتيهم الله في غير الصورة التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا، فإذا أتانا ربنا عرفناه فيأتيهم الله في الصورة التي يعرفون فيقول أنا ربكم فيقولون أنت ربنا فيتبعونه ويضرب جسر جهنم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكون أول من يجيز ودعاء الرسل يومئذ ... اللهم سلم سلم، وبه كلاليب مثل شوك السعدان أما رأيتم شوك السعدان؟ قالوا بلى يا رسول الله، قال فإنها مثل شوك السعدان غير أنها لا يعلم قدر عظمها إلا الله فتخطف الناس بأعمالهم منهم الموبق بعمله ومنهم المخردل ثم ينجو حتى إذا فرغ الله من

۸۵۸۔ صراط، جہنم کا پل ہے۔

۱۴۸۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید اور عطاء بن یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا سورج کے دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں! یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمھیں چودھویں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھوگے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے۔ جو بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے اور فرمائے گا کہ میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ کہ پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللَّهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ وَ

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پا جائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے "ماء الحیاۃ" (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تر و تازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دانے کا کوپل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب اس کی لپٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اگر میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو پھر تم دوسری چیز مانگنی شروع کر دوگے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ افسوس، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اسی طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمہاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و میثاق کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا، میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی چیز نہیں مانگو گے،

أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ۔

افسوس، ابن آدم تم کتنے عہد شکن ہو، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ ہنس دیگا تو اُسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کریگا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ بیان کیا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی تصحیح و تبدیلی نہیں کی لیکن جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ ”تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں،“ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ”تمھاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اس سے دس گنا مزید نعمتیں دی جاتی ہیں۔“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ۸۵۹ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا“ اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔“

۱۴۹۰ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۹۰ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، انھوں نے ابووائل سے سنا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں اس روایت کی متابعت عاصم نے ابووائل کے واسطہ سے کی اور حصین نے ابووائل کے واسطہ سے کی ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ

۱۴۹۱ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے سامنے ہی حوض ہے اتنے ہی فاصلہ پر جتنا) جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْكَوْثَرُ: الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ: قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيْدٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ: النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں ابوبشر عطاء بن سائب نے خبر دی، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "الکوثر" سے مراد بہت زیادہ بھلائی (خیر کثیر) ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو دی ہے۔ ابوبشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "کوثر" جنّت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا۔

۱۴۹۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَدْرَ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ اَوْ طِيْبُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ۔

۱۴۹۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی ہدبہ کو شک تھا (کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو)۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

۱۴۹۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انھیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی تھے لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ .. فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بُعْدًا، يُقَالُ سَحِيقٌ، بَعِيدٌ۔ وَأَسْحَقَهُ أَبْعَدَهُ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّؤُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى۔

۱۴۹۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص بھی میری طرف سے گذرے گا وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور وہاں ایسے لوگ آئیں گے جنھیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا ابو حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنی، اور کہا کہ کیا یونہی آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ اور میں نے کہا کہ ہاں۔ انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے تھے (یعنی یہ کہ آنحضور فرمائیں گے کہ) میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ (آنحضور سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص، دور ہو جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "سحقا" یعنی بعد ہے، بولتے ہیں سحیق، یعنی بعید، اسحقہ یعنی ابعدہ احمد بن شبیب بن سعید الحبطی نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی پھر وہ حوض سے دور کر دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمھارے بعد کیا نئی چیز ایجاد کر لی تھیں۔ یہ لوگ الٹے قدموں واپس لوٹ گئے تھے۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۴۹۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث

قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فَيُحَلَّؤُوْنَ عَنْهُ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّؤُوْنَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابن المسیب نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حوض پر میرے صحابہ کی ایک جماعت لائی جائے گی پھر انھیں اس سے دور کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں (اسلام سے) واپس لوٹ گئے تھے اور شعیب نے بیان کیا ان سے زہری نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "فیجلون" (بجائے فیحلؤون عنہ) کے بیان کرتے تھے۔ اور عقیل نے "فیحلؤون" بیان کرتے تھے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے زہری نے، ان سے محمد بن علی نے، ان سے عبید اللہ بن رافع نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۹۹ ۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ۔ فَقُلْتُ اَيْنَ؟ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ، قُلْتُ وَمَا شَاْنُهُمْ، اِنَّهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ، قُلْتُ اَيْنَ؟ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى، فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

۱۴۹۹ ۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا۔ کہ ایک جماعت سامنے آئے گی اور جب میں انھیں پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان میں سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ اور میں کہوں گا کہ ادھر آؤ؟ وہ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آئے گا اور جب میں انھیں بھی پہچان لوں گا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور ان سے کہے گا کہ ادھر آؤ۔ میں پوچھوں گا کہ کدھر؟ وہ کہے گا کہ جہنم کی طرف، بخدا۔ میں پوچھوں گا کہ ان کے احوال کیا ہے؟ کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے ایک معمولی تعداد کے سوا باقی نجات پا سکیں گے۔

۱۵۰۰ ۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ ۔

۱۵۰۰ ۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے خبیب نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور ممبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے۔

۱۵۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۱۵۰۱ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے عبد الملک نے بیان کیا۔ انھوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا،

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۱۵۰۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

۱۵۰۲- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے، البتہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کروگے۔

۱۵۰۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ۔ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِي؟ قَالَ لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

۱۵۰۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ (وہ اتنا بڑا ہوگا) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطہ سے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے مستورد نے کہا کہ کیا آپ نے الاوانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مستورد نے کہا کہ "اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔

۱۵۰۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ! وَاللهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔ فَكَانَ ابْنُ

۱۵۰۴- ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کردیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہتے تھے

أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا. أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ۔

(دین اسلام سے) ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں "اعقابکم تنکصون" ترجعون علی العقب۔

باب ۸۶۰ فِي الْقَدَرِ

۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں سلیمان اعمش نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں "علقہ" (بستہ خون) بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصہ میں "مضغہ" (گوشت کا لوتھڑا) پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں (ماں کے پیٹ ہی میں) چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پہ غالب آتی ہے اور وہ جنت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے "الا ذراع" بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب "علقہ" ہے۔ اے رب اب مضغہ ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! لڑکا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہو گی؟ اس کی موت کب ہو گی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

باب ۸۶۱ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

۸۶۱۔ اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "واضلہ اللہ علیٰ علم" اور ابوہریرہ

قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ. سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

۱۵۰۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُيَسَّرُ لَهُ.

بَاب ۸۶۲ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۵۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۵۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۵۱۰ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ لکھا جا چکا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لہا سابقون کی تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق اور کبھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پہ نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن کٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، صحابہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ اس بچہ کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑا ہو کر) کیا عمل کرتا

باب ۸۶۳ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔

۸۶۳- اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

۱۵۱۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیئے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ وَعِنْدَهٗ سَعْدٌ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى، كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

۱۵۱۲- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضورؐ کی صاحبزادیوں میں سے ایک کا پیغامبر آیا، آنحضورؐ کی خدمت میں سعد، اُبی ابن کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، پیغامبر نے آکر کہا کہ ان کا بچہ . . . . نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۱۵۱۳ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيْزٍ الْجُمَحِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا وَّنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ۔

۱۵۱۳- ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن محیریز الجمحی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کنیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا عزل کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو، کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَّا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهٗ۔

۱۵۱۴- ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدر ہی اعتبار سے اہم، چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا تذکرہ نہ کیا ہو۔ جسے یاد رکھنا تھا اسے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۵۱۵- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے

عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي رضي الله عنه قال: كنا جلوسا مع النبي صلى الله عليه وسلم ومعه عود ينكت في الارض وقال: ما منكم من احد الا قد كتب مقعده من النار او من الجنة فقال رجل من القوم الا نتكل يا رسول الله؟ قال لا اعملوا فكل ميسر ثم قرء فاما من اعطى واتقى الاية۔

باب ۸۶۴ العمل بالخواتيم۔

۱۵۱۶ حدثنا حبان بن موسى اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد القتال وكثرت به الجراح فاثبتته فجاء رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارايت الذي تحدثت انه من اهل النار قد قاتل في سبيل الله من اشد القتال فكثرت به الجراح، فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما انه من اهل النار فكاد بعض المسلمين يرتاب فبينما هو على ذلك اذ وجد الرجل الم الجراح فاهوى بيده الى كنانته فانتزع منها سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك قد انتحر فلان فقتل نفسه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بلال قم فاذن لا يدخل الجنة الا مؤمن وان الله ليؤيد هذا ...

۱۵۱۷ حدثنا سعيد ابن ابي مريم حدثنا ابو غسان حدثني ابو حازم عن سهل ان رجلا من اعظم المسلمين غناء عن المسلمين في غزوة غزاها مع النبي صلى

ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضورؐ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے (اسی دوران میں) پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے ایک مسلمان نے اس پر عرض کی پھر یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اس پر تکیہ کر لیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو اپنی تقدیر کے مطابق عمل کی سہولت پاتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "فاما من اعطٰی واتقٰی" الآیہ

۸۶۴۔ عمل خاتمہ پر موقوف ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضورؐ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھا اور اسلام کا دعویدار تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہونے لگی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔ پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ آنحضورؐ کے ایک صحابی نے آکر عرض کی، یا رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے۔ وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا آنحضورؐ نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں مبتلا ہو جاتے۔ لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ پھر بہت سے مسلمان حضور اکرم کی خدمت میں دوڑے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی، آنحضورؐ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید دار (بے دین) شخص سے بھی کراتا ہے۔

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا، فَاتَّبَعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَۃَ سَیْفِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ حَتّٰی خَرَجَ مِنْ بَیْنِ کَتِفَیْہِ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ؟ قَالَ قُلْتَ لِفُلَانٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَیْہِ وَکَانَ مِنْ اَعْظَمِنَا غَنَآءً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ لَا یَمُوْتُ عَلٰی ذٰلِکَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔

میں حصہ لے رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضورؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرجانا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگالی اور اپنے آپ کو اس پر گرا لیا جس کی وجہ سے) تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد (پیچھا کرنے والا) شخص آنحضورؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا بات کیا ہے! ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (اسی طرح دوسرا بندہ) جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

بابٌ ۸۶۵ اِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ اِلَی الْقَدَرِ۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: اِنَّہٗ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی صرف اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْتِ ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَیْءٍ لَّمْ یَکُنْ قَدْ قَدَّرْتُہٗ وَلٰکِنْ یُّلْقِیْہِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُہٗ لَہٗ اَسْتَخْرِجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نذر (منت) انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے البتہ اس کے ذریعہ میں بخیل کا مال نکلوا لیتا ہوں۔

بابٌ ۸۶۶ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کو ہے

۱۵۲۰ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ

۱۵۲۰۔ مجھ سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے

أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

خبردی، انھیں خالد حذاء نے خبردی، انھیں ابوعثمان نہدی نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے اور جب بھی ہم کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی علاقہ میں اترتے تو تکبیر بلند آواز سے کہتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ ہمارے قریب گئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکارتے بلکہ تم اس ذات کو پکارتے ہو، جو بہت زیادہ سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔ پھر فرمایا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کیا میں تمھیں ایک کلمہ نہ سکھادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے (وہ کلمہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (طاقت وقوت اللہ کے سوا اور کسی کے پاس نہیں)۔

بَابٌ ۸۶۷ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

عَاصِمٌ: مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا.

۸۶۷۔ معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے "عاصم" بمعنی مانع ..... مجاہد نے کہا کہ "سدا عن الحق" کا مفہوم ہے کہ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے رہیں گے "دسّاھا"، اغواھا۔

۱۵۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ.

۱۵۲۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبردی، انھیں یونس نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی معاملہ پر مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے اندر دو طاقتیں کام کرتی ہیں، ایک طاقت اسے بھلائی کا حکم دیتی ہے اور اس پر ابھارتی ہے اور دوسری طاقت برائی کا اسے حکم دیتی ہے اور اس پر اسے ابھارتی ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

بَابٌ ۸۶۸ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا

أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ. وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا. وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبَ.

۸۶۸۔ اور اس بستی پر ہم نے حرام کر دیا ہے جسے ہم نے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا بلاشبہ وہ لوٹ نہیں سکیں گے اور یہ کہ وہ بدکردار کے سوا اور کسی کو نہیں جنیں گے اور منصور بن نعمان نے عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ حبشی زبان میں "حرم" جب کے معنی میں ہے۔

۱۵۲۲ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۲۔ مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبردی، انھیں ابن طاؤس نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں "لمم" (معمولی گناہ) سے سب سے زیادہ مشابہ

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ۔ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ گذرنا ہے پس آنکھ کا زنا، دیکھنا (غیر محرم کو) ہے زبان کی زنا گفتگو ہے، دل کی زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے اور شبابہ نے بیان کیا، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۸۶۹ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔

۸۶۹۔ اور وہ خواب جو ہم نے تمھیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

۱۵۲۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔

۱۵۲۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "آیت" اور وہ خواب جو ہم نے تمھیں دکھایا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کے لیے آزمائش بنایا ہے" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا تھا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کو لے جایا گیا تھا کہا کہ قرآن مجید میں "الشجرۃ الملعونۃ" سے مراد "زقوم" کا درخت ہے۔

باب ۸۷۰ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ۔

۸۷۰۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم و موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا۔

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ يَا مُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى ثَلَاثًا۔ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو سے یہ حدیث یاد کی، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آدم، آپ ہمارے جدامجد ہیں آپ ہی نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، موسیٰ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے لکھا کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو قائل کرلیا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ ؑ کو قائل کرلیا۔ تین مرتبہ (آنحضور ؐ نے یہ جملہ فرمایا) سفیان نے بیان کیا،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اسی طرح۔

باب ۸۷۱ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللّٰهُ۔

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ۔

۸۷۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا وراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضورؐ کو نماز کے بعد کرتے سنی ہے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضورؐ نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اُسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، ابن جریج نے بیان کیا انھیں عبدہ نے خبر دی۔ اس کو وراد نے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا حکم دے رہے تھے۔

باب ۸۷۲ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَقَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۸۷۲۔ بدبختی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگنے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں بدتر مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی مشقت، بدبختی کی پستی، برے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے۔

باب ۸۷۳ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۵۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۸۷۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حائل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ: خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ "دھواں"، آنحضورؐ نے فرمایا، بدبخت، اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہ وہی (دجال) ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

باب ۸۷۴ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا

قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: بِفَاتِنِينَ: بِمُضِلِّينَ، إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ. قَدَّرَ فَهَدَى. قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

۸۷۴۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے "کتب" بمعنی قضی۔ بفاتنین اور مضلین، "الا من ھو صال الجحیم (کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ "قدر فھدی" یعنی بدبختی اور خوش بختی مقدر کی، اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

۱۵۲۹ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ.

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر نے خبر دی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹی ہوئی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، صبر کیے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

باب ۸۷۵ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ

لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ.

۸۷۵۔ اور ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی۔ اگر اللہ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں متقیوں میں ہوتا

۱۵۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، یہ جریر بن حازم ہیں، انھیں ابواسحاق نے، انھیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی منتقل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے "واللہ، اگر

وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا۔ فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا۔ وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔

اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے پس ہم پر سکینت نازل فرما اور جب مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب ۸۷۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ... اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنھیں تم قصد کر کے کھاؤ۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس اوسط کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو اس کے لیے تین دن کے روزے رکھنا ہے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو۔

۱۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

۱۵۳۱۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے۔ اس وقت آپ نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۱۵۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبدالرحمٰن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمھیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ عہدہ تمھیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمھاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھالو اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۱۵۳۳ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ. قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ نَّلْبَثَ ثُمَّ اُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوْا بِنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهُ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ۔

۱۵۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضور نے فرمایا کہ واللہ، میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا، اور نہ میرے پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر جتنے دنوں اللہ نے چاہا ہم یونہی ٹھہرے رہے، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور آنحضورؐ نے انھیں ہمیں سواری کے لیے عنایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں حاصل ہوگی۔ ہم آنحضورؐ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب آپ نے ہمیں سواری عنایت فرمائی ہے ہمیں آنحضورؐ کے پاس جانا چاہیئے اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیئے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی یا (آنحضورؐ نے فرمایا کہ) وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دونگا۔

۱۵۳۴ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ (قسم توڑ دے اور) اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۵ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِيْ اَهْلِهٖ بِيَمِيْنٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ۔

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

باب ۸۷۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ۔

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وایم اللہ (اللہ کی قسم)

۱۵۳۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۱۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو آنحضور کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی تنقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم (وایم اللہ) زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۸۷۸ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللّٰهِ إِذًا يُقَالُ: وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے" اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں۔ واللہ۔ اس لیے واللہ باللہ اور تاللہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔

۱۵۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کرو گے۔

۱۵۳۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ھَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۱۵۴۰ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا۔

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے امت محمد، واللہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۱ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُقَیْلٍ زُھْرَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ جَدَّہٗ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ ھِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ۔

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیاۃ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ آنحضورؐ نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمھیں تمھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضورؐ نے فرمایا، ہاں، عمر اب بات ہوئی۔

۱۵۴۲ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّھُمَا اَخْبَرَاہُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَھُوَ اَفْقَھُھُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰہِ وَاْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِیْفُ الْاَجِیْرُ، زَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ ... فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَجَارِیَۃٍ لِیْ۔ ثُمَّ اِنِّیْ

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، انھیں ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کہو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں "عسیف" تھا۔ عسیف اجیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا۔ اس لیے (اس سے

فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ
امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ
رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ
فَرَجَمَهَا

۱۵۴۳ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

۱۵۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدٰى لَكَ أَمْ لَا۔ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ

نجات دلانے کے لیے) میں نے سو بکریوں اور ایک کنیز کا انھیں فدیہ دیا پھر میں نے اہل علم سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہو گی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمھارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمھاری بکریاں اور تمھاری کنیز تمھیں واپس ہو گی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا۔ پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبائل تمیم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضورؐ نے اس پر پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (پہلے جن قبائل کا ذکر ہوا) ان (تمیم وغیرہ) سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔ عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ، یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا ہوتا کہ تمھیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، رات کی نماز کے بعد، اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ امابعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اسے عامل بناتے ہیں۔ (جزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے) اور وہ پھر ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہدیہ

هَلْ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عُنُقِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا جَاءَ لَهٗ رُغَاءٌ، وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَاِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ. فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ حَتّٰى اِنَّا لَنَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَةِ اِبْطَيْهِ. قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُ.

کیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کریگا تو قیامت کے دن اُسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز آرہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری کی آواز آرہی ہوگی۔ بس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضورؐ سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۱۵۴۵ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا.

۱۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی۔ یہ ابن یوسف ہیں۔ انھیں معمر نے انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۱۵۴۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِيْ اَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِيْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَسْكُتَ وَتَغَشَّانِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.

۱۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے معرور نے، ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضورؐ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ نامراد ہیں۔ میں نے کہا میری حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آتی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضورؐ کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش نہیں کرسکتا تھا۔ اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے لیکن اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جنھوں نے اس میں سے اس اسطرح خرچ کیا ہوگا۔

۱۵۴۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۵۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن اعرج نے، اور ان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑ سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے مصاحب نے کہا کہ انشاء اللہ، لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو (تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے) اور سب گھوڑ سوار اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

١٥٤٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُوْنَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِيْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا۔ لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیہ کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ تمھیں اس پر حیرت ہے؟ صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ، آنحضورؐ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق کے واسطے سے "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے"، کا ذکر نہیں کیا۔

١٥٤٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَتْ۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ اَخْبَاءٍ اَوْ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ اَخْبَائِكَ اَوْ خِبَائِكَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ قَالَ لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یحییٰ کو شک تھا کہ اہل اخباء حدیث میں ہے یا اہل خباء۔ پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابو سفیان بخیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کو) کھلاؤں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

مطابق ہونا چاہیئے۔

۱۵۵۰ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضِیْفٌ ظَهْرَهٗ اِلٰی قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ یَمَانٍ اِذْ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ اَفَلَمْ تَرْضَوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یمنی چمڑے کے خیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوتھائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدھی تعداد تمھاری ہوگی۔

۱۵۵۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ یَتَقَالُّهَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورۂ قل ھو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصّہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمھیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، اُن سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ آنحضورؐ

إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضورؐ نے تین مرتبہ فرمائے۔

بَابُ ۸۷۹ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالکؒ نے ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آنحضورؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے جسے قسم کھانی ہی ہے اُسے چاہیئے کہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

۱۵۵۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضورؐ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی، نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں اس روایت کی متابعت عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری کے واسطہ سے کی اور ابن عیینہ اور معمر نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے سنا۔

۱۵۵۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور قاسم تیمی نے اور ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ان قبائل جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لیے کھانا لایا گیا اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ

بني تيم الله أحمر كأنه من الموالي فدعاه إلى الطعام فقال إني رأيته يأكل شيئا فقذرته وحلفت أن لا آكله، فقال قم فلأحدثنك عن ذاك إني أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من الأشعريين نستحمله فقال والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بنهب إبل فسأل عنا فقال أين النفر الأشعريون فأمر لنا بخمس ذود غر الذرى فلما انطلقنا قلنا ما صنعنا؟ حلف رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحملنا وما عنده ما يحملنا، ثم حملنا تغفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينه والله لا نفلح أبدا فرجعنا إليه فقلنا له إنا أتيناك لتحملنا فحلفت أن لا تحملنا وما عندك ما تحملنا فقال: إني لست أنا حملتكم ولكن الله حملكم والله لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير وتحللتها؛

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی اور پھر میں نے قسم کھالی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے سکوں، پھر آنحضورؐ کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضورؐ نے ہمارے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے ؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم لے کر چلے تو ہم نے کہا کہ یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضورؐ نے قسم کھائی تھی، کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکتے اور نہ آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپ نے ہمیں سواری کے جانور عطا کیے۔ آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی (اس طرح سواری لے کر) کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضورؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی کہ ہم جب آپ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

باب ۸۸۰ لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت

۸۸۰۔ لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۸ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا إله إلا الله، ومن قال لصاحبه تعال أقامرك فليتصدق۔

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزیٰ کی قسم" تو اسے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیئے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

باب ۸۸۱ من حلف على الشيء وإن لم يحلف۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھلائی نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن نافع

۱۵۵۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ يَلْبَسُهٗ فَيَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتِمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ، ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا۔ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضورؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ ہتھیلی کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضورؐ ممبر پہ بیٹھے اور اپنی انگوٹھی اتاری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ، اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب ۸۸۲ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوٰى مِلَّةِ الْاِسْلَامِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ يَنْسُبْهُ اِلَى الْكُفْرِ۔

۸۸۲ - جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضورؐ نے اس قسم کی نسبت کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ رَمٰى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ۔

۱۵۶۰ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پہ کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

باب ۸۸۳ لَا يَقُوْلُ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُوْلُ اَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ۔ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۸۸۳ - یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمہاری مدد سے (زندہ وغیرہ) ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

باب ۸۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

۸۸۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پختگی کے ساتھ انھوں نے اللہ

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

کی قسمیں کھائیں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، یا رسول اللہ خواب کے سلسلے میں جو میں نے غلطی کی ہے وہ مجھے بتلا دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

١٥٦١ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔

١٥٦١۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

١٥٦٢ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقُولُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ: فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

١٥٦٢۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احول نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضورؐ کو کہلا بھیجا۔ اس وقت آنحضورؐ کے ساتھ اسامہ بن زید، سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے، کہ میرا لڑکا جانکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضورؐ تشریف لائیں، آنحضورؐ نے انھیں سلام کہلوایا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متعین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو۔ پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضورؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضورؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضورؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

١٥٦٣ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ

١٥٦٣۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

أَوَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔

بَاب ۸۸۵ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ۔

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

بَاب ۸۸۶ عَهْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۶۶ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا۔

کے لیے اسے چھوتی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معبد بن خالد نے، انھوں نے حارثہ بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل جنت کی نشاندہی نہ کردوں؟ ہر کمزور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں (لیکن اللہ کے یہاں اسکا مرتبہ ایسا ہو کہ) اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، سرکش و متکبر ہو۔

۸۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے (یعنی بات بات پر قسم کھائیں گے) ابراہیم نے کہا کہ ہمارے اساتذہ جب ہم کم عمر تھے تو ہمیں قسم کھانے سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی، (قرآن مجید میں کہ) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں" الآیہ۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت دوسرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

باب ۸۸۷ الْحَلِفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے (اے اللہ!) "میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں" اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا، اے میرے رب، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم! میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "تیرے لیے یہ ہے اور اس کے دس گنا" ایوب نے بیان کیا کہ "اور تیری عزت کی قسم! تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا"

۱۵۶۷ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ۔

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

باب ۸۸۸ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ: لَعَيْشُكَ۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ "لعمر اللہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "لعمرك" ، لعيشك کہا۔

۱۵۶۸ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ۔

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق سنا۔ کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم (لعمر اللہ) ہم اسے قتل کر دیں گے۔

باب ۸۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

۱۵۶۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ قَالَ، قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِيْ قَوْلِهٖ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ ۝

باب ۸۹۰ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْ أَخْطَأْتُمْ بِهٖ وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ ۝

۱۵۷۰ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أَوْ تَكَلَّمْ ۝

۱۵۷۱ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۲ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ

۸۸۹ ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے ارادہ کیا ہوگا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بُردبار ہے

۱۵۶۹ ۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے خبر دی انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت "اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا" بیان کیا کہ ام المومنین نے کہا کہ یہ "لا واللہ، بلی، واللہ" (تکیہ کلام کے طور پر بے ساختہ جو قسمیں زبان سے نکل جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰ ۔ جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؟ اور اللہ عزوجل کا ارشاد کہ "تم پر اس کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد ہو جائے" اور کہا کہ "جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر"۔

۱۵۷۰ ۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان غلطیوں سے درگذر کیا ہے جن کا صرف دل میں وسوسہ گزرے یا دل میں ان کے کرنے کی خواہش پیدا ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱ ۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی .... یا ہم سے محمد نے عثمان بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب سے سُنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی ہے) اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (حلق، رمی اور نحر) کی طرف تھا، آنحضور نے فرمایا، یونہی کر لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ سے جس مسئلہ میں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ اٰخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ ۔

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضورؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳ ۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ. قَالَ، اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۳ ۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضورؐ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ میں ان صاحب نے عرض کیا کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید تمہیں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر ہر رکعت) میں کرو۔

۱۵۷۴ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ هَزِيْمَةً تُعْرَفُ فِيْهِمْ فَصَرَخَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرٰىكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلٰىهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرٰىهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ رضـ بْنُ الْيَمَانِ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ فَقَالَ اَيْ اَبِيْ اَبِيْ، قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا انْحَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ

۱۵۷۴ ۔ ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انھیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے چیخ کر کہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے دشمن ہے چنانچہ آگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والے (مسلمانوں ہی سے) لڑ پڑے اس حالت میں حذیفہ بن الیمان رضـ نے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (جو مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انھوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ واللہ لوگ باز نہیں آئے اور آخر انھیں قتل ہی کر ڈالا، حذیفہ رضـ نے کہا۔ اللہ تمھاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ حذیفہ رضـ کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ‏.

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۱۵۷۵ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ‏.

۱۵۷۵ - مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے خلاس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہوا اور بھول کر کھایا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ‏.

۱۵۷۶ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قعدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اُٹھ گئے اور نماز پوری کر لی۔ جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپؐ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپؐ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اُٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اُٹھایا اور سلام پھیرا۔

۱۵۷۷ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ‏.

۱۵۷۷ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے سُنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز میں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی۔ منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شبہ ہوا تھا یا علقمہ کو بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کچھ کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہو کے) کئے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کرے۔

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

۱۵۷۸ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی بن

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. قَالَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا. رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آیت "لا تواخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراض موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کرلیں تاکہ ان کے مہمان کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا پھر آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں براء رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عوف شعبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے سے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر رُک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ رخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف براء رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے سے کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ خطبہ میں فرمایا کہ جس نے ذبح کرلیا ہو اُسے چاہیئے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اُسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

باب ۸۹۱ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً.

۸۹۱۔ یمین غموس۔ اور اپنی قسموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمھارے قدم ثابت ہونے کے بعد اکھڑ جائیں اور پھر تمھیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمھیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ دخلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعبی سے سُنا انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ

وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ ٭

میں، اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، یمین غموس (قصداً جھوٹی قسم کھانا) شامل ہیں۔

باب ۸۹۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ○ ٭

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی پونجی (دنیاوی منفعت) خریدی ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور انھیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور اللہ کو اپنی قسموں کے لیے ڈھال نہ بناؤ اور تقویٰ اختیار کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور اللہ کے عہد کے بدلے میں تھوڑی پونجی نہ خریدو، بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرتے ہو اور موکد کر لینے کے بعد اپنی قسموں کو نہ توڑو، خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر کفیل بنا لیا ہے۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ٭

۱۵۸۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹی قسم اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ آخر آیت تک۔ اس کے بعد اشعث بن قیس رضی آئے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا اس اس مضمون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اس کے جھگڑے میں ہم آنحضور کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضور نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ پھر تو قسم کھا لیگا (جھوٹی)۔ آنحضور نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم بدنیتی کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

باب ۸۹۲ الْيَمِيْنِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ

۸۹۲ ۔ اس چیز کی قسم کھانا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

۱۵۸۲ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا اَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ۔

۱۵۸۲ ۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لیے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا۔ جب میں آپ کے سامنے آیا تھا تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا (یہ کہا کہ) رسول اللہ نے تمہارے لیے سواری کا انتظام کر دیا ہے۔

۱۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيٰتِ كُلَّهَا فِيْ بَرَاءَتِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى الْاٰيَةَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا عَنْهُ اَبَدًا۔

۱۵۸۳ ۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "بلاشبہ جنھوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح رضؓ کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ واللہ اب کبھی مسطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہ رضؓ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولا یاتل اولوا الفضل والسعۃ ان یوتوا اولی القربیٰ الخ ابو بکر رضؓ نے اس پر کہا کیوں نہیں واللہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت کر دے چنانچہ آپ نے پھر وہ خرچ مسطح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انھیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکوں گا۔

۱۵۸۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۵۸۴ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ غصہ تھے پھر ہم نے آپؐ سے سواری کا جانور مانگا تو آپؐ نے قسم کھائی کہ آپؐ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی بھی اگر قسم کھا لوں گا اور اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم توڑ دوں گا۔

باب ۸۹۳ إِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ. سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۸۹۳ - جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی تسبیح کی، حمد یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو لکھا تھا۔ آجاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمۃ التقویٰ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۱۵۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ.

۱۵۸۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الٰہ الا اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کر لوں گا۔

۱۵۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۱۵۸۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے روایت بیان کی، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو پر آخرت میں بھاری ہیں اور اللہ رحمان کے یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۱۵۸۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے

[1] یعنی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کھاتے وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت کی ہوگی تو ان کے کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کا ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

باب ۸۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

۸۹۴ - جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۔

۱۵۸۸ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضورؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی، چنانچہ آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر وہاں سے اُترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلاء ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

باب ۸۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ ۔

۸۹۵ - اگر قسم کھائی کہ نبیذ (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے نچوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

۱۵۸۹ - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۔

۱۵۸۹ - مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضورؐ کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا۔ اُن کی بیوی ہی ان کی ضیافت کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہل رضؓ نے لوگوں سے پوچھا تمھیں معلوم ہے، میں نے آنحضورؐ کو کیا پلایا تھا؟ پھر کہا کہ رات میں آنحضورؐ کے لیے میں نے کھجور ایک بڑے پیالہ میں بھگو دی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضورؐ کو پلایا۔

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ رَ

۱۵۹۰ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعبی نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضؓ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَنًّا۔

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی۔

باب ۸۹۶ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدُمِ۔

۸۹۶ ۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہوسکنے والی چیز کھائی

۱۵۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ۔ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا۔

۱۵۹۱ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضور اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۲ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبداللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رض نے اپنی بیوی ام سلیم رض سے کہا کہ میں سن کر آرہا ہوں کہ آنحضور کی آواز (فاقوں کی وجہ سے) کمزور پڑگئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگالیا ہے کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اوڑھنی لے کر روٹی کو اس کے ایک حصہ میں لپیٹ دیا اور اسے آنحضور کی خدمت میں بھجوایا، میں لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہوگیا تو آنحضور نے پوچھا کیا تمھیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا آخر میں ابوطلحہ رض کے پاس پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابوطلحہ رض نے کہا ام سلیم رض جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو زیادہ علم ہے پھر ابوطلحہ رض باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضور گھر کی طرف بڑھے اور اندر آگئے آنحضور نے فرمایا ام سلیم رض جو کچھ تمھارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضور کے حکم سے ان روٹیوں کو چورا کر دیا گیا۔ اور ام سلیم رض نے اپنی ایک (کپی) گھی کو نچوڑا اور اس میں ملا دیا

هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۔

اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا دعا پڑھی اور فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ ۔ انھیں اندر بلایا گیا اور اس طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے ۔

حاضرین کی تعداد ستر یا اسّی افراد پر مشتمل تھی ۔

باب ۸۹۷ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ

۸۹۷ ۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

۱۵۹۳ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سُنا، کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ بلاشبہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ۔

باب ۸۹۸ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

۸۹۸ ۔ جب اپنا مال نذر یا توبہ کے طور پر صدقہ کرے

۱۵۹۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ۔

۱۵۹۴ ۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقعہ اور آیت وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا کے سلسلہ میں سُنا، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضور کے سامنے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے راستہ میں صدقہ کر دوں، آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے ۔

باب ۸۹۹ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ

۸۹۹ ۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے نبی! آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ.

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد کہ حرام نہ کرو ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ. إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا. لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ. وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا.

۱۵۹۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عبید بن عمیر سے سنا، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکتے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے پھر میں نے اور (ام المومنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضورؐ آئیں تو وہ کہے کہ آنحضورؐ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے آپؐ نے مغافیر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنحضورؐ جب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے یہی بات آپ سے پوچھی، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا (کیونکہ آپؐ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں سے مغافیر کی بو آتی ہوگی) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اے نبی! آپؐ ایسی چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے "ان تتوبا الی اللہ" میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ" اشارہ آپؐ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ نہیں میں نے شہد پیا ہے اور مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا کہ (آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ) اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ. وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ.

۹۰۰۔ نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو نذر پوری کرتے ہیں"۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۵۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

۱۵۹۷۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے انھیں عبداللہ بن مرہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ ۞

۱۵۹۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ فَيَسْتَخْرِجُ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ۞

باب ۹۰۱ إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ ۞

۱۵۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا نَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ ۞

باب ۹۰۲ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۞

۱۶۰۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۞

باب ۹۰۳ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ ۞

تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی۔ البتہ اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔

۱۵۹۸ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضنے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر نہ ہو، البتہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے اس کا مال نکلواتا ہے اور اس طرح وہ چیزیں کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔

۹۰۱ ۔ اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے

۱۵۹۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے نہدم بن مضرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمران بن حصین سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آں حضورؐ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان کا جو اس کے قریب ہوں گے، اس کے بعد وہ جو اس کے قریب ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں آنحضورؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو کا ذکر کیا تھا یا تین کا۔ (فرمایا کہ) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو نذر مانے گی اور اسے پوری نہیں کرے گی، خیانت کرے گی اور ان پر اعتماد نہیں رہے گا وہ گواہی دینے کے لیے تیار رہیں گے جب کہ ان سے گواہی کے لیے کہا نہیں جائے گا اور ان میں مٹاپا عام ہو جائے گا۔

۹۰۲ ۔ اللہ کی اطاعت کے لئے نذر اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا جو نذر بھی مانتے ہو تو بلاشبہ اللہ جانتا ہے اور ظالموں کے مددگار نہیں ہیں۔

۱۶۰۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس کی نذر مانی ہو کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہیئے لیکن جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہو اسے معصیت نہ کرنی چاہیئے۔

۹۰۳ ۔ جب کسی نے جاہلیت میں (اسلام لانے سے پہلے) کسی شخص سے بات نہ کرنے کی نذر مانی ہو یا قسم کھائی ہو پھر اسلام لایا ہو؟

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ ؛

۱۶۰۱ - ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۹۰۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ ؛

۹۰۴ - جو مر گیا اور اس پر کوئی نذر باقی رہ گئی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہا کہ اس کی طرف سے تم پڑھ لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ ؛

۱۶۰۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی والدہ کے ذمہ باقی تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہوگئی تھی آنحضورؐ نے انھیں فتویٰ اس کا دیا کہ نذر وہ اپنی ماں کی طرف سے پوری کردیں چنانچہ بعد میں یہی طریقہ قائم ہوا۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ؛

۱۶۰۳ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہوچکا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے پورا کرتے؟ انھوں نے کہا جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی پورا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض بھی پورا کیا جائے۔

باب ۹۰۵ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ ؛

۹۰۵ - ایسی چیز کی نذر جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے اور معصیت کی۔

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ؛

۱۶۰۴ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے طلحہ بن عبدالملک نے ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے چاہیئے کہ نافرمانی نہ کرے۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۶۰۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ

إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضورؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فزاری نے بیان کیا، ان سے حمید نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ ۔

۱۶۰۶ ۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضورؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ ۔

۱۶۰۷ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی راہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بوڑھا ہوگا)

۱۶۰۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۰۸ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے رہیں گے بیٹھیں گے نہیں، نہ کسی چیز کا سایہ لیں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کرلیں عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ ۹۰۶ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ وَالْفِطْرَ ۔

۹۰۶ ۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ

۱۶۰۹ ۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا.

۱۶۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ.

بَابُ ۹۰۷ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْأَمْتِعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ لِحَائِطٍ

۱۶۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا.

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انھیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضور بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رض کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمر رض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷ - کیا قسموں اور نذروں میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عمدہ مال نہیں ملا تھا؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔ ابوطلحہ رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، بیرحاء مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ تھا۔

۱۶۱۱ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دیلی نے، ان سے ابن مطیع کے مولا ابوالغیث نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی لڑائی کے لیے نکلے۔ اس لڑائی میں ہمیں سونا چاندی غنیمت میں نہیں ملا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملا تھا، پھر بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے آں حضور کو ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ غلام کا نام مدعم تھا۔ پھر آنحضور وادی القریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیر آکر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شملہ جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ ہے یا دو تسمے آگ کے ہیں۔

بَابُ ۹۰۸ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

۹۰۸۔ قسموں کے کفارے

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ ؛

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے" اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں 'او' (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ عنہ کو فدیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُدْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ. وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَالْمَسَاكِينُ سِتَّةٌ ؛

۱۶۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا کیا تمہارے کیڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دے دو اور مجھے ابن عون نے خبر دی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے۔

بَابُ ۹۰۹ قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ ؛

۹۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا مقدر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے اور مالدار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً ؟ قَالَ لَا قَالَ:

۱۶۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے سنا وہ حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے بیان کرتے تھے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضور نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضور نے

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا، قَالَ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ، قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ: اَطْعِمْهُ عِيَالَكَ ٭

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، آنحضورؐ نے پوچھا، کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں آنحضورؐ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپؐ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیمانہ ہے)، آپؐ نے فرمایا کہ اسے پورا صدقہ کر دو انھوں نے پوچھا، کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر (صدقہ کر دوں) ؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپؐ ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔

بَابٌ ۹۱۰ مَنْ اَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

۹۱۰۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست کی مدد کی۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِاَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ؟

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں تو تباہ ہو گیا! آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی "عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیمانہ ہے اس میں کھجوریں تھیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کر دوں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

بَابٌ ۹۱۱ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ اَوْ بَعِيدًا ٭

۹۱۱۔ کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے خواہ وہ قریب کے ہوں یا دور کے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، هَلَكْتُ قَالَ، وَمَا شَاْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

۱۶۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں تو تباہ ہو گیا! آپؐ نے فرمایا کیا

عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

باب ۹۱۲ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ.

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضورؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت فرمایا، کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس ایک عرق (ٹوکرا) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

۹۱۲ - مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیمانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مد (ایک پیمانہ) اور اس میں برکت۔ اور جو بعد میں بھی اہل مدینہ کو نسلاً بعد نسلٍ حاصل رہی۔

۱۶۱۶ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک مزنی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا بعد میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷ - ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے مُد کے حساب سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی آنحضورؐ کے مُد سے دیتے تھے ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مُد تمہارے مُد سے بڑا ہے اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضورؐ ہی کے مُد کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان کیا کہ اگر ایسا کوئی حاکم آیا جو آنحضورؐ کے مُد سے چھوٹا مُد مقرر کر دے تو تم کس کے حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کی کہ ایسی صورت میں ہم آنحضورؐ ہی کے مُد کے حساب سے نکالا کریں گے۔ انھوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ معاملہ ہمیشہ آنحضورؐ ہی کے مُد کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ ۔

سنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کے کیل (پیمانے) میں ان کے صاع اور مد میں برکت فرما۔

باب ۹۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكٰى ۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایک غلام کی آزادی" اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ ۔

۱۶۱۹۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن اسلم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کردیگا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

باب ۹۱۴ عِتْقُ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقُ وَلَدِ الزِّنَا ۔ وَقَالَ طَاوُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۔

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب[1] کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ ۔

۱۶۲۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضور سے خرید لیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

باب ۹۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ ۔

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولاء کسے حاصل ہوگی؟

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۶۲۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

---

[1] یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو کسی غلام کو مکمل غلام کے زمرے سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز۔ مالک کی موت کے بعد شریعت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کردیگا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ مصنف نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لیے) تو ان کے پہلے مالکوں نے اپنے لیے ولاء کی شرط لگائی میں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا خرید لو ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

باب ۹۱۶ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْاَيْمَانِ

۹۱۶۔ قسم میں استثناء

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ آگئے تو تین اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضورؐ کے پاس جانور سواری کے لیے مانگنے آئے تھے تو آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ نے عنایت فرمائے ہیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمھارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ، اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ اِلَّا كَفَّرْتُ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَوْ اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ۔

۱۶۲۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی انھوں نے (اس روایت میں یہ ترتیب اسی طرح) بیان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی یا اس طرح آنحضورؐ نے فرمایا کہ، میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کردوں گا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۶۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حجیر نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ

فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنَى وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض ؛

کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے مصاحب نے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ مراد فرشتہ ہے کہیے انشاء اللہ۔ لیکن آپ بھول گئے اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناتمام بچہ ہوا تھا کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر انھوں نے استثناء کر دیا ہوتا اور ہم سے ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

بَابُ ۹۱۷ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ ؛

۹۱۷۔ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ، وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ ؟ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا

۱۶۲۵۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے زہدم جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملگی روایت تھی، بیان کیا کہ پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولا ہو۔ بیان کیا کہ وہ شخص کھانے پر نہیں آیا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا، قریب آجاؤ میں تمھیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضورؐ سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضورؐ اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضورؐ اس وقت غصہ تھے آنحضورؐ نے فرمایا کہ واللہ، میں تمھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لیے میں تمھیں دے سکوں بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضورؐ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے ہم حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ بیان کیا کہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضورؐ کے

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ ۔

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کرسکتے پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے آنحضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپؐ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے، چلو ہم سب آنحضورؐ کے پاس واپس چلیں اور آپؐ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یارسول اللہ! ہم پہلے آئے تھے اور آپؐ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ اس کا انتظام نہیں کرسکتے ہم نے سمجھا کہ آپؐ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے کی، ان سے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی نے

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا ۔

۱۶۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ اور قاسم تیمی نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا ۔

۱۶۲۷ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہدم نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ ۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی انہیں حسن نے، ان سے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں یہ مل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی لیکن اگر مانگنے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کردو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطہ سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

میراث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۹۱۸

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى "يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمہیں اولاد کی (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ برابر ہے اور اگر دو سے زائد عورتیں (ہی) ہوں تو ان کے لیے دو تہائی حصہ اس مال کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہو اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف حصہ ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد ہو اور اگر مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے لیکن اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کے لیے ایک چھٹا حصہ ہے وصیت کے نکالنے کے بعد کہ مورث اس کی وصیت کر جائے۔ یا ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں کہ تمہارے بیٹے تم نہیں؟ جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہنچانے میں تم سے قریب تر کون ہے، یہ سب اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے حکمت والا ہے اور تمہارے لیے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں بشرطیکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر ان کے اولاد ہو تو تمہارے لیے بیویوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے وصیت نکالنے کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا ادائے قرض کے بعد اور ان بیویوں کے لیے تمہارے ترکہ کی چوتھائی ہے بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو لیکن اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ بعد وصیت نکالنے کے جس کی تم وصیت کر جاؤ یا ادائے قرض کے بعد بغیر کسی کے نقصان پہنچائے، یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے اور بڑا بردبار ہے؛

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وهما ماشيان، فأتاني وقد أغمي علي، فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فصب علي وضوءه، فأفقت فقلت: يا رسول الله كيف أصنع في مالي؟ كيف أقضي في مالي؟ فلم يجبني بشيء حتى نزلت آية المواريث۔

وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی، آنحضورؐ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ اپنے مال کا کس طرح فیصلہ کروں؟ آنحضورؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

باب ۹۱۹ تعليم الفرائض۔ وقال عقبة بن عامر: تعلموا قبل الظانين، يعني الذين يتكلمون بالظن۔

۹۱۹ - میراث کی تعلیم۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ "ظانین" یعنی بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو۔

۱۶۳۰ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث، ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا، وكونوا عباد الله إخوانا۔

۱۶۳۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گمان سے بچتے رہو۔ کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی بات ہے آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ برائی کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو، بلکہ اللہ کے بندے بن کر بھائیوں کی طرح رہو۔

باب ۹۲۰ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة۔

۹۲۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة أن فاطمة والعباس عليهما السلام أتيا أبا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما حينئذ يطلبان أرضيهما من فدك وسهمهما من خيبر، فقال لهما أبو بكر: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا نورث ما تركنا صدقة، إنما يأكل آل محمد من هذا المال۔ قال أبو بكر: والله لا أدع أمرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه فيه إلا صنعته۔ قال: فهجرته فاطمة فلم تكلمه

۱۶۳۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ اور عباس علیہما السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضورؐ کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میں نے آنحضورؐ سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے، بلاشبہ آل محمدؐ اسی مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، میں کوئی ایسی بات نہیں رہنے دوں گا۔ جسے میں نے آنحضورؐ کو کرتے دیکھا ہو گا وہ میں بھی کروں گا۔ بیان کیا کہ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور موت تک ان سے نہیں بولیں۔

۱۶۳۲ - حدثنا إسماعيل بن أبان أخبرنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا نورث

۱۶۳۲ - ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن المبارک نے خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری وراثت نہیں ہوتی،

مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ :

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ ؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، قَالَ نَعَمْ . قَالَ عَبَّاسٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا : قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ ؟ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا نَعَمْ . ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ : أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ

ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے ۔

۱۶۳۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی، کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا ایک حصہ ذکر کیا تھا۔ پھر میں ان کے پاس گیا اور اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ان کے حاجب یرفا نے جاکر ان سے کہا کہ عثمان، عبد الرحمٰن بن زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم سے آپ گفتگو کریں گے انھوں نے کہا کہ ہاں چنانچہ انھیں اندر آنے کی اجازت دی۔ پھر کہا، کیا آپ علی و عباس رضی اللہ عنہما سے گفتگو کریں گے؟ کہا کہ ہاں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے۔ اس سے مراد آنحضورؐ کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ حاضرین نے کہا کہ ہاں، آنحضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا، کیا تمھیں معلوم ہے کہ آنحضورؐ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے اس کی تصدیق کی کہ آنحضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں اب آپ لوگوں سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اس فئی کے معاملہ میں سے آنحضورؐ کے لیے کچھ حصے مخصوص کر دیئے تھے، جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ "ما افاء اللہ علی رسولہ" ارشاد "قدیر" تک۔ تو یہ خاص آنحضورؐ کا تھا۔ واللہ آنحضورؐ نے اسے تمہارے لیے ہی مخصوص کیا تھا اور تمہارے سوا کسی کو اس پر ترجیح نہیں دی تھی۔ تمھیں کو اس میں سے دیتے تھے اور تقسیم کرتے تھے، آخر اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا اور آنحضورؐ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مال کے ہیں، آنحضورؐ کا یہ طرز عمل آپ کی زندگی بھر رہا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آنحضورؐ

ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آنحضور کا نائب ہوں چنانچہ انھوں نے اس پر قبضہ کیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو آنحضور کا اس میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا کہ میں آنحضور کے نائب کا نائب ہوں میں بھی دو سال سے اس پر قابض ہوں اور اس مال میں وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ دونوں کی بات ایک ہے اور معاملہ بھی ایک ہے، آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بیوی کا حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں لیکن آپ لوگ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، قیامت تک۔ اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجیے، میں اس کی رکھوالی کر لوں گا۔

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۱۶۳۴- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا ورثہ دینار کی طرح تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ؟

۱۶۳۵- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ اپنی میراث کا مطالبہ کرنے کے لیے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا، کیا آنحضور نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

بَابُ ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ

۹۲۱- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "کہ جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے اہل و عیال کے لیے ہے۔"

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۶۳۶- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی،

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مومنوں کا خود ان سے زیادہ حقدار ہوں پس انھیں سے جو کوئی مقروض مرے گا، اور ادائیگی کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑے گا۔ تو ہم پر اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو گا وہ اس کے وارثوں کا حصہ ہے۔

باب ۹۲۲ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

۹۲۲۔ لڑکے کی میراث اس کے باپ اور ماں کی طرف سے،

اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی مرد یا عورت نے کوئی لڑکی چھوڑی ہو تو اس کا حصہ آدھا ہوتا ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو انھیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان کے ساتھ کوئی، ان کا بھائی (لڑکا) بھی ہو تو پہلے وراثت کے اور شرکاء کو دیا جائے گا اور جو باقی رہے گا اس میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۱۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میراث اس کے مستحقوں تک پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

باب ۹۲۳ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۹۲۳۔ لڑکیوں کی میراث

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ

۱۶۳۸۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں مکہ معظمہ میں بیمار پڑ گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا پھر آنحضور میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے۔ اور ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ تو کیا مجھے اپنے مال کے دو تہائی حصہ کا صدقہ کر دینا چاہیئے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کر دوں؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا ایک تہائی کا؟ آنحضور نے فرمایا کہ (ہاں) گو تہائی بھی بہت ہے اگر تم اپنے بچوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں تنگدست چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو خرچ بھی کرو گے اس پر تمھیں ثواب ملے گا، اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں اپنی

تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد تم پیچھے رہ بھی گئے تب بھی جو عمل تم کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو گی تو اس کے ذریعہ درجہ و مرتبہ بلند ہو گا، اور غالباً تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان پہنچے گا۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ کا معاملہ ہے۔ آنحضورؐ نے ان کے معاملہ میں اس لیے افسوس کا اظہار کیا کہ (ہجرت کے بعد اتفاق سے) ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی۔ سفیان نے بیان کیا کہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بنی عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ.

۱۶۳۹۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں معلم و امیر کی حیثیت سے یمن تشریف لائے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکہ کے بارے میں پوچھا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہو اور اس نے اپنی بیٹی کو آدھا اور بہن کو بھی آدھا دیا۔

باب ۹۲۴ مِيرَاثُ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ: ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ.

۹۲۴۔ اگر کسی کے لڑکا نہ ہو تو پوتے کی میراث؟

زید نے فرمایا کہ بیٹوں کی اولاد، بیٹوں کے درجہ میں ہے اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی، انہیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی اور ان کی وجہ سے بہت سے عزیز و اقارب اسی طرح وراثت کے حق سے محروم ہو جائیں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے، اور بیٹے کی موجودگی میں پوتا وراثت کا مستحق نہیں ہو گا۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

۱۶۴۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث ان کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے، قریب ترین مرد عزیز کو دے دو۔

باب ۹۲۵ مِيرَاثُ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ

۹۲۵۔ بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی میراث

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۶۴۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ ابْنَ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنْ إِبْنَةٍ وَ إِبْنَةِ إِبْنٍ وَّ أُخْتٍ فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، أَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِإِبْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. فَأَتَيْنَا أَبَا مُوْسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ.

ان سے ابوقیس نے حدیث بیان کی، انھوں نے ھزیل بن شرحبیل سے سنا، بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا۔ کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ وہ بھی یہی بتائیں گے۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات بھی پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں بھٹک گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔ میں اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا اس طرح دو تہائی مکمل ہو گئے اور پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔ ہم پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انھوں نے فرمایا کہ جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو (انھیں کی طرف رجوع کیا کرو)۔

بَابُ ٩٢٦ مِيْرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ أَبٌ وَّقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَا بَنِيْ آدَمَ، وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِيْ زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِيْ دُوْنَ إِخْوَتِيْ، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِيْ. وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدٍ أَقَاوِيْلُ مُخْتَلِفَةٌ.

۹۲۶۔ باپ اور بھائیوں کی موجودگی میں دادا کی میراث

ابوبکر ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ دادا باپ کی طرح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے آدم کے بیٹو"، "اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی ملت کی"، اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد اس زمانہ میں بہت تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے، بھائی نہیں ہونگے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا، عمر، علی، ابن مسعود اور زید رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

۱۶۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث اس کے مستحق تک پہنچا دو۔ اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب مرد عزیز کو دو۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۱۶۴۳۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے

أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا، أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبًا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی فرد کو "خلیل" بناتا تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) خلیل بناتا۔ لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے، تو اس میں آنحضورؐ نے دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

بَابُ ٩٢٧ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۹۲۷۔ لڑکے کی موجودگی میں شوہر کی میراث

١٦٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

۱۶۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا۔ اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دگنا حق دیا۔ اور والدین کو، اور ان میں سے ہر ایک کو، چھٹا حصہ کا مستحق قرار دیا۔ اور بیوی کو آٹھویں اور چوتھے حصہ کا مستحق قرار دیا اور شوہر کو آدھا یا چوتھائی کا مستحق قرار دیا۔

بَابُ ٩٢٨ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

۹۲۸۔ عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں

١٦٤٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو مردہ اور نا تمام پیدا ہوا تھا خون بہا کے طور پر ایک غلام یا کنیز دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضورؐ نے حکم دیا تھا، مر گئی تو آنحضورؐ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ کہ خون بہا اس کے عصبہ پر واجب ہوگا۔

بَابُ ٩٢٩ مِيرَاثُ الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ

۹۲۹۔ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں۔

١٦٤٦۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلابْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلأُخْتِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۴۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو، پھر سلیمان نے کہا کہ "ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ اور" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، کا تذکرہ نہیں کیا۔

١٦٤٧۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ: قَالَ

۱۶۴۷۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے

عَبْدُ اللهِ: لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ۔

ان سے ابوہزیل نے بیان کیا۔ اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا۔ لڑکی کو آدھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے بہن کا حصہ ہے۔

باب ۹۳۰ مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَةِ

۹۳۰۔ بہنوں اور بھائیوں کی میراث۔

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا لِيْ اَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ۔

۱۶۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ آنحضورؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر آپ نے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹا مارا تو مجھے افاقہ ہوگیا (غشی سے) میں نے آنحضورؐ سے عرض کی، یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۹۳۱ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

۹۳۱۔ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ

تمھیں کلالہ کے متعلق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو بہن کو ترکہ کا آدھا ملے گا اور وہ بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گا اس مال میں سے جو اس نے چھوڑا ہوگا۔ اور اگر بھائی بہنیں دونوں ہیں تو مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے واضح کرتا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۱۶۴۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت (میراث کی) سورۂ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں کہ "آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔"

باب ۹۳۲ اِبْنَيْ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِلْاُمِّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاَخِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

۹۳۲۔ چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

اور دوسرا شوہر ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شوہر کو آدھا ملے گا اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچے گا دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۶۵۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے، انھیں ابوحصین نے، انھیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ، فَلْأُدْعَى لَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، پس جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا حق ہوگا اور جس نے بیوی بچے چھوڑے ہوں یا قرض ہو۔ تو میں ان کا ولی ہوں، ان کے لیے مجھ سے مانگا جائے۔

۱۶۵۱ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۱۶۵۱ - ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے، ان سے عبداللہ بن طاؤس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو کچھ اس میں سے بچ رہے وہ قریبی عزیز مرد کا حق ہے۔

باب ۹۳۳ ذَوِي الْأَرْحَامِ

۹۳۳ - ذوی الارحام۔

۱۶۵۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ، وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ، قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ۔ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

۱۶۵۲ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا، کیا آپ سے ادریس نے حدیث بیان کی تھی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، "ذلکل جعلنا موالی" اور "والذین عقدت ایمانکم" کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو ذوی الارحام کے علاوہ انصار و مہاجرین بھی ایک دوسرے کے وراثت پاتے تھے اس بھائی چارگی کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کرایا تھا، پھر جب آیت "جعلنا موالی" نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس نے "والذین عقدت ایمانکم" کو منسوخ کر دیا۔

باب ۹۳۴ مِيرَاثُ الْمُلَاعَنَةِ

۹۳۴ - معاف کرنے والی کی میراث

۱۶۵۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔

۱۶۵۳ - مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کیا۔ اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو آنحضور نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

باب ۹۳۵ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

۹۳۵ - بچہ فراش کا حق ہے، عورت آزاد ہو یا کنیز

۱۶۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدًا

۱۶۵۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ عتبہ اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ

أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ. فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ.

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ.

باب ۹۳۶ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ.

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا.

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

باب ۹۳۷ مِيرَاثُ السَّائِبَةِ.

زمعہ کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا لڑکا ہے۔ اس کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا۔ آخر دونوں حضرات معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ تمہارے پاس رہے گا۔ لڑکا فراش (بستر) کا حق ہے اور زانی کے حق میں پتھر ہیں۔ پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شباہت آپ نے دیکھ لی تھی چنانچہ اس لڑکے نے ام المومنین ؓ کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔

۱۶۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا فراش والے کا حق ہوتا ہے۔

۹۳۶۔ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوگی جو آزاد کرے اور لقیط (پڑے ہوئے بچے کی طرح کی کسی اجنبی نے پرورش کی ہو) کی میراث، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے۔

۱۶۵۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خرید لو، ولاء اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ملی تو آنحضور ؐ نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے حکم کا قول مرسل منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا۔

۱۶۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۹۳۷۔ سائبہ کی میراث

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا. قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ

باب ۹۳۸ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ وَفِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

۱۶۵۸۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قیس نے، ان سے ھزیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان سائبہ نہیں بناتے اور جاہل مشرکین سائبہ بناتے تھے۔

۱۶۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو انھوں نے آزاد کرنے کی غرض سے خریدنا چاہا۔ لیکن ان کے مالکوں نے اپنے ولاء کی شرط لگادی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنا چاہا تھا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لیے ان کی ولاء کی شرط لگادی ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھیں آزاد کرو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے انھیں خریدا اور آزاد کردیا۔ اور میں نے بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں ورنہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، تو انھوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا مال بھی دیا جاتے تو میں سابق شوہر کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے۔ اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا۔

۹۳۸۔ اس کا گناہ جو اپنے موالی سے براءت کردے۔

۱۶۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سوا اللہ کی کتاب کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے بیان کیا کہ پھر وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے۔ بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عیر سے ثور تک مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول و قرار کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے ایک ادنیٰ مسلمان کے ذمہ کو بچانے کے لیے بھی کوشش کی جائے گی پس جس نے کسی مسلمان کے کیے ہوئے ذمہ کو توڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۱۶۶۱ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے تعلق کو بیچنے، اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابٌ ۹۳۹ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلَايَةً، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ: وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ.

۹۳۹ - جب کوئی کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے، حسن اس کے ساتھ ولاء کے تعلق کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور تمیم داری سے منقول ہے اس روایت کے صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۱۶۶۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں، لیکن ولاء ہمارے ساتھ ہوگی ام المؤمنین نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بننے دو۔ ولاء ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

۱۶۶۳ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے انھیں ابراہیم نے انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاء ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دو۔ ولاء قیمت ادا کرنے والے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کر دیا۔ پھر انھیں آنحضور نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی وہ دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تیار نہیں۔ چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

بَابٌ ۹۴۰ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ.

۹۴۰ - ولاء کا تعلق عورت کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے۔

۱۶۶۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۱۶۶۴ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ لوگ ولاء کی شرط لگاتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ خرید لو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ

۱۶۶۵ - ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں سفیان

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ ؕ

نے، انھیں منصور نے انھیں ابراہیم نے انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اسی کے ساتھ قائم ہوتی جو قیمت دے اور احسان کرے (آزاد کرکے)

باب ۹۴۱ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ ؕ

۹۴۱ - کسی گھرانے کا مولا اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بہن کا بیٹا بھی انھیں میں سے ہوتا ہے۔

۱۶۶۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ ؕ

۱۶۶۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانہ کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، اوکما قال۔

۱۶۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ؕ

۱۶۶۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانہ کا بھانجہ اس کا ایک فرد ہے (منهم یا من انفسهم کے الفاظ فرمائے)۔

باب ۹۴۲ مِيْرَاثُ الْأَسِيْرِ قَالَ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيْرَ فِيْ أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُوْلُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيْرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِيْ مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِيْنِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيْهِ مَا يَشَاءُ ؕ

۹۴۲ - قیدی کی میراث۔ شریح دشمن کے ہاتھ قید ہونے والے قیدی کو میراث دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔ اور عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ اپنے مال میں وہ تصرف کرتا ہے، اسے نافذ کرو، جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا۔ کیونکہ اسی کا مال ہے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کرسکتا ہے۔

۱۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا ؕ

۱۶۶۸ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا (اپنی موت کے بعد) وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

باب ۹۴۳ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيْرَاثُ فَلَا مِيْرَاثَ لَهُ ؕ

۹۴۳ - مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کافر مسلمان کا۔ اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا۔

۱۶۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ؕ

۱۶۶۹ - ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

باب ۹۴۴ ميراث العبد النصراني ومكاتب النصراني وإثم من انتفى من ولده۔

۹۴۴ ۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث، اور اس کا گناہ جو اپنے بچہ کا انکار کرے۔

باب ۹۴۵ من ادعى أخا أو ابن أخ۔

۹۴۵ ۔ جو (کسی کا) بھائی یا بھتیجہ ہونے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۷۰ ۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: اختصم سعد بن أبي وقاص وعبد بن زمعة في غلام فقال سعد هذا يا رسول الله ابن أخي عتبة بن أبي وقاص عهد إلي أنه ابنه انظر إلى شبهه وقال عبد الله بن زمعة هذا أخي يا رسول الله ولد على فراش أبي من وليدته فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شبهه فرأى شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد الولد للفراش وللعاهر الحجر واحتجبي منه يا سودة بنت زمعة، قالت فلم ير سودة قط۔

۱۶۷۰ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے بارے میں اختلاف ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، یا رسول اللہ! میرے والد کے فراش پر ان کی کنیز سے پیدا ہوا ہے آنحضور نے لڑکے کی صورت دیکھی تو اس سے عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپ نے فرمایا عبد! لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) اس لڑکے سے پردہ کیا کر، چنانچہ پھر اس نے ام المومنین کو نہیں دیکھا۔

باب ۹۴۶ من ادعى إلى غير أبيه۔

۹۴۶ ۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعوے کیا۔

۱۶۷۱ ۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد هو ابن عبد الله حدثنا خالد عن أبي عثمان عن سعد رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه فالجنة عليه حرام فذكرته لأبي بكرة فقال وأنا سمعته أذناي ووعاه قلبي من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۶۷۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، یہ ابن عبد اللہ ہیں، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے پھر میں نے اس کا تذکرہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے فرمایا اس حدیث کو آنحضور سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

۱۶۷۲ ۔ حدثنا أصبغ بن الفرج حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو عن جعفر بن ربيعة عن عراك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن أبيه فهو كفر۔

۱۶۷۲ ۔ ہم سے اصبغ بن الفرج نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں جعفر بن ربیعہ نے، انھیں عراک نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔

باب ۹۴۷ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

۱۶۷۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ

باب ۹۴۸ الْقَائِفِ

۱۶۷۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

۱۶۷۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا

۹۴۷ ۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۷۳ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، پھر بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو تیرا بچہ لے گیا ہے وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انھیں واقعہ کی اطلاع دی، سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس لڑکے کے ٹکڑے کر کے دونوں کو ایک ایک دے دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی، کہ ایسا نہ کیجئے، آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کا لڑکا ہے لیکن آپ نے فیصلہ چھوٹی عورت کے حق میں کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ میں نے "سکین" (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ (آنحضور کی زبان سے) اسی دن[۱] سنا تھا اور ہم اس کے لیے (اپنے قبیلہ میں) "مُدیہ" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

۹۴۸ ۔ قیافہ شناس۔

۱۶۷۴ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں ایک مرتبہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، آنحضور نے فرمایا، تم نے نہیں دیکھا، محرز (ایک قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۶۷۵ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے آپ بہت خوش تھے اور فرمایا، عائشہ تم نے دیکھا نہیں، محرز المدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے

---

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لیے "سکین" کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

قَطِيفَةً قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ـ

دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا۔ اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حدود

اور کس طرح حدود سے بچا جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ ۹۴۹ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزِّنَا ـ

۹۴۹ ۔ شراب نہ پی جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ زنا سے ایمان کا نور جدا کر دیا جاتا ہے۔

۱۶۷۶ ـ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ ـ

۱۶۷۶ ۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا جب بھی کوئی شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا جب بھی کوئی چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں، وہ مومن نہیں اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سعید بن مسیب نے اور ابوسلمہ نے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے، اسی طرح بو النفظ نهبة کے

بَابُ ۹۵۰ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۹۵۰ ۔ شراب پینے والوں کو مارنے کے متعلق روایت

۱۶۷۷ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ـ

۱۶۷۷ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ح۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

بَابُ ۹۵۱ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

۹۵۱ ۔ جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا۔

۱۶۷۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ

۱۶۷۸ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نعیمان یا ابن النعیمان کو شراب کے نشہ میں لایا گیا تو رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ ؛

بَابٌ ۹۵۲ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ؛

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ ؛

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ ؛

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ؛

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ ؛

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں، چنانچہ لوگوں نے انھیں مارا۔ میں بھی انھیں جوتے مارنے والوں میں تھا۔

۹۵۲ - چھڑی اور جوتے سے مارنا۔

۱۶۷۹ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وھیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعیمان یا ابن نعیمان کو لایا گیا وہ نشہ میں تھے آنحضور پر یہ ناگوار گذرا۔ اور آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں چنانچہ لوگوں نے انھیں لکڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں مارا تھا۔

۱۶۸۰ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

۱۶۸۱ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے انس نے، ان سے یزید بن الہاد نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو پیئے ہوئے تھا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں بعض وہ تھے جنھوں نے اسے ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا، اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح کے جملے نہ کہو۔ اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

۱۶۸۲ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، انھوں نے عمیر بن سعید نخعی سے سنا، کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ حد میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے۔ اور پھر مجھے اس کا رنج ہو، سوا شرابی کے، کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

۱۶۸۳ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید نے، ان سے یزید بن خصیفہ نے، ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں شراب پینے والا

وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.

بَابُ ۹۵۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ.

۱۶۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ.

بَابُ ۹۵۴ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ.

۱۶۸۶ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ

بَابُ ۹۵۵ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ.

۱۶۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي

لایا جاتا ۔ تو ہم اپنے ہاتھ، جوتے اور چادریں لے کر کھڑے ہو جاتے (اور اسے مارتے) آخر عمر رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے مارتے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کیا تو اسّی کوڑے مارے ۔

۹۵۳ ۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا ۔

۱۶۸۴ ۔ ہم سے یحییٰ ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عبد اللہ تھا اور "حمار" (گدھا) کے لقب سے پکارے جاتے تھے وہ آنحضور کو ہنساتے تھے اور آنحضور نے انہیں شراب پینے پر مارا تھا تو انہیں ایک دن لایا گیا اور آنحضور نے ان کے لیے حکم دیا اور انہیں مارا گیا حاضرین میں ایک صاحب نے کہا، اللہ، اس پر لعنت کرے کتنی مرتبہ کہا جا چکا ہے آنحضور نے فرمایا کہ ان پر لعنت نہ کرو، واللہ میں نے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ۔

۱۶۸۵ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نشہ میں لایا گیا تو آنحضور نے انہیں مارنے کا حکم دیا، ہم میں بعض نے انہیں ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتے سے مارا، اور بعض نے کپڑے سے مارا جب مار چکے تو ایک شخص نے کہا کیا ہو گیا اسے، اللہ اسے رسوا کرے آنحضور نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو ۔

۹۵۴ ۔ جب چور چوری کرتا ہے ۔

۱۶۸۶ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا ۔ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا ۔

۹۵۵ ۔ چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت بھیجنا ۔

۱۶۸۷ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ

والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چور پر لعنت بھیجی کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے۔ اعمش نے کہا کہ لوگ خیال کرتے تھے کہ انڈے سے مراد لوہے کا انڈا ہے اور رسی سے مراد ایسی رسی سمجھتے تھے جو کئی درہم کی ہو۔

بَابُ ۹۵۶ الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

۱۶۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

۹۵۶۔ حدود کفارہ ہیں۔

۱۶۸۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو ادریس خولانی نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک مجلس میں بیٹھے تھے تو آنحضور نے فرمایا کہ مجھ سے عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے اور آپ نے یہ آیت پوری پڑھی، پس تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا۔ اس کا ثواب اللہ کے یہاں ہے اور جو شخص ان میں سے غلطی کر گزرا۔ اور اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گزرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کر دی تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا اس پر عذاب دے گا۔

بَابُ ۹۵۷ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

۱۶۸۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَيْءٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هَذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هَذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هَذَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۹۵۷۔ حد یا کسی حق کے سوا مسلمان کی پیٹھ محفوظ ہے۔

۱۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، انھوں نے اپنے والد سے سنا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا، ہاں تم لوگ کس چیز کو سب سے زیادہ باحرمت سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی مہینہ کو۔ آنحضور نے فرمایا، ہاں، کس شہر کو تم سب سے زیادہ باحرمت سمجھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اپنے اس شہر کو۔ آنحضور نے دریافت فرمایا، ہاں، تم کس دن کو سب سے زیادہ باحرمت خیال کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اپنے اسی دن کو۔ آنحضور نے اب فرمایا کہ پھر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کو باحرمت قرار دیا ہے، سوا اس کے حق کے، جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینہ میں ہے۔ ہاں، کیا میں نے تمہیں پہنچا دیا۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا اور ہر مرتبہ صحابہ نے جواب دیا کہ ہاں، پہنچا دیا۔ آنحضور نے فرمایا، افسوس میرے بعد کافر بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

باب ۹۵۸ إقامة الحدود والانتقام لحرمات الله

۱۶۹۰ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما خير النبي صلى الله عليه وسلم بين أمرين إلا اختار أيسرهما ما لم يأثم فإذا كان الإثم كان أبعدهما منه، والله ما انتقم لنفسه في شيء يؤتى إليه قط حتى تنتهك حرمات الله فينتقم لله۔

۹۵۸ - حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کے لیے انتقام لینا۔

۱۶۹۰ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی' ان سے لیث نے حدیث بیان کی' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند کیا بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ واللہ! آنحضورؐ نے کبھی اپنے ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو توڑا جاتا، تو آپؐ اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

باب ۹۵۹ إقامة الحدود على الشريف والوضيع

۱۶۹۱ - حدثنا أبو الوليد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن أسامة كلم النبي صلى الله عليه وسلم في امرأة فقال إنما هلك من كان قبلكم أنهم كانوا يقيمون الحد على الوضيع ويتركون الشريف والذي نفسي بيده لو فاطمة فعلت ذلك لقطعت يدها۔

۹۵۹ - حد قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہو یا کم مرتبہ۔

۱۶۹۱ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی' ان سے لیث نے حدیث بیان کی' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی (جس پر حد جاری ہونے والی تھی) سفارش کی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں پر تو حد قائم کرتے تھے (جرم کی سزا دیتے تھے) اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ نے بھی یہ کام (چوری) کیا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

باب ۹۶۰ كراهية الشفاعة في الحد إذا رفع إلى السلطان

۱۶۹۲ - حدثنا سعيد بن سليمان حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمتهم المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن يجترئ عليه إلا أسامة حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتشفع في حد من حدود الله؟ ثم قام فخطب قال: يا أيها الناس إنما ضل من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق الشريف

۹۶۰ - جب مقدمہ حاکم کے پاس ہو تو حد کے معاملہ میں سفارش کی کراہت۔

۱۶۹۲ - ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی' ان سے لیث نے حدیث بیان کی' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا، اور انہوں نے کہا کہ آنحضورؐ سے اس معاملہ میں کون گفتگو کر سکتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا، جو آنحضورؐ کو بہت عزیز ہیں اور کوئی آپ سے سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے گفتگو کی تو آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو! پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو تم سے پہلے کے لوگ اس لیے گمراہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی با مرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے

تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا.

لیکن اگر کمزور چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے، اور اللہ کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

باب ۹۶۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ.

۹۶۱ ... اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو اور کتنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہنچے سے ہاتھ کاٹا تھا۔ ایک عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اس کی یہی سزا ہے۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۶۹۳۔ ہم سے عبد الرحمٰن بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبد الرحمٰن بن خالد زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ.

۱۶۹۴۔ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے روایت بیان کی، انہیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، انہیں یونس نے، انہیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار پر کاٹ لیا جائے گا۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ.

۱۶۹۵۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمٰن انصاری نے، ان سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوتھائی دینار پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ.

۱۶۹۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی چوری پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

۱۶۹۷۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۶۹۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ. رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ بغیر لکڑی کے چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں ڈھال قیمت سے ملتی تھیں۔ اس کی روایت وکیع اور ابن ادریس نے ہشام کے واسطے سے کی ان سے ان کے والد نے مرسلاً۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ.

۱۶۹۹۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے انھیں اپنے والد کے واسطے سے خبر دی انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، لکڑی کے چمڑے کی ڈھال ہو یا عام ڈھال، یہ دونوں چیزیں قیمت والی تھیں۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

۱۷۰۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان، ان سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

۱۷۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

۱۷۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ "قِيمَتُهُ".

۱۷۰۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال پر کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس روایت کی متابعت محمد بن اسحاق نے کی، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے "ثمنہ" کے بجائے "قیمتہ" کہا۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

۱۷۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت کی ہے کہ ایک انڈا چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

باب ۹۶۲ تَوْبَةِ السَّارِقِ ؛

۱۷۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا ؛

۱۷۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ : أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ ؛

۹۶۲ - چور کی توبہ۔

۱۷۰۵ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ہاتھ کٹوایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ وہ عورت بعد میں بھی آتی تھی اور میں اس کی ضرورتیں حضور اکرم کے سامنے رکھتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور حسنِ توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

۱۷۰۶ - ہم سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوادریس نے، اور ان سے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تھی۔ آنحضور نے اس موقع پر فرمایا کہ میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کی جان نہیں لو گے اپنے ہی ذہن سے ایجاد کر کے کسی پر تہمت نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی غلطی کر گذرے گا، اور دنیا میں ہی اسے اس کی سزا مل جائے گی تو یہ اس کا کفارہ ہوگی اور اسے پاک کرنے والی ہوگی اور جس کی غلطی کو اللہ چھپا لے گا تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ہاتھ کٹنے کے بعد اگر چور نے توبہ کر لی تو اس کی شہادت قبول ہوگی، یہی حال ہر اس شخص کا ہے جس پر حد جاری کی گئی ہو کہ اگر وہ توبہ کر لے گا تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا ستائیسواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اٹھائیسواں ۲۸ پارہ

كِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

کفار و مرتدوں میں سے جنگ کرنے والے

بَابُ ۹۶۳ ـ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ؛

۹۶۳ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔

۱۷۰۷ـ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّأْتُوْا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوْا فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۱۷۰۷ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ ابن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ جرمی نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پئیں، انہوں نے اس کا مطابق عمل کیا اور صحت پائی، لیکن اس کے بعد مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہنکالے گئے آں حضورؐ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے اور انہیں پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابُ ۹۶۴ ـ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِيْنَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتّٰى هَلَكُوْا۔

۹۶۴ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں کے زخموں پر داغ نہ لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۷۰۸ـ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّيْنَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۱۷۰۸ـ ہم سے ابو یعلیٰ محمد بن صلت نے حدیث بیان کی ان سے ولید نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیوں کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دیئے تھے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

بَابُ ۹۶۵ ـ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّوْنَ الْمُحَارِبُوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۹۶۵ـ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۷۰۹ـ **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ

۱۷۰۹ـ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے

وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ۔

حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور "صفہ" میں (جہاں مدینہ سے باہر کے غریب مہاجر ٹھہرتے تھے) ٹھہرے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے دودھ دینے والے جانور کہیں سے مہیا کر دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو میرے پاس نہیں ہیں البتہ تم لوگ آنحضور کے اونٹوں میں چلے جاؤ، چنانچہ وہ آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند موٹے تازے ہوگئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکالے گئے اتنے میں آنحضور کے پاس فریادی پہنچا اور آں حضور نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ لیا گیا پھر آنحضور کے حکم سے سلائیاں گرمائی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور (زخم سے خون کو روکنے کے لئے) انہیں داغا نہیں گیا اس کے بعد وہ "حرۃ" میں ڈال دیئے، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی تھی۔[1]

بَابُ ۹۶۶۔ سَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِينَ

۹۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاربوں کی آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَأُلْقُوا

۱۷۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے چند افراد نے بیان کیا کہ قبیلہ عرینہ کے چند افراد کو یقین یہی ہے کہ انہوں نے عکل ہی کہا تھا مدینہ آئے اور آں حضور نے ان کے لئے دودھ دینے والی اونٹنیاں مہیا کیں اور ان سے فرمایا کہ جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں، چنانچہ انہوں نے پیا اور جب صحت مند ہوگئے تو چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکالے گئے آں حضور کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے، ابھی دھوپ زیادہ پھیلی بھی نہ تھی کہ انہیں پکڑ کر لایا گیا چنانچہ آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی مختلف مواقع پر گزر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔ دودھ کے ساتھ پیشاب بھی پینے کی اجازت اس لئے دی تھی کہ جس مرض میں وہ مبتلا تھے اس کا اس زمانہ میں علاج وہی تھا، ان لوگوں نے بعد میں چوری کا بھی ارتکاب کیا، ارتداد اختیار کیا اور چرواہے کو صرف قتل کیا بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے تھے اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی لیکن یہ مدینہ منورہ میں آں حضور کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ بعد میں اس طریقہ سزا کی ممانعت کا حکم ہوا۔ قاتل جس طرح بھی قتل کرے بہر حال اسے صرف اس کے بدلے میں قتل ہی کیا جائے گا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کا مثلہ نہیں کیا جائے گا۔

بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ. قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی اور انہیں حرّہ میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا اور ابو قلابہ نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی تھی قتل کا ارتکاب کیا تھا ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مول لی تھی۔

باب ۹۶۷. فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ

۱۷۱۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عمر نے، انہیں خبیب بن عبد الرحمن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ کے نیچے جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو افراد جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور یہ اس نے اتنا چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ

۱۷۱۲۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعد ساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔

باب ۹۶۸. اِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى،

وَلَا يَزْنُوْنَ. وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَخْبَرَنَا اَنَسٌ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

۹۶۸۔ زنا کا گناہ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے" اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ فحش ہے اور اس کا راستہ برا ہے" ہمیں داؤد بن شبیب نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہیں انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے بیان نہ کرے گا، میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے یہ آں حضور کو

وَاَمَّا قَالَ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ الْجَهْلُ وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ وَيُظْهِرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلْخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ؛

یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یا یوں فرمایا کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جانے لگے گی، اور زنا پھیل جائے گا، مرد کم ہوجائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوجائے گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک نگران مرد رہ جائے گا ؛

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ۔ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا۔ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ؛

۱۷۱۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی انہیں اسحاق بن یوسف نے خبر دی انہیں فضیل بن غزوان نے خبر دی انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ بندہ جب چوری کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ چوری نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور جب قتل کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس طرح اور اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر الگ کر لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا ؛

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ ؛

۱۷۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا چوری کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ چوری نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ بہرحال کھلا ہوا ہے ؛

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ۔ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ

۱۷۱۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے ابو میسرہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ یہ کہ اللہ کا تم کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے کے

جَارِكَ. قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ وَوَاصِلٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ

پیش نظر مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگا میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو یحییٰ نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے واصل نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اسی حدیث کی طرح۔ عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عبدالرحمٰن سے کیا اور انہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان کے واسطہ سے بیان کی، ان سے اعمش، منصور اور واصل نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے میسرہ نے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ چھوڑو چھوڑو، (اس سند کو جس میں ابو میسرہ کا ذکر نہیں ہے)

بَابُ ۹۶۹ - رَجْمِ الْمُحْصَنِ. وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنٰى بِأُخْتِهٖ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِيْ.

۹۶۹ - شادی شدہ کا رجم۔ حسن نے فرمایا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی۔

۱۷۱۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ جب آپ نے جمعہ کے دن عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کا رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مطابق کیا ہے!

۱۷۱۷ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ لَا أَدْرِيْ.

۱۷۱۷ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۱۷۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ.

۱۷۱۸ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے پھر انہوں نے اپنے زنا کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا وہ شادی شدہ تھے۔

بَابُ ۹۷۰ - لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُوْنُ وَالْمَجْنُوْنَةُ وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

۹۷۰ - پاگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے نہیں کہ پاگل مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے بچہ مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے،

سونے والا مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے ؛

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ ؛

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آں حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کر لی ہے آنحضورؐ نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے اوپر شہادت دی تو آں حضورؐ نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کردو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ رجم کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرّہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

بَابٌ ۹۷۱ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ؛

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں ؛

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ؛

۱۷۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہما نے آپس میں اختلاف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ! لڑکا فراش کا ہوتا ہے۔ اور سودہ تم اس پر پردہ کیا کرو، قتیبہ نے لیث کے واسطہ سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصہ میں پتھر ہیں ؛

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ؛

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں ؛

بَابٌ ۹۷۲ الرَّجْمُ فِي الْبَلَاطِ ؛

۹۷۲۔ بلاط میں رجم ؛

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے عبد اللہ بن دینار

بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيْعًا، فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالُوْا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوْا تَحْمِيْمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، اُدْعُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُوْدِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا؛

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کی تھی آں حضورؐ نے ان سے پوچھا تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے (اس کی سزا) چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا ایجاد کی ہے اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے یہودی کے علماء میں شمار ہوتے تھے) کہا یا رسول اللہ ان سے توراۃ منگوائیے جب توراۃ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو) آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ آں حضورؐ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کر دیا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط (مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ) کے پاس رجم کیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے)

باب ۹۷۳۔ الرَّجْمِ بِالْمُصَلّٰى؛

۹۷۳۔ عیدگاہ میں رجم؛

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى. فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ؛

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن آں حضورؐ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو آں حضورؐ نے ان سے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر آں حضورؐ نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عیدگاہ میں رجم کیا گیا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضورؐ نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریج نے زہری کے واسطہ سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۹۷۴۔ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُوْنَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوْبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا. قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھنے آیا ہے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطا نے فرمایا کہ ایسی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریج نے کہا کہ

وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

آں حضورؐ نے ان صاحب کو کوئی سزا نہیں دی تھی جنہوں نے رمضان میں بیوی سے ہم بستری کر لی تھی اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی تھی اور اس باب میں ابو عثمان کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ہے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ؛

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً ؟ قَالَ لَا، قَالَ، هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ ؟ قَالَ لَا. قَالَ، فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ، احْتَرَقْتُ، قَالَ، مِمَّ ذَاكَ ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ، قَالَ، مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَاراً وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ. فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ، خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي! مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ. قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ ؛

۱۷۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید ابن عبد الرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آں حضورؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے ؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، دو مہینے روزے رکھنے کی تم میں طاقت ہے ؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آں حضورؐ نے اس پر کہا کہ ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ، اور لیث نے بیان کیا ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبد الرحمٰن بن القاسم نے ان سے محمد جعفر بن زبیر نے ان سے عباد بن عبد اللہ ابن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کی میں تو آگ کا مستحق ہو گیا آں حضورؐ نے پوچھا کیا بات نہیں ؟ کہا کہ میں اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر بیٹھا، آں حضورؐ نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کرو انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں پھر وہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے آں حضورؐ کے پاس لایا جا رہا تھا۔ آں حضورؐ نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب ہیں ؟ ان صاحب نے عرض کی کہ حاضر ہوں آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں ؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھا لو۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اہلک کے الفاظ ہیں ؛

بَابٌ ۹۷۵۔ إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ ؛

۹۷۵۔ جب کوئی شخص حد کا اقرار غیر واضح طور پر کرے تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے ؟

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

۱۷۲۵۔ مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عاصم کلابی نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ قَالَ حَدَّكَ ؛

بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے آپ مجھ پر حد جاری کیجئے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہوگیا اور ان صاحب نے بھی آں حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آں حضورؐ نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضورؐ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور کہا، یا رسول اللہ! مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری کیجئے آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا یا فرمایا کہ تیری حد (معاف کر دی)

بَابُ ۹۷۶۔ هَلْ يَقُولُ الْاِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ اَوْ غَمَزْتَ ؛

۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تونے چھوا ہو یا اشارہ کیا ہو ؛

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اَنِكْتَهَا؟ لَا يَكْنِي قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ ؛

۱۷۷۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے یعلیٰ بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ماعز بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ غالباً آپ نے بوسہ لیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا دیکھا ہوگا، کہا کہ نہیں۔ یا رسول اللہ۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا۔ کیا پھر آپ نے ہمبستری ہی کر لی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا بیان کیا کہ اس کے بعد آں حضورؐ نے انہیں رجم کا حکم دیا ؛

بَابُ ۹۷۷۔ سُؤَالِ الْاِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ اَحْصَنْتَ ؛

۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي اَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ

۱۷۷۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ابو سلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آئے آں حضورؐ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آواز دی، یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے۔ خود اپنے متعلق وہ کہہ رہے تھے آں حضورؐ نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہوگئے جدھر آپ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور عرض کیا، یا

فَجَآءَ لِيَشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ ؛

یارسول اللہ! میں نے زنا کی ہے آں حضورؐ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور وہ بھی دوبارہ اس طرف آگئے جدھر آں حضورؐ نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گواہی دے لی تو آں حضورؐ نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ۔ آں حضورؐ نے پوچھا تم نے شادی کرلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رجم کردو ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے انہیں رجم کیا تھا، ہم نے اسے عیدگاہ پر رجم کیا تھا جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں "حرہ" میں جالیا اور انہیں رجم کردیا۔

بَاب ۹۷۸۔ الِاعْتِرَافُ بِالزِّنَا ؛

۹۷۸۔ زنا کا اعتراف ؛

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ ؛

۱۷۲۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے اسے زہری سے (سنکر) یاد کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کردیں اس پر اس کا مقابل بھی کھڑا ہو گیا۔ اور پہلے سے زیادہ سمجھ دار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے آں حضورؐ نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مزدوری پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کرلی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو بکری اور ایک خادم دیا پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ جل سے فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا، اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ (زنا کا) اعتراف کرلے تو اسے رجم کردو۔ چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کرلیا اور

انہوں نے اسے رجم کر دیا (علی نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان سے پوچھا اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ۔

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہمیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریضہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا کوئی اعتراف کرلے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

باب ۹۷۹۔ رَجْمِ الْحُبْلٰى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۹۷۹۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاملہ ہونے پر رجم کرنا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلٰى قُرْبِكَ حِينَ

۱۷۳۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر آئے اور فرمایا کاش تم اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المومنین کے پاس آیا تھا اس نے کہا کہ اے امیر المومنین، کیا آپ فلاں صاحب سے باز پرس کریں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب سے بیعت کروں گا کیونکہ واللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر وہ مکمل ہو گئی تھی اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا میں انشاء اللہ رات کے وقت لوگوں سے خطاب کرونگا اور انہیں خوف خدا دلاؤں گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بلا استحقاق مسلمانوں کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی یا امیر المومنین ایسا نہ کیجئے (حج کے موسم میں کم سمجھ اور برے بھلے ہر ہی طرح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور (چونکہ ایسے لوگوں

تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا
عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى
مَوَاضِعِهَا. فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ
الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ
فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ
وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لَأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقِبِ ذِي
الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ حِينَ
زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو
بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ
رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو
بْنِ نُفَيْلٍ، لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ
اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ، مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ
يَقُلْ قَبْلَهُ. فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ
قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ، أَمَّا
بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا
لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا
فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. وَمَنْ خَشِيَ
أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنَّ
اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةُ الرَّجْمِ
فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ
بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ
الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا
اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا
أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ

کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے) جب آپ خطاب کے لئے کھڑے ہونگے
تو آپ کے قریب بھی لوگ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ
کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے لیکن پھیلانے والے
اسے صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکیں گے اور اسے غلط معانی پہنانے لگیں
اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا انتظار کریجئے کیونکہ وہ دار الہجرت
ہے وہاں آپ کو خالص دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور معزز لوگ ملیں
گے۔ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل
علم حضرات آپ کی باتوں کو محفوظ رکھیں گے اور اسے غلط معنی نہیں پہنائیں
گے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں واللہ میں مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے
پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم
ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے جمعہ کے دن سورج
ڈھلتے ہی ہم نے (مسجد نبوی) پہنچنے میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل رکن ممبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے پاس
بیٹھ گیا۔ میرا ٹخنہ ان کے ٹخنے سے لگا ہوا تھا، تھوڑی ہی دیر میں عمر رضی
اللہ عنہ بھی باہر چلے جب میں نے انہیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمر
بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں
گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی،
پھر عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوگئے
تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے
بعد فرمایا۔ امابعد آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو میرے لئے
مقدر کر دی گئی ہے کہ میں کہوں۔ مجھے نہیں معلوم ممکن ہے میری موت
اس کے بعد ہی ہو جائے۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے اسے چاہئے
کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے
جا سکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لئے
جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب
نازل کی کتاب اللہ کی صورت میں جو کچھ نازل ہوا ہے منجملہ ان کے آیت
رجم بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور محفوظ رکھا تھا، رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا تھا پھر آپ کے

أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ. ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ
بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا
عَنْ آبَائِكُمْ، أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ
يَقُولُ، وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ
امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَ
تَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى
شَرَّهَا. وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ
أَبِي بَكْرٍ. مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا.
وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا
بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ. وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ
وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا. وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي
بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا
هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا
مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ
عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ
فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَا لَا
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمُ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي
سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ
مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ
مَا لَهُ قَالُوا يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ
فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ
أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ
الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ

کے بعد ہم نے بھی رجم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ وقت یوں ہی آگے بڑھتا رہا تو
کہیں کوئی یہ دعویٰ نہ کر بیٹھے کہ رجم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور
اس طرح وہ فریضہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا یقیناً
رجم کا حکم کتاب اللہ میں اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے
کے بعد زنا کی ہو، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے،
یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اعتراف کرلے۔ پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم بھی
پڑھتے تھے کہ اپنے آباء واجداد اور آباء کے سوا دوسروں کی طرف (غلط طریقہ
سے) اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا کفر وانکار ہے کہ تم نے
اپنے آباء کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو اور بلاشبہ یہ کفر وانکار
ہے کہ تم اپنے آباء اجداد کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو
ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میری تعریف مبالغہ
آمیزی کے ساتھ نہ کرنا جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریفیں
کی گئیں (اور خدا کا بیٹا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لئے صرف یہ کہو کہ) اللہ کا
بندہ اور اس کا رسول! اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک صاحب
کہہ رہے تھے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہوگیا تو میں فلاں سے بیعت کرونگا
کوئی شخص یہ کہہ کر مغالطہ نہ ڈالے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک
ہوگئی تھی اور پھر پوری ہوگئی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بالکل صحیح تھی البتہ
اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں
جو ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی عظمت وفضیلت رکھتا ہو، کوئی شخص اگر مسلمانوں
کے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے خلافت کی بیعت کرتا ہے تو نہ اسے بیعت
کرنی چاہیئے اور نہ اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہیئے جس سے وہ بیعت کرنے
کے لئے بڑھا ہے کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے
بلاشبہ جس وقت حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں
سب سے بہتر تھے البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ
سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہم
اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی مہاجرین ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اس وقت میں نے ابوبکر رضی اللہ
عنہ سے کہا تھا کہ اے ابوبکر ہمیں اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے
چلیئے۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے جب ہم ان کے

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ
يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ
وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا
بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ. وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ
فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رِسْلِكَ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ
مِنِّي وَأَوْقَرَ، وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي
تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا
حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ
لَهُ أَهْلٌ. وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ
مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ
رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا
شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا. فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا
كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ
مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ
شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ. وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا
أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَ
ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ
اُبْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ
الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ. وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ
بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ
عُمَرُ وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى
مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ
تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا
بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ

قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور
انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا۔ حضرات
مہاجرین۔ آپ لوگ کہاں جارہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ بخدا ہم ضرور جائیں گے
کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جارہے ہیں انہوں نے کہا کہ
آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ خود اپنا فیصلہ کرلیں لیکن میں نے کہا کہ
بخدا ہم ضرور جائیں گے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بنی
ساعدہ میں پہنچے، مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے
درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے
بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوگیا ہے
لوگوں نے بتایا کہ بخار آرہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد
ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے
مطابق تعریف کی۔ پھر کہا۔ امابعد! ہم اللہ کے مددگار (انصار) اور اسلام
کے لشکر ہیں اور تم اے گروہ مہاجرین! کم تعداد میں ہو۔ جو عصبیت کی وجہ
سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ
ہمیں جڑ سے اکھاڑ دیں اور خلافت وحکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔
جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن
میں ترتیب دے رکھی تھی میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس
میں سے نکال دی تھیں جب میں نے کہنا چاہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور پروقار
تھے۔ واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں اپنے ذہن میں
ترتیب دے کر بہت خوش تھا انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس
سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ دیں اور پھر خاموش ہوگئے انہوں نے
فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت وبھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ
لوگ اس کے اہل ہیں لیکن خلافت وامارت اس قبیلۂ قریش کے سوا کسی
بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان
کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں
سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کرلیں اور

فَسَادٌ. فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُوْرَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِيْ بَايَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ يُّقْتَلَا ؛

انہوں نے میرا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی بات مجھے ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن مار دی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدایا ممکن ہے موت کے وقت میرے نفس کو وہ چیز اچھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت جڑ اور بنیاد کی ہے ہمارے بغیر گاڑی کا چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور وغل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابوبکر آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ تعالیٰ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کر دیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل درپیش تھے (آں حضورؐ کو دفن کرنا بھی جن میں شامل تھا) ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی تیاری آپ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) ہمیں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اب یا تو ہمیں اپنی مرضی کے خلاف اسی سے بیعت کرنی پڑے گی یا پھر مخالفت کرتے ہو اور فساد برپا ہوتا۔ پس جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کے ہاتھ پر (عمر رضی اللہ کے بعد) بیعت کرے تو اس کی اتباع نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی اتباع کی جائے گی جس سے اس نے بیعت کی ہوگی۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل کر دیئے جائیں ؛

باب ۹۸۰ . اَلْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَاْفَةٌ اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ ؛

۹۸۰ . غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور شہر بدر کر دیا جائے گا "زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد پس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنے پائے اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا بجز زناکار عورت یا مشرکہ عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان پر یہ حرام کر دیا گیا ہے"۔ ابن عیینہ نے کہا کہ رأفتہ سے مراد حدود قائم کرنے میں رحم ہے ؛

۱۷۳۱ . حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ فِيْمَنْ

۱۷۳۱ . ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے زید بن خالد الجھنی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ ان لوگوں کے بارے میں

زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبَ عَامٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ. وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ. ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةُ؛

۱۷۳۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ؛

باب ۹۸۱. نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ؛

۱۷۳۳. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ فُلَانًا؛

باب ۹۸۲. مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ؛

۱۷۳۴. حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ وَالَّذِي

حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کی ہو کہ سو کوڑے مارے جائیں۔ اور سال بھر کے لئے شہر بدر کر دیا جائے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کیا تھا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا؛

۱۷۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا؛

۹۸۱۔ گناہ کرنے والوں اور مخنثوں کا شہر بدر کرنا؛

۱۷۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کے طریقے اختیار کرتی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضورؐ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا؛

۹۸۲۔ جس نے امام کے سوا کسی اور کو حد قائم کرنے کا حکم دیا جب کہ امام وہاں موجود نہ ہو؛

۱۷۳۴۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالدؓ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آں حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں اس پر فریق مخالف نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا۔ یا رسول اللہ ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں میرا لڑکا ان کے یہاں اجیر تھا اور پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریوں اور کنیز کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر

نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا،

سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی لازمی ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور ایک کنیز تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ملے گی اور انیس صبح اس عورت کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو چنانچہ انہوں نے اسے رجم کیا؛

باب ۹۸۳۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ،

۹۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں سے جو کوئی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ تمہاری آپس کی مسلمان کنیزوں سے جو تمہاری ملک شرعی میں ہوں نکاح کرے اور اللہ تمہارے ایمان کی حالت سے خوب واقف ہے، تم سب آپس میں ایک ہو سو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لیا کرو اور ان کی مہر انہیں دے دیا کرو مقرر کے موافق اس طرح کہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں نہ کہ مستی نکالنے والیاں ہوں اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں پھر جب وہ کنیزیں قید نکاح میں آ جائیں اور پھر وہ اگر بڑی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان کے لئے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لئے ہے یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے بدکاری کا اندیشہ رکھتا ہو اور اگر تم ضبط سے کام لو تو تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے؛

باب ۹۸۴۔ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ،

۹۸۴۔ جب کوئی کنیز زنا کرلے؛

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ؛

۱۷۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کنیز کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کر لی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو اور اسے بیچ ڈالو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ یقین نہیں کہ تیسری مرتبہ (کوڑے لگانے کے حکم کے) بعد یہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد؛

باب ۹۸۵۔ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفٰى،

۹۸۵ کنیز اگر زنا کرے تو اسے لعنت ملامت نہ کی جائے اور نہ اسے شہر بدر کیا جائے،

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ تَابَعَهٗ اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہئے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہئے کہ کوڑے مارے لیکن ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک رسی ہی قیمت پر ہو۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید کے واسطے سے کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

بَابٌ ۹۸۶۔ اَحْكَامِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَاِحْصَانِهِمْ اِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوْا اِلَى الْاِمَامِ۔

۹۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد انہوں نے زنا کی اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَقَبْلَ النُّوْرِ اَمْ بَعْدَهٗ؟ قَالَ لَا اَدْرِيْ تَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۱۷۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا میں نے پوچھا سورۂ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ المحاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی کے واسطہ سے کی۔ اور بعض نے (سورۂ نور کے بجائے) سورۂ المائدہ کا ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت صحیح ہے۔

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ، اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ

۱۷۳۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لی تھی آنحضور نے ان سے پوچھا کہ توریت میں رجم کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ وہ توریت لائے اور کھولا لیکن ان میں کے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود

فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ .

پھر انہوں نے کہا، اے محمد! آپ نے صحیح فرمایا اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے میں نے دیکھا کہ مرد عورت پر جھکا جا رہا تھا۔ اسے پتھروں سے بچانے کی کوشش میں۔

باب ۹۸۷۔ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ :

۹۸۷۔ جب کسی نے اپنی بیوی یا کسی اور کی بیوی پر حاکم اور لوگوں کی موجودگی میں زنا کی تہمت لگائی تو کیا حاکم کیلئے ضروری ہے کہ عورت کے پاس کسی کو بھیجے اور اس سے اس تہمت کے بارے میں پوچھے جو اس پر لگائی گئی ہے

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ. وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا. وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا :

۱۷۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور انہیں ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو افراد اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے گفتگو کی اجازت دیجئے آنحضورؐ نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں "عسیف" تھا۔ مالک نے بیان کیا کہ عسیف اجیر کو کہتے ہیں اور اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے چنانچہ میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک کنیز دے دی پھر جب میں نے اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ رجم تو صرف اس کی عورت کو کیا جائے گا (کیونکہ وہی شادی شدہ تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور کنیز تمہیں واپس ہیں، پھر ان کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال شہر بدر کیا اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائیں وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دیں۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔

باب ۹۸۸۔ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ إِذْنِ السُّلْطَانِ. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْ

۹۸۸۔ سلطان کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں یا کسی اور کو ادب دے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہئے

فَعَلَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ ۔

اور اگر وہ نہ مانے تو زبردستی روکنا چاہیئے اور ابوسعید رضی عنہ نے ایسا کیا تھا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ ۔

۱۷۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے آں حضورؐ اور سب لوگوں کو رکنا پڑا ہے جب کہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں مارنے لگے اس وقت میں نے اپنے جسم میں کسی قسم کی حرکت اس خیال سے نہیں ہونے دی کہ آں حضورؐ آرام فرما رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ ۔

۱۷۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور زور سے میرے ایک گھونسا لگایا اور کہا تو نے ایک ہار کے لئے لوگوں کو روک رکھا ہے لیکن میں مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میری ران پر سر رکھے) آرام فرما رہے تھے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔ سابق حدیث کی طرح۔

باب ۹۸۹۔ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ ۔

۹۸۹۔ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي ۔

۱۷۴۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ کے کاتب وراد نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار ڈالوں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد پر غیرت ہے میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

باب ۹۹۰۔ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ ۔

۹۹۰۔ تعریض کے متعلق روایات۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

۱۷۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ. فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ مَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ. قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ اُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ ؎

کے پاس ایک اعرابی آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میری بیوی نے لڑکا جنا ہے؟ آنحضورؐ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ آنحضورؐ نے پوچھا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضورؐ نے پوچھا پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے اس کی کوئی اصل ہے جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا آنحضورؐ نے کہا کہ پھر تیرا یہ لڑکا بھی کسی اصل ہی کی وجہ سے پیدا ایسا ہوا ہے ؎

بَاب ۹۹۱ كَمِ التَّعْزِيْرُ وَالْاَدَبُ ؎

۹۹۱۔ تعزیر اور ادب کتنا ہے؟

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ؎

۱۷۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی ان سے بکیر بن عبداللہ نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ نے اور ان سے ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم کو) نہ مارے جائیں۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن جابر نے ان صحابی کے حوالہ سے حدیث بیان کی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ سزا نہ دی جائے ؎

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْلِدُوْا فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

۱۷۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی ان سے بکیر نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوبردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضورؐ نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ سزا نہ دو ؎

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

۱۷۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ. كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (مسلسل افطار کے بغیر کئی دن کے روزے رکھنے) سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے لیکن وصال کرنے سے صحابہ نہیں رکے تو آں حضورؐ نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن وصال کیا پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر (عید کا) چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہاً فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی متابعت شعیب، یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری کے واسطہ سے کی اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ:

۱۷۴۸۔ مجھ سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو غلہ اندازے سے اس طرح خریدنے پر (سزا کے طور پر) مارا جاتا تھا کہ وہ مال کو اپنے ٹھکانے پر لائے بغیر وہیں بیچ دیتے تھے:

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى تُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ:

۱۷۴۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ کی قائم کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ پھر انتقام لیتے تھے:

بَاب ۹۹۲۔ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ:

۹۹۲۔ جس نے بغیر گواہی کے کسی بے حیائی کے کام اس میں آلودگی اور تہمت کا اظہار کیا:

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں بیوی کو دیکھا تھا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی آں حضورؐ نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی

تَحَفَّظْتُ ذٰلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ. وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا وَكَذَا كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَهُوَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ جَاءَتْ بِهٖ لِلَّذِيْ يُكْرَهُ ؛

تھی شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ "اگر اس عورت کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا، جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کے ہم شکل بچہ جنا جو ناپسندیدہ تھا؛

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَاَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ؟ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ ؛

۱۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو (فسق و فجور) علانیہ کرتی تھی۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ. وَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْا اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ. فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ. وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدِلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا. فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ مَجْلِسٍ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی پھر وہ واپس آئے اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں پھر آپ ان صاحب کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے اور اور آں حضورؐ کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ کم گوشت سیدھے بالوں میں والے تھے اور جس شخص کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ انہوں نے دیکھا، وہ گندم گوں، بھری پنڈلی والے اور بھرے گوشت والے تھے، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے اللہ اس معاملہ کو کھول دے۔ چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ پھر آنحضورؐ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجلس میں ایک صاحب

كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ ؛

نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا گواہی کے رجم کر سکتا تو اسے رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام کے بعد بری باتیں علانیہ کرتی تھی؛

بَابُ ۹۹۳۔ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ. وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛

۹۹۳۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو انہیں اسی درے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ تو فاسق ہیں ہاں البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں۔ سو اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے" جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان بیویوں کے جو پاکدامن ہیں بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے سخت عذاب ہے!

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ؛

۱۷۵۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن یزید نے ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا ہے سود کھانا یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن غافل عورتوں پر تہمت لگانا؛

بَابُ ۹۹۴۔ قَذْفِ الْعَبِيْدِ ؛

۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانا؛

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ؛

۱۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن غزوان نے ان سے ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوا اس کے کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو؛

بَابُ ۹۹۵۔ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ ؛

۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو اپنی عدم موجودگی حد جاری کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا؛

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

۱۷۵۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اس پر فریق مخالف کھڑا ہوا، یہ زیادہ سمجھدار تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ مجھے (گفتگو کی) اجازت دیجئے آنحضورؐ نے فرمایا کہیے۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہیئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا۔ آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اے انیس اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ — خون بہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۹۹۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

۹۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو شخص کسی مومن کو قصداً قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے"

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ۔

۱۷۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ جب کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے پوچھا پھر کون؟ آنحضورؐ نے فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خطرہ کے پیش نظر مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا، پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا پھر اس کے بعد کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسے کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا" آخر آیت تک۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۷۵۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اس وقت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا :

تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے :

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِي - أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ :

۱۷۵۸۔ مجھ سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان پیچیدہ امور میں سے جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال لے بلاحق کے حرام خون بہانا ہے :

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

۱۷۵۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان (معاملات کا) فیصلہ خون کا کیا جائے گا :

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ - لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ :

۱۷۶۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عدی نے حدیث بیان کی ان سے بنی زہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ بدر کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے کہ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر جنگ کے دوران میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگیں پھر وہ میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے اور اس کے بعد کسی درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو کیا میں اسے اس کے اس اقرار کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آں حضور نے فرمایا کہ اب اسے قتل نہ کرنا اس نے عرض کی یا رسول اس نے تو میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا ہے اور یہ اقرار اس وقت ہی کیا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں اسے قتل ہی کر دوں گا؟ آنحضور نے فرمایا۔ اسے قتل نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے مرتبہ میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مرتبہ میں ہو گے جو اس کا اس کے کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا جو اس نے اب کیا ہے اور حبیب بن ابی عمرہ نے بیان کیا ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے پھر اس نے اپنے ایمان کا اظہار کیا اور تم نے اسے قتل کر دیا تو ایسے ہی مکہ میں تم اس سے پہلے اپنا ایمان چھپاتے تھے :

باب ۹۹۷۔ قولِ اللہِ تعالیٰ وَمَنْ اَحْیَاھَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَھَا اِلَّا بِحَقٍّ حَیِیَ النَّاسُ مِنْہُ جَمِیْعًا۔

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من احیاھا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق کسی کی بھی جان لینے کو اخترام کیا اس نے اس حکم کی وجہ سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

۱۷۶۱۔ حدثنا قبیصۃ حدثنا سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتل نفس الا کان علی ابن ادم الاول کفل منھا۔

۱۷۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ ابن مرہ نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے۔

۱۷۶۲۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ قال واقد بن عبد اللہ اخبرنی عن ابیہ سمع عبد اللہ ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔

۱۷۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں واقد بن عبداللہ بن نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۷۶۳۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن علی بن مدرک قال سمعت ابا زرعۃ بن عمرو بن جریر عن جریر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض رواہ ابو بکرۃ وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۷۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے سنا ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو (پھر فرمایا) تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے اس کی روایت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۷۶۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن فراس عن الشعبی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبۃ۔ وقال معاذ حدثنا شعبۃ قال الکبائر الاشراک باللہ والیمین الغموس وعقوق الوالدین۔ او قال وقتل النفس۔

۱۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فراس نے ان سے شعبی نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا ہیں یا فرمایا کہ ناحق کسی کا مال لینے میں جھوٹی قسم کھانا ہے شک شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی کا مال ناحق لینے کے لئے جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہیں۔ یا کہا کہ کسی کو جان سے مار دینا۔

۱۷۶۵۔ حدثنا اسحاق ابن منصور حدثنا عبد الصمد حدثنا شعبۃ حدثنا عبید اللہ ابن ابی

۱۷۶۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن

بکر سمع انسا رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر وحدثنا عمرو حدثنا شعبۃ عن ابن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکبر الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین وقول الزور او قال وشھادۃ الزور۔

ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی جان لینا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا ہیں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا۔

۱۷۶۶۔ حدثنا عمرو بن زرارۃ حدثنا ھشیم حدثنا حصین حدثنا ابو ظبیان قال سمعت اسامۃ ابن زید بن حارثۃ رضی اللہ عنھما یحدث قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحرقۃ من جھینۃ قال فصبحنا القوم فھزمناھم۔ قال ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منھم قال فلما غشیناہ قال لا الہ الا اللہ قال فکف عنہ الانصاری فطعنتہ برمحی حتی قتلتہ۔ قال فلما قدمنا بلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال لی یا اسامۃ اقتلتہ، بعد ما قال لا الہ الا اللہ؟ قال قلت یا رسول اللہ انما کان متعوذا قال اقتلتہ بعد ان قال لا الہ الا اللہ؟ قال فما زال یکررھا علی حتی تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذلک الیوم۔

۱۷۶۶۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابوظبیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا (مہم پر) بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جالیا اور انہیں شکست دے دی۔ بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب جہنیہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ "لا الہ الا اللہ" انصاری صحابی نے تو اپنا ہاتھ روک لیا (یہ سنتے ہی) لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے مار لیا اور قتل کر دیا، بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ بیان کیا کہ آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اسامہ! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے صرف بچنے کے لیے اس کا اقرار کیا تھا۔ آں حضورؐ نے پھر فرمایا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ بیان کیا کہ آں حضورؐ اس جملہ کو اتنی مرتبہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا (اور یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا)۔

۱۷۶۷۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث حدثنا یزید عن ابی الخیر عن الصنابحی عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال انی من النقباء الذین بایعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایعناہ علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل النفس التی حرم اللہ ولا ننتھب ولا نعصی بالجنۃ ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاء ذلک الی اللہ۔

۱۷۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالخیر نے ان سے صنابحی اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے منیٰ میں لیلۃ العقبہ کے موقعہ پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم نے اسکی بیعت (عہد) کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہم چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے کسی کی جان نہیں لیں گے زنا نہیں کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے لوٹ مار نہیں کریں گے اور نافرمانی نہیں کریں گے اور یہ کہ اگر ہم نے اس پر عمل کیا

تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کسی گناہ کا ہم نے ارتکاب کر لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے یہاں ہو گا۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

۱۷۶۹۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور یونس نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالبؓ) کی مدد کے لئے تیار تھا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا۔ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضورؐ فرماتے تھے کہ جب مسلمان آپس میں تلوار کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ایک تو قاتل تھا لیکن مقتول کو سزا کیوں ملے گی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی اپنے مقابل کے قتل پر آمادہ تھا۔

باب ۹۹۸۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔ سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے۔

باب ۹۹۹۔ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ.

۹۹۹۔ قاتل سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرلے اور حدود میں اقرار۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ

۱۷۷۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کچل دیا تھا

لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ فُلَانٌ اَوْ فُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَقَرَّ بِهِ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ کس نے کیا ہے، فلاں نے فلاں نے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا) پھر یہودی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ کچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان میں لے کر کچلا گیا۔

باب ۱۰۰۰۔ اِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا:

۱۰۰۰۔ جب پتھر یا ڈنڈے سے کسی کی جان لی۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُوْدِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَاَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَاْسَهَا فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهٗ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ۔

۱۷۷۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی، انہیں شعبہ نے انہیں ہشام بن زید بن انس نے ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی، بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو ابھی اس میں جان باقی تھی آنحضورؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر اٹھایا (انکار کے لئے) پھر آنحضورؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سر اٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضورؐ نے پوچھا، فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے) چنانچہ آں حضورؐ نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی دو پتھروں کے درمیان میں لے کر مار ڈالا۔

باب ۱۰۰۱۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

۱۰۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا دانت اور زخموں میں قصاص ہے سو کوئی اسے معاف کر دے تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ۔ وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ۔

۱۷۷۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن مرہ نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے جان کے بدلہ جان لینے شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے اور دین سے نکل جانے (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والے (کی جان لینا)

باب ۱۰۰۲۔ مَنْ اَقَادَ بِالْحَجَرِ۔

۱۰۰۲۔ جس نے پتھر سے قصاص لیا۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۱۷۷۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ،

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لالچ میں مار ڈالا تھا اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا پھر لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی آں حضورؐ نے پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا آں حضورؐ نے دوبارہ پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا۔ آنحضورؐ نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا، چنانچہ آں حضورؐ نے یہودی کو دو پتھروں سے مروا دیا،

باب ۱۰۰۳۔ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ؛

۱۰۰۳۔ جسکا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے ؛

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا۔ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ. أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ

۱۷۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا ان سے حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کے (ابرہہ کے) لشکر کو روک دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک مختصر سے حصے میں حلال ہوا تھا اور سن لو کہ اس وقت یہ میرے لئے بھی باحرمت ہے اس کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور سوا اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا اسے خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے اس پر ایک یمنی صاحب ابوشاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس حکم کو میرے لئے لکھ دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے ابوشاہ کے لئے لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کا استثناء فرما دیجئے کیونکہ ہم سے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ آں حضورؐ نے اذخر گھاس کا

استثنا کر دیا اور اس روایت کی متابعت عبید اللہ نے شیبان کے واسطہ سے ہاتھیوں کے واقعہ کے ذکر کے سلسلہ میں کی بعض نے ابونعیم کے حوالہ سے "القتل" کا لفظ روایت کیا ہے اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ "یا مقتول کے گھر والوں کو قصاص دیا جائے"۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَکُنْ فِیْهِمُ الدِّیَةُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ اَنْ یَّقْبَلَ الدِّیَةَ فِی الْعَمَدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ یَّطْلُبَ بِمَعْرُوْفٍ وَیُؤَدِّیْ بِاِحْسَانٍ۔

۱۷۷۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا خون بہا کی صورت نہیں تھی پھر اس امت کے لئے حکم نازل ہوا کہ تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا ہے" آخر آیت تک "پس جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ قتل عمد میں خون بہا قبول کرلے۔ بیان کیا کہ "فاتباع بالمعروف" کا مفہوم یہ ہے کہ دستور کے مطابق مطالبہ کرے اور (قاتل دیت کی) بہتر طریقہ پر ادائیگی کرے۔

باب ۱۰۰۴۔ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ۔

۱۰۰۴۔ جس نے کسی کے خون کا ناحق مطالبہ کیا۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهَرِیْقَ دَمَهٗ۔

۱۷۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں (مسلمانوں) میں سب سے زیادہ مبغوض تین طرح کے لوگ ہیں حرم میں زیادتی کرنے والا اسلام میں جاہلیت کے طریقے لانے کا خواہشمند اور کسی شخص کے خون کا ناحق مطالبہ کرنے والا۔ صرف اس کا خون بہانے کی نیت سے۔

باب ۱۰۰۵۔ اَلْعَفْوُ فِی الْخَطَاِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

۱۰۰۵۔ قتل خطا میں مقتول کی موت کے بعد معاف کرنا۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ زَکَرِیَّاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ اِبْلِیْسُ یَوْمَ اُحُدٍ فِی النَّاسِ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاکُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ عَلٰی اُخْرَاهُمْ حَتّٰی قَتَلُوا الْیَمَانَ فَقَالَ حُذَیْفَةُ اَبِیْ اَبِیْ فَقَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَیْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَکُمْ قَالَ وَقَدْ کَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتّٰی لَحِقُوْا بِالطَّائِفِ۔

۱۷۷۷۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مشرکین نے احد کی لڑائی میں شکست کھائی تھی اور مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابو مروان یحییٰ ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابلیس احد کی لڑائی میں لوگوں میں چیخا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کا خیال رکھو چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کی طرف پلٹ پڑے اور یمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے والد ہیں۔ میرے والد! لیکن انہیں قتل ہی کر ڈالا پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے بیان کیا کہ مشرکین میں کی ایک جماعت میدان سے بھاگ کر طائف پہنچ گئی تھی۔

باب ۱۰۰۶۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ

۱۰۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ کسی مومن کی شایان

أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ
إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ
مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ؛

نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے بجز اس کے کہ غلطی سے
ایسا ہو جائے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک
مسلمان غلام کا آزاد کرنا اس پر واجب ہے اور خون بہا بھی
جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا سوا اس کے کہ وہ لوگ
خود ہی اسے معاف کر دیں۔ تو اگر وہ ایسی قوم میں موجود ہو
جو تمہاری دشمن ہے درآنحالیکہ وہ بذات خود مومن ہے تو ایک
مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے
ہو جو تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا
واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے
رکھنا واجب ہے یہ توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے ؛

باب ۱۰۰۷۔ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ ؛

۱۰۰۷۔ جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ ؛

۱۷۷۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا تھا اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے (ہاں) کہا، پھر یہودی بلایا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہمام نے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے

باب ۱۰۰۸۔ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ ؛

۱۰۰۸۔ عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل ؛

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا ؛

۱۷۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا۔ یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا ؛

باب ۱۰۰۹۔ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا

۱۰۰۹۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلہ میں قصاص۔ اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کا قصاص ہر اس بالارادہ عمل میں لیا جائے گا جس نے مرد کی

مِنَ الْجِرَاحِ ـ دِيَةٌ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاِبْرَاهِيْمُ وَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ اَصْحَابِهٖ وَجَرَحَتْ اُخْتُ الرُّبَيِّعِ اِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ الْقِصَاصُ ؛

جان لے لی ہو یا اس سے کمتر صورت زخمی ہونے کی پیدا ہوئی ہو۔ یہی قول عمر رضی اللہ بن عبد العزیز، ابراہیم ابو الزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے اور ربیع کی بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا تو آں حضورؐ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا ؛

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ لَا تَلُدُّوْنِيْ ؟ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ؛

۱۷۸۰۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں (مرض الوفات کے موقعہ پر) آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا ڈالی آں حضورؐ نے فرمایا میرے منہ میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پینے میں ناگواری محسوس کرتے ہیں لیکن جب آفاقہ ہوا فرمایا کہ تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی جائے سوا حضرت عباسؓ کے وہ اس میں شریک نہیں تھے

بَابٌ ۱۰۱۰ ـ مَنْ اَخَذَ حَقَّهٗ اَوِ اقْتَصَّ دُوْنَ السُّلْطَانِ ؛

۱۰۱۰۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا ؛

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَ بِاِسْنَادِهٖ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ خَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ ؛

۱۷۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ نے فرمایا ہم آخری (امت) ہیں لیکن قیامت کے دن) آگے رہنے والے ہیں (اور اسی اسناد کے ساتھ) روایت ہے کہ آں حضورؐ نے فرمایا) اگر کوئی شخص تیرے گھر میں) کسی سوراخ یا جھنگلے وغیرہ سے تم سے اجازت لئے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے ؛

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ اِلَيْهِ مِشْقَصًا. فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ ؟ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؛

۱۷۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک رہے تھے تو آں حضورؐ نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا تھا میں نے پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو انہوں نے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ؛

بَابٌ ۱۰۱۱ ـ اِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ اَوْ قُتِلَ ؛

۱۰۱۱۔ جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے ؛

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۷۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں ابو اسامہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ

قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ ؛

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں مشرکین کو شکست ہو گئی تھی لیکن ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف سے ہوکنا ہو جاؤ چنانچہ آگے کے لوگ پلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے (جو مسلمان ہی تھے) بھڑ گئے اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں! میرے والد! بیان کیا کہ بخدا مسلمان اسے قتل کر کے ہی ہٹے لیکن پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کا صدمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آخر وقت تک رہا ؛

باب ۱۰۱۲۔ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ ؛

۱۰۱۲۔ اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اسکی دیت نہیں ؛

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ

۱۷۸۴۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جماعت کے ایک صاحب نے کہا کہ عامر! ہمیں اپنی حدی سنائیے۔ انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون صاحب اونٹوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بھی اس (دعا میں عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ) شریک کر لیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہو گئے لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال غارت ہوئے انہوں نے خودکشی کر لی (کیونکہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے) جب میں واپس آیا اور دیکھا میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال غارت ہوئے تو میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے اعمال غارت ہوئے؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے غلط کہتا ہے عامر کو دہرا اجر ملے گا وہ (اللہ کے راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہو گا؟

باب ۱۰۱۳۔ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ ؛

۱۰۱۳۔ جب کسی نے کسی کو دانت سے کاٹا اور کاٹنے والے کا دانت ٹوٹ گیا ؛

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ ؛

۱۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفی سے سنا، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچ لیا اس کے نتیجہ میں اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت

سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے تمہیں خون بہا نہیں ملے گا۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۸۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ کو بے معنی قرار دے دیا۔

بَاب ۱۰۱۴۔ اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ۔

۱۰۱۴۔ دانت کے بدلے دانت۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ۔

۱۷۸۷۔ ہم سے انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا تھا اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لائے تو آنحضورؐ نے قصاص کا حکم دیا۔

بَاب ۱۰۱۵۔ دِيَةِ الْاَصَابِعِ۔

۱۰۱۵۔ انگلیوں کا خون بہا۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۱۷۸۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا (خون بہا کے سلسلے میں)۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

۱۷۸۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے عکرمہ رضی اللہ نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسی طرح۔

بَاب ۱۰۱۶۔ اِذَا اَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَجُلٍ هَلْ يُعَاقِبُ اَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ؟

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ سَرَقَ فَقَطَعَهٗ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِاٰخَرَ وَقَالَا اَخْطَاْنَا فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَاُخِذَ بِدِيَةِ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيْهَا

۱۰۱۶۔ اگر کئی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا سب کو سزا دی جائے گی یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی کے واسطہ سے بیان کیا کہ دو افراد نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا (جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا) خون بہا لیا اور فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو تا کہ تم لوگوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا

أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ.

اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سارے اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی ابوبکر ابن زبیرؓ علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے چانٹے کا بدلہ دلوایا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کی سزا کوڑے سے دی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں سے۔ اور شریح نے کوڑے اور خراش کی سزا دی تھی۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

۱۷۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں آپ کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی حالانکہ آں حضورؐ اشارہ کرتے رہے کہ دوا نہ ڈالی جائے لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے (اس کی وجہ سے آں حضورؐ منع کر رہے ہیں) پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ دوا نہ ڈالو! بیان کیا کہ ہم نے عرض کی کہ آپ نے دوا سے ناگواری کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء ہے کیونکہ وہ شریک نہیں تھے۔

بَابُ ۱۰۱۷۔ الْقَسَامَةِ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هَذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۰۱۷۔ قسامہ[1]۔ اور اشعث بن قیس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے دو گواہ لاؤ ورنہ اس کی (مدعیٰ علیہ کی) قسم (پر فیصلہ ہوگا) ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قسامہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کو جنہیں آپ نے بصرہ کا امیر بنایا تھا ایک مقتول کے بارے میں جو تیل بیچنے والوں کے محلہ کے ایک گھر کے پاس گیا تھا کہ اگر مقتول کے اولیاء کے پاس کوئی گواہی ہو تو (فیصلہ کیا جا سکتا ہے) ورنہ (بلا دلیل) لوگوں پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

[1] قسامہ قسم سے ماخوذ ہے اصطلاح میں مقتول کے ان اولیاء کو کہتے ہیں جو مقتول کے سلسلہ میں کسی کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے قسم کھائیں قسامہ کی صورت میں مدعی کی قسم پر اعتماد کرنا ہوتا ہے لیکن جمہور کی رائے یہ ہے کہ مدعی کو گواہی لانی پڑے گی قسم صرف مدعا علیہ کے ذمہ ہے ۱۲

۱۷۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۱۷۹۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن یسار نے۔ وہ کہتے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب سہل بن ابی حثمہ نے انہیں خبر دی کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے اور (اپنے اپنے کاموں کے لئے) مختلف جگہوں میں الگ الگ گئے پھر اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا جنہیں وہ مقتول ملے تھے ان سے ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی کو تم نے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ معلوم ہے۔ پھر یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ہم خیبر گئے اور پھر ہم نے وہاں اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم میں جو بڑا ہے وہ بات کرے آں حضورؐ نے فرمایا کہ قاتل کے خلاف گواہی لاؤ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہی نہیں ہے اور آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر یہ (یہودی) قسم کھائیں گے (اور ان کی قسم پر فیصلہ ہوگا) انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ آں حضورؐ نے اسے پسند نہیں کیا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے چنانچہ آپؐ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ (خود ہی) خون بہا میں دیئے۔

۱۷۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ. فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ لَا قَالَ لَا. قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ. رَجُلٌ قَتَلَ

۱۷۹۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو بشر اسماعیل بن ابراہیم الاسدی نے حدیث بیان کی، ہم سے حجاج بن ابی عثمان نے حدیث بیان کی ان سے آل ابو قلابہ کے ابو رجاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی ہم سے عمر بن عبد العزیز نے ایک دن دربار عام کیا اور سب کو اجازت دی لوگ داخل ہوئے تو آپ نے پوچھا قسامہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کسی نے کہا کہ قسامہ کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لی ہے اس پر آپ نے مجھ سے پوچھا ابو قلابہ تمہاری رائے کیا ہے اور مجھے عوام کے ساتھ لا کھڑا کر دیا میں نے عرض کی امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے سردار اور شریف لوگ رہتے ہیں آپ کی کیا رائے ہوگی اگر ان میں سے پچاس افراد کسی دمشق کے شادی شدہ شخص کے بارے میں زنا کی گواہی دیں۔ جب کہ ان لوگوں نے اس شخص کو دیکھا بھی نہ ہو۔ کیا آپ ان کی اس گواہی پر اس شخص کو رجم کر دیں گے؟ امیر المومنین نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے اگر انہیں (اشراف عرب) میں سے پچاس افراد حمص کے کسی شخص کے متعلق چوری کی گواہی دے دیں اس کو بغیر دیکھے تو کیا آپ؟ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے

بجريرة نفسه فقتل او رجل زنى بعد احصان. او رجل حارب الله ورسوله وارتد عن الاسلام. فقال القوم او ليس قد حدث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قطع في السرق وسمر الاعين ثم نبذهم في الشمس؟ فقلت انا احدثكم حديث انس حدثني انس ان نفرا من عكل ثمانية قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعوه على الاسلام فاستوخموا الارض فسقمت اجسامهم فشكوا ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افلا تخرجون مع راعينا في ابله فتصيبون من البانها وابوالها قالوا بلى فخرجوا فشربوا من البانها وابوالها فصحوا فقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واطردوا النعم. فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل في آثارهم فادركوا فجيء بهم فامر بهم فقطعت ايديهم وارجلهم وسمر اعينهم ثم نبذهم في الشمس حتى ماتوا قلت واي شيء اشد مما صنع هؤلاء؟ ارتدوا عن الاسلام. وقتلوا وسرقوا فقال عنبسة بن سعيد والله ان سمعت كاليوم قط فقلت. اترد علي حديثي يا عنبسة؟ قال ولكن جئت بالحديث على وجهه والله لا يزال هذا الجند بخير ما عاش هذا الشيخ بين اظهرهم قلت وقد كان في هذا سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليه نفر من الانصار فتحدثوا عنده فخرج رجل منهم بين ايديهم فقتل فخرجوا بعده فاذا هم بصاحبهم يتشحط في الدم فرجعوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صاحبنا كان تحدث معنا فخرج بين ايدينا فاذا نحن به يتشحط في الدم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا پس خدا گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کی ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں نے اس پر کہا کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پیر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا تھا؟ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سناتا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آں حضورؐ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آں حضورؐ سے اس کی شکایت کی آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آں حضورؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکالے گئے اس کی اطلاع جب آں حضورؐ کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے آں حضورؐ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے میں نے کہا کہ ان سے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنبسہ بن سعید نے کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی میں نے کہا عنبسہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے واللہ اہل شام کے ساتھ اس وقت تک خیر و بھلائی رہے گی۔ جب تک یہ شیخ (ابو قلابہ) ان میں موجود رہیں گے میں نے کہا کہ اس (قسامہ کے سلسلہ میں آں حضورؐ کی ایک سنت ہے۔ انصار کے کچھ افراد آپ کے پاس آئے اور آں حضورؐ سے بات کی۔ پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خیبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے ساتھی خون میں تڑپ رہے ہیں ان لوگوں نے واپس میں آ کر آں حضورؐ کو

بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ؟ قَالُوا نُرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ. فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هٰذَا؟ قَالُوا لَا قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ. فَقَالُوا مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ. قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قَالُوا فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ،

اس کی اطلاع دی اور کہا یا رسول اللہ ہمارے ساتھی گفتگو کر رہے تھے اور اچانک وہ ہمیں (خیبر میں) خون میں تڑپتے ملے۔ پھر آں حضورؐ نکلے اور پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے صحابہ نے کہا یہ سمجھتے ہیں کہ یہودیوں ہی نے قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم مان جاؤ گے۔ اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھالیں کہ انہوں نے مقتول کو قتل نہیں کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں (کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے) آں حضورؐ نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں صحابہ نے عرض کی ہم قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں چنانچہ آں حضورؐ نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابو قلابہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے میں سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ شخص بطحاء میں یمن کے ایک شخص کے گھر رات کو آیا اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے یمنی کو (جس نے قتل کیا تھا) پکڑ کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حج کے زمانہ میں۔ اور کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ یمنی نے کہا کہ انہوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا بیان کیا کہ پھر ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسم کھائی۔ پھر انہیں کے قبیلہ کا ایک شخص شام سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھائے لیکن اس نے اپنی قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا پیچھا قسم سے چھڑا لیا ہذیلیوں نے اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کر لیا۔ پھر وہ مقتول کے بھائی کے پاس گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ملایا انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام نخلہ پر پہنچے تو بارش نے انہیں آلیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر پڑا جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے بچ گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ عبد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک شخص سے قصاص لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

باب ۱۰۱۸۔ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَؤُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ ؛

۱۰۱۸۔ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر خون بہا نہیں ہو گا ؛

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ ؛

۱۷۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو آں حضور تیر کا پھل لے کر اٹھے اور اس طرح چھپ کے آئے جیسے آپ اسے چبھو دینگے

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ ؛

۱۷۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے اور ان کو سہل ابن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگے اس وقت آنحضور کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا، پھر آپ نے فرمایا کہ (گھر کے اندر آنے کی) اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے ؛

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ ؛

۱۷۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے تو تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ؛

باب ۱۰۱۹۔ الْعَاقِلَةِ ؛

۱۰۱۹۔ عاقلہ ؛

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ ؟ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ . وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ . قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ

۱۷۹۶۔ ہم سے صدقہ بن الفضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے سے کونپل پھاڑ کر نکالا ہے اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں ہے سوا اس کے سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ

لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؛

کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا خون بہا سے متعلق احکام، قیدی کو چھڑانے کا حکم اور یہ کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب ۱۰۲۰۔ جَنِينِ الْمَرْأَةِ ؛

۱۰۲۰۔ عورت کا جنین ؛

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

۱۷۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو (پتھر) سے مارا جس سے جس کے ایک کے پیٹ کا بچہ (جنین) گر گیا پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا؛

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ ؛

۱۷۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ان سے عورت کے حمل گرا دینے (کے خونبہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کنیز کا اس سلسلہ میں فیصلہ کیا تھا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آں حضورؐ نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے ؛

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا ؛

۱۷۹۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حمل گرنے کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور سے سنا ہے۔ آپ نے اس میں غلام یا ایک کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا ؛

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ

۱۸۰۰۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ امیر المومنین نے ان سے عورت کے حمل گرا دینے کے (خون بہا کے سلسلے میں) مشورہ کیا تھا۔ اسی طرح ؛

باب ۱۰۲۱۔ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى

۱۰۲۱۔ عورت کا جنین اور یہ کہ مقتول عورت کا خون بہا

الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ :

قاتل عورت کے والد اور والد کے عصبہ کے ذمہ ہے لڑکے کے ذمہ نہیں :

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا :

۱۸۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر ایک غلام یا کنیز کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضورؐ نے خون بہا دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور خون بہا اس کے عصبہ کو ادا کرنا ہوگا :

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ قَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا :

۱۸۰۲۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری عورت پر پتھر دے مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) سمیت مرگئی۔ پھر (مقتولہ کے رشتہ دار) مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لے گئے آں حضورؐ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام یا کنیز دینی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) کے ذمہ واجب قرار دیا :

بَابُ ۱۰۲۲۔ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا :

۱۰۲۲۔ جس نے کسی غلام یا بچہ سے کام لیا؟ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مدرسہ کے معلم کو لکھ بھیجا کہ میرے پاس کچھ بچے بھیج دو۔ اور کسی آزاد مرد کو نہ بھیجا :

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا :

۱۸۰۳۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی انہیں عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آں حضورؐ کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ انس سمجھ دار لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کرے گا بیان کیا کہ پھر میں نے آں حضورؐ کی خدمت سفر میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ آں حضورؐ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں نہ کیا

بَابُ ۱۰۲۳۔ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ :

۱۰۲۳۔ کان میں دب کر اور کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون بہا نہیں ہے :

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔

۱۸۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا کوئی خون بہا نہیں، کنویں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبنے کا کوئی خون بہا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے ۔

باب ۱۰۲۴۔ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ كَانُوْا لَا يُضَمِّنُوْنَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضَمِّنُوْنَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا تَضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يُضَمَّنْ ۔

۱۰۲۴۔ چوپایوں کی جارحیت معاف ہے اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی لگام موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور حماد نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو جانور کو اکسائے (اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مار دے) تو اکسانے والے پر تاوان ہوگا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہوگا جب کہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا۔ حکم نے فرمایا کہ اگر کوئی مزدور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار ہو اور پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا تاوان دے گا اور اگر اس کے پیچھے پیچھے جانور خود ہی آ رہا ہے تو وہ (جانور کے کسی نقصان کا) ضامن نہیں ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ۔

۱۸۰۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا خون بہا نہیں ہے۔ کان کا خون بہا نہیں ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے ۔

باب ۱۰۲۵۔ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ ۔

۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جس نے اسلامی حکومت کے کسی غیر مسلم شہری کو بلا جرم قتل کیا ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا ۔

۱۸۰۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری کی جان لی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے ۔

باب ۱۰۲۶۔ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ ۔

۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا ۔

١٨٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۱۸۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی انہوں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوجحیفہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور کیا آپ کے پاس (احکام شرعی سے متعلق) کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے[1]؟ اور ابن عیینہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ "جو لوگوں کے پاس نہیں ہے" علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا[2] اور اس میں سے کونپل نکالی) اور جان پیدا کی ہمارے پاس صرف وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ سوا سمجھ کے جو کسی شخص کو اپنی کتاب میں حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اس کے صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا۔ صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ تاوان، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان (دارالحرب) کے کافر کے بدلہ میں نہیں قتل کیا جائے گا۔

بَابٌ ١٠٢٧۔ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۷۔ جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو چانٹا مارا، اس کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ سے کی۔

١٨٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۸۰۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیاء کو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

١٨٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي۔ قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ۔ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ۔ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَتْنِي

۱۸۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کے چہرہ پر چانٹا مارا گیا تھا اور کہا یا محمد! آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے چہرہ پر چانٹا مارا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں چانٹا مارا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی۔ کہا کہ میں نے اس پر پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ کہا کہ

غَضْبَۃٌ فَلَطَمْتُہٗ. قَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَۃٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَآ اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَۃِ الطُّوْرِ ؛

ہاں۔ پھر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے چانٹا مار دیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ لیکن دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہونگے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آگئے تھے یا کوہ طور کی بے ہوشی کا انہیں بدلہ دیا گیا تھا (اور وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ اِسْتِتَابَۃِ الْمُرْتَدِّیْنَ وَالْمُعَانِدِیْنَ وَقِتَالِھِمْ وَاِثْمِ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مرتدوں اور باغیوں سے توبہ کرانا اور ان سے جنگ کرنا اور اس شخص کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا ؛

باب ۱۰۲۸۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ. لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ؛

۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے۔ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور یقیناً تم نامرادوں میں سے ہو جاؤ گے ؛

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَلْبِسْ اِیْمَانَہٗ بِظُلْمٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِذَاکَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰی قَوْلِ لُقْمَانَ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ؛

۱۸۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اس میں بہت دشواری محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں کون ہوگا جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (زیادتی) کو نہیں ملایا ہوگا! اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کیا تم لوگوں نے (قرآن مجید ہی میں) لقمان علیہ السلام کا قول یہ نہیں پڑھا ہے کہ "بلاشبہ شرک عظیم ظلم ہے"

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدٌ الْجُرَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ ثَلَاثًا اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ ؛

۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی ان سے جریری نے حدیث بیان کی اور مجھ سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید جریری نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد (ابو بکرہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا یا (یہ فرمایا کہ) جھوٹ بولنا، آں حضورؐ اسے بار بار فرماتے رہے۔ یہانتک کہ ہم نے سوچا کاش آں حضورؐ،

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنِی. مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ، الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ،

۱۸۱۲۔ مجھ سے محمد بن الحسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ نے خبر دی انہیں شیبان نے خبر دی انہیں فراس نے انہیں شعبی نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ پوچھا پھر کیا، فرمایا کہ پھر والدین کی نافرمانی کرنا پوچھا پھر کیا؟ فرمایا۔ یمین غموس۔ میں نے پوچھا کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا وہ قسم جو کسی مسلمان کے مال کو ختم کر دے حالانکہ قسم کھانے والا جھوٹا ہے؛

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ،

۱۸۱۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور اور اعمش نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہو گی جو ہم زمانۂ جاہلیت میں کرتے تھے؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہو گی لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہو گا اس کی اول و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہو گی؛

بَابُ ۱۰۲۹۔ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ ۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ وَاسْتِتَابَتُهُمْ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ

۱۰۲۹۔ مرتد مرد و عورت کا حکم۔ ابن عمر، زہری اور ابراہیم نے فرمایا کہ مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور اس کے بعد کہ انہوں نے گواہی دی تھی کہ بلاشبہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آچکی ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسان کی سب کی لعنت ہوتی ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنے کو درست کر لیں سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان لانے کے کفر اختیار کیا اور کفر میں پڑے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی" یہی لوگ تو گمراہ ہیں" اور فرمایا اے ایمان والو! اگر تم

إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ۝ وَقَالَ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ وَقَالَ: مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لَا جَرَمَ. يَقُولُ حَقًّا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ. وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ؛

ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لوگے جنہیں کتاب دی جاچکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کافر بنا چھوڑیں گے" اور فرمایا "بے شک جو ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں ترقی کرتے گئے اللہ ہرگز ان کی نہ مغفرت کرے گا۔ اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا اور فرمایا" جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو وجود میں لے آئے جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے ایمان والوں پر وہ مہربان ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ میں سخت ہوں گے"۔ لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی اور اللہ کفر اختیار کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور جن کی بینائی پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی لوگ تو اپنے انجام سے بالکل غافل ہیں لازمی بات ہے اور اللہ تعالیٰ نے بالکل صحیح فرمایا کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل ہی نقصان اٹھانے والوں میں رہیں گے" ارشاد "تو آپ کا پروردگار بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے" اور یہ لوگ تم سے جنگ جاری ہی رکھیں گے تاآنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہارے دین سے پھیر ہی کر رہیں۔ اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا کہ اس حال میں کہ وہ کافر ہے مرجائے تو یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے"؛

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ؛

۱۸۱۴۔ ہم سے ابو النعمان محمد ابن الفضل نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندیقوں کو لایا گیا تو آپ نے انہیں جلوا دیا۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا البتہ انہیں قتل کراتا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو ؛

۱۸۱۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ وِسَادَةً قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي ؛

۱۸۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے ان سے حمید بن ہلال نے ان سے ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو اور افراد تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں طرف۔ آنحضورؐ اس وقت مسواک کر رہے تھے میرے دونوں ساتھیوں نے (جزیہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے عامل بننے کی) درخواست کی آں حضور نے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ (یا آپ کا نام لیکر فرمایا کہ) اے عبداللہ بن قیس! بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے ان کے دل کی بات معلوم نہیں تھی اور نہ میں سمجھتا تھا کہ یہ عامل بنائے جانے کے لئے کہیں گے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آں حضورؐ کی مسواک ہونٹوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا ہم اپنے کام کے لئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا متمنی ہوگا۔ ہاں اے ابوموسیٰ تم یمن جاؤ یا (آپ نے نام لیکر کہا) اے عبداللہ بن قیس! پھر آنحضورؐ نے آپ کے بعد (یمن) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جب وہ آپ کے پاس آئے تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا کہ تشریف رکھیئے۔ اس وقت ایک شخص ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بندھا ہوا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور پھر یہودیت کی طرف پھر گیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھئے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو ...... نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح (اجر و ثواب) کی امید رکھتا ہوں جس طرح نماز پڑھ کر رکھتا ہوں ؛

باب ۱۰۳۰۔ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ ؛

۱۰۳۰۔ اس شخص کا قتل جو فرائض کو ماننے سے انکار کرے اور جن کی نسبت ارتداد کی طرف ہو ؛

۱۸۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو

۱۸۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور جن عربوں نے کفر

اَبُوْبَکْرٍ وَّکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ ؎

اختیار کر لیا تھا انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب تک وہ اس کا اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں بس جو کوئی اس کا اقرار کرے گا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کا مال اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہے سوا اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے واللہ مجھے اگر وہ ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی رکیں گے جو وہ آں حضورؐ کے زمانہ میں دیتے تھے تو میں اس رکاوٹ پر ان سے جنگ کروں گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بات وہی تھی جو میں نے بعد میں سمجھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرما دیا تھا اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے ؎

بَابٌ ۱۰۳۱ اِذَا عَرَّضَ الذِّمِّیُّ وَغَیْرُہٗ بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُصَرِّحْ نَحْوَ قَوْلِہِ السَّامُ عَلَیْکَ

۱۰۳۱۔ جب اسلامی حدود کے کسی غیر مسلم شہری (ذمی) وغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبہم طریقہ پر برا بھلا کہا اور صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے) ؎

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُوالْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ زَیْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ مَرَّ یَھُوْدِیٌّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا یَقُوْلُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَیْکَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَقْتُلُہٗ؟ قَالَ لَا اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ ؎

۱۸۱۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں ہشام بن زید بن انس بن مالک نے۔ کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور کہا کہ "السام علیک" آنحضورؐ نے اس کا جواب دیا "وعلیک" (اور تم پر بھی) پھر آنحضورؐ نے فرمایا۔ تم نے دیکھا اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا تھا کہ السام علیک صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر بھی) کہا کرو ؎

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَھْطٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ

۱۸۱۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی پھر انہوں نے کہا کہ "السام علیک" اس پر میں نے کہا کہ "بل السام وعلیکم واللعنۃ" (بلکہ تمہیں موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) آں حضورؐ نے فرمایا

الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ:

عائشہ! اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اور تمام معاملات میں مہربانی و نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی آں حضور نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تم پر بھی)

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَى اَحَدِكُمْ اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ سَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ:

۱۸۱۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان اور مالک بن انس نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودی تم میں سے کسی ایک کو سلام کریں تو وہ چونکہ "السام علیکم" کہتے ہیں اس لئے تم بھی صرف "علیک" کہا کرو:

بَاب ۱۰۳۳۔

۱۰۳۳۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ:

۱۸۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا تھا اور لہولہان کر دیا تھا تو وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے میرے رب میری قوم کی مغفرت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں:

بَاب ۱۰۳۴۔ قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ اِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ،

۱۰۳۴۔ دلائل سے وضاحت کے بعد خوارج اور ملحدین کو قتل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے وہ چیز واضح کر دے جس سے انہیں بچنا ہے" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ان چند آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔ لیا اور انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے:

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ

۱۸۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے خیثمہ نے حدیث بیان کی ان سے سوید بن غفلہ نے حدیث بیان کی کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کوئی حدیث بیان کروں۔ تو واللہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر

عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

بَابُ ۱۰۳۴۔ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَأَنْ لَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہے کہ میں کسی جھوٹ بات کی نسبت آں حضورؐ کی طرف کروں۔ اور جب میں تم سے آپس کے معاملات میں گفتگو کرتا ہوں تو یہ ذہن میں رکھو کہ لڑائی چالبازی کا نام ہے اور میں نے آں حضورؐ سے سنا آپ نے فرمایا کہ عنقریب آخر زمانہ میں کچھ لوگ سامنے آئیں گے، نوعمر، کم عقل اور بات وہ کہیں گے جو دنیا کی سب سے اچھی ہوگی لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترا ہوگا دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پس جہاں بھی تم انہیں پاؤ قتل کر دو، کیونکہ جو انہیں قتل کرے گا قیامت کے دن اسے اس کا ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا کہ مجھے محمد بن ابراہیم نے خبر دی انہیں ابوسلمہ اور عطاء بن یسار نے۔ یہ دونوں حضرات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حروریہ (کے خوارج) کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا کہ حروریہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ اس امت میں اور آپ نے "منہا" نہیں فرمایا کہ جس سے ان کے مسلمان ہونے کی طرف ذہن جاتا ہے، ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی نماز کے مقابلہ میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل کو، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے اور اسے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں خون بھی کچھ لگا۔

۱۸۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور آپ نے حروریہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

۱۰۳۴۔ جس نے خوارج کے ساتھ جنگ سے تالیف قلب کے لئے گریز کیا اس خیال سے کہ کہیں لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں۔

۱۸۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اَحَدُكُمْ فِيْ قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِيْ نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْ رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِيْ نَضِيِّهِ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ؟ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ اَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ. قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ جِيْءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ.

حدیث بیان کی انہیں سلمہ نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے۔ آں حضورؐ نے فرمایا! افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے حقیر سمجھوگے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے تیر کے پر کو دیکھا جائے گا (کہ نشانہ پر لگنے کا اس پر کوئی نشان ہے یا نہیں!) لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا یہ اس کے پٹھے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان، پھر اس کے دستے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا (کیونکہ وہ (جانور کہ جس پر تیر چلایا گیا تھا) لید اور خون سے (بے داغ) نکل گیا تھا اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین و ایمان کا کوئی نشان و علامت اس میں نظر نہیں آئے گی) ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا کہا کہ جس کا سینہ عورت کے سینہ کی طرح ہوگا یا کہا کہ گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا یہ لوگ مسلمانوں کے اختلاف کے زمانہ میں سامنے آئیں گے! ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا تو اس میں وہی تمام اوصاف تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرماتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں سے وہ ہیں جو آپ کے صدقات تقسیم کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہیں۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَاَهْوٰى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ:

۱۸۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی ان سے یسیر بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ ادھر سے ایک جماعت نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا

باب ۱۰۳۵ ۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ

۱۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

۱۰۳۵ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ کریں گی جن کا دعویٰ ایک ہوگا ۔

۱۸۲۶ ۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ کریں گے جن کا دعویٰ ایک ہوگا ۔

باب ۱۰۳۶ ۔ مَا جَاءَ فِي الْمُتَاَوِّلِيْنَ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَاِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ اَوْ بِرِدَائِيْ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ

۱۰۳۶ ۔ تاویل کرنے والوں سے متعلق روایات ۔ ابوعبداللہ نے بیان کیا ان سے لیث نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انہیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن القاری نے خبر دی انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا ۔ جب غور سے سنا تو وہ بہت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح آں حضور نے مجھے نہیں پڑھایا تھا قریب تھا کہ نماز ہی میں میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو ان کی چادر سے میں نے ان کی گردن میں پھندا ڈال دیا ان سے پوچھا کہ اس طرح تمہیں کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے میں نے ان سے ...... کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو واللہ یہ سورۃ مجھے بھی آں حضور نے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں ابھی پڑھتے سنی ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضور کے پاس لایا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے اسے سورہ الفرقان پڑھائی ہے آنحضور نے فرمایا کہ عمر! انہیں چھوڑ دو، ہشام سورہ پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھ کر سنایا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر آں حضور نے فرمایا ۔ عمر! اب تم پڑھو ۔ میں نے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ، فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ؛

پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح آسانی ہو پڑھو؛

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح. حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛

۱۸۲۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی۔ ح. ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب یہ آیت نازل ہوئی "وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا" تو صحابہ کو یہ حکم بہت دشوار نظر آیا اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کون ہوگا جو ظلم نہ کرتا ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا اس کا مفہوم وہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو۔ بلکہ اس کا مفہوم لقمان علیہ السلام کے اس قول کی روشنی میں دیکھنا چاہئے جو انہوں نے اپنے لڑکے سے کہا تھا کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ لَا يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ؛

۱۸۲۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں محمود بن الربیع نے خبر دی کہا کہ میں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ چاشت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے پھر ایک صاحب نے پوچھا کہ مالک بن الدخشن کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب نے جواب دیا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کیا تم ایسا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ کیوں نہیں آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمہ کا اقرار کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے،

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ فُلَانٍ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِحِبَّانَ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى

۱۸۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے ان سے فلاں نے کہ ابو عبد الرحمٰن اور حبان بن عطیہ کا باہم اختلاف ہوا ابو عبد الرحمٰن نے حبان سے کہا انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی خون بہانے میں کس قدر جری ہو گئے

اللہ ماء یعنی علیاً، قال ما ھو لا ابا لک؟ قال شیء
سمعتہ یقولہ، قال ما ھو؟ قال بعثنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والزبیر وابا مرثد وکلنا فارس
قال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ حاج قال ابو سلمۃ
ھکذا قال ابو عوانۃ حاج فان فیھا امراۃ معھا
صحیفۃ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی المشرکین
فاتونی بھا فانطلقنا علی افراسنا حتی ادرکناھا حیث
قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسیر علی بعیر لھا
وکان کتب الی اھل مکۃ بمسیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الیھم فقلنا این الکتاب الذی معک؟
قالت ما معی کتاب، فانخنا بھا بعیرھا فابتغینا
فی رحلھا فما وجدنا شیئاً. فقال صاحبی ما نری
معھا کتاباً، قال فقلت لقد علمنا ما کذب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حلف علی والذی یحلف
بہ لتخرجن الکتاب او لاجردنک، فاھوت الی حجزتھا
وھی محتجزۃ بکساء فاخرجت الصحیفۃ فاتوا بھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر یا رسول اللہ
قد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین دعنی فاضرب
عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب
ما حملک علی ما صنعت؟ قال یا رسول اللہ ما لی ان
لا اکون مؤمناً باللہ ورسولہ ولکنی اردت ان یکون
لی عند القوم ید یدفع بھا عن اھلی ومالی ولیس
من اصحابک احد الا لہ ھنالک من قومہ من
یدفع اللہ بہ عن اھلہ ومالہ قال صدق لا تقولوا
لہ الا خیراً، قال فعاد عمر فقال یا رسول اللہ قد خان
اللہ ورسولہ والمؤمنین دعنی فلاضرب عنقہ.
قال اولیس من اھل بدر وما یدریک لعل اللہ
اطلع علیھم فقال اعملوا ما شئتم فقد اوجبت
لکم الجنۃ فاغرورقت عیناہ فقال اللہ ورسولہ اعلم۔

میں آپ کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ اس پر حبان نے کہا کہ انہوں
نے کیا کہا ہے؟ تمہارے باپ نہ ہوں۔ ابو عبدالرحمن نے کہا کہ ایک چیز نے
انہیں جری کر دیا ہے میں نے انہیں اسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ حبان نے
پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ ابو عبدالرحمن نے کہا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ)
مجھے زبیر اور ابو مرثد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور
ہم سب گھوڑ سوار تھے آں حضور نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضہ حاج
پر پہنچو ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے "حاج" ہی بیان کیا تھا تو وہاں
تمہیں ایک عورت ملے گی اور اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک
خط ہوگا جو مشرکین (مکہ) کو لکھا گیا ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، چنانچہ
ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے اسے وہیں پکڑا جہاں آں حضور نے فرمایا
تھا، وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ
عنہ نے اہل مکہ کو آں حضور کی روانگی کی اطلاع دی تھی ہم نے اس عورت سے
کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط
نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوہ کی تلاشی لی لیکن
اس میں کوئی چیز نہیں ملی میرے ساتھی نے کہا کہ اس کے پاس کوئی خط معلوم
نہیں ہوتا۔ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آں حضور نے غلط بات
نہیں کی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم
کھائی جاتی ہے خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کروں گا اب وہ عورت اپنی
کمر کی طرف جھکی اس نے ایک چادر کمر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا اس کے
بعد یہ حضرات خط آں حضور کے پاس لائے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول
اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے،
مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں، لیکن آں حضور نے فرمایا۔ حاطب!
تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے
کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، بات صرف اتنی ہے کہ میں نے
چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا احسان ہو جائے اور اس کے بدلے میں وہ میرے
اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت کریں۔ آپ کے جتنے مہاجر صحابہ ہیں ان
میں ایسا کوئی نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں جو ان کے
اہل وعیال اور مال کی حفاظت نہ کرتے ہوں (جبکہ میرا وہاں کوئی ایسا شخص
نہیں تھا) آں حضور نے کہا کہ سچ کہا بھلائی کے سوا ان کے متعلق اور کچھ کہو

بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں آں حضور نے فرمایا کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں ہے؟ نہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے جنت تمہارے لئے لکھ دی ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے ابو عبداللہ نے کہا کہ "خاخ" زیادہ صحیح ہے۔ لیکن ابو عوانہ نے اسی طرح "حاج" بیان کیا ہے اور "حاج" تصحیف ہے یہ اس جگہ کا نام ہے۔ اور ہشیم نے "خاخ" بیان کیا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

کتاب الاکراہ

باب ۱۰۳۷ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ وَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً، وَهِيَ تَقِيَّةٌ ۞ وَقَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ الَّذِيْنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ. وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا فَعَذَرَ اللّٰهُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَمْتَنِعُوْنَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوْصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ:

۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بجز اس صورت کے کہ اس پر زبردستی کی جائے درانحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا"۔ "إِلَّا أَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً" میں تقاۃ عین تقیہ ہے۔ اور فرمایا بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے۔ (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے" ارشاد "اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کر دے" تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بے بسوں کا عذر قبول کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا جس کے ساتھ زبردستی کی جائے وہ بھی بے بس ہی ہوتا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں حسن نے فرمایا کہ تقیہ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو (کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے) اور پھر اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، یہی قول ابن زبیر، شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں:

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ

۱۸۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن یزید نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے بن اسامہ نے انہیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تھے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن الولید (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے اے

بن هشام والوليد بن الوليد، اللهم انج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطاتك على مضر وابعث عليهم سنين كسني يوسف ؛

اللہ بے بس مسلمانوں کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ روند دے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آئی تھی ؛

باب ۱۰۳۸۔ من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر ؛

۱۰۳۸۔ جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت کو ترجیح دی ؛

۱۸۳۱۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب الطائفي حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر كما يكره ان يقذف في النار ؛

۱۸۳۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصوصیتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ایمان کی شیرینی محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اسے سب سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت اللہ ہی کے لئے کرے۔ یہ کہ اسے کفر کی طرف لوٹ کر جانا اتنا ناگوار محسوس ہوتا ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا ؛

۱۸۳۲۔ حدثنا سعيد بن سليمان حدثنا عباد عن اسمعيل سمعت قيسا سمعت سعيد بن زيد يقول لقد رايتني وان عمر موثقي على الاسلام ولو انقض احد مما فعلتم بعثمان كان محقوقا ان ينقض ؛

۱۸۳۲۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عباد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے انہوں نے قیس سے سنا انہوں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے (مکہ معظمہ میں) عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے باندھ دیا تھا اور اب جو کچھ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (انہیں شہید کرکے) کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ پاش پاش ہو جائے تو ایسا ہی ہو جانا چاہیئے ؛

۱۸۳۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن اسمعيل حدثنا قيس عن خباب بن الارت قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة له في ظل الكعبة فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو لنا فقال قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له في الارض فيجعل فيها فيجاء بالمنشار فيوضع على راسه فيجعل نصفين ويمشط بامشاط الحديد مادون لحمه وعظمه فما يصده ذلك عن دينه والله ليتمن هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى

۱۸۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حال زار بیان کیا، آں حضور اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں آں حضور ہمارے لئے اللہ سے مدد مانگتے اللہ سے دعا کرتے؟ آں حضور نے فرمایا۔ تم سے پہلے (انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں کا) یہ حال تھا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا تھا اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا۔ پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے تھے لیکن یہ آزمائش بھی انہیں اپنے دین

حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛

سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اللہ گواہ ہے اس اسلام کا کام مکمل ہوگا اور ایک سوار صنعاء سے حضر الموت تک (تنہا) جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر سوا بھیڑیئے کے خوف کے (اور کسی لوٹ وغیرہ کا خوف نہیں ہوگا) لیکن تم لوگ جلد بازی کرتے ہو۔

باب ۱۰۳۹۔ فِيْ بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ ؛

۱۰۳۹۔ جس کے ساتھ زبردستی کیجائے یا اسی طرح کسی شخص کا بیچنا حق وغیرہ کو ؛

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ؛

۱۸۳۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو، ہم آنحضورؐ کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب ہم بیت المدراس کے پاس پہنچے تو آنحضورؐ نے انہیں آواز دی یا معشر الیہود! اسلام لاؤ تم محفوظ ہو جاؤ گے (دنیا و آخرت میں) یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم آپ نے پہنچا دیا، آنحضورؐ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا اور پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلاوطن کرتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہئے کہ اسے بیچ دے ورنہ جان لو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ؛

باب ۱۰۴۰۔ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ ؛

۱۰۴۰۔ جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اس کا نکاح جائز نہیں: اور تم اپنی لونڈیوں کو فحش پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں تاکہ تم اس کے ذریعہ دنیا کی زندگی کا سامان جمع کرو اور جو کوئی ان پر جبر کرے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے جبر و اکراہ کے بعد بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے ؛

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا ؛

۱۸۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے یزید بن حارثہ انصاری کے دو صاحبزادوں عبدالرحمٰن اور مجمع نے اور ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ نے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی ان کی ایک شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی (اور اب بیوہ تھیں) اس نکاح کو انہوں نے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (ناپسندیدگی ظاہر کر دی) تو آں حضورؐ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا ؛

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

۱۸۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے

سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ قَالَ سُكَاتُهَا إِذْنُهَا ؛

ان سے ابن ابی ملیکہ نے ان سے ابو عمرو نے جن کا نام ذکوان ہے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کی لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے گی تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سادھ لے گی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے ؛

باب ۱۰۴۱۔ إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ ؛

۱۰۴۱۔ اگر کسی کو مجبور کیا گیا اور آخر اس نے غلام ہبہ کیا یا بیچا تو جائز نہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر خریدنے والے نے اس میں کوئی نذر مان لی تو ان کے خیال کے مطابق یہ نذر صحیح ہو گی اسی طرح اگر اس نے غلام کو مدبر بنایا (تو یہ بھی جائز ہوگا) ؛

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ ؛

۱۸۳۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری صحابی نے کسی غلام کو مدبر بنایا اور ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو دریافت فرمایا اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن النحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا بیان کیا کہ پھر میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا ؛

باب ۱۰۴۲۔ مِنَ الْإِكْرَاهِ كَرْهٌ وَكُرْهٌ وَاحِدٌ ؛

۱۰۴۲۔ اکراہ سے ماخوذ "کَرہ" اور "کُرہ" ہم معنی ہیں ؛

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ، قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِذَلِكَ ؛

۱۸۳۸۔ ہم سے حسین بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے الشیبانی سلیمان بن فیروز نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الشیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابو الحسن السوائی نے حدیث بیان کی اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کی آیت "یا ایہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا" الآیۃ بیان کیا کہ جب کوئی شخص (زمانہ جاہلیت میں) مر جاتا تو اس کے قریبی رشتہ دار (اولیاء) اس کی بیوی کے زیادہ مستحق ہوتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا اور اگر چاہتا تو شادی نہ کرتا اس طرح مرنے والے کی بیوی کے وہی سب سے زیادہ حقدار ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ؛

باب ۱۰۴۳۔ اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الْحُرُّ يُقِيمُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ قَالَ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۰۴۳۔ جب عورت زبردستی زنا کی گئی ہو تو اس پر حد نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور جو کوئی ان کے ساتھ زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس زبردستی کے بعد معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں صفیہ بنت ابی عبید نے خبر دی کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے حصہ خمس کی ایک باندی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت زائل کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر حد جاری کرائی اور اسے شہر بدر بھی کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی۔ کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی زہری نے ایسی کنواری باندی کے متعلق فرمایا جس کے ساتھ کسی آزاد نے ہم بستری کر لی ہو کہ حاکم کنواری باندی میں اس کی وجہ سے کمی کے مطابق قیمت وصول کرے گا اور آزاد مرد کو کوڑے لگائے گا۔ لیکن ائمہ کے فیصلہ کے مطابق ثیبہ باندی کی صورت میں تاوان نہیں ہے البتہ مرد پر حد جاری کی جائے گی۔

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ۔

۱۸۳۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا اس ظالم نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہ رضی اللہ عنہا کو اس کے پاس بھیجیں۔ آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو آپ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو مسلط نہ کر چنانچہ وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

باب ۱۰۴۴۔ يَمِينُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ أَنَّهُ أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الظَّالِمَ وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْذُلُهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ۔ وَإِنْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ

۱۰۴۴۔ کسی شخص کا اپنے بھائی کے متعلق ایسے وقت میں قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جب اس کے قتل یا اسی طرح کا کوئی اور خوف ہو۔ اسی طرح پر وہ شخص جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اور اسے خوف ہو اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے بھائی سے مظالم کو ہٹائے گا اور اس کی مدافعت کرے گا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا پس اگر کوئی مظلوم کی حمایت میں لڑتا ہے تو اس پر خون بہا اور قصاص واجب نہیں ہوگا اور اگر کسی سے کہا جاتا ہے

هِبَةً ـ وَتَحِلُّ عُقْدَةً اَوْ نَنقتُلَنَّ اَبَاكَ اَوْ اَخَاكَ بِالْاِسْلَامِ وَسِعَهُ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيْلَ لَهٗ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ اَوْ لَتَاْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ اَوْ لَنَقْتُلَنَّ اِبْنَكَ اَوْ اَبَاكَ اَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يَسَعْهُ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ، ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ اِنْ قِيْلَ لَهٗ لَنَقْتُلَنَّ اَبَاكَ اَوِ ابْنَكَ اَوْ لَتَبِيْعَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ اَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ اَوْ تَهَبُ يَلْزَمُهٗ فِي الْقِيَاسِ وَلٰكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُوْلُ الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذٰلِكَ بَاطِلٌ. فَرَّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَغَيْرِهٖ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاِمْرَاَتِهٖ هٰذِهٖ اُخْتِيْ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ. وَقَالَ النَّخَعِيُّ اِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ. وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ؛

کہ تمہیں شراب پینی پڑے گا یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام بیچنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کسی معاہدہ کو ختم کرنا ہوگا یا ہم تیرے باپ یا بھائی کو جو مسلمان ہیں قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو اس معاملہ میں اجازت ہے۔ بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس سے کہا گیا کہ تمہیں شراب پینا پڑے گا یا مردار کھانا ہوگا، یا ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی قریبی رشتہ دار کو قتل کر دیں گے تو اسے اس معاملہ میں وسعت نہیں ہے کیونکہ وہ مضطر نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی ہی بات کی مخالفت کر دی اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے ورنہ تم اس غلام کو فروخت کر دو یا قرض کا اقرار کر لو یا ہدیہ دو تو قیاس کے مطابق یہ اقرار اس پر لازم ہے لیکن ہمارا طریقہ بہتر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور اس طرح کے تمام عقد باطل ہیں ان لوگوں نے ذی رحم محرم اور دوسرے رشتہ داروں میں فرق بلا کتاب وسنت کی بنیاد کے کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور اس سے مراد اللہ کے راستہ میں (بہن ہونا) تھا اور نخعی نے فرمایا کہ اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کے نیت پر مدار ہوگا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ؛

۱۸۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا ہوگا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صاحب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں

إذا كان مظلوما أفرأيت إذا كان ظالما كيف أنصره؟ قال تحجزه أو تمنعه من الظلم فإن ذلك نصره۔

اس کی مدد کروں گا لیکن آپ کا کیا خیال ہے جب وہ ظالم ہو گا پھر میں اس کی مدد کیسے کروں گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے روکو کیونکہ یہی اس کی مدد ہے؛

كتاب الحيل ؛

کتاب الحیل ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۰۷۵۔ في ترك الحيل وأن لكل امرئ ما نوى في الإيمان وغيرها،

۱۰۷۵۔ حیلے چھوڑنے کے متعلق احادیث۔ اور یہ کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی نیت کرے گا ایمان میں یا اس کے سوا اور چیزوں میں؛

۱۸۴۲۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم عن علقمة بن وقاص قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يخطب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يا أيها الناس إنما الأعمال بالنية وإنما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله ومن هاجر إلى دنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه؛

۱۸۴۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن سعید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہو گی تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی ہجرت (کا ثواب) ملیگا اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہو گی کہ جسے وہ حاصل کرے یا عورت ہو گی جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہو گی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو گی؛

باب ۱۰۷۶۔ في الصلاة ؛

۱۰۷۶۔ نماز کے بارے میں؛

۱۸۴۳۔ حدثني إسحاق حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقبل الله صلاة أحدكم إذا أحدث حتى يتوضأ؛

۱۸۴۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جیسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وضو کرلے؛

باب ۱۰۷۷۔ في الزكوة وأن لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة،

۱۰۷۷۔ زکوٰۃ کے بارے میں۔ اور یہ کہ ایک جگہ مجتمع صدقہ کو مختلف حصوں میں نہ تقسیم کر دے اور نہ مختلف جگہوں کے صدقہ کو ایک میں ملائے صدقہ زیادہ ہو جانے کے خوف سے؛

۱۸۴۴۔ حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا أبي حدثنا ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

وسلم نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے صدقہ کے خوف سے لہ ؛

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا. فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ قَالَ أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ. قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ. أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكٰوةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

۱۸۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسہیل نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر آں حضورؐ نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جنے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو جنت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں میں دو حصے ہیں۔ پس اگر مالک نے ان اونٹوں کو قصداً ہلاک کر دیا یا ہبہ کر دیا یا اس میں کوئی حیلہ کیا زکات سے بچنے کے لئے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی ؛

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ

۱۸۷۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے اور ان سے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ چتکبرا اژدھا بن کر آئے گا اس کا

لہ بعض روایات میں "غنم" اور "ابل" کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی بکری یا اونٹ سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کی سابقہ پوزیشن کو باقی رکھا جائے گا۔ اصل میں جس حساب سے صدقہ لیا جائے گا اس کے پیش نظر بعض اوقات اگر جانور مختلف لوگوں کی ملک ہیں اور الگ الگ رہتے ہیں۔ تو بعض صورتوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہوسکتی ہے اور انہیں یک جا کرنے سے زکوٰۃ کی مقدار میں کمی ہوسکتی ہے اس کے برخلاف بعض اوقات یک جا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہوجاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہوسکتی ہے۔ حدیث میں اس سے روکا گیا ہے۔ کہ کوئی ایسا حیلہ نہ اختیار کیا جائے۔ جس سے زکات میں کمی اور واجبی میں سے بچت مقصود ہو۔ یہ صرف جانوروں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ دوسرے اموال میں بھی یہ صورت ہوسکتی ہے ۱۲ ؛

مِنْهُ صَاحِبُهُ فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ

مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کر رہا ہوگا اور کہے گا کہ میں تمہارا خزانہ ہوں۔ فرمایا واللہ وہ مسلسل تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ پھیلا دے گا اور اژدھا اسے لقمہ بنا لے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانوروں کے مالک جنہوں نے ان کا شرعی حق ادا نہیں کیا ہوگا قیامت کے دن ان پر وہ جانور مسلط کر دیئے جائیں گے اور وہ اپنی کھروں سے اس کے چہرے کو نوچیں گے اور بعض نے کہہ دیا کہ اگر ایک شخص کے پاس اونٹ ہیں اور اسے خطرہ ہے کہ زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے گی اور اس لئے وہ کسی دن زکوٰۃ سے بچنے کے طور پر اسے جیسے اونٹ یا بکری یا گائے یا درہم کے بدلے میں بیچ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں اور پھر اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر وہ اپنے اونٹ کی زکات سال پورے ہونے سے ایک دن یا ایک سال پہلے دے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ

۱۸۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور ان کی وفات نذر پوری ہونے سے پہلے ہی ہو گئی تھی آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کر دو۔ اور اس کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب اونٹ کی تعداد بیس ہو جائے تو اس میں چار بکریاں ہیں پس اگر سال پورا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے یا اسے بیچ دے زکات سے بچنے یا حیلہ کے طور پر تاکہ زکات اس پر سے ختم ہو جائے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہو گی، یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کر دیا اور پھر مر گیا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

باب ۱۰۴۸۔

۱۰۴۸۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ

۱۸۴۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے عبیداللہ نے بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "شغار" سے منع کیا ہے میں نے نافع سے پوچھا۔ شغار کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ یہ کوئی شخص بغیر مہر کسی سے نکاح کرتا ہے یا اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا یا اپنی بہن سے اس کا نکاح کرتا ہے اور اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلے سے کام لیا اور شغار کا نکاح کر دیا تو جائز ہے اور شرط غلط ہو گی اور متعہ کے سلسلہ میں کہا کہ نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے۔ اور

فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

بعض نے کہا کہ متعہ اور شغار جائز ہے اور شرط باطل ہے؛

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ، إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ، النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

۱۸۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے زہری نے ان سے حسن اور عبد اللہ بن محمد بن علی نے، ان سے ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے موقع پر اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلہ سے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے ہو جائے گا، اور شرط (متعہ کی) باطل ہو جائے گی؛

بَابٌ ۱۰۴۹۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ.

۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں حیلہ کے استعمال پر ناپسندیدگی اور زائد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ اسے زائد گھاس سے روکنے کی وجہ بنا سکے؛

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ؛

۱۸۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زائد پانی سے اس لئے کسی کو نہ روکا جائے کہ اسے زائد گھاس سے روکنے کی وجہ بنایا جا سکے،

بَابٌ ۱۰۵۰۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ؛

۱۰۵۰۔ نجش کی کراہت،

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ؛

۱۸۵۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع نجش سے منع فرمایا،

بَابٌ ۱۰۵۱۔ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ. وَقَالَ أَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ؛

۱۰۵۱۔ خرید و فروخت میں دھوکا دینے کی ممانعت۔ اور ایوب نے فرمایا کہ "وہ اللہ کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو دھوکا دیتے ہیں اگر وہ کام کھل کر کریں تو اس میں میرے لئے زیادہ آسانی ہوگی؛

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ،

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتے ہیں آں حضور نے فرمایا جب تم نے کچھ خریدا کرو تو کہہ

دیا کرو کہ اس میں کوئی دھوکا نہ ہو۔

باب ۱۰۵۲۔ مَا يُنْهٰى مِنَ الِاحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا:

۱۰۵۲۔ یتیم لڑکی جو پسند ہو۔ کے ساتھ حیلہ کرنے کی اور اس لڑکی کا مہر پورا نہ کرنے کی ولی کو ممانعت۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ:

۱۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت " اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں آپ نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی لڑکی کے مال اور اس کے حسن سے دلچسپی رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں (کی مہر وغیرہ کے سلسلہ میں) جو سب سے معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے نکاح کرے تو ایسے ولیوں کو ان لڑکیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے سوا اس صورت کے کہ ولی مہر کو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے پھر لوگوں نے آنحضور سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی " اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں " اور حدیث کا ذکر کیا۔

باب ۱۰۵۳۔ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ. وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهٰى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتّٰى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ. وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:

۱۰۵۳۔ جب کسی نے کوئی باندی غصب کی اور غصب کرنے والے نے یقین دلایا کہ وہ مر گئی ہے۔ چنانچہ مری ہوئی باندی کی قیمت کا فیصلہ کر دیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے اصل مالک کو وہ (زندہ) مل گئی تو باندی مالک کی ہوگی اور وہ اس کی قیمت واپس کرے گا اور یہ قیمت اس کی قیمت نہیں بنے گی لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ باندی غصب کرنے والے کی ہوگی کیونکہ اس نے قیمت وصول کر لی ہے لیکن اس صورت میں ایسے لوگوں کے لئے حیلہ کی صورت نکل آئے گی جو کسی کی باندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا کہ وہ اسے پہلے زبردستی لے لیں اور بعد میں کہہ دیں کہ وہ مر گئی لیکن جب اس کی مالک قیمت وصول کر لے (تو ظاہر کر دیں کہ یہ سب افسانہ تھا) اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہوگا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۸۵۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ؛

کے دن ایک جھنڈا ہوگا، جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا ؛

باب ۱۰۵۴

۱۰۵۴۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ؛

۱۸۵۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے ہشام نے ان سے عروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے فریق مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ فصیح ہو اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں تم سے سنتا ہوں پس جس شخص کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں ؛

باب ۱۰۵۵۔ فِي النِّكَاحِ ؛

۱۰۵۵۔ نکاح کے سلسلے میں ؛

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ إِذْنُهَا ؟ قَالَ إِذَا سَكَتَتْ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ ؛

۱۸۵۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کسی ثیبہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا لیکن کسی شخص نے حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیئے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ نکاح صحیح ہوگا ؛

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

۱۸۵۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبدالرحمٰن اور مجمع جو جاریہ کے بیٹے تھے کہلا بھیجا انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں کیونکہ

فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَنْسَاءَ ؛

خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی باوجود کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو اپنے والد کے واسطے سے یہ کہتے سنا ہے کہ خنساء الخ ؛

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هٰذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا ؛

۱۸۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا یہ کہ وہ خاموش ہو جائے پھر بھی بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیلہ کیا (اور یہ جھوٹ گھڑا) اگر کسی ثیبہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا، جب کہ شوہر کو خوب علم ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لئے اس عورت کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں ؛

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذٰلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ ؛

۱۸۵۹۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے ان سے ذکوان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو لیکن لڑکی تیار نہیں ہوئی اس پر اس نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ پھر جب اس کی اطلاع لڑکی کو ہوئی تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کر لیا۔ جب کہ شوہر کو علم ہے کہ یہ غلط ہے۔ تب بھی ہم بستری جائز ہے ؛

بَابُ ۱۰۵۶۔ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ؛

۱۰۵۶۔ عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنے کی کراہت اور جو اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ،

۱۸۶۰۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد اور ان سے عائشہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ. وَكَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ اَجَازَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ اَهْدَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ قُلْتُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَقُوْلِيْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذَا الرِّيْحُ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكَ وَقُوْلِيْهِ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ اَنْ اُبَادِرَهٗ بِالَّذِيْ قُلْتِ لِيْ وَاِنَّهٗ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِّنْكِ. فَلَمَّا دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ وَدَخَلَ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهٖ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ.

رضی اللہ عنہا نے بیان کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا پسند کرتے تھے اور شہد پسند کرتے تھے اور عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے اجازت لیتے تھے۔ ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لئے) اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق آں حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کپی انہیں ہدیہ کی تھی اور انہوں نے آں حضور کو اس کا مشروب پلایا تھا میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی آں حضور کے ساتھ ایک حیلہ کروں گی چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا کہ جب آں حضور آپ کے یہاں آئیں گے تو آپ کے قریب بھی آئیں گے اس وقت آپ سے کہنا کہ یا رسول اللہ! شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں تم کہنا کہ پھر یہ بو کس چیز کی ہے۔ آں حضور کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے بو آئے چنانچہ آں حضور اس کا جواب یہ دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا اس پر کہنا کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا اور میں بھی آں حضور سے یہی بات کہوں گی اور صفیہ! تم بھی آں حضور سے یہ کہنا چنانچہ جب آں حضور سودہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت آں حضور سے یہ بات جلدی سے کہہ دیتی جب کہ آپ دروازے ہی پر تھے آخر جب آں حضور قریب آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آں حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بو کیسی ہے؟ آں حضور نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے، میں نے کہا کہ اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شہد میں پھر آپ کو پلاؤں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے ممنوع کر دیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا، چپ بھی رہو۔

باب ۱۰۵۷۔ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ۔

۱۰۵۷۔ طاعون سے فرار اختیار کرنے کے لئے حیلہ جوئی کی کراہت۔

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۱۸۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغٍ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ؁

سے ابن شہاب نے ان سے عبداللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کو یہ اطلاع ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو اس میں نہ داخل ہو لیکن اگر کسی جگہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وبا سے بھاگنے کے لئے تم وہاں سے نکلو بھی نہ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس آگئے اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس آگئے ؁

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِاَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ ؁

۱۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عامر ابن سعد ابن ابی وقاص نے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آجاتا ہے پس جو شخص کسی سرزمین میں اس پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو اس کے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلے بھی نہ ؁

بَابُ ۱۰۵۸۔ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنْ وَهَبَ هِبَةً اَلْفَ دِرْهَمٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِيْنَ وَاحْتَالَ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيْهَا فَلَا زَكٰوةَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَاَسْقَطَ الزَّكٰوةَ ؁

۱۰۵۸۔ ہبہ اور شفعہ کے بارے میں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے کوئی ہبہ ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کا کیا اور اس کے پاس وہ سالوں رہا پھر اس نے حیلہ کیا اور ہبہ کرنے والے نے اس مال کو واپس لے لیا تو اس میں زکات دونوں فریق میں سے کسی پر واجب نہیں ہوگی لیکن اس قول کے قائل نے ہبہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت کی اور زکات کو بھی ساقط قرار دے دیا ؁

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا

۱۸۶۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب السختیانی نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لئے

مِثْلُ السَّوْءِ ۔

بری مثال مناسب نہیں ۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ، وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ إِنِ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَاشْتَرَى مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِيَ. وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ ۔

۱۸۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسیم نہ ہو سکتی ہو، پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے۔ پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بنا پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سو حصے کر کے ایک حصہ اس میں سے پہلے خرید لیا اور باقی حصے بعد میں خریدے۔ تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں تو پڑوسی کو شفعہ کا حق ہو گا گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہو گا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ یہ حیلہ کرے۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمِسْوَرِ أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ. قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسَمِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا قَالَ لَكِنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ فَيَهَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيُعَوِّضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ ۔

۱۸۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمرو بن الشرید سے سنا۔ بیان کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابو رافع نے مسور رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرا کمرہ جو میرے گھر میں ہے مجھ سے خرید لیں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسطوں میں دوں گا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ بیچتا۔ میں نے سفیان سے اس پر کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے انہوں نے کہا لیکن مجھ سے انہوں نے اسی طرح بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شفعہ کو بیچنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حیلہ کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ شفعہ کو باطل کر دے۔ اور وہ اس طرح کہ بیچنے والا خریدنے والے کو گھر ہبہ کر دے تو ایسی اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے۔ پھر خریدنے والا اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم بیچنے والے کو دے تو ایسی صورت میں شفیع کو شفعہ کا حق نہیں ہو گا۔

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے

عن ابي رافع ان سعدا ساومه بيتا باربعمائة مثقال فقال لولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الجار احق بصقبه لما اعطيتك وقال بعض الناس ان اشترى نصيب دار فاراد ان يبطل الشفعة وهب لابنه الصغير ولا يكون عليه يمين ؛

ان سے عمرو بن شرید نے ان سے ابو رافع نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مثقال قیمت لگائی، تو آپ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے تمہیں نہ دیتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو ہبہ کر دینا چاہیئے اور اس پر کوئی قسم بھی نہیں ہوگی ؛

باب ۱۰۵۹ احتيال العامل ليهدى له ؛

۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے ہدیہ دیا جائے ؛

۱۸۶۷۔ حدثنا عبيد بن اسماعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن ابي حميد الساعدي قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على العمل مما ولاني الله فياتي فيقول هذا مالكم وهذا هدية اهديت لي افلا جلس في بيت ابيه وامه حتى تاتيه هديته ؛ والله لا ياخذ احد منكم شيئا بغير حقه الا لقي الله يحمله يوم القيامة فلا اعرفن احدا منكم لقي الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يده حتى رؤي بياض ابطه يقول اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني ؛

۱۸۶۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصول یابی کے لئے عامل بنایا ان صاحب کا نام ابن اللتبیہ تھا، پھر جب یہ صاحب واپس آئے اور آں حضورؐ نے ان کا حساب لیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ کا) ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے آنحضورؐ نے اس پر فرمایا پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ ہدیہ تمہارے پاس آجاتا پھر اس کے بعد آں حضورؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد میں تم میں سے ایک کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے۔ پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا اسے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیئے تھا تاکہ اس کا ہدیہ وہیں پہنچ جائے واللہ تم میں سے حق کے سوا جو بھی کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اونٹ اٹھائے ہوگا جو بلبلا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے آں حضورؐ کو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا ؛

۱۸۶۸۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن ابراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد عن ابي رافع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الجار احق بصقبه وقال بعض الناس ان اشترى دارا

۱۸۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے ان سے عمرو بن شرید نے اور ان سے ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے جوار کا زیادہ مستحق ہے اور بعض نے کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر بیس ہزار

بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ ؛

درہم میں خریدنا چاہے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ اس طرح سے حیلہ کے ذریعہ بیس ہزار درہم میں خریدے کہ نو ہزار نو سو ننانوے درہم تو درہم کی صورت میں نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلہ میں ایک دینار دیدے اس کے بعد اگر حق شفعہ کا دعویدار اس کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے بیس ہزار درہم دینے ہوں گے ورنہ گھر کے حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی لیکن اگر اس گھر کا اصل مالک کوئی اور نکل آیا تو خریدنے والا بیچنے والے کو اسی قیمت پر گھر لوٹائے گا جو اس نے بیچنے والے کو دی تھی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار۔ کیونکہ جب بیچے ہوئے کا اصل حقدار دوسرا نکل آیا تو دینار کو بھنانے کی حیثیت ختم ہوگئی اور اگر اس گھر میں کوئی عیب نکلا اور اس کا کوئی دوسرا حقدار نہیں پیدا ہوا تو بیچنے والے کو خریدنے والا بیس ہزار درہم ہی میں گھر دے سکتا ہے امام بخاری نے کہا کہ اس قول کے قائل نے مسلمانوں کے درمیان دھوکے کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (خرید و فروخت میں) نہ کمزوری ہو نہ بدنیتی ہو اور نہ کوئی نقصان دہ چیز ہو ؛

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ ؛

۱۸۶۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابراہیم بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن شرید نے کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں بیچا اور فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی حق پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو یہ گھر نہ دیتا ؛

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۰۶۰۔ التَّعْبِيرُ وَأَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ؛

۱۰۶۰۔ تعبیر خواب۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سچے خواب کے ذریعہ ہوئی ؛

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى

۱۸۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سچی خواب کے ذریعہ ہوئی، چنانچہ آں حضور جو خواب بھی دیکھتے

رُؤْيَا الْاِجَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔ فَكَانَ يَاتِيْ حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهٗ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ حَتّٰى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ، زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيْجَةُ مَالِيْ؟ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ لَهٗ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخُوْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟

تو وہ صبح کی پو پھٹنے کی طرح سامنے آجاتا تھا اور آں حضورؐ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا خدا کی یاد کرتے تھے۔ چند متعین دنوں کے لیے (یہاں آنے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حراء ہی میں تھے چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیئے آں حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبوچا میں نے اس کی وجہ سے بہت تکلیف محسوس کی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے پھر میں نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس نے مجھے پھر مجھے تیسری مرتبہ دبوچا جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے" یہاں تک "ما لم یعلم" تک تلاوت کی۔ پھر جب آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آئے تو آپ کے شانے کانپ رہے تھے اور جب اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو، چنانچہ آپ کو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ کا خوف دور ہوا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ اور پھر آپ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی کہ ہرگز نہیں آپ کو بشارت ہو کیونکہ واللہ خداوند تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں بات سچی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ صاحب زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے۔ چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں آپ انجیل لکھا کرتے تھے وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ۔ بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورقہ نے پوچھا بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آں حضورؐ نے جو دیکھا تھا اس کی تفصیل سنائی تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس (جبرائیل علیہ السلام) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا، کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور جب تمہیں تمہاری قوم نکال دیتی تو زندہ رہتا آنحضورؐ نے پوچھا کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی وہ کوئی پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس

فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ ؛

کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اور میں نے تمہارے وہ ایام پالئے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور آں حضور کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے آپ نے پہاڑ کی بلند چوٹی سے کئی مرتبہ اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اس سے آں حضور کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور اس کا قصد کیا۔ لیکن جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبریل سامنے آئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "فالق الاصباح" سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے ؛

بَابٌ ۱۰۶۱ ۔ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى : لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ؛

۱۰۶۱ ۔ نیکوں کے خواب ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد حرام میں داخل ہو گے ۔ اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو منڈوائے ہوئے یا ترشوائے ہوئے اور تمہیں خوف نہ ہو گا" کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں ہے ؛

۱۸۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ؛

۱۸۷۱ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے ؛

بَابٌ ۱۰۶۲ ۔ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

۱۰۶۲ ۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ؛

۱۸۷۲ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ؛

۱۸۷۲ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ میں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھے) خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں ؛

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

۱۸۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے ناپسند ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیئے اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۰۶۳۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جزء ہے۔

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۸۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی اور ان کی تعریف کی۔ کہ میں نے ان سے یمامہ میں ملاقات کی تھی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اسے اس سے پناہ مانگنی چاہیئے اور بائیں طرف تھوکنا چاہیئے۔ کیونکہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عبداللہ بن یحیٰی سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۸۷۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جزء ہے۔

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ

۱۸۷۶۔ ہم سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے ایک جزء ہے اس کی روایت ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ نے اور شعیب نے انس رضی

وَحُمَيْدٌ وَّاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ؛

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ؛

۱۸۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبید اللہ بن خباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے ایک جز ہے ؛

بَابُ ۱۰۶۴۔ الْمُبَشِّرَاتُ ؛

۱۰۶۴۔ مبشرات ؛

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ؛

۱۸۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔ صحابہ نے پوچھا مبشرات کیا ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھے خواب ؛

بَابُ ۱۰۶۵۔ رُؤْيَا يُوْسُفَ۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ. قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى. يٰاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ

۱۰۶۵۔ یوسف علیہ السلام کا خواب: اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ۔ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے آگے جھک رہے ہیں۔ وہ بولے میرے پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہاری ایذا کے لئے کوئی چال چل کریں گے بے شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اسی طرح، تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس کے قبل پورا کر چکا ہے تمہارے دادا پر دادا ابراہیم و اسحاق پر بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ! یہ ہے میرے قبل والے خواب کی تعبیر۔ اسے میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اسی نے میرے ساتھ کیا احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ سب کو صحرا سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے

عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ فَاطِرٌ وَالْبَدِيْعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٍ ؛

بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بے شک وہی ہے علم والا حکمت والا، اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز دنیا و آخرت میں ہے مجھے دنیا سے اپنا فرمانبردار اٹھا اور مجھے صالحین میں جا ملا" فاطر بدیع مبتدع، باری و خالق، ہم معنی ہیں بدء بادیہ سے ہے ؛

باب ۱۰۶۶۔ رُؤْيَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى. فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. قَالَ مُجَاهِدٌ اَسْلَمَا سَلَّمَا مَا اُمِرَا بِهٖ. وَتَلَّهٗ وَضَعَ وَجْهَهٗ بِالْاَرْضِ ؛

۱۰۶۶۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

"پس جب اسماعیل ابراہیم (علیہما السلام) کے ساتھ جدوجہد کے قابل ہوئے تو ابراہیم نے کہا۔ اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا میرے والد! آپ کیجئے اس کے مطابق جو آپ کو حکم دیا جاتا ہے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے پس جب کہ دونوں تیار ہو گئے اور اسے پیشانی کے بل پچھاڑا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں" مجاہد نے کہا کہ "اسلما" کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں جھک گئے اس حکم کے سامنے جو انہیں دیا گیا تھا" وتلہ" یعنی ان کی پیشانی کو زمین پر رکھا؛

باب ۱۰۶۷۔ اَلتَّوَاطُؤُ عَلَى الرُّؤْيَا ؛

۱۰۶۷۔ خواب کا توارد ؛

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُنَاسًا اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّ اُنَاسًا اُرُوْا اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ؛

۱۸۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر (رمضان کی) سات تاریخ آخری تاریخ میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہوگی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو ؛

باب ۱۰۶۸۔ رُؤْيَا اَهْلِ السُّجُوْنِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ اَرَانِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْ اَرَانِيْ اَحْمِلُ فَوْقَ

۱۰۶۸۔ قیدیوں اور اہل شرک و فساد کے خواب۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اور (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ جیل خانہ میں دو اور جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں انگور کا شیرہ نچوڑ رہا ہوں

رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ
اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا
طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اِنِّیْ
تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ. وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ
اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَا كَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِكَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ
اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ ؟ وَقَالَ الْفُضَیْلُ لِبَعْضِ
الْاَتْبَاعِ. یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ذٰلِكَ الدِّیْنُ
الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥
یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ
رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ
وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ
عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ٥ وَقَالَ
الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْ
كُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ
اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ. قَالُوْٓا اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ.
وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ

اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر توا
میں روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے پرندے
نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں آپ ہم کو اس کی تعبیر بتائیے بیشک
ہم تو آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں، وہ بولے جو کھانا تم دونوں
کے کھانے کے لئے آتا ہے۔ وہ ابھی آنے نہ پائے گا کہ میں اس
کی تعبیر تم سے بیان کر دوں گا قبل اس کے کہ کھانا تم دونوں کے
پاس آئے یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے
تعلیم دی ہے میں تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی چھوڑے
ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ
بالکل منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور یعقوب
اور اسحاق کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا
نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شی کو بھی شریک قرار دیں۔ یہ اللہ کا
ایک فضل ہے ہمارے اوپر اور کل لوگوں کے اوپر لیکن اکثر
لوگ اس نعمت کا شکر ادا نہیں کرتے۔ اے یاران مجلس! جدا
جدا معبود اچھے یا اکیلا اللہ سب پر غالب ہے؟ تم لوگ تو اسے
چھوڑ کر چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ
دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری
ہے۔ حکم صرف اللہ کا ہی ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے
کسی کی پرستش نہ کرو یہی دین مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ علم
نہیں رکھتے اے یاران مجلس! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب
پلایا کرے گا اور رہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی، پس اس
کے سر کو پرندے کھائیں گے وہ امر اسی طرح مقدر ہو چکا ہے
جس کی بابت تم دونوں پوچھ رہے ہو، اور دونوں میں سے
جس کے متعلق رہائی کا یقین تھا اس سے کہا کہ میرا بھی ذکر اپنے
آقا کے سامنے کر دینا لیکن اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا شیطان نے
بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے اور بادشاہ نے
کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں اور
انہیں کھائے جاتی ہیں سات دبلی گائیں اور سات بالیاں سبز
ہیں اور سات ہی خشک۔ اے سردارو! مجھے اس خواب کی تعبیر

أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ. ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ. وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ. وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ أُمَّةٍ قَرْنٍ. وَيُقْرَأُ أَمَهٍ نِسْيَانٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُونَ تَحْرُسُونَ ۔

بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے لیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو خواب ہائے پریشان ہیں اور ہم خوابہائے پریشان کی تعبیر کے ماہر نہیں ہیں۔ اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی وہ بولا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد پڑا تھا میں ابھی اس کی تعبیر لائے دیتا ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے۔ اے یوسف، اے صدق مجسم! ہم لوگوں کو حکم تو بتایئے اس خواب کا کہ سات گائیں موٹی ہیں اور انہیں سات دبلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور سات ہی خشک۔ تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے (یوسف نے) کہا کہ تم سات سال متواتر کاشت کاری کئے جاؤ۔ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی ہی میں لگا رہنے دو بجز اس تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ۔ پھر اس کے بعد سات سال سخت آئیں گے کہ اس ذخیرہ کو کھا جائیں گے جو تم نے فراہم کر رکھا ہے بجز اس تھوڑی مقدار کے جو تم بیج کے لئے رکھ چھوڑو گے پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی نچوڑیں گے اور بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس تو لاؤ۔ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ"۔ "وادکر" ذکر سے افتعال کے وزن پر ہے "امۃ" بمعنی قرن ہے اور بعض نے "امہ" پڑھا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے تحصنون" ای تحرسون ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ ۔

۱۸۸۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں رہتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتا ۔

بَابُ ۱۰۶۹۔ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ۔

۱۰۶۹۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ

۱۸۸۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور

بِيْ. قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذَا رَاٰهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ.

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَزَايَا بِيْ.

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ.

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِيْ.

بَابٌ ۱۰۷۰۔ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ.

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْكَلِمِ

اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ جب آں حضور کو کوئی شخص آپ کی صورت میں دیکھے (تو وہ آں حضور ہی ہوں گے)

۱۸۸۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعۃً دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

۱۸۸۳۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن ابی جعفر نے انہیں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، کیونکہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

۱۸۸۴۔ ہم سے خالد بن خلی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا اس روایت کی متابعت یونس اور زہری کے بھتیجے نے کی۔

۱۸۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن خباب نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔

۱۰۷۰۔ رات کے خواب اس کی روایت سمرہ نے کی۔

۱۸۸۶۔ ہم سے احمد بن مقدام العجلی نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ اِذْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا ؛

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ ؛

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. وَتَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهٗ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ ؛

بَابُ ۱۰۷۱۔ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ. وَقَالَ ابْنُ

فرمایا مجھے مفاتیح الکلم دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور گذشتہ رات میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے سامنے انہیں رکھ دیا گیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضور تو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

۱۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے کسی سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے ان کے لمبے خوبصورت بال تھے ان سب سے خوبصورت بالوں کی طرح جو تم دیکھ سکے ہوگے ان میں انہوں نے کنگھا کیا تھا اور پانی ان سے ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا یہ فرمایا کہ) دو آدمیوں کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ،میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں ؟ مجھے بتایا گیا کہ مسیح بن مریم علیہما السلام۔ پھر اچانک میں نے گھونگھریالے بال والے آدمی کو دیکھا جس کی ایک آنکھ کانی تھی اور انگور کے دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے ؛

۱۸۸۸۔ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطہ سے کی ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔ اور زبیدی نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔ اور شعیب اور اسحاق بن یحیٰی نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور معمر نے اسے سنداً نہیں بیان کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے تھے ،

۱۰۷۱۔ دن کا خواب۔ اور ابن عون نے ابن سیرین کے واسطہ

عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ. رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ،

سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہی ہیں ؛

۱۸۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ. وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ؛

۱۸۸۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے؛ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کھانے کی چیز پیش کی اور آپ کا سر جھاڑنے لگیں اس عرصہ میں آنحضور سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنس کیوں رہے تھے؟ آں حضور نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دریا کی پشت پر وہ اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں اسحاق کو شک تھا کہ حدیث کے الفاظ "ملوکا علی الاسرۃ" تھے یا "مثل الملوک علی الاسرۃ" انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عرض کی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ چنانچہ آنحضور نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپ نے سر مبارک رکھا (اور سو گئے) پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے جس طرح آنحضور نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ آں حضور نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر (قافلہ جہاد کے ساتھ) گئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں، تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں ؛

باب ۱۰۷۲. رُؤْيَا النِّسَاءِ ؛

۱۰۷۲- عورتوں کے خواب ؛

۱۸۹۰. حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِيْ أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ

۱۸۹۰- ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی انہیں ام علاء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک انصاری خاتون جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے مہاجرین کے ساتھ برادرانہ تعلق کے لئے قرعہ اندازی کی تو ہمارا قرعہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، پھر ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا

فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا ؛

اس کے بعد انہیں وہ تکلیف ہوئی جس میں ان کی وفات ہوگئی۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا ابو السائب (عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر اللہ کی رحمت ہو، تمہارے متعلق میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی (مرنے کے بعد)! میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ پھر اللہ کسے عزت بخشے گا، آں حضورؐ نے فرمایا جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی چیز (موت) ان پر آچکی ہے اور خدا کی قسم میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے اس کے بعد کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کبھی کسی کی برأت نہیں کروں گی ؛

۱۸۹۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ. قَالَتْ وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكِ عَمَلُهُ ؛

۱۸۹۱ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی اور انہیں زہری نے یہی حدیث ۔ اور بیان کیا کہ (آں حضورؐ نے فرمایا کہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا انہوں نے بیان کیا کہ اس کا مجھے رنج ہوا (کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے) چنانچہ میں سو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ ہے میں نے اس کی اطلاع آنحضور کو دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے ؛

بَابُ ۱۰۷۳ ۔ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

۱۰۷۳ ۔ برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے اور اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرے ؛

۱۸۹۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ ؛

۱۸۹۲ ۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے شہسواروں میں سے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے۔ پس تم میں سے کوئی برا خواب دیکھتا ہے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے بائیں طرف تھوکے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا ؛

بَابُ ۱۰۷۴ ۔ اللَّبَنِ ؛

۱۰۷۴ ۔ دودھ ؛

۱۸۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۸۹۳ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں حمزہ ابن عبداللہ نے خبر دی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمَ.

آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخن میں نمایاں دیکھا اس کے بعد میں نے اس کا بچا ہوا دیدیا۔ آپ کا اشارہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۷۵۔ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ.

۱۰۷۵۔ جب دودھ کسی کے اطراف یا ناخن تک نمایاں ہو جائے۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ، فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْعِلْمَ.

۱۸۹۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا پھر میں نے اس کا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا۔ جو صحابہ وہاں موجود تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۷۶۔ الْقَمِيصُ فِي الْمَنَامِ.

۱۰۷۶۔ خواب میں قمیص۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ.

۱۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ابوامامہ بن سہل نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں ان میں بعض کی قمیص تو صرف سینے تک کی ہے اور بعض کی اس سے بڑی ہے اور آں حضورؐ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص زمین سے گھسٹ رہی تھی صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ دین۔

باب ۱۰۷۷۔ جَرُّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ.

۱۰۷۷۔ خواب میں قمیص کا گھسیٹنا۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۸۹۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابوامامہ بن سہل نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان

أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الدِّيْنَ ؛

کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو اپنے سامنے پیش ہوتے دیکھا وہ قمیص پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بڑی تھی اور میرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان کی قمیص زمین سے گھسٹ رہی تھی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آں حضور نے فرمایا کہ دین ؛

باب ۱۰۷۸۔ اَلْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ ؛

۱۰۷۸۔ خواب میں سبزہ یا ہرا بھرا باغ دیکھنا ؛

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُوْدٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيْهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ ارْقَهْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؛

۱۸۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گذرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ ان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون ایک ہرے بھرے باغ میں نصب کیا ہوا ہے اس ستون کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ (عروہ) لگا ہوا تھا اور نیچے منصف تھا۔ منصف سے مراد خادم ہے پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ کا جب انتقال ہو گا تو وہ العروۃ الوثقیٰ کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہونگے)؛

باب ۱۰۷۹۔ كَشْفُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کو منہ کھولنا ؛

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ؛

۱۸۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں، ایک شخص تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے لے جا رہا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے (چہرے سے) پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ تمہیں تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انجام تک پہنچائے گا ؛

باب ۱۰۸۰۔ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۸۰۔ خواب میں ریشم کے کپڑے ؛

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَاَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ثُمَّ اُرِيْتُكِ يَحْمِلُكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

۱۸۹۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابومعاویہ نے خبر دی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے کہا کہ کھولو۔ اس نے کھولا تو تم تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔

بَابُ ۱۰۸۱۔ الْمَفَاتِيْحِ فِي الْيَدِ۔

۱۰۸۱۔ ہاتھ میں کنجیاں۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ اَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْاُمُوْرَ الْكَثِيْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْاَمْرَيْنِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

۱۹۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا اور محمد نے بیان کیا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ "جوامع الکلم" سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آں حضورؐ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو امور یا اسی جیسے میں جمع کر دیا ہے۔

بَابُ ۱۰۸۲۔ التَّعْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ۔

۱۰۸۲۔ عروہ اور حلقہ سے لٹکنا۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ وَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ وَصِيْفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ فَرَقِيْتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَاَنَا مُسْتَمْسِكٌ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ

۱۹۰۱۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ازہر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے۔ ح۔ اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے (خواب) دیکھا کہ گویا ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے جس کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ ہے کہا گیا ہے کہ اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پھر میرے پاس خادم آیا اور اس نے میرے کپڑے چڑھا دیئے پھر میں اوپر چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا ابھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ آنکھ کھل گئی پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم

وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ ؛

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ تھا اور وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقٰی تھا تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہوگے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جائے گی ؛

باب ۱۰۸۲ ۔ عَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهٖ ؛

باب ۱۰۸۳ ۔ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۸۲ ۔ اپنے گدے کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں دیکھنا)

۱۰۸۳ ۔ خواب میں استبرق (دیکھنا) جنت میں داخل ہونا ؛

۱۹۰۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ ؛

۱۹۰۲ ۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے بیان کیا ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آنحضورؐ نے فرمایا تمہارا بھائی مرد نیک ہے یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک ہے ؛

باب ۱۰۸۴ ۔ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۸۴ ۔ خواب میں قید ؛

۱۹۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصُّهٗ عَلٰى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَرَوٰى قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهٗ بَعْضُهُمْ كُلَّهٗ فِي الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُوْنُسُ لَا أَحْسِبُهٗ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا تَكُوْنُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ ؛

۱۹۰۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انہوں نے عوف سے سنا ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ محمد (امام بخاری) نے کہا کہ میں کہتا ہوں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا۔ اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ پس اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے اور قتادہ، یونس، ہشام اور ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور بعض نے یہ ساری روایت حدیث میں شمار کی ہے لیکن عوف کی روایت زیادہ واضح ہے اور یونس نے کہا کہ قید کے بارے میں روایت کو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی سمجھتا ہوں۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ طوق ہمیشہ گردنوں میں ہی ہوتے ہیں ؛

باب ۱۰۸۵. العَيْنِ الجَارِيَةِ فِي المَنَامِ

۱۹۰۴. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ العَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. قَالَ وَمَا يُدْرِيكِ؟ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللهِ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ مِنَ اللهِ وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ العَلَاءِ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ۔

۱۰۸۵. خواب میں جاری چشمہ دیکھنا۔

۱۹۰۴. ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں خارجہ بن زید بن ثابت نے اور ان سے ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ انہیں میں کی ایک خاتون ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں ٹھہرنے کے لئے نکلا، پھر وہ بیمار پڑے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن ان کی وفات ہوگئی پھر ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا اس کے بعد آنحضور ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ ابو السائب، تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں، میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا! میں نے عرض کی واللہ مجھے معلوم نہیں ہے آں حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی بات ان تک پہنچی ہے اور میں اللہ سے ان کے لئے خیر کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا گواہ ہے۔ میں رسول اللہ ہوں اور اس کے باوجود مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ام العلاء نے کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کسی انسان کی پاکی نہیں بیان کروں گی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے خواب میں ایک جاری چشمہ دیکھا تھا چنانچہ میں نے حاضر ہو کر آنحضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری ہے۔

باب ۱۰۸۶. نَزْعِ المَاءِ مِنَ البِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۵. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ يَغْفِرُ اللهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

۱۰۸۶. کنویں سے پانی کھینچنا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہوجائیں

اس کی روایت ابوہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

۱۹۰۵. ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے شعیب بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں ابھی میں ایک کنویں پر تھا اس میں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی آگئے اب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لی اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اس کے بعد ابن خطاب نے اسے ابوبکر کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا میں نے عمر جیسا پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا، انہوں نے خوب پانی نکالا یہاں تک

کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے۔

باب ۱۰۸۷۔ نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف۔

۱۹۰۶۔ حدثنا احمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا موسى عن سالم عن ابيه عن رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في ابي بكر وعمر قال رأيت الناس اجتمعوا فقام ابو بكر فنزع ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم قام ابن الخطاب فاستحالت غربا فما رأيت من الناس يفري فريه حتى ضرب الناس بعطن۔

۱۰۸۷۔ ایک یا دو ڈول پانی کمزوری کے ساتھ کھینچنا۔

۱۹۰۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خواب کے سلسلے میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہو گئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہ بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لئے۔

۱۹۰۷۔ حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني سعيد ان ابا هريرة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رأيتني على قليب وعليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع منها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها عمر بن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن۔

۱۹۰۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید نے خبر دی انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا اس پر ڈول تھا، جتنا اللہ نے چاہا میں نے ان میں سے پانی کھینچا۔ پھر اس ڈول کو ابن ابی قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر بن الخطاب کی طرح کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کے لئے اونٹوں کے حوض بھر دیئے۔

باب ۱۰۸۸۔ الاستراحة في المنام۔

۱۹۰۸۔ حدثنا اسحاق بن ابراهيم حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم رأيت اني على حوض اسقي الناس فاتاني ابو بكر فاخذ الدلو من يدي ليريحني فنزع ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له فاتى ابن الخطاب فاخذ منه فلم

۱۰۸۸۔ خواب میں آرام۔

۱۹۰۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں پھر میرے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے آرام دینے کے لئے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا پھر انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ابن الخطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور

يَزَلْ يَنْزِعُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ ؛

برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے اور حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔

بَابُ ١٠٨٩. اَلْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنا ؛

١٩٠٩ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ قُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ اَعَلَيْكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغَارُ ؛

۱۹۰۹ ۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا، میں نے دیکھا کہ جنت کے کنارے محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطاب کا، پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس آگیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس پر رو پڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ کیا میں آپ کے ساتھ غیرت کروں گا؛

١٩١٠ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي اَنْ اَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِلَّا مَا اَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؛

۱۹۱۰ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل مجھے نظر آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا کہ قریش کے ایک شخص کا، ابن الخطاب مجھے اس کے اندر جانے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی جسے میں خوب جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؛

بَابُ ١٠٩٠. اَلْوُضُوْءِ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۹۰۔ خواب میں وضو ؛

١٩١١ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغَارُ ؛

۱۹۱۱ ۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آں حضورؐ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا۔ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا آپ پر غیرت کروں گا؛

باب ۱۰۹۱۔ اَلطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِيْ مَنَامٍ

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ أَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ۔

۱۰۹۱۔ خواب میں طواف کعبہ۔

۱۹۱۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں سالم بن عبداللہ ابن عمر نے خبر دی ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب نظر پڑے، گندم گوں، بال لٹکے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان سہارا لئے ہوئے تھے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا کہ عیسٰی بن مریم علیہما السلام، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ، بھاری جسم والا گھنگھریالے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا، جیسے اس کی آنکھ پر خشک انگور ہو نظر پڑا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے دجال لوگوں میں ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاعہ کے بنی المصطلق کا ایک فرد تھا۔

باب ۱۰۹۲۔ إِذَا أَعْطٰى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا۔ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

۱۰۹۲۔ جب کسی نے اپنا بچا ہوا خواب میں کسی اور کو دیا۔

۱۹۱۳۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ سیرابی کو میں نے نمایاں طور پر پایا، پھر اس کا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۹۳۔ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِيْ۔ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيْثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَوْ

۱۰۹۳۔ خواب میں اطمینان کا احساس اور خوف کا دور ہونا۔

۱۹۱۴۔ مجھ سے عبداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آں حضورؐ کے عہد میں خواب دیکھتے تھے اور اسے آں حضورؐ سے بیان کرتے تھے آں حضورؐ اس کی تعبیر دیتے جیسا کہ اللہ چاہتا۔ میں اس وقت نوعمر تھا اور گھر مسجد تھی۔ یہ میری شادی سے پہلے کی بات ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تو بھی ان لوگوں کی طرح خواب دیکھتا۔ چنانچہ میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا اے اللہ!

كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هٰؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَا بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللّٰهَ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تُرَاعَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقُوا بِي حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ الْبِئْرِ بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرٰى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ۔

اگر تو میرے اندر کوئی خیر و بھلائی جانتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال میں (سو گیا اور میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں فرشتوں کے درمیان میں تھا اور اللہ سے دعا کرتا جا رہا تھا کہ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب ہی میں) کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا اور اس نے کہا کہ ڈرو نہیں، تم کتنے اچھے آدمی ہو اگر تم نماز زیادہ پڑھتے۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر چلے اور جہنم کے کنارے پہلے جا کر مجھے کھڑا کر دیا تو جہنم کنویں کی طرح تہ بتہ تھی اور کنویں کے سینگ کی طرح اس کے بھی سینگ تھے اور ہر دو سینگوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور میں نے اس میں کچھ لوگ دیکھے۔ جنہیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا اور ان کے سر نیچے تھے۔ ان میں سے بعض قریش کے لوگوں کو میں نے پہچانا بھی پھر مجھے دائیں طرف لے کر چلے بعد میں میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انہوں نے آں حضورؐ سے۔ آں حضور نے (سن کر) فرمایا عبداللہ مرد نیک ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز زیادہ پڑھتے تھے۔

باب ۱۰۹۴۔ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ مَنْ رَأٰى مَنَامًا قَصَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ

۱۰۹۴۔ خواب میں دائیں طرف لے جانا

۱۹۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا مسجد نبوی میں سوتا تھا، اور جو شخص بھی خواب دیکھتا وہ آں حضور سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی آنحضورؐ مجھے کوئی تعبیر دیں۔ پھر میں سویا اور میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے۔ اور مجھے لے چلے۔ پھر ان دونوں سے تیسرا فرشتہ بھی آ ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ ڈرو نہیں۔ تم نیک آدمی ہو۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے وہ کنویں کی طرح تہ بتہ تھی اور اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی، پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے اور جب صبح

فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ ؛

ہوئی تو میں نے اس کا تذکرہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے جب آنحضورؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے۔ کاش وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے ؛

باب ۱۰۹۵۔ القَدَحِ فِي النَّوْمِ ؛

۱۰۹۵۔ خواب میں پیالہ ؛

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ ؛

۱۹۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ علم ؛

باب ۱۰۹۶۔ اِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ ؛

۱۰۹۶۔ جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے ؛

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَاُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ ؛

۱۹۱۷۔ مجھ سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابو عبیدہ بن نشیط نے بیان کیا ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جو انہوں نے بیان کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے کے کنگن میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف پہنچی اور ناگواری ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی اور میں نے ان پر پھونک ماری اور وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو جھوٹے پیدا ہوں گے عبیداللہ نے بیان کیا کہ ایک تو ان میں سے العنسی تھا جسے یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ؛

باب ۱۰۹۷۔ اِذَا رَاَى بَقَرًا تُنْحَرُ ؛

۱۰۹۷۔ جب گائے کی قربانی ہوتے دیکھے ؛

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ

۱۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آں حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ مکہ سے ایک ایسی سرزمین

بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَاجَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ یمامہ ہے یا ہجر۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مدینہ یعنی یثرب ہے اور میں نے خواب میں گائے دیکھی (ذبح کی ہوئی) اور اللہ کے یہاں ہی خیر ہے تو اس کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا، یعنی وہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات کی صورت میں) دی۔

باب ۱۰۹۸۔ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ۔

۱۰۹۸۔ خواب میں پھونکنا۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنِي۔ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

۱۹۱۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سب سے آخری اور سب سے پہلی امت ہیں اور آں حضور نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن رکھ دیئے گئے جو مجھے بہت شاق گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ اڑ گئے میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں ہوں ایک صنعاء کا اور دوسرا یمامہ کا

باب ۱۰۹۹۔ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ۔

۱۰۹۹۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی چیز کسی طاق سے نکالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا۔ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا۔

۱۹۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بھائی عبدالحمید نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پراگندہ بال۔ مدینہ سے نکلی مہیعہ میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ مہیعہ جحفہ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ کی وبا جحفہ کو منتقل ہو گئی۔

باب ۱۱۰۰۔ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ۔

۱۱۰۰۔ سیاہ عورت۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمٌ

۱۹۲۱۔ ہم سے ابوبکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ

بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ ؛

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں خواب کے سلسلے میں کہ (آں حضورؐ نے فرمایا) میں نے ایک پراگندہ بال، سیاہ عورت دیکھی کہ وہ مدینہ سے نکل کر مہیعہ چلی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ منتقل ہوگئی ہے مہیعہ جحفہ کو کہتے ہیں ؛

بَابُ ۱۱۰۱۔ الْمَرْأَةُ الثَّائِرَةُ الرَّأْسِ ؛

۱۱۰۱۔ پراگندہ بال عورت ؛

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي۔ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ ؛

۱۹۲۲۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن ابی اویس نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دن میں ایک پراگندہ بال کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جاکر ٹھہر گئی میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ منتقل ہوگئی ؛

بَابُ ۱۱۰۲۔ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ ؛

۱۱۰۲۔ جب خواب میں تلوار ہلائے ؛

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ ؛

۱۹۲۳۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ ابن ابی بریدہ نے ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آں حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ سے ٹوٹ گئی اس کی تعبیر احد کی جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر دوبارہ میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہوگئی۔ اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کی صورت میں سامنے آئی ؛

بَابُ ۱۱۰۳۔ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ ؛

۱۱۰۴۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے ؛

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جَو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا، اور وہ اسے ہرگز نہیں کرسکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے درپے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے

وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ. قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا اَيُّوْبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ كَذَبَ فِيْ رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ

کانوں میں سیسہ پگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہیں کرسکے گا۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے یہ روایت موصولاً کی۔ اور قتیبہ نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولا اور شعبہ نے بیان کیا ان سے ہاشم الرمانی نے انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آں حضور کا یہ ارشاد بیان کیا کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، جس نے خواب دیکھا اور جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ. تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ۔

۱۹۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی اسی طرح اس روایت کی متابعت ہشام نے کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرَى اَنْ يُّرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ۔

۱۹۲۶۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو۔

بَابٌ ۱۱۰۴۔ اِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا۔

۱۱۰۴۔ جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کی کسی کو اطلاع نہ دے اور نہ اس کا کسی سے ذکر کرے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَّلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا

۱۹۲۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد ربہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں (برے) خواب دیکھتا ہوں اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا آخر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں۔ پس جب پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب ناگوار خواب دیکھے تو اللہ کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے۔ اور تین مرتبہ تھوک دے اور اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔ پس وہ اسے کوئی

فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ۔

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ۔

باب ۱۱۰۵ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ ۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ

نقصان نہ پہنچائے گی ۔

۱۹۲۸۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیئے اور اسے بیان بھی کرنا چاہیئے اور جب کوئی خواب اس سے مختلف دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے، کیونکہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔

۱۱۰۶۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے ۔

۱۹۲۹ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سایہ ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں جمع کر رہے ہیں کوئی زیادہ اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین کو آسمان سے ملاتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے۔ پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے پھر وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے، میں اس کی تعبیر بیان کر دوں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد اسلام ہے۔ اور جو شہد اور گھی ٹپک رہا تھا وہ قرآن ہے اس کی شیرینی ٹپکتی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں، بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی کا مفہوم وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کرے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب اسے پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، اور پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس

فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

باب ۱۰۶۔ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ

کے ذریعہ بلند کرے گا پھر چوتھے صاحب پکڑیں گے اور پھر یہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ جب وہ رسی ٹوٹ جائے گی اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہوں گے۔ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ مجھے بتایئے۔ کیا میں نے صحیح کہا یا غلطی کی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پس واللہ آپ میری غلطی کی نشاندہی فرمادیں آنحضورؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۰۷۔ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر

۱۹۳۰۔ مجھ سے ابو ہشام مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضورؐ سے بیان کرتا۔ اور آں حضورؐ نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا، پھر میں اور وہ ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے پھٹ جاتا، پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا، سبحان اللہ، یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا، بیان کیا کہ بعض اوقات ابو رجاء نے "فیشق" کہا، بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح چیرنے کا عمل کرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے

كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ. قَالَ فَاطَّلَعْنَا
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ
لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا.
قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ
قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ
وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً
كَثِيرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ وَإِذَا ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ
الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ
حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ
فَغَفَرَ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا. قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ؟
قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ. قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ
كَرِيهِ الْمَنْظَرِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً فَإِذَا عِنْدَهُ
نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَ
قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ
فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ
رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ
الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ. قَالَ
فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً
قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ
فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ
ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا
فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ
مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ
رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا
نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ
فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ
ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ

پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں لوٹ آتی، پھر دوبارہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو چنانچہ ہم آگے چلے، پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ میں شور و آواز سنی تھی کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے آگ کی لپیٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے، فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا۔ اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو، ہم آگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں بہت لمبا ایک شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا مشکل تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ دیکھے تھے فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو، فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ ان پر چڑھئے ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی، ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا، وہ ہمارے لئے کھولا گیا۔ اور ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت

قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِي هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ، قَالَ قَالَا لِي، أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي أَتَيْتَ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

بدصورت تھا فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے۔ اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا۔ اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ تمہیں برکت دے مجھے اس میں داخل ہونے دو، انہوں نے کہا کہ اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے، لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھیں، یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا، ہم آپ کو بتائیں گے، پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سوتا ہے اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک چیری جا رہی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتا ہے اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی چیزیں آپ نے دیکھیں تو وہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں، وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا ہے اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا ہے وہ سود خور ہے اور وہ شخص جو کریہہ المنظر ہے اور جنت کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے۔ وہ جہنم کا داروغہ ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا، مشرکین کے بچوں کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ مشرکین کے بچے (بھی وہیں تھے) اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔

الحمد للہ کہ اٹھائیسواں پارہ ختم ہوا

انتیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

بَابٌ ۱۱۰۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلٰى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُوْنِي فَأَقُوْلُ أُمَّتِي فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ ٭

۱۹۳۲ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ

فتنوں کا بیان

۱۱۰۶- اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ " ڈرو اس فتنہ سے جو صرف انھیں کو نہیں لاحق ہوگا جنہوں نے حد سے تجاوز کیا" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس سلسلہ میں ڈرایا کرتے تھے۔

۱۹۳۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن سری نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ الٹے پاؤں پھر گئے تھے ابن ابی ملیکہ نے کہا اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں پھر جائیں یا فتنہ میں پڑ جائیں۔

۱۹۳۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل کے مولیٰ مغیرہ نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں

مِنِّي إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ.

گے جب میں انھیں (حوض کا پانی) دینے کے لئے جھکوں گا تو انہیں میرے سامنے سے کھینچ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، اے رب یہ میرے ساتھی ہیں اللہ تعالےٰ فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں پیدا کی تھیں۔

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

۱۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا کہا کہ میں نے سہل بن سعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا جو وہاں پہنچے گا تو اس کا پانی بھی پیے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا ابوحازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنا کہ میں ان سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی؟ میں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی۔ اور وہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ آنحضور نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں آنحضور سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں؟ میں کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو ان کے لئے جنہوں نے میرے بعد تبدیلیاں کر دی ہوں۔

بَابُ ۱۱۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۱۱۰۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے بعد تم بعض ایسی چیزیں دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر کرو یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آکر ملو۔

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ

۱۹۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، تم میرے بعد بعض ترجیحات اور ایسے معاملات دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ اس سلسلے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

حَقَّكُمْ ۔

آنحضور نے فرمایا، انہیں ان کا حق ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

۱۹۳۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے جعد نے، ان سے ابو رجاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ حکومت کے خلاف اگر کوئی بالشت بھی باہر نکلا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

۱۹۳۶ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابی عثمان نے، ان سے ابو رجاء العطاردی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے امیر کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی اور اسی حال میں مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ ۔

۱۹۳۷ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے بسر بن سعید نے، ان سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ مریض تھے، اور ہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجیے، جس کا نفع آپ کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضور نے ہمیں ایک مرتبہ بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اور یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں گے جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں جس کے لئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

۱۹۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي ؟

۱۹۳۸ ۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ، آپ نے فلاں کو

قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

عامل بنایا ہے اور مجھے نہیں بنایا؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو[1]

بَابُ ۱۱۰۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ۔

۱۱۰۸- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "میری امت کی تباہی چند بیوقوف نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔"

۱۹۳۹ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّيْ إِلٰى بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ مَلَكُوْا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسٰى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ۔

۱۹۳۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی۔ کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی مروان نے اس پر کہا، ان نوجوان پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر نشاندہی کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ پھر جب بنی مروان شام کی حکومت پر قابض ہوگئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے

بَابُ ۱۱۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔

۱۱۰۹- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "تباہی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہے۔"

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ

۱۹۴۰- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا، انہوں نے عروہ سے،

---

[1] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت کے مخصوص ماحول کی وجہ سے ہیں جب کہ عرب میں لامرکزیت تھی اور گو اسلام نے عملی طور پر مرکزیت قائم کر دی تھی لیکن جیسا کہ بعد کے واقعات شاہد ہیں عام عربوں کا ذہن پوری طرح نہیں بدلا تھا۔ اسلام نے جس تحمل، بردباری اور صبر کی تلقین کی تھی گو اس کے اثرات ایک مخصوص جماعت پر گہرے تھے۔ لیکن حکومت کے معاملات کا تعلق عام لوگوں سے ہوتا ہے اور حکومت کے معاملات میں جس مشورہ کو اسلام نے بنیادی حیثیت دی تھی اس میں پختگی کی توقع اس زمانہ کے ماحول میں نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس خطرہ سے ڈراتے ہیں کہ مشتعل اور جلد باز طبیعتیں اپنے حاکموں میں کوئی ایک بات خلاف مزاج یا خلاف شریعت دیکھ کر مشتعل نہ ہو جائیں اور اسلام کی مرکزیت کو مجروح نہ کریں۔ ان احادیث نے ایک بڑی اہم بحث امیر المومنین کے خلاف بغاوت وغیرہ کے سلسلے میں پیدا کی ہے اور دراصل مقصد صرف اتنا ہے کہ معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر قوانین نہ توڑے جائیں "جاہلی موت" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس شر سے ہے جو قریب ہی ہے آج یاجوج ماجوج کے سد میں سے اتنا کھل گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انگلی باندھ کر بتایا۔ پوچھا گیا۔ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے۔ فرمایا کہ ہاں۔ جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہوگا)

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ۔

۱۹۴۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھے۔ پھر فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لوگوں نے کہا کہ نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہارے گھروں کے درمیان میں اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

بَابُ ۱۱۱۱ ظُهُورِ الْفِتَنِ۔

۱۱۱۰۔ فتنوں کا ظہور۔

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۲۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ قتل۔ قتل! شعیب اور یونس اور لیث اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

۱۹۴۳۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے شقیق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے

وَ اَبِي مُوسٰى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَاَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَبُو مُوسٰى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ اَبُو مُوسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُو مُوسٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ۔

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ اَبُو مُوسٰى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَعْلَمُ الْاَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ۔ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ۔

باب ۱۱۱۲ لَا يَاْتِي زَمَانٌ اِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ۔

ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے جس میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ اور ہرج قتل ہے۔

۱۹۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبداللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے اور گفتگو کرتے رہے۔ پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ اور ہرج قتل ہے۔

۱۹۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں عبداللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اسی طرح اور حبشی زبان میں ہرج قتل کے معنے میں ہے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس حدیث کو آپ نے مرفوعًا بیان کیا۔ کہا کہ قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے۔ جن میں علم ختم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہو گی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشی زبان میں ہرج بمعنے قتل ہے اور ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو آنحضور نے ہرج کے دنوں وغیرہ کے متعلق بیان کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ لوگ بدبخت ترین لوگوں میں ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

۱۱۱۲۔ ہر دور بھی آتا ہے اس کے بعد کا دور اس سے برا ہو گا۔

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے حجاج کے طرزِ عمل کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۹۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۹۴۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے۔ ح۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ہند بنت الحارث الفراسیہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک ہے اللہ تعالٰی نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ ان حجرہ والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کون بیدار کرے گا۔ آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

بَابُ ۱۱۱۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

۱۱۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔"

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۹۵۰۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی (دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے۔ اور پھر وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۱۹۵۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو سے کہا ابو محمد! میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب تیر لے کر مسجد میں سے گزرے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا خیال رکھو۔ انہوں نے عرض کی کہ بہت اچھا۔

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِاَسْهُمٍ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

۱۹۵۳ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب مسجد میں سے تیر لے کر گذرے جن کے پھل باہر کو نکلے ہوئے تھے تو انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کا خیال رکھیں کہ وہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دیں۔

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهٖ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۱۹۵۴ - ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہیے کہ اس کے پھل کا خیال رکھے یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے انھیں تھامے رہے۔ کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

باب ۱۱۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۱۱۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے"۔

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۱۹۵۵ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ

۱۹۵۶ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں واقد نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابن عمر

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ ۔

۱۹۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن بکرہ نے حدیث بیان کی اور ایک دوسرے صاحب کے واسطہ سے بھی۔ جو میری نظر میں عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل ہیں۔ اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ بیان کیا کہ (اس کے بعد آنحضور کی خاموشی سے) ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے پھر پوچھا۔ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ البلدہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضور نے فرمایا۔ پھر تمہارا خون تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہاری کھال تم پر اسی طرح باحرمت ہے۔ جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے کیا میں نے پہنچا دیا؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ پس موجود غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بہت سے پہنچانے والے اس پیغام کو اس تک پہنچائیں گے جو اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضور نے فرمایا۔ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔ پھر جب وہ دن آیا جب ابن الحضرمی کو جلایا گیا جب انھیں جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو کہا کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو بکرہ ہیں اور آپ کو دیکھ رہے ہیں عبد الرحمٰن نے کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ میرے پاس آتے تو میں ان پہ ایک چھڑی بھی نہ چلاتا۔

۱۹۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۵۸۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

۱۹۵۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے دادا جریر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

بَابٌ ۱۱۱۴ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ ۔

۱۱۱۴۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا۔

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ ۔

۱۹۶۰۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا۔ بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پا سکے تو پناہ لے لے۔

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ ۔

۱۹۶۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی اس کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا پس جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پالے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔

بَابٌ ۱۱۱۵ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

۱۱۱۵۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے

۱۹۶۲ حدثنا عبد اللہ بن عبد الوھاب ثنا حماد عن رجل لم یسمہ عن الحسن قال خرجت بسلاحی لیالی الفتنۃ فاستقبلنی ابو بکرۃ فقال این ترید؟ قلت ارید نصرۃ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توجہ المسلمان بسیفیہما فکلاھما من اھل النار قیل فھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ قال حماد ابن زید فذکرت ھذا الحدیث لایوب ویونس بن عبید وانا ارید ان یحدثانی بہ فقالا انما روی ھذا الحدیث الحسن عن الاحنف بن قیس عن ابی بکرۃ حدثنا سلیمان حدثنا حماد ھذا وقال مؤمل حدثنا حماد بن زید حدثنا ایوب ویونس وھشام ومعلی بن زیاد عن الحسن عن الاحنف عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ معمر عن ایوب ورواہ بکار ابن عبد العزیز عن ابیہ عن ابی بکرۃ وقال غندر حدثنا شعبۃ عن منصور عن ربعی بن حراش عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرفعہ سفیان عن منصور۔

کے مقابل آجائیں۔

۱۹۶۲- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایک شخص نے جس کا نام نہیں بتایا، ان سے حسن نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ فتنوں کے دنوں میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے راستے میں ملاقات ہوگئی، انھوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے آجائیں تو دونوں اہل نار میں سے ہیں۔ پوچھا گیا کہ یہ تو قاتل تھا مقتول نے کیا کیا تھا (کہ اسے جہنم ملے گی) فرمایا کہ وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ حماد بن زید نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ یہ دونوں حضرات بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ اس حدیث کی روایت حسن نے احنف بن قیس سے اور انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کی، ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے حماد نے یہی حدیث بیان کی۔ اور مومل نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب، یونس، ہشام اور معلی بن زیاد نے حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کی ان سے احنف نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی روایت معمر نے ایوب کے واسطہ سے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے۔ اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ربعی بن خراش نے، ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور سفیان نے منصور کے واسطہ سے اس حدیث کو مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

باب ۱۱۱۶ کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ

۱۱۱۷- جب جماعت نہ ہو تو معاملات کس طرح حل ہوں۔

۱۹۶۳ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا الولید بن مسلم حدثنا ابن جابر حدثنی بسر بن عبید اللہ الحضرمی انہ سمع ابا ادریس الخولانی انہ سمع حذیفۃ بن الیمان یقول

۱۹۶۳- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن عبیداللہ الحضرمی نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ادریس خولانی سے سنا، انھوں نے حذیفہ بن الیمان سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ. قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن اس خیر میں کمزوری ہو گی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں جانی پہچانی ہوں گی لیکن بعض میں اجنبیت محسوس کرو گے میں نے پوچھا۔ کیا پھر اس خیر کے بعد شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انھیں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ان کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا۔ پھر اگر میں نے وہ زمانہ پالیا تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

بَابُ ۱۱۱۱ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

۱۱۱۷۔ جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا۔

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ. ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ.

۱۹۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیاۃ وغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، یا لیث نے ابوالاسود کے واسطے سے بیان کیا کہ اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور میرا بھی نام اس میں لکھ دیا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اور میں نے انھیں اطلاع دی تو انھوں نے مجھے اس سلسلہ میں شدت کے ساتھ منع کیا۔ پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف (غزوات میں مشرکین کی جماعت کی زیادتی کا باعث بنتے تھے۔ پھر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور قتل کر دیتا یا انھیں کوئی تلوار مار کر دیتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "بلاشبہ وہ لوگ جن پر فرشتے موت لائے جبکہ

اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

باب ۱۱۱۸ اِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ

۱۱۱۸۔ جب کوئی ادنیٰ ترین لوگوں میں زندہ رہ جائے۔

۱۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

۱۹۶۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن وہب نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں ہم نے آپ سے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قرآن سے جانا، پھر سنت سے جانا۔ اور آنحضور نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی۔ اور اس کا نشان ایک دھبے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند سوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں آبلے کی طرح نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر گرا لی ہو اور اس کی وجہ سے آبلہ پڑ جائے۔ تم اس میں سوجن دیکھو گے لیکن اندر کچھ نہیں ہوگا۔ اور لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک دور گذر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ میں خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا ایجنٹ ادائے حق پر اسے مجبور کرتا لیکن آجکل تو میں صرف فلاں فلاں (مخصوص افراد) سے ہی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔

باب ۱۱۱۹ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

۱۱۱۹۔ زمانۂ فتنہ میں دیہات میں چلے جانا۔

۱۹۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً

۱۹۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کہ آپ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اے ابن الاکوع! آپ گاؤں میں رہنے لگے ہیں الٹے پاؤں پھر گئے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گاؤں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے اور وہاں ایک

قَدْ وَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ ‏۔

خاتون سے شادی کر لی۔ اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے، آپ برابر وہیں رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

۱۹۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ‏۔

۱۹۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبدالرحمان بن عبداللہ ابی صعصعہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے وہاں بھاگ کر آجائے گا۔

باب ۱۱۲۰ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ ‏۔

۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي

۱۹۶۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سوالات کئے۔ آخر جب لوگ بکثرت بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضور منبر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا کہ آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں بتاؤں گا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو انھیں ان کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کی، ہم اللہ سے کہ وہ رب ہے۔ اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد سے کہ وہ رسول ہیں راضی ہیں۔ اور آزمائش کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے خیر و شر آج جیسا کبھی نہیں دیکھا تھا میرے سامنے جنت و دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انھیں دیوار کے قریب دیکھا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے کہ "اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو۔ ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں معلوم ہو" اور ابن عباس النرسی نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ حدیث

تَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ اَوْقَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ ؛

اور بیان کیا "عَلَّ رَجُلٍ لَا فَأَرٍ اُسِفَ ثَوْبِهِ يَبْكِي" (الفاظ کے اضافہ کے ساتھ) اور بیان کیا کہ اللہ کی فتنے کی برائی سے پناہ مانگتے ہوئے۔ یا یہ بیان کیا کہ میں اللہ کی فتنہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید و معتمر نے حدیث بیان کی معتمر کے والد کے واسطہ سے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور بیان کیا کہ فتنہ کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے۔

بَابُ ۱۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ؛

۱۱۲۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "فتنہ مشرق کی جانب سے اٹھے گا۔"

۱۹۶۹ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ ؛

۱۹۶۹ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جدھر شیطان کی سینگ طلوع ہوتی ہے یا "سورج کی سینگ" فرمایا (مراد مشرق ہے)۔

۱۹۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ؛

۱۹۷۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ فتنہ اس طرف ہے جدھر شیطان کی سینگ۔

۱۹۷۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ؛

۱۹۷۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ ہمارے ملک شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے صحابہ نے عرض کی اور ہمارے نجد میں؟ آنحضور نے پھر فرمایا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے صحابہ نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں بھی؟ میرا خیال ہے کہ آنحضور نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کی سینگ طلوع ہوتی ہے۔

۱۹۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَرْجُوْا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةٌ وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ ۔

۱۹۷۲۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خلف نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے وبرہ بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے امید کی کہ آپ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے۔ بیان کیا کہ پھر ایک صاحب ہم سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہا، اے عبدالرحمٰن ہم سے زمانہ فتنہ میں قتال کے متعلق حدیث بیان کیجیے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے کہ فتنہ کیا ہے۔ تمہاری ماں تمہیں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا۔ تمہارے ملک کے لئے جنگ کرنے کی طرح صورت نہیں تھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً ۔ تَسْعٰى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولٍ
حَتّٰى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ۔ وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلٍ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ ۔ مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

۱۱۲۲۔ فتنہ جو دریا کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ ابن عیینہ نے خلف بن حوشب کے واسطہ سے بیان کیا کہ سلف فتنہ کے وقت ان اشعار سے مثال دینا پسند کرتے تھے۔ امرأ القیس نے کہا ہے "اول مرحلہ پر جنگ ایک نوخیز لڑکی معلوم ہوتی ہے جو ہر نادان کے لئے اپنی زیب و زینت کے ساتھ دوڑتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بھڑک اٹھتی ہے اور اس کے شعلے بلند ہونے لگتے" ہیں تو ایک بے شوہر کی بڑھیا کی طرح پیٹھ پھیر لیتی ہے جس کے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی آمیزش ہوگئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا جاتا ہو۔ اور وہ اس طرح بدل گئی ہو کہ اس سے بوس و کنار کو ناپسند کیا جاتا ہو۔

۱۹۷۳ حَدَّثَنَا . . . . عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ

۱۹۷۳۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ نے پوچھا تم میں کسے فتنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انسان کا فتنہ آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس

وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ اِذًا لَا يُغْلَقَ اَبَدًا۔ قُلْتُ اَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ عُمَرُ۔

اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی موج کی طرح ٹھاٹھیں لے گا۔ حذیفہ نے بیان کیا کہ امیرالمومنین! آپ پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا میں نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔ جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ دروازہ کون تھے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا (کہ وہ پوچھیں) جب انہوں نے پوچھا کہ دروازہ کون تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۱۹۷۴ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهٖ وَخَرَجْتُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلٰى بَابِهٖ وَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ

۱۹۷۴۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہیں شریک بن عبداللہ نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آنحضور باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ آج میں حضور کا دربان ہوں گا حالانکہ آنحضور نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ آنحضور اندر چلے گئے اور ضرورت پوری کی۔ پھر آپ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہیں رہیں میں آپ کے لئے اجازت لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے اور میں نے آنحضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ! ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور آنحضور کی دائیں جانب آکر انہوں نے بھی اپنی پنڈلیوں کو کھول لیا اور کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے۔ تاآنکہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت لے آؤں۔ آنحضور نے

عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

نے فرمایا کہ انھیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ آنحضور کی بائیں جانب آئے۔ اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا لیا۔ اور کنویں کی منڈیر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت مانگ لوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور اس کے ساتھ ایک آزمائش ہے جو انھیں پہنچے گی۔ پھر آپ بھی داخل ہوئے۔ لیکن ان حضرات کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ چنانچہ آپ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے۔ پھر آپ نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لئے پھر میرے دل میں بھائی (غالباً ابوبردہ رضی اللہ عنہ) کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے لگا کہ وہ بھی آجائے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ان حضرات کی قبروں کی تعبیر لی کہ سب کی ایک جگہ ہے۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ (البقیع میں) ہے۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ.

۱۹۷۵ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ان (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے (کہ عام مسلمانوں کے شبہات و شکایات کا خیال رکھیں) انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خلوت میں) ان سے گفتگو کی ہے۔ لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے دروازہ کو کھولنے والا ہونگا۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے۔ یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو (قیامت کے دن) لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح چکی پیسے گا جیسے گدھا پیستا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ ان کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں اچھی بات کے لئے کہتا تو ضرور تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا۔ لیکن خود کرتا تھا۔

باب ۱۱۲۳

-۱۱۲۳

۱۹۷۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً ؕ

۱۹۷۶۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک کلمہ نے فائدہ پہنچایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت کی مالکہ ایک عورت ہو گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس کی باگ ڈور ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

۱۹۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ ؕ

۱۹۷۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے حدیث بیان کی۔ مریم عبداللہ بن زیاد الاسدی نے حدیث بیان کی کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر ان سے نیچے تھے۔ پھر ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

باب ۱۱۲۴

۱۱۲۴۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ ؕ

۱۹۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی غنیہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور ان سے ابو وائل نے کہ کوفہ میں عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی روانگی کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو۔

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ

۱۹۷۹۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں عمرو نے خبر دی کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

بعث عليٌّ إلى أهل الكوفة يستنفرهم فقالا ما رأيناك أتيت أمرًا أكره عندنا من إسراعك في هذا الأمر منذ أسلمت فقال عمار ما رأيت منكما منذ أسلمتما أمرًا أكره عندي من إبطائكما عن هذا الأمر وكساهما حلة حلة ثم راحوا إلى المسجد.

گئے جب انھیں علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے پاس اپنی حمایت میں جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت عمار سے کہا کہ ہم نے آپ کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو ہماری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں تیزی کے ساتھ گھس پڑنے سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے بھی آپ لوگوں کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو میری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں سست روی سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ پھر انھیں ایک ایک حلہ دیا اور سب لوگ مسجد کی طرف گئے۔

١٩٨٠ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن شقيق بن سلمة كنت جالسا مع أبي مسعود وأبي موسى وعمار فقال أبو مسعود ما من أصحابك أحد إلا لو شئت لقلت فيه غيرك وما رأيت منك شيئا منذ صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعيب عندي من استسراعك في هذا الأمر قال عمار يا أبا مسعود وما رأيت منك ولا من صاحبك هذا شيئا منذ صحبتما النبي صلى الله عليه وسلم أعيب عندي من إبطائكما في هذا الأمر فقال أبو مسعود وكان موسرا يا غلام هات حلتين فأعطى إحداهما أبا موسى والأخرى عمارا وقال روحا فيه إلى الجمعة.

۱۹۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق بن سلمہ نے کہ میں ابو مسعود ابو موسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تھی۔ اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملہ میں آگے بڑھ جانے سے زیادہ معیوب نہیں ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابو مسعود! جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی نے آنحضور کی صحبت اختیار کی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کی معاملہ میں سست روی سے زیادہ معیوب نہیں۔ اس پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور وہ خوش حال تھے کہ اے غلام دو حلے لاؤ چنانچہ انھوں نے ایک حلہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو۔ اور کہا کہ آپ لوگ اسی کو پہن کر جمعہ پڑھنے چلیں۔

باب ١١٢٥ إذا أنزل الله بقوم عذابا

۱۱۲۵۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے۔

١٩٨١ حدثنا عبد الله بن عثمان أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني حمزة بن عبد الله بن عمر أنه سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنزل الله بقوم عذابا أصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على أعمالهم.

۱۹۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا (یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور برے ہوں گے تو بروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

باب ۱۱۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هٰذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۱۲۶- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ "میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور شاید اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے۔

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرَى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۹۸۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی اور میری ان سے ملاقات کوفہ میں ہوئی تھی۔ وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ مجھے عیسیٰ (منصور کے بھائی اور کوفہ کے والی) کے پاس لے چلو تاکہ میں اسے نصیحت کروں۔ غالباً ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں لے گئے۔ انہوں نے اس پر بیان کیا کہ ہم سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے خلاف لشکر لے کر نکلے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھتا ہوں جو اس وقت واپس نہیں جا سکتا جب تک اپنے مقابل کو بھگا نہ لے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے اہل و عیال کا کون کفیل ہوگا (یعنی مقتولین کے اہل و عیال کا) جواب دیا کہ میں پھر عبد اللہ بن عامر اور عبد الرحمان بن سمرہ نے کہا کہ ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور ان سے صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسن آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلٰكِنَّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوا رَاحِلَتِي.

۱۹۸۳- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انہیں محمد بن علی نے خبر دی، انہیں اسامہ رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے خبر دی عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور مجھ سے کہا۔ اس وقت تم سے علی رضی اللہ عنہ پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہم) کیوں پیچھے رہ گئے تھے (جنگ جمل و صفین سے) تو ان سے کہنا کہ انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ اگر آپ شیر کے جبڑے میں ہوتے تب بھی میں چاہتا کہ میں اس میں آپ کے ساتھ ہوں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں شرکت صحیح نہیں

ہوئی۔ حرملہ کہتے ہیں کہ، چنانچہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی۔ پھر میں حسن، حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گیا تو انہوں نے میری سواری پر سامان لدوا دیا۔

باب ۱۱۲۷ اِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهٖ

۱۱۲۷۔ جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی۔ اور پھر جب وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔

۱۹۸۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ وَوَلَدَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ غَدْرًا اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُّبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهٗ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔

۱۹۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے اور میرے علم میں کوئی غدر اس سے بڑھکر نہیں ہے کہ کسی شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے اور پھر اس سے جنگ کی جائے۔ اور اگر میرے علم میں آیا کہ تم میں سے کسی نے اس بیعت سے انکار کیا یا کسی اور سے بیعت کی تو میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَّمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ اِلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَّهٗ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاَنْشَاَ اَبِيْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللّٰهِ اَنِّيْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِيْ عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِيْ اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِيْ بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُّقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ

۱۹۸۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے، ان سے عوف نے، ان سے ابو منہال نے بیان کیا کہ جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے اور ابن زبیر نے مکہ میں اور خوارج بصرہ میں اقتدار حاصل کئے ہوئے تھے تو میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب ہم ان کے گھر میں ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے اور کہا۔ اے ابو برزہ آپ نہیں دیکھتے لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی بات یہ سنی کہ میں اللہ سے اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ روزانہ صبح کو اٹھتا ہوں تو قریش کے قبائل کے لوگوں پر مجھے غم و غصہ ہوتا ہے اے اہل عرب تم جس حال میں تھے اسے تم جانتے ہو۔ ذلت، قلت اور گمراہی کی حالت اور اللہ نے تمہیں اس سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نکالا اور اس حال کو پہنچایا جو تم دیکھ رہے ہو اور یہ دنیا جس نے تمہارے درمیان فساد پھیلا رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام میں ہے (مروان بن حکم وغیرہ) واللہ صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہیں (خوارج)

وَاللّٰهِ إِنْ يُّقَاتِلُوْنَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَالِكَ الَّذِيْ بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ إِنْ يُّقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا ؞

واللہ یہ لوگ صرف دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ جو مکہ میں ہے ۔ (ابن زبیر رضی اللہ عنہ) واللہ وہ بھی صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے ۔

۱۹۸۶ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِّنْهُمْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّوْنَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُوْنَ ؞

۱۹۸۶ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے واصل احدب نے ، ان سے ابو وائل نے اور اور ان سے حذیفہ بن الیمان نے بیان کیا کہ آج کل کے منافق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں اس وقت وہ چھپاتے تھے اور آج اس کا علانیہ اظہار کرتے ہیں ۔

۱۹۸۷ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ ؞

۱۹۸۷ - ہم سے خلاد نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الشعثاء نے اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نفاق تھا ۔ لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرتا ہے ۔

باب ۱۱۲۸ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُوْرِ ؞

۱۱۲۸ - قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہل قبور کے حال پر رشک کیا جانے لگے گا ۔

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهُ ؞

۱۹۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے ، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اس کی جگہ ہوتا ۔

باب ۱۱۲۹ تَغْيِيْرِ الزَّمَانِ حَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ ؞

۱۱۲۹ - زمانہ بدل جائے گا یہاں تک کہ لوگ بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے ۔

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؞

۱۹۸۹ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کے عورتوں کا ذوالخلصہ (کا طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے ؎

حاشیہ آئندہ صفحہ پر

۱۹۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ؛

۱۹۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص نکلے گا۔ اور لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہنکا کر لے جائے گا۔

باب ۱۱۳۰ خُرُوجِ النَّارِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ؛

۱۱۳۰۔ آگ کا نکلنا۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی پہلی علامتوں میں سے ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر کے لے جائے گی۔

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى ؛

۱۹۹۱ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا. قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ ؛

۱۹۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن سعید الکندی نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبدالرحمان نے، ان سے ان کے دادا حفص بن عاصم نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا۔ پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے عقبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ کہے کہ (فرات) سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا۔

باب ۱۱۳۱

۱۱۳۱۔

۱۹۹۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۹۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے حارثہ

سابقہ حاشیہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قائم ہونے سے پہلے یہ لوگ بھی اسلام سے پھر جائیں گے اور بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔ دوس عرب کا مشہور قبیلہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی کے ایک فرد تھے۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَیَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَقْبَلُہَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَۃُ اَخُوْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ لِاُمِّہٖ ؕ

بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ صدقہ کرو۔ کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ مسدد نے بیان کیا کہ حارثہ عبید اللہ بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے۔

باب ۱۱۳۱

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَکُوْنُ بَیْنَہُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَتُہُمَا وَاحِدَۃٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّہُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْہَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْہَرْجُ وَہُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُہِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَہٗ ۔ وَحَتّٰی یَعْرِضَہٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُہٗ عَلَیْہِ لَا اَرَبَ لِیْ بِہٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ ۔ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ ۔ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِہَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰہَا النَّاسُ یَعْنِیْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا ۔ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَہُمَا بَیْنَہُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِہٖ وَلَا یَطْوِیَانِہٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِہٖ فَلَا یَطْعَمُہٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَہُوَ یُلِیْطُ حَوْضَہٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْہِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَلَا یَطْعَمُہَا ؕ

۔۱۱۳۱

۱۹۹۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کی دعوت ایک ہوگی۔ اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجّال بھیجے جائیں گے۔ تقریباً تیس ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی۔ اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے۔ اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا۔ اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا۔ لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں اکڑیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گذرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے اعمال نہ کئے ہوں۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو افراد نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے نہ ابھی بیچ پائے گا نہ لپیٹ پائیں ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہوگا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے

اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔

باب ۱۱۳۲ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

۱۱۳۲- دجّال کا تذکرہ۔

۱۹۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ أَنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ

۱۹۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجّال کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضور نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔ میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

۱۹۹۶- ہم سے سعید بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجّال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے قیام کرے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۱۹۹۷- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ پر مسیح دجّال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بیان کیا کہ ابن اسحاق نے کہا اور ان سے صالح بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

۱۹۹۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی

فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ۔

تعریف اس کی شان کے مطابق کی۔ پھر دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی۔ اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ۔

۱۹۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا اور (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی)۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجّال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کا ہم شکل قبیلہ خزاعہ کا ابن قطن ہے۔

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

۲۰۰۰ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ اپنی نماز میں دجّال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عبدالملک نے، انہیں ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۲۰۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ. فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انھوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہے۔ اس حدیث میں ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

بَابُ ۱۱۳۳ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ.

۱۱۳۳۔ دجّال مدینہ کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔

۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

۲۰۰۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابن مسعود نے خبر دی، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجّال کے متعلق ایک طویل گفتگو کی آنحضور کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا پھر اس دن اس کے پاس ایک صاحب جائیں گے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں ہم سے بیان کیا تھا۔ اس پر دجّال کہے گا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ ان صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر انھیں زندہ کر دے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے بصیرت نہیں حاصل تھی اس پر دجّال پھر انھیں قتل کرنا چاہے گا۔ لیکن اس مرتبہ اسے ان پر قدرت نہ ہوگی۔

۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

۲۰۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم بن عبد اللہ المجمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں نہ یہاں طاعون آ سکتی ہے۔ اور نہ دجّال آ سکتا ہے۔

۲۰۰۵ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

۲۰۰۵۔ مجھ سے یحیٰی بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں انس

بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجّال مدینہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ چنانچہ نہ دجّال اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ طاعون۔ انشاء اللہ۔

باب ۱۱۳۴ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ۔

۱۱۳۴۔ یاجوج وماجوج۔

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا۔ قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

۲۰۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبردی انھیں شعیب نے خبردی، انھیں زہری نے ح، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن محمد بن ابی عتیق، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ان سے ام حبیبہ بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے اور ان سے زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے داخل ہوئے آپ فرما رہے تھے کہ تباہی ہے عربوں کے لئے اس برائی سے جو قریب آپکی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے سد سے اتنا کھل گیا ہے اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ بنایا۔ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! تو کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہوجائیں گے کہ ہم میں صالح افراد بھی ہوں گے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ۔

۲۰۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاوس نے حدیث بیان کی، انسے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سد یعنی یاجوج وماجوج کا سد کھل جائے گا اس طرح سے اور وہیب نے نوے کا عدد انگلیوں سے بنا کر اس کی مقدار بتائی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

كِتَابُ الْأَحْكَامِ

کتاب الاحکام

باب ۱۱۳۵ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

۱۱۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اپنے آپ میں سے اولوالامر کی اطاعت کرو"۔

۲۰۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَا اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصَا اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ ؛

۲۰۰۸ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ ابن عبد الرحمٰن نے خبر دی، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے (متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۰۰۹ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ؛

۲۰۰۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المومنین) لوگوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگراں ہے۔ اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

بَابُ ۱۱۳۶ اَلْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ ؛

۱۱۳۶ - امراء قریش سے ہوں۔

۲۰۱۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ

۲۰۱۰ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انھیں معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ معاویہ رض اس پر غصہ ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی پھر فرمایا۔ اما بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے۔ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں۔ پس تم ایسی خواہشات سے بچتے رہو جو تمہیں گمراہ کر دیں۔ کیونکہ میں نے

الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ. تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (خلافت) قریش میں رہے گا۔ کوئی بھی ان پر اگر دست درازی کرے گا تو اللہ اسے رسوا کر دے گا، لیکن اس وقت تک جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔ اس روایت کی متابعت نعیم نے ابن مبارک سے کی۔ ان سے معمر نے، ان سے زہری نے اور ان سے محمد بن جبیر نے۔

۲۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

۲۰۱۱ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - یہ امر اس وقت تک قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

باب ۱۱۳۷ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى. وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

۱۱۳۷ - اس شخص کا اجر جس نے حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کیا بوجہ اللہ کے اس ارشاد کے کہ "اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ لوگ فاسق ہیں۔"

۲۰۱۲ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

۲۰۱۲ - ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک بس دو افراد پر ہی کیا جانا چاہیے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرنے کی قدرت دی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

باب ۱۱۳۸ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً.

۱۱۳۸ - امام کے لئے سمع و طاعت جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

۲۰۱۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے حبشی غلام کو ہی عامل بنایا جائے جس کا سر کشمش کی طرح ہو۔

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ

۲۰۱۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے جعد نے اور ان سے ابو رجاء نے اور ان سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ کوئی اگر جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۲۰۱۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

۲۰۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے (امیر کی بات) سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔ جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۲۰۱۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۲۰۱۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمان نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ فوج بھیجا اور اس پر انصار کے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضور نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی۔ جب کودنا چاہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضور کی اتباع آگ سے بچنے کے لئے کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں۔ اسی کشمکش میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضور سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے تھے۔ اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے۔

بَابٌ ۱۱۳۹ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ۔

۱۱۳۹۔ جو حکومت طلب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

۲۰۱۷ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۲۰۱۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ يَمِينَكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان حکومت کے طالب نہ بننا کیونکہ اگر تمہیں وہ بلا مانگے ملی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم نے قسم کھائی ہو پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو۔

بَابٌ ۱۱۴۰ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا۔

۱۱۴۰۔ جو حکومت مانگے گا وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۲۰۱۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمان ابن سمرہ! حکومت طلب نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہیں مانگنے کے بعد ملی تو تم اس کے حوالہ کر دیئے جاؤ گے۔ اور اگر تمہیں مانگے بغیر ملی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم کھالو اور پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو وہ کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

بَابٌ ۱۱۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ۔

۱۱۴۱۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ۔

۲۰۱۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ کرو گے اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہو گی۔ پس کیا ہی بہتر ہے دودھ پلانے والی اور کیا ہی بری دودھ چھڑا دینے والی (حکومت کے ملنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے) اور محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حمران نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید المقبری نے، ان سے عمر بن حکم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (موقوفاً) نقل کیا۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ

۲۰۲۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے دو اور افراد کو لے کر حاضر ہوا، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمیں کہیں کا عامل بنا دیا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی یہی خواہش ظاہر کی۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو یہ ذمہ داری نہیں سونپتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔

باب ۱۱۴۲ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ۔

۱۱۴۲ ۔ جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا ہو اور اس نے خیر خواہی نہ کی ہو۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۲۰۲۱ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے کہ عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ تو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ نے فرمایا جب اللہ تعالٰے کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۲۰۲۲ ۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں حسین الجعفی نے خبر دی کہ زائدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے حسن نے بیان کیا کہ ہم معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ دار بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

باب ۱۱۴۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۱۱۴۳ ۔ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کریگا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کریگا۔

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ

۲۰۲۳ ۔ ہم سے حسین واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے طریف ابو تمیمہ نے بیان کیا کہ میں صفوان اور جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا۔ صفوان اپنے ساتھیوں (شاگردوں) کو وصیت کر رہے تھے۔ پھر صفوان اور ان کے ساتھیوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے) پوچھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدُبٌ قَالَ نَعَمْ جُنْدُبٌ ؞

اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو دکھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے رسوا کر دے گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں اس کا پیٹ سڑتا ہے۔ پس جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ پاک و طیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اور جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو۔ جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ میں نے ابو عبداللہ (بخاری) سے پوچھا کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا جندب کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

بَابُ ۱۱۴۴ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ ؞

۱۱۴۴۔ راستہ میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔ یحییٰ بن یعمر نے راستہ میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

۲۰۲۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ؞

۲۰۲۴۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوکھٹ پر آکر ہم سے ملا اور دریافت کیا۔ یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آنحضور نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس پر وہ شخص خاموش سا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں نے بہت زیادہ روزے، نماز اور صدقہ قیامت کے لئے نہیں تیار کئے ہیں۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

بَابُ ۱۱۴۵ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ ؞

۱۱۴۵۔ اس باب کی احادیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہیں تھا۔

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ قَالَتْ نَعَمْ

۲۰۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت البنانی نے حدیث بیان کی۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اپنے گھر کی ایک خاتون

قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.

بَاب ۱۱۴۶ الحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ.

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الأَمِيرِ.

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ.

۲۰۲۸ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ مَا لِهَذَا؟ قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے کہہ رہے تھے۔ فلانی کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گذرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس خاتون نے جواب دیا میرے پاس سے چلے جاؤ، میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضور وہاں سے ہٹ گئے اور چلے گئے پھر ایک صاحب ادھر سے گذرے اور ان سے پوچھا کہ آنحضور نے تم سے کیا کہا تھا؟ اس خاتون نے کہا کہ میں نے انھیں پہچانا نہیں، ان صاحب نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر وہ خاتون آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے آپ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا۔ پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں نے آپکو پہچانا نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ صبر تو صدمہ کے شروع میں مطلوب ہے۔

۱۱۴۶۔ ماتحت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرتا ہے جس پر قتل واجب ہے اور اس کے لئے اپنے اوپر کے حاکم سے مشورہ نہیں لیتا۔

۲۰۲۶۔ ہم سے محمد بن خالد ذہلی نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رہتے تھے جیسے امیر کے ساتھ سپاہیوں کا افسر رہتا ہے۔

۲۰۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ نے، ان سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بھیجا تھا اور آپکے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا تھا۔

۲۰۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محبوب بن الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص اسلام لایا پھر یہودی ہوگیا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور وہ شخص ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ نے پوچھا اس کا کیا معاملہ ہے؟ ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ اسلام لایا پھر یہودی ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک میں اسے قتل نہ کرلوں نہیں بیٹھوں گا یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔

باب ۱۱۴۷ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ.

۲۰۲۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

۲۰۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

۲۰۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا.

باب ۱۱۴۸ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۴۷۔ کیا قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہیے

۲۰۲۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے، انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی بکرہ سے سنا کہا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو لکھا۔ اور وہ اس وقت سجستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا جب غصہ میں ہو۔ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی ثالث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۰۳۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں قیس ابن ابی حازم نے، ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ میں واللہ صبح کی جماعت میں فلاں (امام) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضور کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم میں سے بعض بھگانے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے اختصار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت میں بوڑھے، بچے اور ضرورتمند سب ہی ہوتے ہیں۔

۲۰۳۱۔ ہم سے محمد بن ابی یعقوب الکرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، محمد نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض میں تھیں۔ طلاق دے دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ آنحضور سے کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے پھر فرمایا۔ انھیں چاہیے کہ رجعت کر لیں اور انھیں اپنے پاس رکھیں۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائیں۔ پھر حائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں تب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دے دیں۔

۱۱۴۸۔ جن کا خیال ہے کہ قاضی لوگوں کے عام معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ بدگمانیوں اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند حضرت ابو

وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرٌ مَشْهُوْرٌ.

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيْهِمْ مِنْ مَعْرُوْفٍ.

سفیان کی بیوی) سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب معاملہ معلوم و مشہور ہو۔

۲۰۳۲ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئیں اور کہا یا رسول اللہ! روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق اس درجہ میں ذلت کی خواہشمند ہوں جتنا آپ کے گھرانہ کی ذلت و رسوائی کی میں خواہشمند تھی لیکن اب میرا یہ حال ہے کہ میں سب سے زیادہ خواہشمند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سربلندی والا ہو، پھر انہوں نے کہا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے۔ تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے اگر میں اس کے مال میں سے (انکی اجازت کے بغیر لے کر) اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں آنحضور نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اگر تم انہیں دستور کے مطابق کھلاؤ۔

بَاب ۱۱۴۹ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُوْمِ

وَمَا يَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا يَضِيْقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عَامِلِهٖ وَالْقَاضِيْ إِلَى الْقَاضِيْ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُوْدِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهٖ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ. فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عَامِلِهٖ فِي الْحُدُوْدِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ سِنٍّ كُسِرَتْ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ كِتَابُ الْقَاضِيْ إِلَى الْقَاضِيْ جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ نَحْوَهٗ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ الشَّعْبِيُّ يُجِيْزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُوْمَ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقَاضِيْ. وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهٗ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

۱۱۴۹ - مہربند تحریر پر گواہی اور جن حدود میں یہ جائز ہے - اور اور جن میں تنگی ہے۔ اور حاکم کا خط اپنے عاملوں کے نام اور قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حدود کے سوا سب معاملات میں حاکم کا خط جائز ہے پھر انہیں لوگوں نے کہا کہ اگر قتل خطأً ہو تب بھی (حاکم کا خط) جائز ہے حالانکہ یہ بھی حدود میں آجاتا ہے) کیونکہ یہ ان کے خیال میں مال (کے احکام) سے متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مال ثبوت قتل کے بعد ہوتا ہے۔ ورنہ اصلاً عمد و خطا ایک ہی ہیں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کو حدود کے سلسلہ میں خط لکھا تھا۔ اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے دانت کے ٹوٹنے کے متعلق خط لکھا تھا۔ اور ابراہیم نے کہا کہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام جائز ہے بشرطیکہ وہ خط اور مہر کو پہچان لے۔ اور شعبی قاضی کی طرف سے مہربند پر اس کے مضمون کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مطابق مروی ہے۔ معاویہ بن عبد الکریم ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبد الملک بن یعلی اور ایاس

الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيْدَةَ وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ فَإِنْ قَالَ الَّذِيْ جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِيْ الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِيْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُوْ قِلَابَةَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيْهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ۔

بن معاویہ اور ثمامہ بن عبداللہ بن انس اور بلال بن ابی بردہ اور عبداللہ بن بریدہ الاسلمی اور عامر ابن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود تھا جب ان لوگوں نے قاضیوں کے خطوط پر گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ کیا۔ پس اگر وہ شخص جس کے خلاف خط لایا گیا ہو وہ یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے مفر کی کوئی صورت نکال لاؤ (گواہوں پر جرح کے ذریعہ یا اور کسی ذریعہ) اور سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ نے قاضی کے خط کے باوجود گواہی کا مطالبہ کیا تھا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن محرز نے حدیث بیان کی کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کر دی تھی کہ میرا فلاں پر یہ حق واجب ہے۔ اور وہ شخص کوفہ میں تھا۔ چنانچہ میں خط لے کر (کوفہ کے قاضی) قاسم بن عبدالرحمان کے پاس گیا تو انہوں نے اس فیصلہ کو لاگو کر دیا اور حسن اور ابو قلابہ وصیت کے حق میں اس وقت تک گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے کیونکہ ممکن ہے اس میں کوئی ظلم کی بات ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو لکھا تھا کہ یا تو تم اپنے صاحب (عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کو دیت دے دو۔ ورنہ لڑائی کے لئے تیار رہو۔ اور زہری نے پردہ کے پیچھے عورت کے متعلق گواہی دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ نہ دو۔

۷۰۴۳ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالُوْا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِهٖ وَنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

۷۰۴۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ نے کہا کہ رومی صرف مہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضور نے چاندی کی ایک مہر بنگوائی۔ گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"

باب ۱۱۵۰ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَ

۱۱۵۰ - کوئی شخص قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا۔ اور حسن بصری

قَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰہُ عَلَی الْحُکَّامِ اَنْ لَّا یَتَّبِعُوا الْھَوٰی وَلَا یَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا یَشْتَرُوْا بِاٰیَاتِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ثُمَّ قَرَأَ یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ط وَقَرَأَ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاۃَ فِیْھَا ھُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا اسْتُوْدِعُوْا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَکَانُوْا عَلَیْہِ شُھَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ وَقَرَأَ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْہِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَکُنَّا لِحُکْمِھِمْ شٰھِدِیْنَ فَفَھَّمْنٰھَا سُلَیْمٰنَ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا فَحَمِدَ سُلَیْمَانَ وَلَمْ یَلُمْ دَاوٗدَ وَلَوْلَا مَا ذَکَرَ اللّٰہُ مِنْ اَمْرِ ھٰذَیْنِ لَرَاَیْتُ اَنَّ الْقُضَاۃَ ھَلَکُوْا فَاِنَّہٗ اَثْنٰی عَلٰی ھٰذَا بِعِلْمِہٖ وَعَذَرَ ھٰذَا بِاجْتِھَادِہٖ۔ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ خَمْسٌ اِذَا اَخْطَأَ الْقَاضِیْ مِنْھُنَّ خَصْلَۃً کَانَتْ فِیْہِ وَصْمَۃٌ اَنْ یَّکُوْنَ فَھِمًا حَلِیْمًا عَفِیْفًا صَلِیْبًا عَالِمًا سَؤُوْلًا عَنِ الْعِلْمِ ؎

نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں اور میری آیات کو معمولی قیمت کے بدلے میں نہ بیچیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اے داؤد ہم نے آپ کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ پس آپ لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کیجئے کہ وہ آپ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان پر شدید عذاب ہوگا قیامت کے دن۔ بوجہ اس کے جو انھوں نے بھلا دیا تھا" اور حسن بصری نے اس آیت کی بھی تلاوت کی "بلاشبہ ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے، اس کے ذریعہ انبیاء جنہوں نے اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ہدایت اختیار کی۔ اور پاک باز اور علماء (فیصلہ کرتے ہیں) اس کے ذریعہ جو انھوں نے کتاب اللہ کو محفوظ رکھا ہے اور وہ اس پر نگہبان ہیں۔ پس لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور آیات کے ذریعہ تھوڑی پونجی نہ خریدو۔ اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہی منکر ہیں۔ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا اِیْ بِمَا اسْتُوْدِعُوْا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اور حسن نے اس آیت کی بھی تلاوت کی "اور یاد کرو) داؤد اور سلیمان کو جب انہوں نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ کیا جب کہ اس میں ایک جماعت کی بکریاں گھس پڑیں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے تھے پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو نبوت اور معرفت دی تھی" پس سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی حمد کی اور داؤد علیہ السلام کو ملامت نہیں کی۔ اگر ان دو انبیاء کا حال جو اللہ نے ذکر کیا ہے نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ قاضی تباہ ہو رہے ہیں (کیونکہ ان کے فیصلے بعض اوقات غلط بھی ہوتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالےٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی ہے اور داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد میں معذور قرار دیا ہے اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لئے باعث عیب ہے یہ کہ وہ سمجھدار ہو، بردبار ہو، پاکدامن ہو، قوی ہو، عالم ہو، علم کے بارے میں خوب سوال کرنے والا ہو۔

باب ۱۱۵۱ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا. وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِيُ يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ اَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَاَكَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ.

۱۱۵۱۔ حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ۔ اور قاضی شریح قضاء کی تنخواہ لیتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (یتیم کا) نگران اپنے کام کے مطابق لے گا۔ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر کفایت) لیا تھا

۲۰۳۴۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَاِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۰۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید نے خبر دی، انھیں حویطب بن عبدالعزیٰ نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن السعدیؓ نے خبر دی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کیے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے۔؟ میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں اچھی طرح ہوں میں چاہتا ہوں، کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہوجائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی اس کا ارادہ کیا تھا جسکا تم نے ارادہ کیا ہے، آنحضور مجھے عطا کرتے تھے تو میں عرض کر دیتا تھا کہ اسے مجھ سے زیادہ اس کے ضرورت مند کو عطا فرما دیجئے آخر آپ نے ایک مرتبہ مجھے مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجئے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اس کا صدقہ کردو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہشمند ہو اور نہ اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ اسے دیدیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ پھر آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا اور میں نے کہا کہ آپ اسے ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد

اس کا صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہشمند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو۔ اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

باب ۱۱۵۲ من قضى ولاعن في المسجد

ولاعن عمر عند منبر النبي صلى الله عليه وسلم وقضى شريح والشعبي ويحيى بن يعمر في المسجد وقضى مروان على زيد بن ثابت باليمين عند المنبر وكان الحسن وزرارة بن أوفى يقضيان في الرحبة خارجا من المسجد

۱۱۵۲ ۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کرا دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر کے پاس لعان کرا دیا۔ اور شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلہ کیا۔ اور مروان نے زید بن ثابت کے خلاف قسم کی بنیاد پر منبر کے پاس فیصلہ کیا۔ اور حسن بصری اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر صحن میں فیصلہ کرتے تھے۔

۲۰۳۵ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الزهري عن سهل بن سعد قال شهدت المتلاعنين وأنا ابن خمس عشرة فرق بينهما

۲۰۳۵ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا میں اس وقت پندرہ سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی تھی۔

۲۰۳۶ حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق أنا ابن جريج أخبرني ابن شهاب عن سهل أخي بني ساعدة أن رجلا من الأنصار جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فتلاعنا في المسجد وأنا شاهد

۲۰۳۶ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں بنی ساعدہ کے ایک فرد سہل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ آنحضور کا اس بارے میں کیا خیال ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے کیا اسے قتل کر سکتا ہے۔ پھر دونوں (میاں بیوی) میں لعان کرایا گیا اور میں موجود تھا۔

باب ۱۱۵۳ من حكم في المسجد حتى إذا أتى على حد أمر أن يخرج من المسجد فيقام

وقال عمر أخرجاه من المسجد ويذكر عن علي نحوه

۱۱۵۳ ۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری کرنے کا وقت آیا تو اس نے مسجد سے باہر جانے کا حکم دیا اور پھر حد قائم کی گئی۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اسے (جس پر حد ثابت ہو گئی تھی) مسجد سے باہر لے جاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۷ حدثنا يحيى بن بكير حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي سلمة وسعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال أتى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد فناداه فقال يا رسول الله إني زنيت فأعرض عنه فلما شهد على نفسه أربعا قال أبك جنون قال لا قال اذهبوا به

۲۰۳۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آنحضور مسجد میں تھے۔ اور انہوں نے آنحضور کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کر لیا ہے، آنحضور نے ان سے اعراض کیا۔ لیکن جب انہوں نے

فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ

اپنے ہی خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو آپ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ انھیں لے جاؤ اور رجم کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے ان صاحب کو عیدگاہ پر رجم کیا تھا۔ اس کی روایت یونس، معمر اور ابن جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رجم کے سلسلہ میں۔

باب ۱۱۵۴ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

۱۱۵۴۔ فریقین کو امام کی نصیحت۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ میں ایک انسان ہوں تم میرے پاس اپنے جھگڑے لاتے ہو۔ ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں تمہاری بات سن کر فیصلہ کر دوں۔ تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی (فریق مخالف) کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں وہ اسے نہ لے کیونکہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

باب ۱۱۵۵ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ

فِي وِلَايَتِهِ الْقَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَقَالَ

۱۱۵۵۔ ایک فریق کے لئے (قاضی) کی گواہی حاکم کے سامنے ہونی چاہیے خواہ اس کے قاضی ہونے کے زمانے کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کا۔

قاضی شریح سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہ بننے کے لئے کہا تو آپ نے اس سے کہا کہ امیر کے پاس چلو اور وہاں میں گواہی دوں گا (یعنی خود فیصلہ نہیں کیا) اور عکرمہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر آپ کسی کو زنا یا چوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں (تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کر دیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک فرد کی گواہی ہو گی! انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب پر اضافہ کیا ہے تو میں رجم کی آیت اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور ماعز رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حَمَّادٌ اِذَا اَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ۔ وَقَالَ الْحَكَمُ اَرْبَعًا۔

سامنے زنا کا اقرار چار مرتبہ کیا تو آپ نے انھیں رجم کا حکم دیا اور اس کا تذکرہ نہیں ملتا کہ آپ نے حاضرین میں سے گواہی اس معاملہ میں لی تھی۔ اور حماد نے کہا ہے کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی اقرار کرلے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا کہ چار مرتبہ (اقرار ضروری ہے)۔

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِاَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ اَمْرَهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَاَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ اُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ اَسَدًا مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ اَوَّلَ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ۔ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَّاهُ اِلَيَّ وَقَالَ اَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي وِلَايَتِهِ اَوْ قَبْلَهَا۔ وَلَوْ اَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِاٰخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا اِقْرَارَهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ اَوْ رَاٰهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ اِلَّا بِشَاهِدَيْنِ۔ وَقَالَ اٰخَرُونَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ لِاَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ وَاِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ اَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْاَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ اَنْ يُمْضِيَ

۲۰۲۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن کثیر نے، ان سے ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ کے موقعہ پر فرمایا۔ جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں جسے اس نے قتل کیا ہو گواہی ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔ چنانچہ میں مقتول کے لئے گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لئے گواہی دے سکے اس لئے میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ اس مقتول کا سامان جس کا ابو قتادہ ذکر کر رہے ہیں، میرے پاس ہے۔ انھیں اس لئے راضی کر دیجئے (کہ وہ ہتھیار مجھے دے دیں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر کے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے وہ قریش کے معمولی آدمی کو ہتھیار نہیں دیں گے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے حکم دیا اور انہوں نے ہتھیار مجھے دے دیئے۔ اور میں نے اس سے ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔ اور مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے کہ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور مجھے وہ ہتھیار دیا اور اہل حجاز نے کہا ہے کہ حاکم صرف اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر سکتا خواہ واقعہ کا مشاہدہ اس نے اپنے زمانہ ولایت میں کیا ہو یا اس سے پہلے۔ اور اگر کسی فریق نے اس کے سامنے دوسرے کے لئے مجلس قضا میں کسی حق کا اقرار کیا تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بنیاد پر وہ فیصلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اقرار کرائے گا۔ اور بعض اہل عراق نے کہا ہے کہ جو کچھ قاضی نے عدالت میں دیکھا یا سنا اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ لیکن جو کچھ عدالت کے باہر ہوگا اس کی بنیاد پر دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اور انھیں میں سے دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کی بنیاد پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ

قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُوْنَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ اَنَّ عِلْمَهُ اَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ فِيْهِ تَعَرُّضًا لِتُهْمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِيْقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُوْنِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ اِنَّمَا هٰذِهٖ صَفِيَّةُ ۔

وہ امانت دار ہے شہادت کا مقصد تو صرف حق کا جاننا ہے پس قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ اموال کے بارے میں تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا اور اس کے سوا میں نہیں کرے گا اور قاسم نے کہا کہ حاکم کے لئے درست نہیں کہ وہ کوئی فیصلہ صرف اپنے علم کی بنیاد پر کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے۔ گو قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کی نظر میں اس صورت میں قاضی کے متہم ہونے کا خطرہ ہے اور مسلمانوں کو اس طرح بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے (اس لئے یہ صورت مناسب نہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔

۲۰۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتْ اِنْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۴۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے علی بن حسین نے کہ ام المومنین صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا (رات کے وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور آنحضور مسجد میں معتکف تھے) جب وہ واپس آنے لگیں تو آنحضور بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اس وقت دو انصاری صحابی ادھر سے گذرے تو آنحضور نے انھیں بلایا اور فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا، سبحان اللہ (کیا ہم آنحضور پر شبہ کریں گے) آنحضور نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔ اس کی روایت شعیب ابن مسافر، ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے کی، ان سے علی بن حسین نے اور ان سے صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کیا تھا۔

باب ۱۱۵۶ اَمْرُ الْوَالِيْ اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ اِلٰى مَوْضِعٍ اَنْ يَّتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

۱۱۵۶۔ جب حاکم اعلیٰ دو امیروں کو کسی ایک جگہ متعین کرے تو انھیں یہ حکم کہ وہ متفق رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔

۲۰۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّهُ يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

۲۰۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور ان سے فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا اور تنگی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور اور آپس میں اتفاق رکھنا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ہمارے ملک میں شہد کا نبیذ (تبع) بنایا جاتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر نشہ آور

باب ۱۱۵۷ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ.

۲۰۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ.

۱۱۵۷۔ حاکم کا دعوت قبول کرنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

۲۰۴۲ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیدیوں کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

باب ۱۱۵۸ هَدَايَا الْعُمَّالِ.

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَتِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا. قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي خُوَارٌ صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُونَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ.

۱۱۵۸۔ عاملوں کے ہدایا۔

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انہوں نے عروہ سے سنا انہیں حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسد کے ایک صاحب کو صدقہ کی وصولیابی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنایا، ان کا نام ابن الاتبیۃ تھا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا تھا۔ پھر آنحضور منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان ہی نے یہ روایت بھی کی کہ "پھر آپ منبر پر چڑھے" پھر اللہ کی حمد و ثنا کی۔ اور فرمایا اس عامل کا کیا حال ہوگا جسے ہم بھیجتے ہیں پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا۔ اور دیکھا ہوتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عامل جو چیز بھی (رشوت کے طور پر) لے گا اسے قیامت کو اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا تو اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی آئے گی، بکری ہوگی تو وہ بولتی آئے گی پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے پہنچا دیا! تین مرتبہ، سفیان نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہم سے زہری نے بیان کیا اور ہشام نے اپنے والد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا، ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں نے دیکھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔ کیونکہ انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے میرے کانوں نے سنا کے الفاظ نہیں ذکر کئے "خوار" آواز۔ اور جوار "تجارون" سے گائے کی آواز کی طرح۔

باب ۱۱۵۹ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ.

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

۱۱۵۹۔ موالی کو قاضی اور عامل بنانا۔

۲۰۴۴۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن

بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَاَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَّعَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ۔

وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہا کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا (آزاد کردہ غلام) سالم مہاجرین اولین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کرتے تھے، ان میں ابو بکر، عمر، ابوسلمہ، زید، اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے تھے۔

بَابٌ ۱۱۶۰ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ۔

۱۱۶۰۔ لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے۔

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ اَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا۔

۲۰۴۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور انھیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب مسلمانوں نے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کو اجازت دی تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ پس واپس جاؤ اور تمہارا معاملہ ہمارے پاس تمہارے معاملات کے واقف اور تمہارے سردار لائیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داروں نے ان سے بات کی اور پھر آنحضور کو آکر اطلاع دی کہ لوگوں نے بمسرت تمام اجازت دیدی ہے

بَابٌ ۱۱۶۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

۱۱۶۱۔ حاکم اعلیٰ کی تعریف کرنا اور پیچھے اس کے خلاف کہنا ناپسندیدہ ہے۔

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اپنے حاکموں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد ہم اس کے خلاف کہتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اسے نفاق سمجھتے تھے۔

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۰۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور نے فرمایا کہ بدترین شخص دو رخا ہے کسی کے سامنے اس کا ایک رخ ہوتا ہے اور دوسرے کے سامنے دوسرا۔

باب ۱۱۶۲ القضاء على الغائب ۔

۲۰۴۸ حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها ان هند قالت للنبي صلى الله عليه وسلم ان ابا سفيان رجل شحيح فاحتاج ان آخذ من ماله قال خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف ۔

باب ۱۱۶۳ من قضي له بحق اخيه فلا ياخذه فان قضاء الحاكم لا يحل حراما ولا يحرم حلالا ۔

۲۰۴۹ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان زينب ابنة ابي سلمة اخبرته ان ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سمع خصومة بباب حجرته فخرج اليهم فقال انما انا بشر وانه ياتيني الخصم فلعل بعضكم ان يكون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضي له بذلك فمن قضيت له بحق مسلم فانما هي قطعة من النار فلياخذها او ليتركها ۔

۲۰۵۰ حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان عتبة بن ابي وقاص عهد الى اخيه سعد بن ابي وقاص ان ابن وليدة زمعة مني فاقبضه اليك فلما كان عام الفتح اخذه سعد فقال ابن اخي قد كان عهد الي فيه فقام اليه عبد بن زمعة فقال اخي وابن وليدة ابي ولد على

۱۱۶۲ ۔ غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ ۔

۲۰۴۸ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (ان کے شوہر) ابو سفیان بخیل ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے آنحضور نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

۱۱۶۳ ۔ جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا جائے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا ۔

۲۰۴۹ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں، اور میرے پاس لوگ مقدمے لے آتے ہیں ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (خلاف واقعہ) یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

۲۰۵۰ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیز (کا لڑکا) میرا ہے تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی، میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے اور

فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى ۔

مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے اور انھیں کے فراش پر پیدا ہوا چنانچہ دونوں حضرات آنحضور کے پاس پہنچے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، انہوں نے مجھے اس کی وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے۔ اور انھیں کے فراش پر پیدا ہوا آنحضور نے فرمایا کہ عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بچہ فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ پھر آپ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ آپ نے لڑکے کی عتبہ سے مشابہت مشاہدہ کر لی تھی۔ چنانچہ اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو موت تک نہیں دیکھا۔

بَابُ ۱۱۶۴ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

۱۱۶۴۔ کنویں اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں فیصلہ۔

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ ۔

۲۰۵۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور اور اعمش نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یمین صبر کھائے گا۔ جس کے ذریعہ وہ کسی (مسلمان کا) مال دوسرے کو دے دے۔ حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے۔ تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی (اس کی تصدیق میں) "بلا شبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو تھوڑی پونجی کے بدلے خریدتے ہیں الآیہ، اتنے میں اشعث رضی اللہ عنہ بھی آگئے ابھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سے حدیث بیان ہی کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک اور شخص کے بارے میں۔ میرا ان سے کنویں کے بارے میں جھگڑا ہوا تو آنحضور نے (مجھ سے) کہا کہ تمہارے پاس گواہی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مقابل کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ (جھوٹی) قسم کھالے گا۔ چنانچہ آیت "بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد کو" الآیہ نازل ہوئی۔

بَابُ ۱۱۶۵ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ ۔

۱۱۶۵۔ فیصلہ کے مال میں یا زیادہ میں۔

اور ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے کہ کم مال اور زیادہ مال میں فیصلہ برابر ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي

۲۰۵۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی

سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ اَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ وَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا۔

اللہ عنہا نے خبر دی، ان سے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی اور ان کی طرف نکلے۔ پھر ان سے فرمایا میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس حق کا فیصلہ کر دوں اور یہ سمجھوں کہ میں نے فیصلہ صحیح کیا ہے۔ (حالانکہ وہ صحیح نہ ہو) تو جس کے لئے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

باب ۱۱۶۶ بَيْعِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ اَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُعَيْمِ ابْنِ النَّحَّامِ۔

۱۱۶۶۔ امام کا لوگوں کی طرف سے ان کا مال یا ان کی جائداد کو بیچنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کو ایک مدبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهِ اَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اَرْسَلَ بِثَمَنِهِ اِلَيْهِ۔

۲۰۵۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، ان سے عطا نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) چونکہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضور نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بھیج دی۔

باب ۱۱۶۷ مَنْ لَّمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فِي الْاُمَرَاءِ حَدِيْثًا۔

۱۱۶۷۔ جس نے ایسے شخص کی تنقید کی پروا نہیں کی جو حالات سے واقف نہ ہو۔

۲۰۵۴ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِيْ اِمَارَتِهِ وَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۲۰۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ بنایا، لیکن ان کی امارت پر تنقید کی گئی۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اگر تم آج ان کی امارت کو مطعون قرار دیتے ہو تم نے اس سے پہلے اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) کی امارت کو بھی مطعون قرار دیا تھا اور خدا کی قسم وہ امارت کے لئے سزاوار تھے اور یہ کہ مجھے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

باب ۱۱۶۸ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُوْمَةِ لُدًّا عُوْجًا ۔

۱۱۶۸ الالد الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے۔ قرآن مجید کی آیت میں "لُدّ" "عوج" کے معنی میں (ٹیڑھا باطل کی طرف جھکا ہوا۔

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ ۔

۲۰۵۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے۔ انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۱۶۹ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ ۔

۱۱۶۹ - جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجاوز کیا یا اہل علم کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ باطل ہے۔

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وَحَدَّثَنِيْ نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا أَسْلَمْنَا فَقَالُوْا صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيْرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِيْ أَسِيْرَهُ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مَرَّتَيْنِ ۔

۲۰۵۶ - ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

ح۔ اور مجھ سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا (جب انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلمنا (ہم اسلام لائے) کہہ کر اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے بلکہ کہنے لگے کہ صبانا صبانا (ہم اپنے دین سے پھر گئے) اس پر خالد رضی اللہ عنہ انھیں قتل اور قید کرنے لگے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کے حصہ کا قیدی دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے، اس پر میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کرونگا۔ اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، پھر ہم نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو خالد بن ولید نے کیا۔ دو مرتبہ (آپ نے یہ الفاظ فرمائے)

باب ۱۱۷۰ الْإِمَامُ يَأْتِيْ قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

۱۱۷۰ - امام کسی جماعت کے پاس آتا ہے اور انھیں صلح کرا دیتا ہے۔

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ

۲۰۵۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم المدینی نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہم لڑائی ہو گئی۔ جب آنحضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور ان کے یہاں صلح کرانے کے لئے تشریف لائے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا

فَتَقَدَّمَ وَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَبِثَ أَبُوْبَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يَّؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَآءُ۔

(مدینہ میں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (نماز پڑھانے کا) چنانچہ آپ آگے بڑھے (اور نماز پڑھانے لگے) اتنے میں آنحضور تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ پھر آنحضور لوگوں کی صف کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں آگئے جو ان کے قریب تھی[1] سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے (آنحضور کی آمد بتانے کے لئے) ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکتا ہی نہیں تو آپ متوجہ ہوئے اور آنحضور کو اپنے پیچھے دیکھا لیکن آنحضور نے اشارہ کیا کہ نماز پوری کریں۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لئے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ الٹے پاؤں پیچھے آگئے۔ جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو آپ کو نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی انہوں نے عرض کی۔ ابن ابی قحافہ کے لئے مناسب نہیں تھا کہ وہ آنحضور کی امامت کرے۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ (نماز میں) جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

بَابُ ۱۱۷۱ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَّكُوْنَ أَمِيْنًا عَاقِلًا۔

۱۱۷۱۔ فیصلہ لکھنے والا امانت دار اور عقلمند ہونا چاہیے۔

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُوْبَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ

۲۰۵۸۔ ہم سے محمد بن عبداللہ ابو ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ یمامہ میں بکثرت (قاری صحابہ کی) شہادت کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری جنگوں میں بھی اسی طرح وہ شہید کیے جائیں گے۔ اور قرآن اکثر ضائع ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کتابی)

[1] عام لوگوں کو اس طرح کے عمل کی اجازت نہیں۔ البتہ امیر المومنین اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ امام اعظم ہے خصوصاً آنحضور کا معاملہ تو سب سے مستثنیٰ ہے کیونکہ آپ شارع بھی ہیں۔

قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. قَالَ زَيْدٌ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلٰى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ.

وہ شہید کئے جائیں گے۔ اور اکثر ضائع ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کتابی صورت میں) جمع کرنے کا حکم دیں۔ اس پر میں نے عمر سے کہا کہ میں کوئی ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا عمر نے کہا کہ واللہ یہ تو کار خیر ہے عمر رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں برابر مجھ سے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس معاملہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کو تھا اور میں بھی وہی مناسب سمجھنے لگا جسے عمر مناسب سمجھتے تھے۔ زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جوان ہو، عقلمند ہو اور ہم تمہیں کسی بارے میں متہم بھی نہیں سمجھتے، تم آنحضور کی وحی بھی لکھتے تھے اسے قرآن مجید (کی آیات) کو تلاش کرو اور ایک جگہ جمع کر دو زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ واللہ اگر ابوبکر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھا کر دوسرے جگہ رکھنے کا مکلف کرتے تو اس کا بوجھ بھی میں اتنا نہ محسوس کرتا جتنا کہ مجھے قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ یہ خیر ہے، چنانچہ مجھے آمادہ کرنے کی وہ کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کام کے لئے شرح صدر عطا فرمایا جس کیلئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ لوگ مناسب خیال کرتے تھے چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی اسے بھی کھجور کی چھال چمڑے وغیرہ کے ٹکڑوں، پتلے پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورۂ توبہ کی آخری آیت، لقد جاءکم رسول من انفسکم، آخر تک خزیمہ یا ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ کے پاس پایا اور اس کی سورت میں شامل کر لیا (قرآن مجید کے یہ مرتب) صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے جب تک وہ زندہ رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور آخر وقت تک انکے پاس رہے جب آپکو بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو وہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔ محمد بن عبیداللہ نے کہا کہ "اللخاف" بمعنی "الخزف" ہے

باب ۱۱۷۲ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلٰى أُمَنَائِهِ.

۱۱۷۲ حاکم کا خط اپنے عاملوں کے نام اور قاضی کا خط اپنے امینوں کے نام۔

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلٰى ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ

۲۰۵۹ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن ابی لیلیٰ نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن سہل نے، ان سے سہل بن ابی حثمہ نے انھیں سہل اور ان کی قوم کے بعض

أن عبد الله بن سهل و محيصة خرجا إلى خيبر من جهد أصابهم فأخبر محيصة أن عبد الله قتل و طرح في فقير أو عين فأتى يهود فقال أنتم والله قتلتموه قالوا ما قتلناه والله ثم أقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم و أقبل هو و أخوه حويصة و هو أكبر منه و عبد الرحمن بن سهل فذهب ليتكلم و هو الذي كان بخيبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لمحيصة كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إما أن يدوا صاحبكم وإما أن يؤذنوا بحرب فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهم به فكتب ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة و عبد الرحمن أتحلفون و تستحقون دم صاحبكم؟ قالوا لا قال أفتحلف لكم يهود قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة ناقة حتى أدخلت الدار قال سهل فركضتني منها ناقة۔

دوسرے ذمہ داروں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف (کھجور لینے کے لئے) گئے۔ کیونکہ تنگدستی میں مبتلا تھے۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا کنویں میں ڈال دیا گیا ہے، پھر وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ واللہ تم نے ہی قتل کیا ہے، انھوں نے کہا واللہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا پھر وہ واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کرنی چاہی کیونکہ آپ ہی خیبر میں موجود تھے۔ لیکن آنحضور نے ان سے کہا کہ بڑے کو آگے کرو بڑے کو۔ آپ کی مراد عمر کی بڑائی تھی۔ چنانچہ حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے بھی بات کی، اس کے بعد آنحضور نے فرمایا کہ یا یہودی تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضور نے انھیں اس کے متعلق لکھا۔ لیکن (یہودیوں کی طرف سے) آپ کو جواب ملا کہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے کہا کہ کیا آپ لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں (کیونکہ جرم کرتے دیکھا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا کیا آپ لوگوں کے بجائے یہودی قسم کھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا ہے)؟ انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں (اور وہ جھوٹی قسم کھا سکتے ہیں) چنانچہ آنحضور نے اپنی طرف سے سو اونٹوں کی دیت ادا کی اور وہ اونٹ گھر میں لائے گئے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

باب ۱۱۷۳ هل يجوز للحاكم أن يبعث رجلا وحده للنظر في الأمور۔

۱۱۷۳ - کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات کی دیکھ بھال کے لئے بھیجے۔

۲۰۶۰ - حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة و زيد بن خالد الجهني قال جاء أعرابي فقال يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله فقام خصمه فقال صدق فاقض بيننا بكتاب الله فقال الأعرابي إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فقالوا لي على ابنك الرجم ففديت ابني منه بمائة من الغنم و وليدة ثم سألت أهل العلم فقالوا إنما

۲۰۶۰ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے پھر دوسرے فریق کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ یہ صحیح کہتے ہیں ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیجئے۔ پھر اعرابی نے کہا میرا لڑکا اس شخص کے یہاں مزدور تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے لڑکے کا حکم اسے رجم کرنا ہے لیکن میں نے اپنے لڑکے

عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ ۔ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَ الْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِيْبُ عَامٍ ۔ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ ۔ لِرَجُلٍ ۔ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا ۔

کی طرف سے سَو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیکر (اسے رجم سے بچالیا) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہو گا۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں واپس ہیں اور تیرے لڑکے کی سزا سَو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہونا ہے اور انیس۔ ایک صاحب تھے۔ تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اسے رجم کیا۔

باب ۱۱۷۴ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوْزُ تَرْجُمَانٌ وَّاحِدٌ ۔ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ حَتّٰى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهٗ وَ اَقْرَأْتُهٗ كُتُبَهُمْ اِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ ۔ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهٗ عَلِيٌّ وَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهِمَا ۔ وَقَالَ اَبُوْ جَمْرَةَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَابُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ ۔

۱۱۷۴۔ حکام کے لئے ترجمہ کرنا۔ اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔ خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا، اپنے والد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ یہودیوں کا رسم الخط سیکھیں۔ یہاں تک کہ میں یہودیوں کے نام آنحضور کے خطوط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو لکھتے تو ان کے خطوط آپ کو پڑھ کر سناتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس وقت ان کے پاس علی، عبد الرحمان اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے، عبد الرحمان بن حاطب نے کہا کہ امیر المومنین یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتاتی ہے جس نے اس کے ساتھ یہ کیا ہے اور ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم کے لئے دو مترجم ہونے چاہئیں (تاکہ شہادت پوری ہو اور غلط بیانی کا امکان باقی نہ رہے۔

۲۰۶۱ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَّهٗ اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ۔

۲۰۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ابو سفیان بن حرب نے انھیں خبر دی کہ ہرقل نے انھیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا انسے کہو کہ میں ان کے بارے میں پوچھوں گا۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بات کہے تو اُسے جھٹلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا، اس سے کہو کہ اگر تمہاری باتیں صحیح ہیں تو وہ شخص اس جگہ کا مالک ہو گا جو میرے قدموں کے نیچے اس وقت ہے۔

باب ۱۱۷۵ مُحَاسَبَةِ الْاِمَامِ عُمَّالَهٗ ۔

۱۱۷۵۔ امام کا اپنے عمال سے حساب لینا۔

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَبَيْتِ اُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَبَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَآءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَآءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيْرٍ لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

۲۰۶۲ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوحمید ساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الاُتبیہ کو بنو سلیم کے صدقہ کی وصولیابی کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ آنحضور کے پاس (وصولیابی کے بعد) آئے اور آنحضور نے ان سے حساب لیا تو انہوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ تم پھر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم سچے ہو تو وہاں بھی تمہارے پاس ہدیہ آتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ امابعد! میں کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں کے لئے عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے کوئی ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا۔ تاکہ وہیں اس کا ہدیہ پہنچ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ پس خدا گواہ ہے تم میں سے کوئی اگر اس میں سے کوئی چیز لے گا، ہشام نے آگے کا مضمون اس طرح بیان کیا کہ بلا حق کے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح لائے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اسے پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس وہ شخص لے کر آئے گا۔ اونٹ جو آواز نکال رہا ہو گا یا گائے جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا۔

بَابٌ ۱۱۷۶ بِطَانَةِ الْاِمَامِ وَاَهْلِ مَشُوْرَتِهٖ اَلْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ

۱۱۷۶ - امام کے بطانہ اور اس کے اہل مشورہ۔ بطانہ وہ ہیں جو معاملات میں دخیل ہوں۔

۲۰۶۳ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَّمُوْسٰى عَنِ ابْنِ

۲۰۶۳ - ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن وہب نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا یا کسی کو خلیفہ بنایا تو اس کے ساتھ دو خواہیں تھے۔ ایک تو انہیں نیکی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا اور دوسرا انہیں برائی کے لئے کہتا اور اس پر ابھارتا پس معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے رکھے اور سلیمان نے یحییٰ کے واسطے سے بیان کیا۔ ان سے یحییٰ نے، انہیں ابن شہاب نے یہی خبر دی اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے روایت ہے، ان سے ابن شہاب نے

شِهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اسی طرح کہا۔ اور شعیب نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اپنا قول بیان کیا۔ اور اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور ابن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید نے اپنا قول۔ اور عبیداللہ بن ابی جعفر نے بیان کیا، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

باب ۱۱۷۷ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ

۱۱۷۷۔ امام لوگوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت لے۔

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔

۲۰۶۴۔ اسماعیل نے ہم سے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھیں عبادہ بن الولید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم ذمہ داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کریں۔

۲۰۶۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَأَجَابُوا

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۲۰۶۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے اور مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ اے اللہ! خیر آخرت ہی کی خیر ہے پس انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔ اس کا جواب لوگوں نے دیا کہ "ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لیے" جب تک ہم زندہ ہیں۔

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ ۔

۲۰۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۲۰۶۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی. کہا کہ میں اس وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا. جب سب لوگ عبدالملک بن مروان سے بیعت کے لئے جمع ہو گئے. بیان کیا کہ آپ نے عبدالملک کو لکھا کہ میں سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں. عبداللہ عبدالملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی. اور یہ کہ میرے لڑکے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں.

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۰۶۸ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی، انھیں شعبی نے، ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں استطاعت ہو. اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے (کی بیعت کی)

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ.

۲۰۶۹ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی. کہا کہ جب لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا. عبداللہ عبدالملک امیر المومنین کے نام. میں اقرار کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے کی عبداللہ عبدالملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی مجھ میں استطاعت ہوگی اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا.

٢٠٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۲۰۷۰ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا. آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر.

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا قَالَ لَهُمْ

۲۰۷۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمان نے خبر دی اور انھیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ جماعت جس کے سپرد عمر رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاملہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِیْ اُنَافِسُکُمْ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ وَلٰکِنَّکُمْ اِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَکُمْ مِنْکُمْ فَجَعَلُوْا ذٰلِکَ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰی مَا اَرٰی اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ یَتْبَعُ اُولٰٓئِکَ الرَّهْطَ وَلَا یَطَأُ عَقِبَهٗ وَمَالَ النَّاسُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُشَاوِرُوْنَهٗ تِلْکَ اللَّیَالِیَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الَّتِیْ اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَایَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰی اسْتَیْقَظْتُ فَقَالَ اَرَاکَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اکْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ بِکَبِیْرِ نَوْمٍ اِنْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَیْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهٗ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِیْ فَقَالَ ادْعُ لِیْ عَلِیًّا فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰی ابْهَارَّ اللَّیْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِیٌّ مِّنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ عَلٰی طَمَعٍ وَّقَدْ کَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَخْشٰی مِنْ عَلِیٍّ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهٗ فَنَاجَاهُ حَتّٰی فَرَّقَ بَیْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰی لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ اُولٰٓئِکَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَنْ کَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَاَرْسَلَ اِلٰی اُمَرَآءِ الْاَجْنَادِ وَکَانُوْا وَافَوْا تِلْکَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ قَدْ نَظَرْتُ فِیْ اَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ اَرَهُمْ یَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلٰی نَفْسِکَ سَبِیْلًا فَقَالَ اُبَایِعُکَ عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْخَلِیْفَتَیْنِ مِنْ بَعْدِهٖ فَبَایَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَایَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُوْنَ ؛

کیا تھا۔ اس کے افراد جمع ہوئے اور مشورہ کیا، ان سے عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خلیفہ ہونے کے لئے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لئے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے منتخب کر دوں۔ چنانچہ جماعت نے اس کا اختیار عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ جب ان لوگوں نے انتخاب کی ذمہ داری عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی تو سب لوگ آپ کی طرف جھک گئے جتنے لوگ بھی اس جماعت کے پیچھے چل رہے تھے ان میں اب میں نے کسی کو بھی ایسا نہ دیکھا جو عبد الرحمٰن کے پیچھے نہ چل رہا ہو سب لوگ آپ ہی کی طرف مائل ہو گئے اور ان دنوں میں آپ سے مشورہ کرتے رہے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبد الرحمان رضی اللہ عنہ رات گئے میرے یہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک میں بیدار ہو گیا۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ خدا گواہ ہے میں ان راتوں میں بہت کم سو سکا ہوں۔ جائیے اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیے۔ میں ان دونوں حضرات کو بلا لایا اور آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلایا اور کہا کہ میرے لئے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلا دیجئے۔ میں نے انھیں بھی بلایا اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی۔ پھر حضرت علی ان کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ خواہشمند تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن کو بھی آپ کی طرف سے خطرہ تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے عثمان کو بھی بلا لائیے۔ میں نے انھیں بھی بلایا۔ اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی، آخر صبح کے مؤذن نے ان کے درمیان جدائی کی۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی اور یہ جماعت منبر کے پاس جمع ہوئی تو آپ نے موجود مہاجرین انصار اور لشکروں کے قائدین کو بلایا، ان لوگوں نے اس سال حج عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا (اس لئے ابھی تک دار الخلافہ میں ہی تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عبد الرحمان نے خطبہ پڑھا پھر کہا امابعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ عثمان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے آپ اپنے دل میں کوئی میل نہ پیدا کریں۔ پھر کہا میں آپ (عثمان رضی اللہ عنہ) سے بیعت کرتا ہوں، اللہ کی سنت اور اس کے رسول اور آپ کے دو خلفا کی سنت کے مطابق۔ چنانچہ پہلے آپ سے عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے، مہاجرین، انصار، سپہ سالار اور تمام مسلمانوں نے۔

باب ۱۱۷۸ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي۔

۱۱۷۸- جس نے دو مرتبہ بیعت کی۔

۲۰۷۲- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ آنحضور نے مجھ سے فرمایا سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے پہلی ہی مرتبہ بیعت کر لی ہے۔ فرمایا کہ اور دوسری مرتبہ بھی کر لو۔

باب ۱۱۷۹ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ۔

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

۱۱۷۹- اعراب کی بیعت۔

۲۰۷۳- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے بخار آگیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے، آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے انکار کیا آخر وہ (خود ہی مدینہ سے) چلا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

باب ۱۱۸۰ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ۔

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ۔

۱۱۸۰- نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ اس سے بیعت لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی کمسن ہے۔ پھر آنحضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

باب ۱۱۸۱ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ۔

۲۰۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۱۱۸۱- بیعت کرنے کے بعد اس کی واپسی کی خواہش کرنے کا بیان۔

۲۰۷۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں محمد بن منکدر نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ میں بخار آگیا تو وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجئے (یعنی مدینہ کی ہجرت کا عہد واپس کر دیجئے) آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔

اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ پھر وہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا، اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی برائی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھارتا ہے۔

بَابٌ ۱۱۸۲ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا۔

۱۱۸۲۔ جس نے کسی سے بیعت کی اور مقصد صرف دنیا ہو۔

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا۔

۲۰۷۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین (شخص) ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو اس میں سے نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور بیعت کا مقصد صرف دنیا ہو اگر وہ اسے دے دے تو بیعت پوری کرے ورنہ توڑ دے تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو سامان عصر بعد بیچ رہا ہو اور قسم کھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اسے لے لے حالانکہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

بَابٌ ۱۱۸۳ بَيْعَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۸۳۔ عورتوں سے بیعت، اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى

۲۰۷۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہیں ابوادریس خولانی نے خبر دی، انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم مجلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے۔ اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا۔ اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اور اس کی سزا اسے دنیا میں ہی مل جائے گی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی ان میں

اللهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ ۔

سے کسی برائی کا ارتکاب کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کریں گے تو اسکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اسکی سزا دے اور چاہے معاف کر دے چنانچہ ہم نے اس

۲۰۷۸ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا ۔

۲۰۷۸۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے "وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی" بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ سوا اس عورت کے جو آپ کی مملوکہ ہو۔

۲۰۷۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ ۔

۲۰۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی یہ کہ "وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی" اور ہمیں آپ نے نوحہ سے منع کیا پھر ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے (کسی میت کے نوحہ میں) میری مدد کی تھی اور اسے اسکا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آنحضور نے کچھ نہیں کہا پھر وہ گئیں اور واپس آئیں (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے کسی عورت نے اسکو پورا نہیں کیا، سوا ام سلیم اور ام العلاء اور حضرت معاذ کی بیوی ابنۃ ابی سبرۃ یا ابنۃ ابی سبرۃ اور حضرت معاذ کی بیوی کے۔

بَابٌ ۱۱۸۴ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۔

۱۱۸۴۔ جس نے بیعت توڑی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ بلا شبہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا بلا شبہ اسکا نقصان اسے ہی پہنچے گا اور جو کوئی اس عہد کو پورا کرے جو اللہ سے اس

۲۰۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا ۔

۲۰۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اسلام پر میری بیعت کر لیجیے۔ چنانچہ آنحضور نے اسلام پر اس سے بیعت کر لی پھر دوسرے دن بخار میں مبتلا آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجیے۔ آنحضور نے انکار کر دیا پھر جب وہ چلا گیا تو آپ تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

بَابٌ ۱۱۸۵ الْاِسْتِخْلَافِ ۔

۱۱۸۵۔ خلیفہ مقرر کرنا۔

۲۰۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

۲۰۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن بلال نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے قاسم ابن محمد سے سنا کہ عائشہ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَا رَأْسَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ.

رضی اللہ عنہا نے کہا (اپنے سر درد پر) ہائے ری سر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مرجاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے دعا کرونگا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا افسوس میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوگیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گذاریں گے۔ آنحضور نے فرمایا اپنے سر کی پرواہ نہ کرو میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر اور ان کی بیٹی کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کرجاؤں تاکہ اس پر کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود (کسی دوسرے کی خلافت) نہیں ہونے دے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا آپ نے اسطرح

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا.

۲۰۸۲ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کسی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے رغبت بھی ہے اور ڈرتا بھی ہوں اور میری تو یہ تمنا ہے کہ (خلافت کی ذمہ داریوں)[1]

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدُ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ

۲۰۸۳ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سُنا۔ جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے۔ پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشایہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں تو اللہ تعالےٰ

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ کر دیتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ زندگی میں تو اس کی ذمہ داریاں آپ کے سر تھیں ہی، مرنے کے بعد بھی اس سے نہیں بچتے۔ اس لئے آپ نے کہا کہ میں اپنی طرف سے کسی کو خلیفہ نہیں منتخب کروں گا اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کروں گا کہ آپ نے خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کی صواب دید پر چھوڑا تھا۔ صرف اپنی طرف سے ترجیح کے لئے کچھ اشارے کر دیئے تھے ۱۲۔

أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً.

نے تمہارے سامنے نور کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ہدایت کی، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آنحضور کے ساتھی اور دو میں کے دوسرے ہیں بلاشبہ وہ تمہارے معاملات کے لئے تمام مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پس اٹھو اور ان سے بیعت کرو ایک جماعت ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی۔ پھر عام لوگوں نے منبر پر بیعت کی۔ زہری نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اسی دن کہہ رہے تھے۔ منبر پر چڑھ آئیے چنانچہ آپ اس کا برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

۷۰۸۴۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، پھر آنحضور نے ان سے کہا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں، انھوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ جیسے انکا اشارہ وفات کی طرف ہو آنحضور نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔

۷۰۸۵ - مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ.

۷۰۸۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قبائل بزاخہ کے وفد سے (جو آنحضور کی وفات کے بعد مرتد ہو گیا تھا اور اب معافی کے لئے آیا تھا) فرمایا کہ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے (بیابانوں میں) رہو یہانتک کہ اللہ تعالے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات سمجھا دیں جس کی وجہ سے وہ تمہارا عذر قبول کر لیں۔

باب ۱۱۸۶

۱۱۸۶۔

۷۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

۷۰۸۶۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے۔ انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے ہوں گے

باب ۱۱۸۷ اِخْرَاجِ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ ۔

۱۱۸۷۔ جھگڑالو اور مشتبہ لوگوں کو شہرت کے بعد گھروں سے نکالنا (تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن (ام فروہ رضی اللہ عنہا) کو اسوقت (گھر سے) نکال دیا تھا جب وہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ پر) نوحہ کر رہی تھیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مَرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۔

۲۰۸۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میرا ارادہ ہوا کہ میں لکڑیوں کے جلانے کا حکم دوں پھر پھر نماز کے لئے کہوں اور اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اس کے بجائے ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شرکت نہیں کرتے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم سے کسی کو اگر یہ امید ہو کہ وہاں موٹی ہڈی یا دو مرماۃ حسنہ (بکری کے کھر کے درمیان کا گوشت) ملیں گے تو وہ ضرور (نماز) عشاء میں شریک ہو۔

باب ۱۱۸۸ هَلْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّمْنَعَ الْمُجْرِمِيْنَ وَاَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهٗ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهٖ ۔

۱۱۸۸۔ کیا امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کو اپنے ساتھ گفتگو کرنے سے اور ملاقات وغیرہ کرنے سے منع کر دے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ۔ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ ۔ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَذَكَرَ حَدِيْثَهٗ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا ۔

۲۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے زمانے میں ان کے سب لڑکوں میں یہی راستے میں ساتھ چلتے تھے نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں جا سکے تھے پھر انہوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ اور آنحضور نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا تھا تو ہم پچاس دن اسی حالت میں رہے پھر آنحضور نے اعلان کیا کہ آنحضور نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّمَنِّيْ

آرزو کا بیان

بَابُ ۱۱۸۹ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

۱۱۸۹- آرزو کرنے کے بارے میں روایات۔ اور جس نے شہادت کی آرزو کی۔

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۲۰۸۹- ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کو ناپسند کرتے ہیں (اور اسباب کی کمی کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکتے) اور کوئی ایسی چیز میرے پاس نہیں ہے جس پر انھیں سوار کروں۔ تو میں کبھی (غزوات میں شریک ہونے سے) پیچھے نہ رہتا میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

۲۰۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي لَأُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللهِ۔

۲۰۹۰- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے، اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ کو تین دفعہ دہراتے تھے کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں (کہ آنحضور نے اسی طرح فرمایا)۔

بَابُ ۱۱۹۰ تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا۔

۱۱۹۰- خیر کی آرزو کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۱ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أُرْصِدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ۔

۲۰۹۱- ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر ان کے لینے والے مل جائیں تو تین دن گذرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے سوا اس کے جسے میں اپنے

اوپر قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

باب ۱۱۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ ؕ

۲۰۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِيْنَ حَلُّوْا ؕ

۲۰۹۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ اَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلَى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ. قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَنَا هٰذِهِ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِاَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ وَلَا تُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْحَجَّةِ

۱۱۹۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہوتا۔"

۲۰۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) اگر اسے میں پہلے ہی سے جانتا ہوتا تو میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ جب حلال ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ حلال ہوتا۔

۲۰۹۳۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) پھر ہم نے حج کے لئے تلبیہ کیا اور ۴ ذی الحج کو مکہ پہنچے۔ پھر آنحضور نے ہمیں بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بنالیں اور اس کے بعد حلال ہوجائیں۔ سوا ان کے جن کے ساتھ ہدی ہو (وہ حلال نہیں ہو سکتے) بیان کیا کہ آنحضور اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس ہدی نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احرام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ نے احرام باندھا ہے۔ پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد منیٰ جا سکتے ہیں! آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہوجاتا۔ بیان کیا کہ آنحضور سے سراقہ بن مالک نے ملاقات کی آپ اس وقت جمرہ عقبہ پر رمی کر رہے تھے۔ اور پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (حج کے لئے) مکہ آئیں تھیں لیکن وہ حائضہ تھیں۔ تو آنحضور نے انھیں تمام اعمال حج ادا کرنے کا حکم دیا صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں۔ جب سب لوگ بطحا میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کرکے لوٹیں گے اور میرا صرف حج ہوگا! بیان کیا کہ پھر آنحضور نے عبد الرحمان بن ابی بکر صدیق کو

بَعْدَ اَيَّامِ الْحَجِّ ۔

حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

بَابُ ۱۱۹۲ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا ۔

۱۱۹۲ ۔ آنحضور کا ارشاد کہ کاش اس اس طرح ہوتا۔

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيْطَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ؎

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ

فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۹۴ ۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لئے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آنحضور نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کے لئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ پھر آنحضور سوئے یہانتک کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھتے تھے "کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گذار سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوگی" پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خبر کی۔

بَابُ ۱۱۹۳ تَمَنِّي الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ ۔

۱۱۹۳ ۔ قرآن مجید اور علم کی آرزو۔

۲۰۹۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ۔ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ ۔ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ بِهٰذَا ۔

۲۰۹۵ ۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو افراد پر ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو (دیکھنے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کر رہا ہے۔ یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۱۹۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيْ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔

۱۱۹۴ ۔ جس کی تمنا کرنا ناپسندیدہ ہے" اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جسکے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے مردوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بلا شبہ

اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۔

۲۰۹۶ حدثنا حسن بن الربیع حدثنا ابو الاحوص عن عاصم عن النضر بن انس قال قال انس رضی اللہ عنہ لولا انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیت ۔

۲۰۹۶۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے نضر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں کرتا ۔

۲۰۹۷ حدثنا محمد حدثنا عبدة عن ابن ابی خالد عن قیس قال اتینا خباب بن الارت نعوده وقد اکتوی سبعا فقال لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعوت به ۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ ہم خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے سات داغ لگوائے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا ۔

۲۰۹۸ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا هشام بن یوسف اخبرنا معمر عن الزهری عن ابی عبید اسمه سعد بن عبید مولی عبد الرحمن بن ازهر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعله یزداد واما مسیئا فلعله یستعتب ۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے عبد الرحمان بن ازہر کے مولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے ۔ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نیکی میں اور اضافہ ہو۔ اور اگر برا ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے ۔

باب ۱۱۹۵ قول الرجل لو لا اللہ ما اهتدینا ۔

۱۱۹۵۔ کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے ۔

۲۰۹۹ حدثنا عبدان اخبرنی ابی عن ابی شعبة حدثنا ابو اسحاق عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینقل معنا التراب یوم الاحزاب ولقد رایته واری التراب بیاض بطنه یقول لولا انت ما اهتدینا نحن ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینة علینا ان الالی ۔ وربما قال الملا قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنة ابینا ابینا یرفع بها صوته ۔

۲۰۹۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے میں نے آنحضور کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو چھپا دیا تھا۔ آپ فرماتے تھے "اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ) تو ہم ہدایت نہ پاتے ۔ نہ ہم صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکینت نازل فرما۔ اس جماعت نے ہمارے خلاف حد سے تجاوز کیا ہے جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم نہیں ملتے، نہیں مانتے ۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے ۔

باب ۱۱۹۶ کراهیة التمنی لقاء العدو ورواه الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ۔

۱۱۹۶۔ دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا ناپسندیدہ، اس کی روایت اعرج نے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۔

۲۱۰۰ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا معاویة بن عمرو حدثنا ابو اسحاق عن موسی ابن عقبة عن

۲۱۰۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَّهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ۔

عمر بن عبید اللہ کے مولا سالم ابو النضر نے، آپ اپنے مولا کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا اور میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو۔

بَابُ ۱۱۹۷ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى۔ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً۔

۱۱۹۷۔ لفظ "اگر" کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اگر مجھے تمہارے مقابلہ میں قوت ہوتی"۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنه الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؟ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ۔

۲۱۰۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر عبد اللہ بن شداد نے پوچھا۔ کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "اگر میں کسی عورت کو بغیر دلیل کے رجم کر سکتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهٖ يَقُولُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهٖ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۰۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا۔ نماز! یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آنحضور باہر آئے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ فرما رہے تھے۔ اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا۔ یا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر تو میں لوگوں کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے عطاء نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور نے اس نماز میں تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا یا رسول اللہ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ اور آپ اپنے جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی وقت ہے۔ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور عمرو نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ابن عباس نہیں ہیں۔ عمرو نے تو بیان کیا کہ آنحضور کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اور ابن جریج نے بیان کیا کہ آنحضور اپنی جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور عمرو نے بیان کیا کہ "اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابن جریج نے بیان کیا کہ "یہی وقت ہے اگر میری امت پر شاق نہ"۔ اور ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۲۱۰۳ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن سمعت أبا هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك.

۲۱۰۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمٰن نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو انھیں میں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا حميد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال واصل النبي صلى الله عليه وسلم آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو مد بي الشهر لواصلت وصالا يدع المتعمقون تعمقهم إني لست مثلكم إني أظل يطعمني ربي ويسقيني. تابعه سليمان بن مغيرة عن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۱۰۴- ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار و سحر کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے اپنی روش چھوڑ دیتے میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں میں اس طرح دن گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۱۰۵ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب أن سعيد بن المسيب أخبره أن أبا هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال قالوا فإنك تواصل قال أيكم مثلي إني أبيت يطعمني ربي ويسقين فلما أبوا أن ينتهوا واصل بهم يوما ثم يوما ثم رأوا الهلال فقال لو تأخر لزدتكم كالمنكل لهم.

۲۱۰۵- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمان بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا تم میں کون مجھ جیسا ہے۔ میں تو اس حال میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرے دن ملا کر (وصال) روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا گویا آپ انھیں تنبیہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۶ حدثنا مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا الأشعث عن الأسود بن يزيد عن عائشة قالت سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الجدر أمن البيت هو؟ قال نعم قلت فما لهم لم يدخلوه في البيت؟ قال إن قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شأن بابه مرتفعا؟ قال فعل ذاك قومك ليدخلوا من شاءوا ويمنعوا من شاءوا ولولا أن قومك حديث عهدهم بالجاهلية

۲۱۰۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے کہا۔ پھر کیوں ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہو گئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے انہوں نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر داخل کریں اور جسے چاہیں

فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَ اَنْ اُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْاَرْضِ ۔

روک دیں اگر تمہاری قوم (قریش) کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں میں اس سے انکار پیدا ہوگا تو میں حطیم کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ ۔

۲۱۰۷- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا (پسند کرتا) اور اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلونگا۔

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهُ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ ۔

۲۱۰۸- ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا اس روایت کی متابعت ابو التیاح نے کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے "گھاٹی" کے سلسلہ میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

باب ۱۱۹۸ مَا جَاءَ فِي اِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوْقِ فِي الْاَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْاَحْكَامِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْاٰيَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَاِنْ سَهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ رُدَّ اِلَى السُّنَّةِ ۔

۱۱۹۸- ایک راست باز شخص کی خبر کو نافذ کرنے کے سلسلے میں روایات اذان میں، نماز، روزہ، فرائض اور دوسرے احکام میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس کیوں نہیں ان میں سے ہر جماعت میں سے کچھ لوگوں نے کوچ کیا تاکہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں اور جب ان کی طرف واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ ممکن ہے وہ لوگ پرہیز کریں"۔ ایک شخص کے لئے بھی "طائفہ" کا استعمال ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے "اور اگر مسلمانوں کے دو طائفہ (گروہ) آپس میں لڑیں" تو اگر دو افراد بھی آپس میں لڑیں تو آیت کے مفہوم میں داخل ہوں گے۔ اور بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے "اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو" اور کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاملوں کو ایک کے بعد دوسرے کو بھیجا تاکہ اگر ان میں سے کوئی ایک غلطی کر جائے تو اسے اسلام کے صحیح راستے کی طرف لوٹا دیا جائے۔

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ اَتَيْنَا

۲۱۰۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے، ان سے مالک

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَ مَا فَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب (وفد کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن تک ٹھہرے رہے۔ آنحضور بہت شفیق تھے۔ جب آپ نے محسوس کیا کہ اب ہمارا دل اپنے گھر والوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے پیچھے ہم کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو اور انھیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال) اور بہت سی باتیں آپ نے کہیں جن میں بعض مجھے یاد نہیں ہیں اور بعض یاد ہیں۔ اور (فرمایا کہ) جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک تمہارے لئے اذان کہے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيٰى كَفَّيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيٰى اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔

۲۱۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے ابو عثمان نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کو حضرت بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیوں وہ اس لئے اذان دیتے ہیں یا ندا کرتے ہیں تاکہ جو بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح طلوع ہوتی ہے۔ یحییٰ نے اس کے اظہار کے لئے اپنے دونوں ہاتھ ملائے۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لئے یحییٰ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو پھیلایا۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال (رمضان میں) رات ہی میں اذان دیتے ہیں (وہ نماز فجر کے لئے اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں (تو کھانا پینا بند کردو)۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۲۱۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آنحضور سے پوچھا گیا کیا نماز (کی رکعتوں) میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے؟ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہے۔ پھر آنحضور نے سلام کے بعد دو سجدے (سہو کے) کئے۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ

۲۱۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی،

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ؟ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ ۔

ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی رکعت پر (مغرب یا عشاء کی نماز میں) نماز ختم کر دی تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضور نے پوچھا کہ ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی اور نماز کے عام سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۲۱۱۴ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اللَّیْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ۔

۲۱۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد قباء میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کا استقبال کریں پس تم بھی اسی طرف رخ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے لیکن وہ لوگ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا یَحْیٰى حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلّٰى مَعَهٗ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ یَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ۔

۲۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ہم آپ کے منہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنے کو دیکھتے ہیں پس عنقریب ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہوں گے" چنانچہ رخ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ایک صاحب نے عصر کی نماز آنحضور کے ساتھ پڑھی اور پھر (مدینہ سے) نکل کر انصار کی ایک جماعت تک پہنچے اور کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ سب لوگ کعبہ رو ہو گئے حالانکہ وہ عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔

۲۱۱۶ حَدَّثَنِیْ یَحْیَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ وَاَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِّنْ فَضِیْخٍ

۲۱۱۶۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدہ بن الجراح اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ شراب پلا رہا تھا یہ کھجور سے بنتی تھی۔ اتنے میں ایک آنے والے

وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى انْكَسَرَتْ۔

نے آکر کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انس! ان مٹکوں کو بڑھ کر توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہاون دستہ کیطرف بڑھا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اس کے نچلے حصّہ سے ان مٹکوں پر مارا جس سے وہ ٹوٹ گئے۔

۲۱۱۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ نَجْرَانَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ۔

۲۱۱۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا بھیجوں گا آنحضور کے صحابہ منتظر رہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے) تو آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

۲۱۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اور اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ اَتَيْتُهُ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِيْ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۱۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب تھے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انہیں آکر آنحضور کی مجلس کی روداد بتاتا اور جب میں آنحضور کی مجلس میں شریک نہ ہو پاتا اور وہ شریک ہوتے تو وہ آکر آنحضور کی مجلس کی رُوداد مجھے بتاتے۔

۲۱۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَّقَالَ ادْخُلُوْهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلُوْهَا لَمْ يَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

۲۱۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب کو بنایا پھر (اس کی بات پر ناراض ہو کر) انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر کے شرکا سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں پھر اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے حضرات سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

۶۱۲۱ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۱۲۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا لائے

۶۱۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا. وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

۶۱۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اعراب میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیجئے اس کے بعد ان کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا، انہوں نے صحیح کہا یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اور مجھے کہنے کی اجازت دیں آنحضور نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں عسیف تھا عسیف یعنی اجیر (مزدور) ہے پھر اس نے ان کی عورت سے زنا کر لی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا لاگو ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیا (اور لڑکے کو چھڑا لیا) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم کی سزا لاگو ہوگی۔ اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی کی۔ آنحضور نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو اسے واپس کر دو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ اور اے انیس! قبیلہ اسلم کے ایک صحابی۔ اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہوں نے اعتراف کر لیا پھر آپ نے انہیں رجم کیا۔

باب ۱۱۹۹ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

۱۱۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زبیر رضی اللہ عنہ کو تنہا جاسوسی کے لئے بھیجنا۔

۶۱۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ

۶۱۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دشمن سے خبر لانے کے لئے) صحابہ سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے پھر ان سے کہا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے پھر کہا۔ اور پھر آپ ہی نے آمادگی ظاہر کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور

لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا أَحْفَظُهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ. قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ ۔

میرے حواری زبیر ہیں۔ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن المنکدر سے یاد کی۔ اور ایوب سے ابن المنکدر سے کہا، اے ابوبکر ان سے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث بیان کریں تو آپ نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور کئی احادیث مسلسل بیان کیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان ثوری تو غزوۂ قریظہ کہتے ہیں (بجائے غزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے اتنے ہی یقین کیساتھ یاد کیا ہے جیسا کہ تم اسوقت بیٹھے ہو کہ (انہوں نے "غزوہ خندق" کہا) سفیان نے کہا کہ دونوں ایک ہی غزوہ ہے (کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوۂ بنی قریظہ (پیش آیا) تھا۔

بَابٌ ۱۲۰۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ فَإِذَا أَذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ ۔

۱۲۰۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ سوا اس کے کہ تمہیں اجازت دی جائے پھر جب ایک اجازت مل جائے تو داخل ہوا جا سکتا ہے۔

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ۔

۲۱۲۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور انھیں جنت کی بشارت دے دو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو۔ اور انھیں جنت کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے، آنحضور نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي ۔

۲۱۲۵ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا ایک کالا غلام سیڑھی کے اوپر (نگرانی کر رہا) تھا میں نے اس سے کہا کہ کہو کہ عمر بن خطاب کھڑا ہے اور اجازت چاہتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۰۱ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ ۔

۱۲۰۱ - اس سلسلہ میں روایات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عاملوں اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصریٰ کے پاس بھیجا کہ وہ خط قیصر تک پہنچا دے۔

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ

۲۱۲۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى. فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط لکھا اور قاصد کو حکم دیا کہ خط بحرین کے گورنر کے حوالے کریں وہ اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اُسے پھاڑ دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ابن المسیب نے بیان کیا کہ آنحضور نے اسے بد دعا دی کہ اللہ انھیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

۲۱۲۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّتَهُ يَوْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.

۲۱۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو۔ عاشوراء کے دن کہ جس نے کھایا ہو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے۔ اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے۔

باب ۱۲۰۲ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

۱۲۰۲۔ وفود عرب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچا دیں۔ اس کی روایت مالک بن حویرث نے کی۔

۲۱۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

۲۱۲۸۔ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھے اپنے تخت پر بیٹھاتے تھے آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضور نے پوچھا کس کا وفد ہے؟ انھوں نے کہا کہ ربیعہ کا آنحضور نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد کو اس قوم کو بلا رسوائی اور شرمندگی اٹھائے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپکے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتائیں پھر انھوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آنحضور نے انھیں چار چیزوں سے روکا اور چار چیزوں کا حکم دیا آپ نے ایمان باللہ کا حکم دیا دریافت فرمایا جانتے ہو ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہی دینا کہ یکتا اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنے کا (حکم دیا) اور زکوٰۃ دینے کا میرا خیال ہے کہ حدیث میں رمضان کے روزوں کے حکم کا بھی

وَالنَّقِيْرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَابْلِغُوْهُنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ ۔

ذکر ہے) اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ (مرکز کو) دو۔ اور آپ نے انھیں دبا، حنتم مزفت اور نقیر (جن میں عرب شراب بناتے تھے) کے استعمال سے منع کیا اور بعض اوقات (نقیر کے بجائے) مقیر کہا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔

بَابُ ۱۲۰۳ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ ۔

۱۲۰۳۔ ایک عورت کی خبر۔

۲۱۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَأَمْسَكُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا أَوِ اطْعَمُوْا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ ۔

۲۱۲۹۔ ہم سے محمد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے توبۃ العنبری نے بیان کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا حسن بصری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈھائی سال رہا لیکن میں نے آپ کو آنحضور سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سُنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض افراد جن میں سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے (دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے) ان لوگوں نے گوشت کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے آگاہ کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ کھاؤ (آپ نے کلوا فرمایا یا اطعموا) اس لئے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ یہ میرا کھانا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

۲۱۳۰ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِّسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا ۔

۲۱۳۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر اور ان کے علاوہ (سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المومنین اگر ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوتی کہ "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کامل کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین کو پسند کیا" تو ہم اس دن (جس دن یہ نازل ہوئی تھی) عید (خوشی) مناتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تھا، اس کی روایت سفیان نے مسعر کے واسطہ سے کی، مسعر نے قیس سے سنا اور قیس نے طارق سے۔

۲۱۳۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۲۱۳۱۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ.

ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دوسرے دن سنا جس دن مسلمانوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے خطبہ پڑھا پھر کہا اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی۔ اور یہ کتاب اللہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی اسے تم تھامے رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ اور اگر اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی تھی۔

۷۱۳۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.

۷۱۳۲ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انسے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ اسے کتاب اللہ

۷۱۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۱۳۳ - ہم سے عبداللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عوف سے سنا، ان سے ابو المنہال نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ غنی کر دیا ہے یا بلند کر دیا۔

۷۱۳۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأُقِرُّ بِذٰلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ.

۷۱۳۴ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ آپ اس سے بیعت کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ اس نے سننے اور اطاعت کرنے کا اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اقرار کرتے ہیں۔ جب تک استطاعت ہو۔

بَابُ ۱۲۰۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ.

۱۲۰۴ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

۷۱۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا أَوْ تَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا.

۷۱۳۵ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سمو دینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے (جو دشمنوں کے دلوں میں دور ہی سے پڑ جاتا ہے) اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور تو چلے گئے اور تم ان (خزانوں سے) عیش و آرام کرتے ہو یا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۱۳۶ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا نہیں جن پر نشانیاں نہ کی گئی ہوں جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا یا (آپ نے فرمایا کہ) انسان ایمان لائے اور مجھے جو نشانی دی گئی وہ وحی تھی جو اللہ نے میری طرف بھیجی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ اتباع کرنے والے میرے ہوں گے۔

بَابُ ۱۲۰۵ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا. قَالَ أَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ ۔

۱۲۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اقتدا۔ اور اللہ تعالے کا ارشاد "اور ہمیں متقین کا امام بنا دے" اور ائمہ نے کہا کہ اپنے سے پہلے کے بزرگوں کی اقتدا کرتے ہیں اور ہماری اقتدا ہمارے بعد آنے والے کریں گے ابن عون نے کہا کہ تین امور میں جنہیں میں اپنے لئے بھی پسند کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کے لئے بھی۔ یہ سنت کہ اسے سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور قرآن کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور لوگوں سے قطع تعلق کرلیں سوا خیر کے لئے۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ يُقْتَدٰى بِهِمَا ۔

۲۱۳۷ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ اس مسجد (خانہ کعبہ) میں میں شیبہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم بیٹھے ہو وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ چھوڑوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کہا۔ کیوں! میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس پر انھوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی اقتدا کی جاتی ہے۔

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ۔

۲۱۳۸ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اعمش سے پوچھا تو انہوں نے زید بن وہب کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ امانت آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری (یعنی ان کی فطرت ہے) اور قرآن مجید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن مجید کو پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

۲۱۳۹ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة أخبرنا عمرو بن مرة سمعت مرة الهمداني يقول قال عبد الله إن أحسن الحديث كتاب الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وإن ما توعدون لآت وما أنتم بمعجزين ؛

۲۱۳۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انھیں عمرو بن مرہ نے خبر دی، انہوں نے مرۃ الہمدانی سے سنا۔ بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری نئی بات پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آکر رہے گی اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

۲۱۴۰ حدثنا مسدد حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لأقضين بينكما بكتاب الله ؛

۲۱۴۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے آپ نے فرمایا یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا۔

۲۱۴۱ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى قالوا يا رسول الله ومن يأبى ؟ قال من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبى ؛

۲۱۴۱۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری امت جنت میں جائے سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

۲۱۴۲ حدثنا محمد بن عبادة أخبرنا يزيد حدثنا سليمان بن حيان وأثنى عليه حدثنا سعيد بن ميناء حدثنا أو سمعت جابر بن عبد الله يقول جاءت ملائكة إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقال بعضهم إنه نائم وقال بعضهم إن العين نائمة والقلب يقظان فقالوا إن لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له مثلا فقال بعضهم إنه نائم وقال بعضهم إن العين نائمة والقلب يقظان فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مأدبة وبعث داعيا فمن أجاب الداعي دخل الدار وأكل من المأدبة ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم يأكل من المأدبة فقالوا أولوها له يفقهها فقال بعضهم إنه نائم وقال بعضهم إن العين نائمة والقلب يقظان فقالوا فالدار الجنة والداعي محمد صلى الله عليه وسلم فمن أطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد أطاع الله ومن عصى محمدا صلى الله عليه

۲۱۴۲۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، ان سے سلیمان بن حیان نے حدیث بیان کی۔ اور یزید (بن ہارون) نے انکی تعریف کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی یا انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سوئے ہوئے تھے بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں بعض فرشتوں نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضور) کی ایک مثال ہے۔ پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سو رہے ہیں بعض نے کہا کہ آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے، انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھایا۔ اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کر دو تاکہ یہ سمجھ جائیں بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ آنکھیں گو سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو

وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنیوالے ہیں۔ اس روایت کی متابعت قتیبہ نے کی، انسے لیث نے، انسے خالد نے، انسے سعید بن ابی ہلال نے، انسے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے۔

۲۱۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا۔

۲۱۴۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انسے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے۔ انسے ہمام نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے جماعت قراء! استقامت اختیار کرو۔ کیونکہ تم لوگوں کو بہت واضح طور پر اولیت حاصل ہے (کہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے) پس اگر تم نے (شریعت کی مخالفت ذرا بھی کی اور) دائیں بائیں ہونے تو بہت

۲۱۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ۔

۲۱۴۴ ہم سے ابوکریب نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور انسے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جس دعوت کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اسکی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے کہ اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔ پس بچاؤ کی صورت کرو۔ تو اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ چلے گئے اس لئے نجات پا گئے۔ لیکن ان کی دوسری جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ ہی پر موجود رہے۔ پھر صبح سویرے ہی لشکر نے انھیں آلیا اور انھیں ہلاک کر دیا اور ان کا استیصال کر دیا۔ تو یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کریں اور جو دعوت میں لایا ہوں اس کی پیروی کریں۔ اور اس کی مثال ہے جو میری نافرمانی کریں۔ اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلائیں۔

۲۱۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

۲۱۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور عرب کے جن قبائل کو کفر کرنا تھا۔ انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے۔ جبکہ آنحضور نے یہ فرمایا تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرلیں۔ پس جو شخص اقرار کرلے کہ لا الٰہ الا اللہ تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے۔ بجز اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان لوگوں سے جنگ کرونگا جنھوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا ہے (اور زکوٰۃ مرکز کو دینے سے انکار کیا ہے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے واللہ اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے

قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ عَنِ اللَّيْثِ عِنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ۔

ان سے انکار پر جنگ کرونگا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ واللہ کوئی بات نہیں تھی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر اور عبداللہ نے لیث کے واسطے سے "عناقاً" (بجائے عقالاً) کہا۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ فَوَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ۔

۲۱۴۶۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ ابن بدر آئے اور اپنے بھتیجے الحر بن قیس بن حصن کے یہاں قیام کیا الحر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے اور قرآن مجید کے علماء عمر رضی اللہ عنہ کے شریک مجلس و مشورہ رہتے تھے۔ خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ بھتیجے! کیا تمہیں اس امیر کے یہاں کچھ رسوخ ہے کہ تم میرے لئے ان کے یہاں حاضری کی اجازت لے دو انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت مانگوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے عیینہ کے لئے اجازت چاہی (اور آپ نے اجازت دی) پھر جب عیینہ مجلس میں پہنچے تو کہا کہ اے ابن خطاب! واللہ تم ہمیں بہت زیادہ نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے انھیں سزا دینے کا ارادہ کر لیا اتنے میں حضرت الحر نے کہا۔ امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ "معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو" اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے۔ پس واللہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ آیت انہوں نے تلاوت کی تو آپ ٹھنڈے ہو گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ (کے حکم و اشارہ) پر بہت زیادہ رکنے والے تھے۔

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ

۲۱۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ جب سورج گرہن ہوا تھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں) تو انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ میں نے کہا۔ کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی لیکن میں نے اس جگہ سے اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجال کے ذریعہ آزمائش کے قریب قریب

اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا اَنَّكَ مُوْقِنٌ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؎

پس مومن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کونسا لفظ کہا تھا تو وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس روشن نشانات لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو رہو ہمیں معلوم تھا کہ تم مومن ہو اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیگا (آنحضور کے متعلق سوال پر کہ) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ؎

۲۱۴۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، انسے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کیوجہ سے ہلاک ہو گئیں پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو۔ اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں استطاعت ہو۔

بَابُ ۱۲۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ؎

۱۲۰۶ - سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف پر ناپسندیدگی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ایسی چیزیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ؎

۲۱۴۹ - ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ ؎

۲۱۵۰ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عفان نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالنضر سے سنا، انہوں نے بسر بن سعد کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں چٹائی سے ایک حجرہ بنا لیا اور راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو ایک رات آنحضور کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضور سو گئے ہیں اس لئے ان میں سے بعض کھنکارنے لگے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کا طرز عمل دیکھتا رہا یہانتک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے سوا انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔

۲۱۵۱ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۲۱۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بریدہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جنہیں آپ نے ناپسند کیا جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھنا شروع کر دیا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا پوچھو۔ اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد شیبہ کے مولا سالم ہیں پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے تو عرض کی کہ ہم اللہ عز وجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

۲۱۵۲ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اُكْتُبْ اِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَّهَاتِ ۔

۲۱۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مجھے لکھئے۔ تو آپ نے انہیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہتے تھے "تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی نصیبہ ور کا نصیبہ تیرے مقابلہ میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انہیں لکھا کہ آنحضور حجت بازی سے منع کرتے تھے اور بہت زیادہ سوال کرنے سے اور مال ضائع کرنے سے۔ اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے

۲۱۵۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ ۔

۲۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ

۲۱۵۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور آپ نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو سوال کرے آج مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں اس کا جواب دونگا جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں انس رضی اللہ عنہ

أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

نے بیان کیا کہ اس پر لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آنحضور بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص کھڑے ہوئے اور پوچھا میری جگہ کہاں ہے (جنت میں یا جہنم میں) یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ جہنم میں پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور کہا میرے والد کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں بیان کیا کہ پھر آپ مسلسل کہتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، ہم اللہ سے رب کی حیثیت سے، اسلام سے دین کی حیثیت سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے راضی و خوش ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو آنحضور خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی مجھ پر جنت اور اس دیوار کی چوڑائی پر پیش کی گئی تھی۔ جب میں نماز پڑھ رہا تھا آج کی طرح میں نے خیر و شر کو نہیں دیکھا۔

٢١٥٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْآيَةَ.

۲۱۵۵۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ میرے والد کون ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی "اے لوگو! ایسی چیزیں نہ پوچھو" الآیۃ۔

٢١٥٦ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ.

۲۱۵۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ یہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

٢١٥٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ

۲۱۵۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا آنحضور کھجور کی ایک شاخ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کچھ یہودی ادھر سے گزرے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو، لیکن دوسروں نے کہا کہ ان سے نہ پوچھو کہیں ایسی بات نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ آخر آپ کے پاس وہ لوگ آئے اور کہا۔ ابو القاسم! روح کے بارے میں ہمیں بتائیے؟ پھر آپ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی

ثُمَّ قَالَ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ۔

نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دور ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہیے کہ روح میرے رب کے حکم میں سے ہے۔

بَاب ۱۲۰۷ اَلْاِقْتِدَاءِ بِاَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۰۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتداء۔

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ اِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۲۱۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر آپ نے پھینکدیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی پھینکدیں۔

بَاب ۱۲۰۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ۔

۱۲۰۸۔ زیادہ گہرائی میں اترنے اور علم (دین) میں جھگڑنے اور دین میں مبالغہ اور تشدد اور نئی بات ایجاد کرنے پر ناپسندیدگی۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے "اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ اور غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں وہی کہو جو حق ہو۔

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ اَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

۲۱۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوم وصال (افطار و سحر کے بغیر کئی دن کے روزے) نہ رکھا کرو صحابہ نے کہا کہ آنحضور تو صوم وصال رکھتے ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میں رات گذارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ صوم سے نہیں رکے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے انکے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا آنحضور کا مقصد انھیں (تنبیہ کرنا تھا)

۲۱۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَاُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَاِذَا

۲۱۶۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لیے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوا اس صحیفہ کے پھر آپ نے اسے کھولا تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی تفصیلات تھیں اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ عیر پہاڑی سے فلاں مقام تک حرم ہے پس اس میں جو کوئی نئی بات ایجاد یا ظلم کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ

فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ۔

اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے اس کا ذمہ دار ان میں سے سب سے معمولی آدمی بھی ہو سکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کی بدعہدی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا تعلق قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۔

۲۱۶۱ - ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس سے ایک قوم نے براءت اور علحدگی اختیار کی۔ جب آنحضور کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے علحدگی اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں واللہ میں ان سے زیادہ اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

۲۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ ۔ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ ۔

۲۱۶۲ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی انہیں نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین افراد قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس حنظلی رضی اللہ عنہ (کو ان کا عامل بنائے جانے) کا مشورہ دیا اور دوسرے صاحب (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بنائے جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر ابوبکر رض نے عمر رض سے کہا کہ آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے عمر رض نے کہا کہ میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو اپنی آواز کو بلند نہ کرو" ارشاد خداوندی "عظیم" تک۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس کے بعد جب عمر رض کبھی آنحضور سے کوئی گفتگو کرتے تو اس طرح کرتے جیسے کوئی راز کی بات کہہ رہے ہوں آنحضور کو اسے سننے کے لیے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات نہیں کہی۔

۲۱۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

۲۱۶۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا ؎

ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حفصہ رض سے کہا کہ تم کہو کہ ابوبکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاء کی وجہ سے لوگوں کو سُنا نہیں سکیں گے۔ اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں۔ حفصہ رض نے ایسا ہی کیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ بلاشبہ تم لوگ صواحب یوسف ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں بعد میں حفصہ رض نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۱۶۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ اَتَقْتُلُوْنَهٗ بِهٖ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْاٰنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَاْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِيْرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ كَذَبَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَعْيَنَ ذَا اَلْيَتَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ

۲۱۶۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر عاصم بن عدی رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں اسے قتل کر دیں گے؟ عاصم میرے لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ دیجیے چنانچہ انھوں نے آنحضور سے پوچھا لیکن آپ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا اور معیوب جانا۔ عاصم رض نے واپس آکر انھیں بتایا کہ آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے۔ اس پر عویمر رضی اللہ عنہ بولے کہ واللہ میں خود آنحضور کے پاس جاؤں گا۔ آپ آئے اور عاصم رض کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت آپ پر نازل کی۔ چنانچہ آنحضور نے ان سے کہا کہ تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا دونوں آگے بڑھے اور لعان کیا۔ پھر عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو جدا کر دیا۔ آنحضور نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ دیکھتے رہو۔ اگر عورت کے یہاں وحرہ (چھپکلی کی طرح کا ایک زہریلا جانور) کی طرح سرخ اور چھوٹا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت پر جھوٹی تہمت لگائی اور اگر کالا، بڑی آنکھوں اور

عَلَى الْأَمْرِ
الْمَكْرُوهِ

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ
النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي
ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ
حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي
عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ نَعَمْ
فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَ
عَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ
بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَ
أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ
أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ
الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ
عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا
نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ
اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ مَا
أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ
هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ
وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ
نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ
فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بڑے سرن کا بچہ ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت کے متعلق سچ کہا۔ عورت کے یہاں بچہ اس شکل کا پیدا ہوا جو ناپسندیدہ بات تھی۔

۲۱۶۵ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں مالک بن اوس نصری نے خبر دی کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا پھر میں مالک کے پاس گیا اور ان سے اس (حدیث ذیل) کے متعلق پوچھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے حاجب یرفا آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا انھیں اجازت دی جائے؟ فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر گئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یرفا نے آکر پوچھا کہ کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیرالمومنین! میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں نے سخت کلامی کی ہے۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیرالمومنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے آزاد کر دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آنحضور نے اس سے خود اپنی ذات مراد لی تھی جماعت نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے یہ فرمایا تھا۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ آنحضور نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا کہ پھر میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اس مال میں سے ایک حصہ مخصوص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ" الآیۃ۔ تو یہ مال خاص آنحضور کے لیے تھا۔ پھر واللہ آنحضور نے اسے آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اپنے آپ کو اس میں ترجیح دی، آنحضور نے اسے آپ لوگوں کو بھی دیا اور سب میں تقسیم کیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا تو آنحضور اس میں اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچ دیتے تھے۔ پھر باقی اپنے قبضہ میں لے لیتے تھے اور اسے اللہ کے مال کی جگہ (عام مسلمانوں کے مصالح میں) خرچ کرتے تھے۔ آنحضور نے اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو

وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ أُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ
ذٰلِكَ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ أُنْشِدُكُمَا
اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُوْبَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا
بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ۔ وَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيْهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهٗ فِيْهَا صَادِقٌ
بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ
أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ
فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَ
كَلِمَتُكُمَا عَلٰى كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ
تَسْأَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَأَتَانِيْ هٰذَا يَسْأَلُنِيْ
نَصِيْبَ امْرَأَتِهٖ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا
عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ تَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا
عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ
فِيْهَا أَبُوْبَكْرٍ وَّبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا وَإِلَّا فَلَا
تُكَلِّمَانِيْ فِيْهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهَا
إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا
بِذٰلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ
فَقَالَ أُنْشِدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا
بِذٰلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ
قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَالَّذِيْ بِإِذْنِهٖ
تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهَا
قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ
فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا
إِلَيَّ فَأَنَا
أَكْفِيْكُمَاهَا۔

اس کا علم ہے ؟ صحابہؓ نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس پر قبضہ کیا اور اس میں اسی طرح عمل کیا جیسا کہ آنحضورؐ کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات بھی یہیں موجود تھے۔ آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوکر یہ بات کہی۔ اور آپ لوگوں کا خیال تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں ایسے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے اور نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں اس طرح میں نے بھی اس جائداد کو اپنے قبضہ میں دو سال تک رکھا اور اس میں اسی کے مطابق عمل کرتا رہا جیسا کہ آنحضورؐ اور ابوبکر الصدیقؓ نے کیا تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے۔ اور آپ لوگوں کا معاملہ ایک ہے کوئی اختلاف نہیں۔ آپ (اے عباس) آئے اپنے بھائی کے لڑکے کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ اور یہ (حضرت علی) اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد کی میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد دے دوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ لوگوں پر اللہ کا عہد اور اس کی میثاق ہے کہ اس میں اسی طرح تصرف کروگے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تصرف کیا تھا۔ اور جس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصرف کیا تھا اور جس طرح میں نے اپنے زمانہ ولایت میں تصرف کیا۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملہ میں بات نہ کریں۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ اس شرط کے ساتھ ہمارے حوالہ جائداد کردیں۔ چنانچہ میں نے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ جائداد کردی تھی۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے ان لوگوں کو اس شرط کے ساتھ جائداد دی تھی۔ جماعت نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے جائداد آپ لوگوں کو اس شرط کے ساتھ حوالہ کی تھی۔ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے کہا کیا آپ لوگ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں بس اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ اس میں میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اگر آپ لوگ اس کا انتظام نہیں کرسکتے تو مجھے دے دیجئے میں انتظام کرلوں گا۔

باب ۱۲۰۹ اِثْمِ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا ، رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا ؛

باب ۱۲۱۰ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ . وَلَا تَقْفُ . لَا تَقُلْ . مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ؛

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ؛

۲۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ

۱۲۰۹ ۔ اس شخص کا گناہ جس نے دین میں (کوئی نئی بات ایجاد کرنے والے کو پناہ دی ۔ اس کی روایت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ۔

۲۱۶۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو باحرمت شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک ۔ اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس کے حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی (دین کے اندر) اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے عاصم نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ " یا کسی نے دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی "۔

۱۲۱۰ ۔ رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت کے سلسلے میں جو بیان کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "ولا تقف" یعنی نہ کہو وہ بات جس کا تمہیں علم نہ ہو"۔

۲۱۶۷ ۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن شریح اور ان کے علاوہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاسود نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ہمیں ساتھ لے کر حج کیا تو میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھا لے گا ۔ بلکہ اسے اس طرح ختم کرے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا پھر کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے کے مطابق دیں گے پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے ۔ پھر میں نے یہ حدیث آنحضور کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ۔ اس کے بعد عبداللہ بن عمرو نے دوبارہ حج کیا تو ام المومنین نے مجھ سے فرمایا کہ بھانجے عبداللہ کے پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کی مزید توثیق کراؤ جو تم نے مجھ سے ان کے واسطہ سے بیان کی تھی ۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے وہ حدیث بیان کی اس طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے ۔ پھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہیں حیرت ہوئی اور بولیں واللہ عبداللہ بن عمرو نے یاد رکھا ۔

۲۱۶۸ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ابوحمزہ نے خبر دی، انہوں نے

الأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَتْ صِفُّوْنَ.

اعمش سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا آپ صفین کی لڑائی میں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں پھر میں نے سہل بن حنیف کو کہتے سنا ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جنگ صفین کے موقع پر) فرمایا کہ لوگو! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو میں نے اپنے آپ کو ابو جندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقع پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں اس دن انحراف کرتا (اور کفار قریش کے ساتھ ان شرائط کو قبول نہ کرتا) اور ہم نے اپنی تلواریں اپنے شانوں پر کسی گھبرا دینے والے واقعہ کے وقت اس لیے رکھیں کہ وہ ہمارے راستے کو آسان کر دیں اور ایسی صورت تک پہنچا دیں جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں اس معاملہ (مسلمانوں کی باہمی لڑائی) کے سوا۔ بیان کیا کہ ابو وائل نے کہا کہ میں صفین کی لڑائی میں شریک تھا اور کیسی بری لڑائی تھی وہ۔

بَابُ ۱۲۱۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى بِمَا أَرَاكَ اللهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ.

۱۲۱۱ - اس سلسلہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ پر وحی نہ نازل ہوئی ہوتی تو آپ فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ یا آپ کوئی جواب نہ دیتے۔ یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوتی اور آنحضور کوئی بات اپنی رائے یا قیاس سے نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے کہ "آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ آپ کو سمجھائے" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِيْ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ أَصْنَعُ

۲۱۶۹ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انھوں نے ابن المنکدر سے سنا بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے آنحضور پہنچے تو مجھ پر بیہوشی طاری تھی۔ آنحضور نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کئے کہ میں نے کہا اے رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ آنحضور

في مالي؟ قال فما اجابني بشيء حتى نزلت آية الميراث۔

کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب ۱۲۱۲ تعليم النبي صلى الله عليه وسلم امته من الرجال والنساء مما علمه الله ليس برأي ولا تمثيل

۱۲۱۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہ تعلیم دینا جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ نہ رائے سے تھی اور نہ قیاس سے۔

۲۱۷۰ - حدثنا مسدد حدثنا ابو عوانة عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن ابي صالح ذكوان عن ابي سعيد جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله فقال اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلاثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن يا رسول الله اثنين قال فاعادتها مرتين ثم قال واثنين واثنين واثنين۔

۲۱۷۰ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن الاصبہانی نے، ان سے ابوصالح ذکوان نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے تمام ارشادات مرد لے گئے۔ ہمارے لیے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں۔ جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضور ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ نے فرمایا، تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیجے دے گی (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو۔ انہوں نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا۔ پھر آنحضور نے فرمایا۔ دو۔ دو۔ دو۔

باب ۱۲۱۳ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق يقاتلون وهم اهل العلم

۱۲۱۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "میری امت کی ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اور جنگ کرتی رہے گی" اور یہ اہل علم ہوں گے۔

۲۱۷۱ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسماعيل عن قيس عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال طائفة من امتي ظاهرين حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون۔

۲۱۷۱ - ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا (اس میں علمی و دینی غلبہ بھی داخل ہے) یہاں تک قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

۲۱۷۲ - حدثنا اسماعيل حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب اخبرني حميد قال سمعت معاوية بن ابي سفيان يخطب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وانما انا قاسم ويعطي الله ولن يزال امر هذه الامة مستقيما حتى تقوم الساعة

۲۱۷۲ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔ اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا

أَوْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ ؎

باب ۱۲۱۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

۲۱۷۳ - حدیث عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ. قَالَ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ. قَالَ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ ؎

باب ۱۲۱۵ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُوْمًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ ؎

۲۱۷۴ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ، قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ، قَالَ إِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ ؎

۲۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ

یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے ؎

۱۲۱۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا تمھیں فرقوں میں تقسیم کردے" ؎

۲۱۷۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ "کہو کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "کہو کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیجے"، تو آنحضور ؐ نے کہا کہ میں تیری باعظمت وبزرگ ذات کی پناہ مانگتا ہوں "یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے" (عذاب بھیجے) تو اس پر پھر آنحضور ؐ نے کہا کہ میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "یا تمھیں فرقوں میں تقسیم کردے اور تم میں سے بعض کو بعض کا خوف چکھادے"، تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں آسان وسہل ہیں ؎

۱۲۱۵ - جو شخص اصل معلوم کو اصل ظاہر سے تشبیہ دے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے بیان کردیا ہو تاکہ پوچھنے والا سمجھ جائے۔ ؎

۲۱۷۴ - ہم سے اصبغ بن الفرج نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میری بیوی کے یہاں کالا لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس میں اجنبیت محسوس کرتا ہوں۔ آنحضور ؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھارے پاس اونٹ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہیں۔ دریافت فرمایا کہ ان کے رنگ کیسے ہیں۔ کہا کہ سرخ ہیں۔ پوچھا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، ان میں بھورے بھی ہیں۔ اس پر آنحضور ؐ نے پوچھا کہ پھر کس طرح تم سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا پیدا ہوا؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ کوئی اصل ہے جس پر پڑا ہے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ ممکن ہے اس بچے کی بھی کوئی اصل ہو جس پر یہ بچہ پڑا ہو اور آنحضور ؐ نے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

۲۱۷۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ (ادائیگی سے) پہلے ہی انتقال کر گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرلو۔ تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے پورا کرتیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور ؐ نے

فاقضوا الذي له فإن الله أحق بالوفاء۔

باب ٢١٦ ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله تعالى لقوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون ومدح النبي صلى الله عليه وسلم صاحب الحكمة حين يقضي بها ويعلمها لا يتكلف من قبله ومشاورة الخلفاء وسؤالهم أهل العلم۔

٢١٧٦ - حدثنا شهاب بن عباد حدثنا إبراهيم بن حميد عن إسماعيل عن قيس عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد إلا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلط على هلكته في الحق وآخر آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها۔

٢١٧٧ - حدثنا محمد أخبرنا أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه عن المغيرة بن شعبة قال سأل عمر بن الخطاب عن إملاص المرأة هي التي يضرب بطنها فتلقي جنينا فقال أيكم سمع من النبي صلى الله عليه وسلم فيه شيئا؟ فقلت أنا فقال ما هو؟ قلت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فيه غرة عبد أو أمة فقال لا تبرح حتى تجيئني بالمخرج فيما قلت فخرجت فوجدت محمد بن مسلمة فجئت به فشهد معي أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فيه غرة عبد أو أمة۔ تابعه ابن أبي الزناد عن أبيه عن عروة عن

فرمایا کہ پھر اس قرض کو بھی پورا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ اس کا قرض پورا کرنے کے زیادہ مستحق ہے۔

۱۲۱۶ - قاضیوں کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں حتی الامکان کوشش کے متعلق روایات۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی ہے جبکہ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ کرنا اور اہل علم سے پوچھنا۔

۲۱۷۶ - ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک دو ہی آدمیوں پر ہو سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ حق میں لٹانے کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

۲۱۷۷ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق (صحابہ سے) پوچھا یہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے پیٹ پر (جبکہ وہ حاملہ ہو) مار دیا گیا ہو اور اس کا نا تمام (ادھورا) بچہ گر گیا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے سنی ہے پوچھا کیا حدیث ہے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایسی صورت میں ایک غلام یا باندی تاوان کے طور پر ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اب چھوٹ نہیں سکتے یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ (یعنی کوئی شہادت کہ واقعی آنحضور نے یہ حدیث فرمائی تھی) لاؤ۔ پھر میں نکلا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور میں انھیں لایا اور انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی کی تاوان ہے اس روایت کی متابعت ابن ابی الزناد نے ان کے والد سے کی، ان سے عروہ نے اور ان سے

الْمُغِيرَةُ ؕ

بَابُ ۱۲۱۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ؕ

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ ؕ

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ ؕ

بَابُ ۱۲۱۸ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ ، الْآيَةَ ؕ

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا ؕ

مغیرہ نے ؕ

۱۲۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کروگے۔ ؕ

۲۱۷۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور گز گز کے برابر ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! فارس و روم کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور کون ہے۔ ؕ

۲۱۷۹۔ ہم سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے یمن کے ابوعمر صنعانی نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کروگے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کروگے۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا۔ پھر اور کون۔ ؕ

۱۲۱۸۔ اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے یا کوئی برا طریقہ قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں "وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ"، الآیۃ ؕ

۲۱۸۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا۔ بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا کہ "اس کے خون کا" کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔ ؕ

الحمد للہ تفہیم البخاری کا انتیسواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تیسواں پارہ

باب ۱۲۱۹ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ ؛

۱۲۱۹۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل علم کو اتفاق کے لیے رغبت دلائی اور جس مسئلہ پر حرمین مکہ اور مدینہ (کے علماء) کا اتفاق ہو جائے اور جو مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار ہیں اور مہاجرین و انصار کے آثار ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر و قبر کے آثار ہیں ؛

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا ؛

۲۱۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے، ان سے جابر بن عبداللہ السلمی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخار آ گیا اور وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ مدینے سے چلا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے ؛

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُوْلُ لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُوْمَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هٰؤُلَاءِ

۲۱۸۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے (قرآن مجید) پڑھتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبدالرحمن نے منیٰ میں مجھ سے کہا۔ کاش تم امیرالمومنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیرالمومنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں سے بیعت کریں گے۔

التَّھْطَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّغْصِبُوْھُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ الْمَوْسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ یَغْلِبُوْنَ عَلٰی مَجْلِسِکَ فَاَخَافُ اَنْ لَّا یُنَزِّلُوْھَا عَلٰی وَجْھِھَا فَیُطِیْرُ بِھَا کُلُّ مُطِیْرٍ فَاَمْھِلْ حَتّٰی تَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ دَارَ الْھِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَیَحْفَظُوْا مَقَالَتَكَ وَیُنَزِّلُوْھَا عَلٰی وَجْھِھَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَقُوْمَنَّ بِهٖ فِیْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِیْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ فَکَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ اٰیَةُ الرَّجْمِ ؎

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو کھڑے ہو کر لوگوں کو متنبہ کروں گا جو (مسلمانوں کے حق کو) غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ موسم حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مجلس پر چھا جائیں گے اور مجھے خطرہ ہے کہ وہ آپ کی بات کو صحیح محل پر نہیں رکھیں گے اور اس طرح وہ (اپنی طرف سے آمیزش کر کے غلط طریقے پر) آپ کی بات چاروں طرف پھیلا دیں گے۔ اس لیے ابھی توقف کیجیے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں، جو دار الہجرت اور دار السنۃ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مہاجرین و انصار ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ رکھیں گے اور اسے صحیح محل پر رکھیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ واللہ میں اس بات کو مدینے میں سب سے پہلی فرصت میں کہوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں آیتِ رجم بھی نازل ہوئی ؎

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَتَمَخَّطُ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْءُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی عُنُقِیْ وَیُرٰی اَنِّیْ مَجْنُوْنٌ وَمَا بِیْ مِنْ جُنُوْنٍ مَا بِیْ اِلَّا الْجُوْعُ ؎

۲۱۸۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور آپ کے جسم پر کتان کے گیسر میں رنگے ہوئے دو کپڑے تھے، آپ نے ناک صاف کی اور کہا خوب خوب! ابوہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ اور گزرنے والا میری گردن پر اس خیال سے پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے یہ حالت ہوتی تھی ؎

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَ الْعِیْدَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِیْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهٗ مِنَ الصِّغَرِ فَاَتَی الْعَلَمَ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ کَثِیْرِ بْنِ

۲۱۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبدالرحمن بن عابس نے بیان کیا، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں گئے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! اور اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں میری قدر نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ نہ جا سکتا تھا، چھوٹے ہونے کی وجہ سے۔ پھر آپ

الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس مکان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، انھوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گردنوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (اور اپنے زیورات صدقہ میں دینے لگیں) اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، آپ آئے (اور صدقہ میں دی گئی اشیاء کو لے کر) آنحضورؐ کے پاس واپس گئے۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَاءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا۔

۲۱۸۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لائے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِدْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ وَلَا تَدْفِنِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُزَكّٰى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ ائْذَنِيْ لِيْ اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ اِيْ وَاللّٰهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرْسَلَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُهُمْ بِاَحَدٍ اَبَدًا۔

۲۱۸۶۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا۔ آنحضورؐ کے ساتھ حجرہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضورؐ کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت سمجھی جائے اور اس وجہ سے) تعریف کی جائے اور ہشام سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیں کہ آنحضورؐ کے ساتھ دفن کیا جاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاں! خدا کی قسم! بیان کیا کہ جب کوئی صحابی رضؓ آپ سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تھے تو آپ کہلا دیتی تھیں کہ نہیں خدا کی قسم! میں ان کے لیے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَاْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِيْ اَرْبَعَةُ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلٰثَةٌ۔

۲۱۸۷۔ ہم سے ایوب بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر ابن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لاتے اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا اور لیث نے اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور ان سے یونس نے کہ (مدینہ سے) عوالی کی مسافت چار یا تین میل تھی۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقٰسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ

۲۱۸۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے جعید نے، انھوں نے سائب بن یزید

ابْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ ؛

سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع، تمھارے آج کل کے مُد سے ایک مُد اور ایک تہائی مُد کا ہوتا تھا اب وہ بڑھ گیا ہے ؛

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ ؛

۲۱۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کے پیمانہ میں انھیں برکت دے اور ان کے صاع اور مُد میں انھیں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ کے صاع اور مُد سے تھی۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِّنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ؛

۲۱۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے زنا کی تھی، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حکم دیا اور انھیں مسجد کی اس جگہ کے قریب رجم کیا گیا جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے ؛

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ ؛

۲۱۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے مُطّلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اُحد پہاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (راستے میں) دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں (تیرے حکم سے) اس کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی علاقہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس روایت کی متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی، اُحد کے متعلق۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ ؛

۲۱۹۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ مسجد نبوی کی قبلہ کی طرف کی دیوار اور منبر کے درمیان بکریوں کے گذرنے جتنا فاصلہ تھا ؛

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ

۲۱۹۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے

عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ عَنۡ حَفۡصِ بۡنِ عَاصِمٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا بَيۡنَ بَيۡتِیۡ وَمِنۡبَرِیۡ رَوۡضَةٌ مِّنۡ رِيَاضِ الۡجَنَّةِ وَمِنۡبَرِیۡ عَلٰی حَوۡضِیۡ ۞

خبیب بن عبدالرحمٰن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کی جگہ پر ہے۔

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوۡسَی بۡنُ اِسۡمٰعِيۡلَ حَدَّثَنَا جُوَيۡرِيَةُ عَنۡ نَافِعٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بَيۡنَ الۡخَيۡلِ فَاُرۡسِلَتِ الَّتِیۡ ضُمِّرَتۡ مِنۡهَا وَاَمَدُهَا مِنَ الۡحَفۡيَاءِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الۡوَدَاعِ وَالَّتِیۡ لَمۡ تُضَمَّرۡ اَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الۡوَدَاعِ اِلٰی مَسۡجِدِ بَنِیۡ زُرَيۡقٍ وَاَنَّ عَبۡدَ اللّٰهِ كَانَ فِيۡمَنۡ سَابَقَ ۞

۲۱۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، اور وہ گھوڑے چھوڑے گئے جو گھوڑ دوڑ کے لیے تیار کیے گئے تھے تو ان کے دوڑنے کا میدان مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے ان کے دوڑنے کا میدان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک تھا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنھوں نے مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيۡبَةُ عَنۡ لَيۡثٍ عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِیۡ اِسۡحٰقُ اَخۡبَرَنَا عِيۡسٰی وَابۡنُ اِدۡرِيۡسَ وَابۡنُ اَبِیۡ غَنِيَّةَ عَنۡ اَبِیۡ حَيَّانَ عَنِ الشَّعۡبِیِّ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعۡتُ عُمَرَ عَلٰی مِنۡبَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۞

۲۱۹۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے اور ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن ادریس اور ابن غنیہ نے خبر دی۔ انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر (خطبہ دیتے) سنا۔

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الۡيَمَانِ اَخۡبَرَنَا شُعَيۡبٌ عَنِ الزُّهۡرِیِّ اَخۡبَرَنِی السَّائِبُ بۡنُ يَزِيۡدَ سَمِعَ عُثۡمَانَ ابۡنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلٰی مِنۡبَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ۞

۲۱۹۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سائب بن یزید نے خبر دی، انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے ہمیں خطاب کر رہے تھے۔

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡاَعۡلٰی حَدَّثَنَا هِشَامُ بۡنُ حَسَّانَ اَنَّ هِشَامَ ابۡنَ عُرۡوَةَ حَدَّثَهٗ عَنۡ اَبِيۡهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتۡ كَانَ يُوۡضَعُ لِیۡ وَلِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الۡمِرۡكَنُ فَنَشۡرَعُ فِيۡهِ جَمِيۡعًا ۞

۲۱۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور ہم دونوں اس سے ایک ساتھ نہاتے تھے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بۡنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الۡاَحۡوَلُ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ

۲۱۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم الاحول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کرایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے قبائل بنی سلیم کے لیے ایک مہینہ تک دعا قنوت پڑھی جس میں ان کے لیے بد دعا کی۔

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ۔

۲۱۹۹۔ مجھ سے ابو کریب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا کہ میرے ساتھ گھر چلو تو میں تمھیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا اور پھر ہم اس نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھیں گے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا اور انھوں نے مجھے ستو پلایا اور کھجور کھلائی اور میں نے ان کے نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

۲۲۰۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک رات میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وادی عقیق میں تھے۔ اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ عمرہ اور حج (کی نیت کرتا ہوں) اور ہارون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان کی (ان الفاظ کے ساتھ) "عمرۃٌ فی حجۃٍ"۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ۔

۲۲۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے احرام کے لیے) اہل نجد کے لیے مقام قرن، جحفہ کو اہل شام کے لیے اور ذو الحلیفہ کو اہل مدینہ کیلئے میقات مقرر کیا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن کے لیے یلملم (میقات ہے) اور عراق کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عراق نہیں تھا۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ ؎

۲۲۰۲۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے فضیل نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے، خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

باب ۱۲۲۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ؎

۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے" ؎

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؎

۲۲۰۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں یہ دعا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پڑھتے تھے کہ "اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ پھر آپ نے کہا اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے"۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یا اللہ: ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے کہ بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ؎

باب ۱۲۲۱ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَكَانَ الْاِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تُجَادِلُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ؎

۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہ اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے" اور ارشاد خداوندی "اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو، لیکن اس طریقہ سے جو اچھا ہو گا" ؎

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهُ

۲۲۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ح۔ مجھ سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے گھر رات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ: ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے (اٹھا دیتا ہے) جب علی رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے یہ کہا تو آپ واپس جانے لگے اور کوئی جواب نہیں دیا، لیکن واپس

ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ فَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ ؎

جاتے ہوئے آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ "اور انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے" اگر کوئی تمہارے پاس رات میں آئے تو "طارق" کہلائے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ طارق ستارہ ہے اور "ثاقب" بمعنی روشنی کرنے والا۔ "اثقب نارک" آگ جلانے والے سے کہتے ہیں ؎

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ؎

۲۲۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہود کے پاس چلو۔ چنانچہ ہم آنحضور کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم "بیت المدراس" تک پہنچے تو آنحضور نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا اے جماعتِ یہود! اسلام لاؤ تو سلامت رہوگے۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان سے فرمایا کہ میرا یہی مقصد ہے، اسلام لاؤ تو سلامت رہوگے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ پھر آپ نے یہی بات تیسری مرتبہ کہی اور فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اس جگہ سے جلاوطن کر دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے بدلے میں قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے۔ ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ؎

❁ ❁ ❁

بَابُ ۱۲۲۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ ؎

۱۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے اسی طرح تمھیں امتِ وسط بنا دیا"۔ اور اس کے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اور آپ کی مراد جماعت سے اہل علم کی جماعت تھی ؎

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

۲۲۰۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا آپ نے پہنچا

فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَاجَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ؞

دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے ہاں اے رب! پھران کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا انھوں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا تھا؛ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمھارے گواہ کون ہیں نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ محمدؐ اور ان کی امت۔ پھر تمھیں لایا جائے گا اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اسی طرح ہم نے تمھیں امتِ وسط بنایا" کہا کہ وسط بمعنی عدل ہے "تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں" اور جعفر بن عون سے روایت ہے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث ؞

باب ۱۲۲۳ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ؞

۱۲۲۳۔ جبکہ کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں رسول کے حکم کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی فیصلہ نہیں تھا تو وہ ردّ ہے ؞

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ ؞

۲۲۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ وہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی الانصاری کے ایک صاحب کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں وصول کر کے لائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؛ انھوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم ایسی ایک صاع کھجور دو صاع (خراب) کھجور کے بدلے خرید لیتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ (جنس کو جنس کے بدلے) برابر برابر میں خرید و۔ یا ایک کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری کو خرید و۔ تول کر بیچی جانے والی چیزوں کا یہی حکم ہے ؞

باب ۱۲۲۴ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ ؞

۱۲۲۴۔ حاکم کا ثواب۔ جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت پر ہو یا غلطی کر جائے ؞

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۲۲۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن الہاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن ابراہیم بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے، ان سے عمرو بن العاص کے مولیٰ ابو قیس نے، ان سے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دُہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے، اور غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا) بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور عبدالعزیز بن المطلب نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح۔

بَابٌ ۱۲۲۵ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَّمَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ مِّنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ۔

۱۲۲۵۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام سب کو معلوم تھے اور اس کی وضاحت کہ بعض صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے اور اسلام کے امور سے لاعلم رہتے تھے۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَاْتِنِيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ اِلَّا اَصَاغِرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ

۲۲۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی ان سے عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے (ملنے کی) اجازت چاہی اور یہ محسوس کر کے کہ حضرت عمرؓ مشغول ہیں آپ واپس چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نے ابھی عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں بلاؤ چنانچہ انھیں بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ایسا طرز عمل کیوں اختیار کیا ؟ (کہ واپس ہو گئے) انھوں نے فرمایا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر کوئی شہادت لاؤ۔ ورنہ میں تمھارے ساتھ یہ (سختی) کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ انصار کی ایک مجلس میں گئے، انھوں نے کہا کہ اس کی شہادت ہم میں

بِالْاَسْوَاقِ ؛

سب سے چھوٹا دے سکتا ہے۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں نے اس سے غافل رکھا۔

۲۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنَ الْاَعْرَجِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُكْثِرُ الْحَدِیْثَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ اِنِّیْ كُنْتُ امْرَءًا مِسْكِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّقَالَ مَنْ یَّبْسُطْ رِدَآءَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ثُمَّ یَقْبِضْهُ فَلَنْ یَّنْسٰی شَیْئًا سَمِعَهٗ مِنِّیْ فَبَسَطْتُّ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَیَّ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ ؛

۲۲۱۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے حضور میں سب کو جانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت آنحضور کے ساتھ رہتا تھا لیکن مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بھال معروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضور کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں۔ اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آنحضور کو حق کے ساتھ بھیجا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

بَابٌ ۱۲۲۶ مَنْ رَّاٰی تَرْكَ النَّكِیْرِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً لَا مِنْ غَیْرِ الرَّسُوْلِ ؛

۱۲۲۶۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں۔

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْكِرْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۲۱۱۔ ہم سے حماد بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضور نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا۔

بَابٌ ۱۲۲۷ الْاَحْكَامِ الَّتِیْ تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَیْفَ مَعْنَی الدَّلَالَةِ وَتَفْسِیْرُهَا

۱۲۲۷۔ وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہو گی؟ رسول اللہ صلی اللہ

وَقَدْ اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِاَنَّهٗ لَيْسَ بِحَرَامٍ ؎

علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کیے پھر آپ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ان کی رہنمائی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ " جو ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا " اور آنحضور سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اسے نہیں کھاتا اور (دوسروں کے لیے) اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے ؎

۲۲۱۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا وَّلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؎

۲۲۱۲ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابی صالح السمان نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں۔ ایک شخص کے لیے وہ باعث اجر ہیں، دوسرے کے لیے پردہ داری ہیں اور تیسرے کے لیے وبال جان۔ جس کے لیے وہ اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے کے لیے باندھ کر رکھا۔ اور اس کی رسی چراگاہ میں دراز کردی تو وہ گھوڑا جتنی دور تک چراگاہ میں گھوم کر چرے گا وہ مالک کی نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہوگا اور اگر گھوڑے نے اس دراز رسی کو بھی تڑا لیا اور ایک یا دو دوڑیں لگائیں تو اس کے نشاناتِ قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر گھوڑا کسی نہر سے گزرا اور اس نے نہر کا پانی پی لیا۔ مالک نے اسے پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے یہ اجر کا باعث ہوگا اور ایسا گھوڑا اپنے مالک کے لیے ثواب ہوتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھتا ہے اور اس کی پشت اور گردن پر اللہ کے حق کو بھی نہیں بھولتا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ داری کا باعث ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کو فخر اور ریاء کے لیے باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے " پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

اسے دیکھے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔"

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا ۔

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی یعنی ابن عقبہ نے۔ ان سے فضیل بن سلیمان النمیری نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، ان خاتون نے پوچھا یا رسول اللہ میں اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انھوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضور کا منشا سمجھ گئی اور ان خاتون کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انھیں طریقہ بتایا۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ ۔

۲۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ام حفید بنت حارث ابن حزن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوا بھیجیں اور آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (گوہ کو) ہاتھ نہیں لگایا، جیسے آپ کو پسند نہ ہو اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ کھانے کے لیے کہتے۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ

۲۲۱۵۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عطاء بن ابی رباح نے، انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لہسن یا پیاز

ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ؛

کھائی ہو وہ ہم سے دور رہے یا یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا، جس میں سبزیاں تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بو محسوس کی۔ پھر آپ کو اس میں پڑی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے اپنے صحابہ کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے اشارہ کرکے فرمایا کہ ان کے پاس لے جاؤ لیکن جب ان صحابہ نے دیکھا تو انھوں نے بھی اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ آنحضورؐ نے اس پر ان سے فرمایا کہ تم کھا لو۔ کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے، ابن عفیر نے ابن وہب کے واسطہ سے اس طرح بیان کیا "بقدر فیہ خضرات"۔ اور لیث اور ابوصفوان نے یونس کے واسطہ سے "قدر" کا واقعہ بیان نہیں کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ زہری کا قول ہے یا حدیث ہے ؛

۷۲۱۶۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ ؛

۷۲۱۶۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد اور چچا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، انھیں محمد بن جبیر نے خبر دی اور انھیں ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضورؐ نے انھیں ایک حکم دیا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب مجھے نہ پانا تو ابوبکر کے پاس جانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی ؛

باب ۱۲۲۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ ؛

۱۲۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھو" ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی، ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا۔ وہ مدینے میں قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے انھوں نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ گو وہ ان لوگوں میں سب سے سچے ہیں جو ہم میں سے اہل کتاب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی ہم ان کی باتوں میں غلط باتیں پاتے ہیں ؛

۲۲۱۷ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةَ ؂

۲۲۱۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن المبارک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو۔ "کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا" الآیۃ ؂

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ ؂

۲۲۱۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمھاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ بھی تازہ ہے اور محفوظ بھی اور تمھیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے لکھا (اپنا خیال) اور کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ معمولی پونجی خریدیں، کیا تمھارے پاس جو علم ہے، وہ تمھیں ان سے پوچھنے سے مانع نہیں ہے۔ واللہ میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ؂

باب ۱۲۲۹ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ ؂

۱۲۲۹۔ اختلاف پر ناپسندیدگی ؂

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ ؂

۲۲۱۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحمن بن مہدی نے خبر دی۔ انھیں سلام بن ابی مطیع نے، انھیں ابوعمران الجونی نے، ان سے جندب بن عبداللہ نے (رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمھارے دل ملے رہیں، قرآن پڑھو۔ اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۲۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالصمد نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

۲۲۲۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ ٭

باب ۱۲۳۰ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ٭

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمھارے دلوں میں اتحاد واتفاق ہو، قرآن پڑھو۔ اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔ اور یزید ابن ہارون نے ہارون اعور کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے ابوعمران نے حدیث بیان کی۔ ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ٭

۲۲۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے، جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ۔ میں تمھارے لیے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضورؐ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمھارے پاس اللہ کی کتاب ہے اور یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور آپس میں بحث کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آنحضورؐ کے قریب (لکھنے کا سامان) کر دو۔ وہ تمھارے لیے ایسی چیز لکھ دیں گے کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔ اور بعض نے وہی بات کہی جو عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اختلاف وبحث زیادہ کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے بڑا المیہ یہ ہوا کہ ان کا اختلاف آنحضورؐ کے تحریر لکھنے میں حائل ہو گیا ٭

۱۲۳۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم کا باعث ہے اِلّا یہ کہ اس کی اباحت معلوم ہو۔ اسی طرح آپ کے حکم کا معاملہ ہے۔ مثلاً جب لوگ حج سے فارغ ہو گئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ پر آپ نے اس کا ذکر کرنا ضروری نہیں قرار دیا تھا بلکہ صرف اسے حلال کیا تھا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن

اس کی حرمت ہمارے لیے نہیں ہے ؛

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ؛

۲۲۲۲۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، ابو عبداللہ نے کہا کہ محمد بن بکر نے بیان کیا ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آنحضورؐ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ۴ ذی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، کہ ان پر یہ ضروری نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا پھر آنحضورؐ کو معلوم ہوا کہ ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آنحضورؐ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفہ اس حالت میں جائیں گے کہ مذی ہمارے مذاکیر سے ٹپک رہی ہوگی۔ بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح حرکت دے کر بتایا۔ پھر آنحضورؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمھیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضورؐ کی بات سنی اور آپؐ کی اطاعت کی ؛

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ؛

۲۲۲۳۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے ابن بریدہ نے، ان سے عبداللہ مزنی نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے بھی نماز پڑھو اور تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ جس کا جی چاہے کیونکہ آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ اسے لوگ عادت بنالیں ؛

بَابُ ۱۲۳۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُهُمْ

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور ان کے معاملات آپس کے

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ
وَاَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ
لِقَوْلِهٖ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَاِذَا عَزَمَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْمُقَامِ
وَالْخُرُوْجِ فَرَاَوْا لَهُ الْخُرُوْجَ فَلَمَّا
لَبِسَ لَاْمَتَهٗ وَعَزَمَ قَالُوْا اَقِمْ فَلَمْ
يَمِلْ اِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ
لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَاْمَتَهٗ فَيَضَعُهَا حَتّٰى
يَحْكُمَ اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَاُسَامَةَ فِيْمَا
رَمٰى اَهْلُ الْاِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا
حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَجَلَدَ الرَّامِيْنَ وَلَمْ
يَلْتَفِتْ اِلٰى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا
اَمَرَهُ اللّٰهُ وَكَانَتِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيْرُوْنَ
الْاُمَنَاءَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْاُمُوْرِ
الْمُبَاحَةِ لِيَاْخُذُوْا بِاَسْهَلِهَا فَاِذَا وَضَحَ
الْكِتَابُ اَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ اِلٰى
غَيْرِهٖ اِقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَاٰى اَبُوْبَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ
الزَّكٰوةَ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ وَقَدْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
اِلَّا بِحَقِّهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مشورے سے طے پاتے ہیں اور معاملہ میں ان سے مشورہ
کر لیا کرو" مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت
سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس
جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" اور جب آنحضور
کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی انسان کے لیے اللہ اور
اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں۔ اور آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر صحابہ سے
مدینے میں ٹھہرنے اور باہر نکلنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تھا
جب صحابہ نے نکلنے کا مشورہ دیا اور آنحضور نے زرہ پہن
لی اور (باہر نکلنے کا) پختہ ارادہ کر لیا تو بعض (صحابہ) نے
کہا کہ آپ یہیں قیام کریں لیکن آنحضورؐ نے ان کی بات نہیں
سُنی۔ اور فرمایا کہ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ زرہ پہننے
کے بعد پھر اتار دے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے موقعہ
پر علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تھا اور ان کی
بات توجہ سے سنی تھی، یہاں تک کہ قرآن مجید نازل ہوا اور
آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے
اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق
انھیں حکم دیا۔ اور آنحضورؐ کے بعد ائمہ مباح معاملات میں
امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ کہ آسان صورت
پر عمل کریں۔ لیکن جب کتاب وسنت میں کوئی حکم صاف ہوتا
تو اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح آنحضورؐ کی
اقتدا ہوتی تھی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ زکات
روکنے والوں سے جنگ نہیں کرنی چاہیئے اس پر عمر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے
آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا
گیا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک معبود ہونے کا اقرار
کر لیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو ان کا خون اور
ان کا مال محفوظ ہوگا سوا اس کے حق کے۔ اس پر ابو بکر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى مَشُوْرَةٍ اِذْ كَانَ عِنْدَهٗ حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَ الزَّكَاةِ وَاَرَادُوْا تَبْدِيْلَ الدِّيْنِ وَ اَحْكَامِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَ كَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَشُوْرَةِ عُمَرَ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْشُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؎

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ! میں ان سے جنگ کروں گا جنھوں نے ان چیزوں کو الگ الگ کر دیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اصرار کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں دی کیونکہ ان کے سامنے آنحضورؐ کا ان لوگوں کے بارے میں حکم تھا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں اور دین اور اس کے احکام میں تبدیلی کا ارادہ کریں۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جو اپنا دین بدل دے اس سے جنگ کرو۔ اور قرآن کے عالم حضرات خواہ بوڑھے ہوں یا جوان، عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر کار تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ عزوجل کے کسی حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے ؎

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْاَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهٖ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَمْرًا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ؎

۲۲۲۴۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ کیونکہ اس معاملہ میں وحی اس وقت تک نہیں آئی تھی اور آنحضورؐ اپنی اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلہ میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل خانہ (خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی برارت کا۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد نہیں کی ہے اور ان کے سوا اور بہت سی عورتیں ہیں۔ باندی سے آپ دریافت فرمالیں وہ آپ سے صحیح بات بتادے گی۔ چنانچہ آنحضورؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے شبہ ہوتا ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کم عمر لڑکی ہیں آٹا گوندھ کر بھی سو جاتی ہیں اور پڑوس کی بکری آکر اسے کھا جاتی ہے (یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں لاپرواہی ہے) اس کے بعد آنحضور منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! میرے معاملے میں اس سے کون نمٹے گا جس کی اذیتیں اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہیں، بخدا میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانا ہے پھر

آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی اور ابو اسامہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

۲۲۲۵۔ ہم سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا، تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری اہل خانہ کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی۔ عروہ سے روایت ہے انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کا علم ہوا (کہ کچھ لوگ انھیں متہم کر رہے ہیں) تو انھوں نے آنحضور سے کہا یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آنحضور نے انھیں اجازت دی اور ان کے ساتھ غلام کو بھیجا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کہا تیری ذات پاک ہے اے اللہ! ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم اس طرح کی باتیں کریں۔ تیری ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

كِتَابُ التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

توحید کے مسائل اور جہمیہ وغیرہ کا رد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ ۱۲۳۲ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

۱۲۳۲۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دی۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ

۲۲۲۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور مجھ سے عبد اللہ بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن صیفی نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو

قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلٰٓى اَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَآئِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ ۔

یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو اس لیے سب سے پہلے انھیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں۔ جب اسے سمجھ لیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو انھیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکات بھی فرض کی ہے۔ جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی۔ جب وہ اس کا بھی اقرار کرلیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔

۲۲۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ وَّالْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَتَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اَتَدْرِىْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ ۔

۲۲۲۷ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین اور اشعث بن سلیم نے، انھوں نے اسود بن ہلال سے سنا ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھیرائیں۔ کیا تمھیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔

۲۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ زَادَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِىْ اَخِىْ قَتَادَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۲۲۸ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسماعیل بن جعفر نے مالک کے حوالے سے یہ اضافہ کیا، ان سے عبداللہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۲۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

۲۲۲۹ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن صالح نے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ ؛

حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابو الرجال محمد بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، آپ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم قل ہو اللہ احد پر کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضورؐ سے کیا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کیے ہوئے تھے چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بتا دو کہ اللہ بھی انھیں عزیز رکھتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۳۳ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ؛

۱۲۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو پکارو یا رحمن کو۔ جسے بھی پکارو گے تو اللہ کے اچھے نام ہیں۔"

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ؛

۲۲۳۰ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ انھیں اعمش نے، انھیں زید بن وہب اور ابو ظبیان نے اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ

۲۲۳۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرستادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جانکنی میں مبتلا ہیں اور وہ آنحضورؐ کو بلا رہی ہیں، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انھیں بتا دو کہ اللہ ہی کا وہ بھی ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا وہ بھی ہے جو اس نے دیا اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک متعین وقت ہے۔ پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر کار ثواب کی نیت سے کریں۔ صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور تشریف

ابْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ اِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءُ ؎

لائیں۔ چنانچہ آنحضورؐ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے پھر جب آپ صاحبزادی کے گھر پہنچے تو بچہ آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے وہ کسی مشکیزہ میں ہو۔ یہ دیکھ کر آنحضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں ؎

باب ۱۲۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ؎

۱۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "میں بہت روزی دینے والا بڑی قوت والا ہوں"؎

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ ؎

۲۲۳۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی اولاد بتاتا ہے اور پھر بھی وہ انھیں معاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

باب ۱۲۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا وَاِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاَنْزَلَهُ بِعِلْمِهٖ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ؎

۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ غیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا" اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اس نے اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا ہے۔ اور عورت جسے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹایا جائے گا ؎

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ ؎

۲۲۳۳۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مریگا۔ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی ؎

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ؛

۲۲۳۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضورؐ غیب جانتے تھے تو وہ غلط کہتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں ؛

بَابُ ۱۲۳۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ ؛

۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ سلامتی دینے والا (السلام) ہے امن دینے والا (مومن) ہے ؛"

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؛

۲۲۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم (ابتداء اسلام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے "السلام علی اللہ" تو آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی "السلام" ہے، البتہ اس طرح کہا کرو "التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ رسولہ" ؛

بَابُ ۱۲۳۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَلِكِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگوں کا بادشاہ" اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ؛

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ

۲۲۳۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سعید نے، انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹے گا۔ پھر فرمائے گا، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے

قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛

واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ؛

باب ۱۲۳۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ؛

۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عزت کی ذات، اللہ ہی کے لیے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے"۔ اور جس نے اللہ کے غلبہ اور اس کی صفات کی قسم کھائی، اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ کی قسم، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا، سب سے آخری دوزخی ہوگا جسے جنت میں داخل ہونا ہے، اور کہے گا اے رب! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور میں کچھ نہیں مانگوں گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کہے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے اور اس سے دس گنا، اور ایوب علیہ السلام نے دعا کی" اور تیرے غلبہ کی قسم! تیری برکت سے مجھے کوئی بے نیازی نہیں ؛

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ ؛

۲۲۳۷۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰ بن یعمر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "تیرے غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں اور جن و انس فنا ہو جائیں گے" ؛

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۳۸۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں ڈالا جائے گا .... ، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقٰى فِيهَا وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُوْلُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ ؀

انس رضی اللہ عنہ نے، اور معتمر سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلسل دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس۔ تیرے غلبہ اور کرم کی قسم، اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور وہ لوگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے؀

باب ۱۲۳۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ؀

۱۲۳۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا"۔

۲۲۳۹ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ مِنَ اللَّيْلِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ؀

۲۲۳۹ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمان وزمین کا رب ہے۔ حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمان وزمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے سر تسلیم خم کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور تجھی سے انصاف کا طلبگار رہوں۔ پس میری مغفرت فرما۔ ان تمام چیزوں میں جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں گی۔ جو میں نے چھپا رکھی ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی طرح۔ اور بیان کیا کہ "تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"؀

باب ۱۲۴۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۲۴۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا بہت واقفیت رکھنے والا ہے" اور اعمش نے تمیم کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے کہا "اسی اللہ کے لیے حمد ہے جو تمام آوازوں کو سنتا ہے"۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا ؛

نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کرتی ہے :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنَّا اِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا قَرِيْبًا ثُمَّ اَتٰى عَلَيَّ وَاَنَا اَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِهٖ ؛

۲۲۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے، تو تکبیر کہتے تھے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر رحم کھاؤ، اللہ بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے، تم ایک بہت سننے والی، بہت واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔ پھر آنحضورؐ میرے پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہہ رہا تھا۔ آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا، عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں ؛

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؛

۲۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں یزید نے، انھیں ابوالخیر نے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے ؛

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ ؛

۲۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے پکار کر کہا، کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انھوں نے آپ کو جواب دیا ؛

بَابُ ۱۲۴۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ هُوَ الْقَادِرُ ؛

۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہہ دیجیے کہ وہی قدرت والا ہے ؛

۲۲۴۳ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ ثُمَّ يُسَمِّيْهِ بِعَيْنِهٖ خَيْرًا لِّيْ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ قَالَ أَوْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهٗ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ ؏

۲۲۴۳ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ عبداللہ بن حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ فرض کے سوا دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ اس کام میں استخارہ (اچھائی طلب کرنا) کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت مانگتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیوب کا بہت (پورا) جاننے والا ہے، اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے، اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس معاملے کا نام لینا چاہیئے، کہ اس میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔ یا اس طرح فرمایا کہ "میرے دین اور معاش اور میرے انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو اس پر مجھے قادر بنادے اور میرے لیے اسے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے، میرے دین اور معاش کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے ؏

بَابُ ۱۲۴۲ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ ؏

۱۲۴۲ - دلوں کا پھیرنے والا - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیتے ہیں۔" ؏

۲۲۴۴ - حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ؏

۲۲۴۴ - مجھ سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس طرح کھاتے۔ نہیں! دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

بَابُ ۱۲۴۳ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ

۱۲۴۳ - اللہ کے ننانوے نام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالجلال میں جلال عظمت کے معنی میں ہے

اَلْبَرُّ اللَّطِيْفُ ٭

البرّ بمعنی اللطیف ٭

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ ٭

۲۲۴۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو انھیں یاد کرے گا وہ جنت میں جائے گا احصیناہ بمعنی حفظناہ ٭

بَابُ ۱۲۴۴ اَلسُّؤَالِ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِسْتِعَاذَةِ بِهَا ٭

۱۲۴۴۔ اللہ کے ناموں کے ذریعہ مانگنا اور اس کے ذریعہ پناہ مانگنا ٭

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ تَابَعَهُ يَحْيٰى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَّاَبُوْ ضَمْرَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَاُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ ٭

۲۲۴۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیئے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کرلے اور یہ دعا پڑھے "اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنا پہلو رکھتا ہوں (سونے جاتا ہوں) اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو باقی رکھا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے اٹھا لیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت کرے گا۔ اس روایت کی متابعت یحییٰ اور بشر بن المفضل نے عبیداللہ کے واسطہ سے کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور زہیر، ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا کہ ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اس کی روایت ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس کی متابعت محمد بن عبدالرحمٰن الدراوردی اور اسامہ بن حفص نے کی ٭

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَاَمُوْتُ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا

۲۲۴۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا" اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے "تمام تعریف اس اللہ کیلیے

اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؏

ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم مرچکے تھے اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے ؏

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؏

۲۲۴۸۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ربعی بن حراش نے، ان سے خرشہ بن الحر نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے "تیرے ہی نام پر مریں گے اور اسی پر زندہ ہیں۔" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریف اس ذات کی ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔"

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا ؏

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا۔ اور جو ہمیں رزق دینا اسے بھی شیطان سے دور رکھنا" تو اگر اسی صحبت میں ان دونوں سے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ كِلَابِيَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْ ؏

۲۲۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے سدھائے ہوئے کتے شکار کے لیے چھوڑتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور اس کے ساتھ اللہ کا نام بھی لے لو، پھر وہ کوئی شکار کر دیں تو تم اسے کھا سکتے ہو اور جب شکار پر تیر پھینکو اور وہ اسے پھاڑ دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ ؏

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ يَذْكُرُوْنَ

۲۲۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خالد احمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہاں کے قبیلے ابھی حال ہی میں اسلام لائے ہیں اور وہ ہمیں گوشت لا کر دیتے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ ۞

ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انھوں نے اللہ کا نام بھی لیا تھا یا نہیں (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے کی ۞

۲۲۵۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ۞

۲۲۵۲ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ۞

۲۲۵۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ ۞

۲۲۵۳ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن دیکھا تھا۔ پھر آنحضور نے خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح ابھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے ۞

۲۲۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ۞

۲۲۵۴ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے ۞

باب ۱۲۴۵ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللّٰهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى ۞

۱۲۴۵ - اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے ناموں کے متعلق بیانات اور خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا "وذلک فی ذات الالٰہ" اس مصرع میں انھوں نے لفظ ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے ۞

۲۲۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ

۲۲۵۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے۔ انھیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو جن میں خبیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، بھیجا مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حارث کی صاحبزادی نے انھیں بتایا کہ جب لوگ خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے متفق ہوئے

اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبُ الْأَنْصَارِيُّ ؎

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا ۔

(اور وہ قید میں تھے) تو اسی زمانے میں انھوں نے ان سے بال مونڈنے کے لیے اُسترا لیا تھا۔ جب وہ لوگ خبیب رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر قتل کرنے لے گئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ)۔

"اور جب مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ مجھے کس پہلو پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ مرنا اللہ کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے"۔

پھر ابن الحارث نے انھیں قتل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

بَابُ ۱۲۴۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ۔ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۔

۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ اپنی ذات سے تمھیں ڈراتا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(عیسیٰ علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے) اور تو وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو تیرے دل (نفس) میں ہے"۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ ۔

۲۲۵۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا، اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي ۔

۲۲۵۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

۲۲۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ۔

علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

باب ۱۲۴۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۔

۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی ذات کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں"۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَيْسَرُ ۔

۲۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "آپ کہہ دیجیے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کرے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں" پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے" تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی کہ "میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں"۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا تمہیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے" (کہ یہ بھی عذاب کی قسم ہے) تو آنحضور نے فرمایا کہ "یہ آسان ہے"۔

باب ۱۲۴۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي تُغَذَّى وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا ۔

۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تاکہ میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش ہو" اور ارشاد خداوندی "ہماری آنکھوں کے سامنے جاری تھی"۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ ۔

۲۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کانا نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہوگی۔ جیسے اس کی آنکھ پر انگور کا ایک اٹھا ہوا دانا ہوگا۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۶۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں قتادہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ؞

سنا، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جتنے نبی بھی بھیجے، ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ کانا ہوگا اور تمھارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر" ؞

بَابٌ ۱۲۴۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ؞

۱۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے" ؞

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا ؞

۲۲۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عفان نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن محیریز نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انھیں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انھوں نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ اور مجاہد نے قزعہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی چیز جو پیدا ہوتی ہے اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے ؞

بَابٌ ۱۲۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؞

۱۲۵۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لما خلقت بیدی" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ

۲۲۶۳۔ مجھ سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح مومنوں کو جمع کرے گا۔ پھر وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا (اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا) اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجیے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملے ؞

لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ

آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کے لائق نہیں پھر وہ اپنی غلطی کا ان کے سامنے ذکر کریں گے، البتہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی عذر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔ البتہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انھیں توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور ان کے سامنے اپنی غلطی کا ذکر کریں گے۔ البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کر دی گئی تھیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ پھر اپنے رب سے شفاعت کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑے رکھے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو، شفاعت منظور کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں انھیں جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور شفاعت کروں گا۔ چنانچہ پھر میرے

إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً ۔

لیے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں انھیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور کہوں گا اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنھیں قرآن نے روک دیا ہے اور انھیں ہمیشہ ہی وہاں رہنا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور جَو کے دانے کے برابر بھی ان کے دل میں خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ذرہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ ۔

۲۲۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی آپ نے فرمایا کیا تمھیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ ۔

۲۲۶۵۔ ہم سے مقدم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر نے (رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوگا پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کی روایت سعید نے مالک کے واسطہ سے کی اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے سُنا، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔ اور ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ ؛

۲۲۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا انھوں نے سفیان سے، ان سے منصور نے اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر، اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندانِ مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی "وما قدروا اللہ حق قدرہ"۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور کے واسطہ سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آنحضورؐ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے۔

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ ؛

۲۲۶۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا۔ زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر ہنس دیے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی "وما قدروا اللہ حق قدرہ"۔

بَابُ ۱۲۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ ؛

۱۲۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اللہ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں"

اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک کے واسطہ سے روایت کی کہ "اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں"۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوا

اَبُوْعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِيْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ؛

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد نے اور ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا، چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر، اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

باب ۱۲۵۲ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً وَسَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ شَيْئًا قُلِ اللّٰهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ شَيْئًا وَّهُوَ صِفَةٌ مِّنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؛

۱۲۵۲۔ "آپ کہہ دیجیے کہ شہادت کے اعتبار سے کیا چیز بڑی ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو "شی" (چیز) سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو "شی" کہا۔ جبکہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے"؛

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ اَمَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا ؛

۲۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انھوں نے ان کے نام بتائے؛

باب ۱۲۵۳ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوّٰهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوٰى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيْدُ الْكَرِيْمُ وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے"۔ ابو العالیہ نے بیان کیا کہ "استوی الی السماء" کا مفہوم ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ "فسوّٰھن" یعنی پھر انھیں پیدا کیا۔ مجاہد نے کہا کہ "استوی" بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مجید" بمعنی کریم ہے۔ "الودود" بمعنی الحبیب، بولتے ہیں "حمید مجید" گویا یہ فعیل کے وزن پر

كَانَّهُ فَعِيلٌ مِّنْ مَّاجِدٍ مَّحْمُودٌ مِّنْ حَمِيدٍ ؛

ماجد سے ہے اور محمود، حمید سے ہے ؛

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوا تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا فَاِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ ؛

۲۲۷۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے جامع بن شداد نے، ان سے صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنوتمیم کے کچھ لوگ آئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو۔ انھوں نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی۔ اب ہمیں بخشش بھی دیجیے۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بنوتمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم اسے قبول کرو۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی۔ ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتدار کے متعلق پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔ (عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) مجھے ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے۔ اور خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ وہ چلی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا ؛

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَمِينَ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ ؛

۲۲۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا، جو دن رات وہ کرتا رہتا ہے، کیا تمھیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا، اور جھکاتا ہے ؛

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ

۲۲۷۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر المقدمی

الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهٖ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر آنحضور کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے کی، سات آسمانوں کے اوپر سے۔ اور ثابت سے مروی ہے کہ آیت "اور آپ اس چیز کو اپنے دل میں چھپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے" زینب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ ۔

۲۲۷۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ ابن طہمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت کے ولیمہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کرایا تھا۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ۔

۲۲۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ

۲۲۷۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس نے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِکَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ ؕ

ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے ۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلندترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں ؕ

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ھُوَ التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ ھَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ تَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَکَاَنَّھَا قَدْ قِیْلَ لَھَا ارْجِعِیْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا ثُمَّ قَرَاَ ذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّھَا فِیْ قِرَآءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ ؕ

۲۲۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمھیں معلوم ہے، یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ذلک مستقر لہا" عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق ؕ

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَہٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰی وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْھَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِہٖ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ حَتّٰی خَاتِمَۃِ بَرَآءَۃَ ؕ

۲۲۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورۂ توبہ کی آخری آیت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی۔ یہ آیات مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں "لقد جاءکم رسول من انفسکم" سورۂ براءت کے آخر تک۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے یہی حدیث اور بیان کیا کہ ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ؕ

۲۲۷۸- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

۲۲۷۸- ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت جاننے والا بڑا بُردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

۲۲۷۹- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے پکڑے کھڑے ہوں گے اور ماجشون نے عبداللہ بن فضل سے روایت کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں۔

بَابُ ۱۲۵۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللّٰهِ۔

۱۲۵۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھتے ہیں۔" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں" اور ابوجمرہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لا کر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ ذی المعارج سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۲۲۸۰- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنھوں نے رات تمہارے ساتھ گذاری ہوتی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب اطلاع رہتی ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کی برابر بھی صدقہ کیا، اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس میں بڑھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے اور ورقاء نے اس کی روایت عبداللہ بن دینار سے کی، انھوں نے سعید بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ کی طرف پاک چیز ہی جاتی ہے۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۔

۲۲۸۱۔ ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پریشانی کے وقت کرتے تھے "کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو عظیم ہے اور بردبار ہے کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ اَوْ اَبِيْ نُعْمٍ شَكَّ قَبِيْصَةُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۲۲۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابن نعم یا ابونعم نے۔ قبیصہ کو شک تھا۔ اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔

اخبرنا سفیان عن ابیه عن ابن ابی نعم عن ابی سعید الخدری قال بعث علی وهو بالیمن الی النبی صلی الله علیه وسلم بذهیبة فی تربتها فقسمها بین الاقرع بن حابس الحنظلی ثم احد بنی مجاشع وبین عیینة بن بدر الفزاری وبین علقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب وبین زید بن الخیل الطائی ثم احد بنی نبهان فتغضبت قریش والانصار فقالوا یعطیه صنادید اهل نجد ویدعنا قال انما اتألفهم فاقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبین کث اللحیة مشرف الوجنتین محلوق الرأس فقال یا محمد اتق الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم فمن یطیع الله اذا عصیته فیأمننی علی اهل الارض ولا تأمنونی فسأل رجل من القوم قتله أراه خالد بن الولید فمنعه النبی صلی الله علیه وسلم فلما ولی قال النبی صلی الله علیه وسلم ان من ضئضئ هذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمیة یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد.

ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ کچا سونا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آنحضورؐ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ العامری اور زید الخیل الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگواری ہوئی اور انھوں نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ ان کی تالیفِ قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، ڈاڑھی گھنی تھی، دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈرو، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا۔ اس نے مجھے زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آنحضورؐ نے منع فرمایا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیے جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا دور پایا تو انھیں قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔

٢٢٨٣ - حدثنا عیاش بن الولید حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی ذر قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم عن قوله والشمس تجری لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش.

٢٢٨٣ - ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت "والشمس تجری لمستقر لہا" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

باب ١٢٥٥ قول الله تعالی - وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة.

١٢٥٥ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس دن بعض چہرے تروتازہ ہوں گے وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے"۔

٢٢٨٤ - حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد

٢٢٨٤ - ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد اور ہشیم

وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا۔

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تمھیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں سستی نہ ہو تو ایسا کر لو۔

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوْعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

۲۲۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن یوسف الیربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ۔

۲۲۸۶۔ ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

* * *

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۲۸۷۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عطاء بن یزید لیثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضور نے پوچھا کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا، کیا جب بادل نہ ہوں تو تمھیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ

لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی عبادت کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا پھر یہ امت باقی رہ جائے گی، اس میں اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے، یا منافق ہوں گے، ابراہیم کو شک تھا پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے چنانچہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر "صراط" نصب کر دی جائے گی۔ اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء کلام کر سکیں گے اور انبیاء کی زبان پر ہو گا اے اللہ! محفوظ رکھ، محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کا طول وعرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہو گا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے، تو ان میں سے وہ ہوں گے جو ہلاک ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل کی وجہ سے باقی رہ جائیں گے یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض ٹکڑے کر دیے جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور دوزخیوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انہیں جہنم سے نکال لیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا، ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا۔ چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے اثر سے جہنم میں پہچانیں گے۔ جہنم ابن آدم کا ہر عضو بھسم کر دے گی سوا سجدہ کے اثر کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر

أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ
وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي
ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ
أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا
شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ
وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ
أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ
رَبِّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ
أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ
لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَ
مَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى
مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي
الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ
وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ
فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ
رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو
حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ
ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ
فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ
يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ
قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ
ابْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حرام کیا ہے کہ وہ سجدہ کے اثر کو جلائے ۔ چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس
حال میں نکالے جائیں گے کہ یہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آبِ حیات
ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اُگ کر نکلیں گے جس
طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا ایک شخص باقی رہ جائے گا
جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری
فرد ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے
اس کی ہوا نے ہلکان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے جھلسا ڈالا ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ
چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تُو
اور مجھ سے مانگے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا
اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے
عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دیگا۔
پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر
خاموش رہے گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا
پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ
تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دیدیا
ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہ مانگے گا۔ افسوس ابن آدم! تو کتنا
عہد شکن ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر
اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اور اس کے
سوا کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کچھ
نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص عہد و پیمان کرے گا۔
چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت
کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی
اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر بھلائی اور مسرت ہے، اس کے
بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب!
مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان
نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیدیا اس کے سوا تو اور کچھ نہیں
مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے

لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهِ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ اَشْهَدُ اَنِّيْ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ ؛

وہ کہے گا اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو اس کے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے کہے گا کہ اپنی آرزوئیں بیان کرو۔ وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے، وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں اور انھیں جیسی اور تمھیں ملیں گی۔ عطاء بن یزید نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ان کی حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ " یہ اور انھیں جیسی تمھیں اور ملیں گی" تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گنا اے ابو ہریرہؓ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضورؐ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ " یہ اور انھیں جیسی اور" اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورؐ سے میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے کہ " تمھیں یہ سب چیزیں ملیں گی اور اس سے دس گنا اور" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا ؛

۲۲۸۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ اِلٰى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ اَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَاَصْحَابُ الْاَوْثَانِ مَعَ اَوْثَانِهِمْ وَاَصْحَابُ كُلِّ اٰلِهَةٍ مَعَ اٰلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ

۲۲۸۸ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہو جبکہ آسمان صاف ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمھیں دشواری نہیں پیش آئے گی، جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، ان میں نیک و فاجر دونوں ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ بھی ہوں گے۔ پھر

عزير ابن الله فيقال كذبتم لم يكن لله صاحبة
ولا ولد فما تريدون قالوا نريد ان تسقينا
فيقال اشربوا فيتساقطون في جهنم ثم يقال
للنصارى ما كنتم تعبدون فيقولون كنا نعبد
المسيح ابن الله فيقال كذبتم لم يكن لله صاحبة
ولا ولد فما تريدون فيقولون نريد ان تسقينا
فيقال اشربوا فيتساقطون حتى يبقى من كان
يعبد الله من بر او فاجر فيقال لهم ما
يحبسكم وقد ذهب الناس فيقولون فارقناهم
ونحن احوج منا اليه اليوم وانا سمعنا مناديا
ينادي ليلحق كل قوم بما كانوا يعبدون و
انما ننتظر ربنا قال فياتيهم الجبار في صورة
غير صورته التي راوه فيها اول مرة فيقول
انا ربكم فيقولون انت ربنا فلا يكلمه الا
الانبياء فيقول هل بينكم وبينه اية
تعرفونه فيقولون الساق فيكشف عن ساقه
فيسجد له كل مؤمن ويبقى من كان يسجد
لله رياء وسمعة فيذهب كيما يسجد فيعود
ظهره طبقا واحدا ثم يؤتى بالجسر فيجعل
بين ظهري جهنم قلنا يا رسول الله وما
الجسر قال مدحضة مزلة عليه خطاطيف
وكلاليب وحسكة مفلطحة لها شوكة
عقيفاء تكون بنجد يقال لها السعدان
المؤمن عليها كالطرف وكالبرق وكالريح
وكاجاويد الخيل والركاب فناج مسلم و
ناج مخدوش ومكدوس في نار جهنم حتى
يمر اخرهم يسحب سحبا فما انتم باشد
لي مناشدة في الحق قد تبين لكم من
المؤمن يومئذ للجبار واذا راوا انهم قد

دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی، وہ ایسی ہوگی جیسے ریت کا میدان ہوتا ہے۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انھیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ خدا کے نہ بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں سیراب کیا جائے، ان سے کہا جائے گا کہ پیو، اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ سیراب کیے جائیں، ان سے کہا جائے گا کہ پیو، اور انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے نیک و بدکار دونوں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو۔ جبکہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ اور کہے گا کہ میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمھیں اس کی کوئی نشانی یاد ہے؟ وہ کہیں گے کہ "ساق" (پنڈلی) پھر اللہ اپنی ساق کو کھولے گا اور ہر مومن اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ریاء اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔ پھر انھیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے اور چوڑے گوکھرو ہوں گے اور ایسے مڑے ہوئے کانٹے ہوں گے جیسے نجد میں ہوتے ہیں، انھیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اس پر سے چشم زدن میں بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور

تَجُوا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَ يُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَّتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ

سواری کی طرح گزر جائیں گے، ان میں سے بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے۔ یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔ تم آج مجھ سے حق کے معاملے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس دن اللہ کے سامنے مومن کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انھیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ اور اللہ ان کی صورتوں کو دوزخ پر حرام کرے گا۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی تباہ ہوئی ہے۔ چنانچہ جنھیں وہ پہچانیں گے انھیں نکال لیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اسے نکال لو۔ چنانچہ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اسے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکال لیں گے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو آیت پڑھو "اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا" اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔ پھر انبیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور ذوالجبروت کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈال دیے جائیں گے جسے آبِ حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح اُگ آئیں گے، جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہوگا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز اگتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی۔ اس کے بعد ان کی گردنوں میں مہریں ڈال دی جائیں گی۔

فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ

اور انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انھیں "عتقاء الرحمٰن" (رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ) کہیں گے، انھیں اللہ نے بلا عمل کے جو انھوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو، جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمھیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور۔ اور حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومنوں کو روک رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس حالت سے نجات ملتی۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے جد امجد ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود ممانعت کے درخت کھا لینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی۔ اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب العزت سے سوال کرکے انھوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی عذر کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جنھیں اللہ نے توریت دی، انھیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور آپ اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کرکے آپ نے کی تھی، البتہ عیسیٰ

فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ مجھے جب تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا شفاعت کرو، تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ رب العزت کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یونہی چھوڑے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں اس کے مطابق جہنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انھیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی انھیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی "قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا" فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى

۲۲۸۹۔ ہم سے عبید اللہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو

الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ ؛

بلا بھیجا اور انھیں قبہ میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آکر ملو۔ میں حوض پر ہوں گا۔

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَيَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ ؛

۲۲۹۰۔ مجھ سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی نماز میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان و زمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا، تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا۔ پس تو مجھے معاف کر دے۔ میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں" ابو عبداللہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابو الزبیر نے طاؤس کے حوالہ سے "قیام" بیان کیا اور مجاہد نے "قیوم" کہا یعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے "قیام" پڑھا اور دونوں ہی مدح کے لیے ہیں۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ ؛

۲۲۹۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے ؛

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ

۲۲۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ابن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے، ان سے ابوبکر ابن عبداللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور ان میں سارا سامان چاندی کی

آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔

ہوگا اور یہ دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان سونے کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف چادر کبریائی کی حائل ہوگی۔ جو اللہ رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ۔ الْآيَةَ۔

۲۲۹۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن اعین اور جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر حاصل کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ عبداللہ نے کہا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مصداق قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی " بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو تھوڑی پونجی کے بدلے بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا" آخر آیت تک۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔

۲۲۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے صالح نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ انکی طرف دیکھے گا۔ وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اسے اس نے اتنے میں خریدا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے (اور قسم گاہک سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے کھائی) وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس طرح ناجائز اپنے قبضے میں لے لے۔ اور وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی مانگنے والے کو نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس فاضل از ضرورت چیز سے دوسرے کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ

۲۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی اس ہیئت پر گھوم

يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ الطَّيِّبَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَّبْلُغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ۔

باب ۱۲۵۶ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

۲۲۹۶ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَاَرْسَلَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ

کہ آگیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا، سال بارہ مہینے کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ طیبہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ پھر تمھارا خون اور تمھارے موال، محمد نے بیان کیا کہ مجھے خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ اور تمھاری عزت تم پر اسی طرح باحرمت ہے جیسے تمھارے اس دن کی حرمت تمھارے اس شہر اور اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملوگے اور وہ تمھارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو موجود ہیں وہ غیر حاضروں کو میری یہ بات پہنچا دیں۔ شاید کوئی جسے بات پہنچائی گئی ہو وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔ چنانچہ محمد جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ "بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکو کاروں سے قریب ہے"۔

۲۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے لڑکے جان کنی کے عالم میں تھے تو انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آنحضور نے انھیں کہلایا کہ اللہ ہی کا وہ ہے

اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ فَاَقْسَمَتْ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِیَّ وَنَفْسُهٗ تَقَلْقَلُ فِیْ صَدْرِهٖ حَسِبْتُهٗ قَالَ کَاَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اَتَبْکِیْ فَقَالَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ ۔

جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انھوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو آنحضورؐ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچہ کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا جیسے مشکیزہ ہو آنحضورؐ یہ دیکھ کر رو دیے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ روتے ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کھاتا ہے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اِلٰی رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَا رَبِّ مَا لَهَا لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ یَعْنِیْ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّاِنَّهٗ یُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ یَّشَآءُ فَیُلْقَوْنَ فِیْهَا فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ثَلٰثًا حَتّٰی یَضَعَ فِیْهَا قَدَمَهٗ فَتَمْتَلِئُ وَیُرَدُّ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ ۔

۲۲۹۷۔ ہم سے عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی۔ جنت نے کہا اے رب! اسے کیا ہوا ہے کہ اس میں (جنت میں) کمزور اور گرے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ میرے لیے متکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں، اس میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھر کے ملے گا۔ کہا کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اس نے جہنم کے لیے انھیں پیدا کیا جنھیں چاہا وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کہے گی، کیا کچھ اور بھی ہے۔ تین مرتبہ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا اور وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے سے ٹکرا جائیگا اور وہ کہے گی کہ بس بس بس!

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ یُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ

۲۲۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انھوں نے کیے ہونگے آگ سے جھلس جائیں گے، یہ ان کی سزا ہوگی

الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

پھر اللہ اپنی رحمت سے انھیں جنت میں داخل کریگا اور انھیں "جہنمین" کہا جائے گا اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۔

باب ۱۲۵۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۔

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں وہ ٹل نہ جائیں ۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۔

۲۲۹۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، پہاڑوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہتا ہے کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی " وما قدروا اللہ حق قدرہ "۔

باب ۱۲۵۸ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ ۔

۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق کی پیدائش کے متعلق روایات، اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور اپنے امر کے ساتھ خالق ہے۔ وہی بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی تخلیق اور اس کی تکوین سے ہو، وہ مفعول، مخلوق اور مکوّن ہے۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا تھا۔ آنحضور نے تھوڑی دیر تو اپنی اہلیہ کے ساتھ بات چیت کی۔ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر

تَقعد فنظر الی السماء فقرأ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلٰی قولہٖ لِاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ الصُّبْحَ ؞

یہ آیت پڑھی "بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں" پھر اٹھ کر آپ نے وضو کیا اور مسواک کی۔ پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر آگئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی ؞

باب ۱۲۵۹ وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ؞

۱۲۵۹۔ بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

۲۳۰۱۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ ؞

۲۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۰۲۔ **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَّاَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَہٗ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَہٗ ثُمَّ یُبْعَثُ اِلَیْهِ الْمَلَكُ فَیُؤْذَنُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ رِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَعَمَلَہٗ وَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْحَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَہٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهَا وَبَیْنَہٗ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُهَا ؞

۲۳۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید بن وہب سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی جو صادق و مصدوق ہیں کہ انسان کا نطفہ بطنِ مادر میں چالیس دن اور چالیس راتوں تک جمع رہتا ہے تو بستہ خون بن جاتا ہے۔ پھر اسی طرح گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر جنت میں داخل ہوتا ہے ؞

۲۳۰۳۔ **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عُمَرُ

۲۳۰۳۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر

ابن ذرٍّ سمعتُ ابي يحدّثُ عن سعيد بن جبيرٍ عن ابن عبّاسٍ انّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال يا جبريلُ ما يمنعك ان تزورنا اكثر ممّا تزورنا فنزلت وما نتنزّلُ الّا بامر ربّك له ما بين ايدينا وما خلفنا الى آخر الاية قال هذا كان الجواب لمحمّدٍ صلّى الله عليه وسلّم۔

نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ سعید بن جبیر کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریلؑ! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اور ہم نازل نہیں ہوتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے"۔ الآیۃ۔ بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی جواب تھا۔

۲۳۰۴۔ حدّثنا يحيى حدّثنا وكيعٌ عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنتُ امشي مع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم في حرثٍ بالمدينة وهو متّكئٌ على عسيبٍ فمرّ بقومٍ من اليهود فقال بعضهم لبعضٍ سلوهُ عن الرّوح وقال بعضهم لا تسألوهُ عن الرّوح فسألوهُ فقام متوكّئًا على عسيبٍ وانا خلفه فظننتُ انّه يُوحى اليه فقال ويسئلونك عن الرّوح قل الرّوح من امر ربّي وما اوتيتم من العلم الّا قليلًا فقال بعضهم لبعضٍ قد قلنا لكم لا تسألوهُ۔

۲۳۰۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضورؐ ایک چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انھوں نے کہا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی۔ " اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔" اس پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کہا نہ تھا کہ مت پوچھو۔

۲۳۰۵۔ حدّثنا اسمعيلُ حدّثني مالكٌ عن ابي الزّناد عن الاعرج عن ابي هريرة انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال تكفّل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه الّا الجهاد في سبيله وتصديقُ كلماته بان يدخله الجنّة او يرجعه الى مسكنه الّذي خرج منه مع ما نال من اجرٍ او غنيمةٍ۔

۲۳۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور اس کے لیے نکلنے کا مقصد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلمہ کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اگر وہ شہید ہو گیا، یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے، جہاں سے وہ آیا تھا۔

۲۳۰۶۔ حدّثنا محمّدُ بن كثيرٍ حدّثنا سفيانُ

۲۳۰۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

باب ۱۲۶۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ ؛

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ "اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ"

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ ؛

۲۳۰۷۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ "امر اللہ" (قیامت) آجائے گی۔

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ ؛

۲۳۰۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ "امر اللہ" (قیامت) آجائے گی اور حق پر ہی رہیں گے۔ اس پر مالک بن یخامر نے بیان کیا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مالک کہتے ہیں کہ معاذ نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ

۲۳۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس رکے، وہ اپنے حامیوں کے ساتھ تھا اور اس سے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمھیں نہیں دے سکتا اور تمھارے بارے میں اللہ کا "امر" (فیصلہ) نہیں ٹلے گا اور اگر تو نے پیٹھ بھی پھیری

اللہ ؕ

۲۳۱۰۔ حدثنا موسی بن اسماعیل عن عبد الواحد عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن ابن مسعود قال بینا انا امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حرث المدینۃ وھو یتوکأ علی عسیب معہ فمررنا علی نفر من الیہود فقال بعضہم لبعض سلوہ عن الروح فقال بعضہم لا تسالوہ ان یجیء فیہ بشیء تکرھونہ فقال بعضہم لنسالنہ فقام الیہ رجل منہم فقال یا ابا القاسم ما الروح فسکت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلمت انہ یوحی الیہ فقال ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قال الاعمش ھکذا فی قراءتنا ؕ

تو اللہ تجھے ہلاک کرے گا ؕ

۲۳۱۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کی چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان کے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو، کچھ یہودیوں نے مشورہ دیا کہ نہ پوچھو کہیں کوئی ایسی بات نہ کہیں جس کا (ان کی زبان سے سننا) تم پسند نہ کرو۔ لیکن بعض نے اصرار کیا کہ نہیں ہم پوچھیں گے چنانچہ ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش ہو گئے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی "اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں اس کا علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے" اعمش نے کہا کہ ہماری قراءت میں اسی طرح ہے ؕ

باب ۱۲۶۱ قول اللہ تعالی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا - ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ - ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین ؕ

۱۲۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہیے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لیے روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائیگا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں، گو اتنا ہی ہم اور بڑھا دیں اور اگر زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی میرے رب کے کلمات نہیں ختم ہونگے۔ بلاشبہ تمہارا رب ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر بیٹھا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے جو ایک دوسرے کی طلب میں دوڑتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خلق اور امر اسی کے لیے ہے اللہ بابرکت ہے جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے"۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ؎

۲۳۱۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس مقصد سے نکلا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرے تو اللہ اس کی ضمانت لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس کرے گا ؎

باب ۱۲۶۲ فِي الْمَشِيْئَةِ وَالْاِرَادَةِ

وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ - وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ - اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ - قَالَ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؎

۱۲۶۲۔ مشیت اور ارادۂ خداوندی" اور تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" وہ جسے چاہتا ہے (مشیت) ملک دیتا ہے۔" "اور تم کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہو کہ میں کل یہ کام کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے" "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" سعید بن مسیب نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ " اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا۔"

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ ؎

۲۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے، ان سے عبدالعزیز نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور کوئی دعا میں یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ؎

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ اَلَا تُصَلُّوْنَ قَالَ عَلِيٌّ

۲۳۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی عبدالحمید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے انھیں خبر دی اور انھیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات میں تشریف لائے، اور ان سے کہا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے، علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ؃

یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آنحضور واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے کہ "انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے" ؃

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ ؃

۲۳۱۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء ابن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیت کے نرم ڈنٹھل کی طرح ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی برابر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن آزمائشوں سے بچایا جاتا ہے۔ لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے ؃

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتّٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتّٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرٰىةِ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ ؃

۲۳۱۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر کھڑے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) تمھارا وجود گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے، توریت والوں کو توریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر کی نماز کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ عمل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمھیں قرآن دیا گیا۔ اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمھیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہلِ توریت نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر فرمائے گا کیا میں نے تمھیں اجر دینے میں کوئی ناانصافی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کہے گا

کہ یہ تو میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں ؛

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ؛

۲۳۱۶۔ ہم سے عبداللہ المسندی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوادریس نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت (عہد) کی آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے۔ اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور من گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا، تو یہ اس کے لیے کفارہ اور پاکی بن جائے گی اور جس کی اللہ نے پردہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے ؛

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؛

۲۳۱۷۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، تو انھوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی۔ اور پھر ایسا بچہ جنے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے یہاں (صرف) بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ؛

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ

۲۳۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ (بیماری) تمھارے لیے پاکی کا باعث ہے اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڈھے پر جوش مار رہا ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا ۔

۲۳۱۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى ۔

۲۳۲۰ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعٰلَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

۲۳۲۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي عِيسٰى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یونہی ہوگا ۔

۲۳۱۹ ۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں حصین نے، انھیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انھیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سو گئے اور نماز قضا ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمھاری روحوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر وضو کرو۔ آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہوگیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی ۔

۲۳۲۰ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے اعرج نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں جھگڑا کیا، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا میں منتخب بنایا۔ اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا میں منتخب بنایا اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ تمام لوگ قیامت کے دن بیہوش کر دیے جائیں گے اور میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہونگے اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنھیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھ سے پہلے ہی انھیں افاقہ ہوا، یا انھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا تھا ۔

۲۳۲۱ ۔ ہم سے اسحاق بن ابی عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ يَأْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَ لَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔

اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون۔ اگر اللہ نے چاہا ۔

۲۳۲۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۳۲۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

۲۳۲۳ ۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَنْزِعَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهٗ بِعَطَنٍ ۔

۲۳۲۳ ۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل اللخمی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس میں سے پانی نکالا اس کے بعد ابوبکر بن ابی قحافہ نے ڈول لے لیا اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اور اللہ انھیں معاف کرے۔ پھر عمرؓ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے کسی قوی وبہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے انکے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنالیں ۔

۲۳۲۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَآءَهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ ۔

۲۳۲۴ ۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمھیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔

۲۳۲۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۲۳۲۵ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ ؂

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ ؂

۲۳۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحفص عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور حُر بن قیس بن حصن الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام ہی تھے، اتنے میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی اس بارے میں مختلف ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے وہ "صاحب" کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰؑ نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی حدیث سُنی ہے (جس میں ان کے متعلق تذکرہ ہو) انھوں نے کہا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں۔ چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ کیوں نہیں۔ ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کا راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مچھلی کو نشان قرار دیا اور آپ سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام مچھلی کا نشان (گمشدگی کے بعد) دریا میں ڈھونڈتے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے جب ہم نے چٹان پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے غافل رکھا تھا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی ہمیں تلاش ہے اور ان کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے ؂

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۲۳۲۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، اور احمد بن صالح نے بیان کیا، ان سے ابن وہب

وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یُرِیْدُ الْمُحَصَّبَ ؞

نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے، جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا، آپ کا اشارہ محصب کی طرف تھا ؞

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ یَفْتَحْهَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَکَاَنَّ ذٰلِكَ اَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؞

۲۳۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور جب وہ فتح نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم لوٹ جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صبح جنگ کرو۔ چنانچہ دوسرے دن مسلمان بہت زخمی ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، اب مسلمان اس فیصلہ پر بڑے خوش ہوئے۔ یہ دیکھ کر آنحضور مسکرا دیے ؞

باب ۱۲۶۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ وَلَمْ یَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّکُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَکَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْیِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَیْئًا فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ وَسَکَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوْا اَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَیُذْکَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَیُنَادِیْهِمْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ کَمَا یَسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّیَّانُ ؞

۱۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کام نہ دے گی لیکن اس کی جسے وہ اجازت دے۔ یہاں تک کہ جب خوف ان کے دلوں سے دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمھارے پروردگار نے کیا کہا؟ جواب دیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ بہت بلند اور عظیم ہے" یہ نہیں کہا کہ "تمھارے رب نے کیا پیدا کیا" اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کہ "کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے":

مسروق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز خاموش ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حق ہے اور آواز دیتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا کہا، جواب دیتے ہیں کہ حق کہا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ بندوں کو

جمع کرے گا اور ان کو ایسی آواز کے ذریعہ ندا دے گا جسے دور والے اسی طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ "میں بادشاہ ہوں، بدلہ دینے والا۔"

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفَوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اَنَّهُ قَرَاَ فُزِّعَ قَالَ سُفْيٰنُ هٰكَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِيْ سَمِعَهُ هٰكَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْيٰنُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا ۔

۲۳۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان کے آگے انکساری کا اظہار کرنے کے لیے اپنے بازو مارتے ہیں (اور ان سے ایسی آواز نکلتی ہے) جیسے پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو۔ علی نے اور ان کے سوا نے "صفوان" (بفتح فاء) روایت کی۔ پھر وہ حکم فرشتوں میں آتا ہے اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق، اللہ وہ بلند و عظیم ہے اور علی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔ سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو نے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ علی نے کہا کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تو سفیان نے اسکی تصدیق کی۔ میں نے سفیان سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرو سے روایت کی، انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے "فزّع" پڑھا۔ سفیان نے کہا کہ عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری قراءت ہے۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْهَرَ بِهِ ۔

۲۳۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جتنی توجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن خوانی سنتا ہے اور کسی کی نہیں سنتا، ان کے ایک "صاحب" نے بیان کیا کہ اس سے مراد بآواز بلند قرآن پڑھنا ہے۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۳۳۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ ۔

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے "لبیک وسعدیک" پھر ندا دے گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے ایک گروہ کو دوزخ کے لیے نکال لو۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ ۔

۲۳۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

باب ۱۲۶۴ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ

وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ ۔

۱۲۶۴۔ جبریل کے ساتھ اللہ کا کلام، اور اللہ کا فرشتوں کو ندا دینا۔ اور معمر نے کہا کہ "انک لتلقی القرآن" کا مفہوم ہے کہ قرآن آپ پر اتارا جاتا ہے۔ "تلقاہ انت" یعنی آپ ان سے حاصل کریں۔ یہی مفہوم ہے "فتلقی آدم من ربہ کلمات" کا۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ۔

۲۳۳۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ

۲۳۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے اوپر جاتے ہیں جنھوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے

كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ‎٭

پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؛ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انھیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ٭

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى ‎٭

۲۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے ان سے معرور نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، گو اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو؛ فرمایا کہ گو اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

٭ ٭ ٭

بَاب ۱۲۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ ‎٭

۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ "یتنزل الامر بینھن" کا مفہوم ہے کہ ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ اَجْرًا ‎٭

۲۳۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا رخ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیری پناہ لی، تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا۔ پس اگر تم آج رات مر گئے تو فطرت پر مروگے اور صبح کو زندہ اٹھے، تو ثواب ملے گا ٭

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، جماعتوں کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ دے۔"

الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حمیدی نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ ۔

۲۳۳۸ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت " ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا " کے بارے میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر عبادت کرتے تھے۔ اگر آواز بلند کرتے تو مشرکین سنتے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانیوالے کو گالی دیتے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ "۔ یعنی آواز اتنی بلند نہ کرو کہ مشرکین سن لیں اور آہستہ نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ اپنے اصحاب کو سناؤ۔ البتہ آواز بلند نہ ہوتا کہ وہ تم سے سیکھیں ۔

باب ۱۲۶۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ ۔

۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں "۔ " لقول فصل " یعنی قرآن حق ہے۔ " وما ھو بالھزل " یعنی کھیل کود نہیں۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

۲۳۳۹ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں ۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَاَكْلَهٗ وَشُرْبَهٗ مِنْ اَجْلِيْ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ وَلَخُلُوْفُ فَمِ

۲۳۴۰ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا، پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک

الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ؛

خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے ؛

۲۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ ؛

۲۳۴۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر نہا رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیوں کا ایک دل ان پہ آکر گرا اور آپ انھیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، ان کے رب نے انھیں ندا دی اے ایوب! کیا میں نے تمھیں اس سے مستغنی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا کیوں نہیں، لیکن مجھے تیری برکت سے استغناء نہیں ہو سکتا۔

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ؛

۲۳۴۲ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوعبداللہ الاغر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر جلوہ فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں ؛

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ ؛

۲۳۴۳ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ؛

۲۳۴۴ - ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ (جبریل علیہ السلام نے فرمایا) یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آئی ہیں، انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہیے اور انھیں موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنائیے جس میں نہ شور ہو گا اور نہ کوئی تکلیف ہو گی ؛

۲۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

۲۳۴۵ - ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ؛

خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا ؛

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ؛

۲۳۴۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں سلیمان احول نے خبر دی، انھیں طاؤس نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھتے تو کہتے "اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پہ ہی ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی ذریعہ لڑا۔ تیری ہی طرف فیصلہ کے لیے آیا، پس تو میری مغفرت کر، اگلے پچھلے تمام گناہوں کی جو میں نے چھپا کر کیے اور جو علانیہ کیے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ؛

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ

۲۳۴۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انھیں بری قرار دیا تھا، ان حضرات نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ بخدا مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برائت کے لیے وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت ہوگی۔ میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا

أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُّبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيٰتِ ۔

کہ اللہ میرے بارے میں وحی نازل کرے جس کی تلاوت ہو۔ البتہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ میری برأت کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ان الذین جاءوا بالافک" دس آیتیں ۔

۲۳۴۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِيْ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةٍ ۔

۲۳۴۸ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو، یہاں تک کہ اسے کر نہ لے۔ جب اس کا ارتکاب کرلے پھر اسے اس کے برابر لکھو۔ اور اگر اس برائی کو وہ میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے لکھو ۔

۲۳۴۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ۔

۲۳۴۹ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن ابی مزرد نے اور ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہوگیا تو رحم کھڑا ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھہر جا۔ اس نے کہا کہ یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں صلہ رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کروں اور قطع رحم کرنے والے سے جدا ہو جاؤں، اس نے کہا کہ ضرور میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تیرا یہ مقام ہے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ممکن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحم کرو"۔

۲۳۵۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِيْ ۔

۲۳۵۰ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بعض بندے صبح کافر ہو کر کرتے ہیں اور بعض بندے صبح مؤمن ہو کر کرتے ہیں۔

۲۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ

۲۳۵۱ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ ؛

حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں ؛

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ؛

۲۳۵۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے ؛

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِينَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ ؛

۲۳۵۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں۔ کیونکہ واللہ! اگر اللہ نے اس پر قابو پا لیا تو ایسا عذاب اسے دے گا جو دنیا کے کسی فرد کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس میں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا، تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کی، تیرے خوف سے، اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی ؛

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ

۲۳۵۴ - ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کیے اور کہا اے میرے رب: میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے، اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور

رَبِّ أَذْنَبْتُ وَأَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ ؕ

عرض کی میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کرلیا، اسے بھی معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ رکا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کی اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کرلیا ہے تو مجھے معاف کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ تین مرتبہ۔ پس جو چاہے کرے۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ

۲۳۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبدالغافر نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آگیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمھارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا، انھوں نے کہا کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن اس باپ نے اللہ کے لیے کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اور اگر اللہ اس پر قابو پاگیا تو اسے عذاب دے گا، تو دیکھو جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہوجاؤں تو اسے پیس ڈالنا اور جس دن تیز آندھی آئے اس میں میری یہ راکھ اڑا دینا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں سے عہد و پیمان لیے۔ اور خدا گواہ ہے انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھر انھوں نے اسے تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہوجا، تو وہ ایک مرد بن گیا جو کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو یہ طرز عمل اختیار کرے، اس نے کہا کہ تیرا خوف۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی "تلافی" یہ کی کہ اس پر رحم کیا۔ پھر میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اسے سلمان سے سُنا۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ "اذرونی فی البحر" یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی اور "لم یبتئر" کے الفاظ کہے اور خلیفہ نے

فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ ؛

بیان کیا، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی اور "لم یبتئز" کہا، قتادہ نے اس کی تفسیر "لم یدخر" سے کی۔

بَاب ۱۲۶۷ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۱۲۶۷- اللہ عزوجل کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے کلام کرنا۔

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ قُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۳۵۶- ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عیاش نے، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! جنت میں اسے بھی داخل کیجیے جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کیے جائیں گے۔ پھر میں کہوں گا اے رب! اسے بھی جنت میں داخل کیجیے جس کے دل میں معمولی ترین ایمان ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت بھی آنحضورؐ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جن سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ

۲۳۵۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن ہلال العنزی نے حدیث بیان کی، کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے۔ تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پوچھیں، وہ اپنے محل میں تھے۔ اور جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اجازت چاہی اور ہمیں اجازت دی گئی، اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کچھ اور نہ پوچھنا۔ چنانچہ انھوں نے کہا اے ابوحمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجیے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔

لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا
لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ
أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا
فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَ
سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي
أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ
ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ
لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي
أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا
بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ
فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ
فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ
مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ
بِالْحَدِيثِ فَانْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيهِ
فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلٰى هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَ

البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل
کرنے والے ہیں، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی
کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے
پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں
شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔
اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے الہام کریں گے
جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں
چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا
تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا۔ مانگو
دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا
اے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال
لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور
ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور وہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے
سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، کہو آپ کی سنی
جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائیگا
جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو
اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس
رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ
ہمیں حسن بصری کے پاس چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت ابو خلیفہ کے مکان
میں روپوش تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انھیں
سلام کیا۔ پھر انھوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا۔ اے
ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کے یہاں سے آئے ہیں اور انھوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث
بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی، انھوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے
ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا کہ اور
بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انھوں نے نہیں بیان کی، انھوں نے

هُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ؛

کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صحت مند تھے بیس سال اب سے پہلے، تو انھوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے یا اس لیے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا ابوسعید۔ پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجیے آپ اس پر ہنسے اور فرمایا انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ کہو سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجیے جنھوں نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے، میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت کی قسم! میں اس میں سے انھیں بھی نکالوں گا جنھوں نے کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" کہا ہے ؛

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ ؛

۲۳۵۸۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھسٹ کر نکلے گا، اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کہیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لیے دنیا کے دس گنا ہے ؛

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ

۲۳۵۹۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں اعمش نے انھیں خیثمہ نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص سے تمھارا رب اس طرح کلام کرے گا کہ تمھارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے سامنے دیکھے گا

وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ؛

تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے خیثمہ نے اسی طرح۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

۲۳۶۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ السَّمٰوٰتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ ؛

۲۳۶۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کرے گا اور پھر انہیں ہلائے گا اور کہے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندانِ مبارک کھل گئے۔ اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے۔ پھر آنحضورؐ نے آیت پڑھی "انھوں نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق قدر نہیں کی۔" ارشاد خداوندی "یشرکون" تک

۲۳۶۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۳۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، سرگوشی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ آدم نے بیان کیا ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔

بَابُ ۱۲۶۸ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ؛

۱۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ کہ "اللہ نے موسیٰؑ سے کلام کیا۔"

۲۳۶۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۲۳۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ ذُرِّیَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی ؛

ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ آدم ہیں جنھوں نے اپنی نسل کو جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے پیغام اور کلام کے لیے منتخب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایک ایسی بات کے لیے ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مقدر کر دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے ؛

۲۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجْمَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ الْمَلَآئِكَةَ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُرِیْحَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَیَذْكُرُ لَهُمْ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ ۔

۲۳۶۳ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنین قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پاتے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں، انسانوں کے جد امجد، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا۔ اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں اور آپ اپنی غلطی انھیں یاد دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی ؛

۲۳۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ وَهُوَ نَآئِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَیُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَیْرُهُمْ فَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَیْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّیْلَةَ فَلَمْ یَرَهُمْ حَتّٰی اَتَوْهُ لَیْلَةً اُخْرٰی فِیْمَا یَرٰی قَلْبُهٗ وَتَنَامُ عَیْنُهٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِیَآءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَلَمْ یُكَلِّمُوْهُ حَتَّی احْتَمَلُوْهُ فَوَضَعُوْهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِیْلُ فَشَقَّ جِبْرِیْلُ مَا بَیْنَ نَحْرِهٖ اِلٰی لَبَّتِهٖ حَتّٰی

۲۳۶۴ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریک بن عبداللہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس تین افراد آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں، تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انھیں لے لو۔ اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔

فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي

چنانچہ انھوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنویں کے پاس لائے، یہاں جبریل علیہ السلام نے آپ کا کام سنبھالا اور آپ کے گلے سے دل کے نیچے تک سینہ چاک کیا اور سینہ اور پیٹ کو پاک کر کے زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا، یہاں تک کہ آپ کا پیٹ صاف ہوگیا، پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس سے آپ کے سینے اور حلق کی رگوں کو سیا اور اسے برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمانِ دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ جبریل، انھوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ہیں۔ پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں! آسمان والوں نے کہا انھیں خوش آمدید! آسمان والے اس سے خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ وہ انھیں بتا نہ دے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانِ دنیا پر آدم علیہ السلام کو پایا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے جدامجد آدم ہیں، آپ انھیں سلام کیجیے، آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا، کہا کہ خوش آمدید اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں، آپ نے آسمانِ دنیا میں دو نہریں دیکھیں جو بہہ رہی تھیں۔ پوچھا اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موتی اور زبرجد کا محل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ مشک ہے، پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے، پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، کون ہیں، کہا جبریل، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں! فرشتے بولے انھیں خوش آمدید ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا، پھر چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر

الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ
لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسٰى
فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللهِ فَقَالَ مُوسٰى رَبِّ
لَمْ أَظُنَّ أَنْ تُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ
ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ
الْمُنْتَهٰى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ
مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحَى اللهُ فِيمَا أَوْحٰى
إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلٰى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ مُوسٰى فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
ذٰلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرِيلَ
كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ
أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَ
هُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ
هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُوسٰى
فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى
صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسٰى
عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلٰى أَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوا
فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا
وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ
كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلٰى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ
فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي
ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَ
أَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ
قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر آپ کو لے کر ساتویں
آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن کے
نام آپ نے لیے مجھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر
ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر اور دوسرے نبی پانچویں آسمان پر۔
جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔ اور
موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی
کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! میرا
خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام
انھیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں
یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے کر آئے اور رب العزت ذوالجبروت
سے قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے جیسے کمان کے دونوں کنارے
یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے منجملہ دوسری باتوں کے آپ کی امت پر
دن اور رات میں پچاس نمازوں کی بھی وحی کی۔ پھر آپ اترے اور جب
موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا اے
محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے
مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں، واپس جائیے اور
اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کیجیے۔ چنانچہ آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے بھی
اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انھیں لے کر ذوالجبروت
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی اے رب!
ہم سے کمی کر دیجیے۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس
آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح برابر
اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں
ہو گئیں۔ پانچ نمازوں پر بھی انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا
اور کہا اے محمد! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر کیا ہے،
وہ ناتوان ثابت ہوئے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل
بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ

لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛

رب العزت اس میں بھی کمی کردے گا۔ ہر مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ تاکہ ان سے مشورہ لیں اور جبریل اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کی اے رب میری امت جسم، دل، نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے پس ہم سے اور کمی کردیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے اور انھوں نے پوچھا، کیا ہوا؟ آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ پس آپ واپس جائیے اور مزید کمی کرائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا اے موسیٰ! واللہ! مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آ جا چکا ہوں، انھوں نے فرمایا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے ؛

باب ۱۲۶۹ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؛

۱۲۶۹۔ اللہ کا کلام جنت والوں سے ؛

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا ؛

۲۳۶۵۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن اسلم نے، ان سے عطا بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے کہے گا اے اہلِ جنت! وہ بولیں گے لبیک وسعدیک! ہمارے رب! بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں تمھیں اس سے افضل انعام نہ دوں۔ جنتی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں اپنی خوشنودی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا ؛

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ

۲۳۶۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَوَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيْرُهُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَا اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ فَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی بھی تھے، کہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کھیتی کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا وہ سب کچھ تمھارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں۔ چنانچہ بہت جلدی وہ بیج ڈالے گا اور پلک جھپکنے تک اس کا اگنا، برابر ہونا، کٹنا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا، ابن آدم! اسے لے لے، تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! اس کا لطف تو قریشی یا انصاری اٹھائیں گے، کیونکہ وہی کھیتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان ہیں نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہنس دیے۔

باب ۱۲۷۰ ذِكْرِ اللّٰهِ بِالْاَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالْاِبْلَاغِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُمَّةٌ هَمٌّ وَضِيْقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوْٓا اِلَيَّ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ اِنْسَانٌ يَّاْتِيْهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُوْلُ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ اٰمِنٌ حَتّٰى يَاْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَاْمَنَهُ حَيْثُ جَآءَهُ اَلنَّبَاُ الْعَظِيْمُ الْقُرْاٰنُ

۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعہ یاد کرنا اور بندوں کا اللہ کو دعا، عاجزی، رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے ذریعہ یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "پس تم مجھے یاد کرو اور میں تمھیں یاد کروں گا۔" "اور انھیں نوح کی خبر سناؤ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! اگر تم پر میرا رہنا اور اللہ کی نشانیوں کو یاد دلانا تم پر گراں ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اور تم اپنے ذرائع اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو۔ پھر ایسا نہ ہو کہ تمھارا معاملہ تمھارے لیے باعث پریشانی بن جائے پھر جو کچھ تمھیں میرے بارے میں کرنا ہے کر لو اور مجھے مہلت نہ دو، پس اگر تم اعراض کرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی اجرت نہیں مانگی ہے۔ مجھے تو اجر اللہ ہی کے یہاں ملے گا اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گذاروں میں سے ہو جاؤں۔" "غمۃ" یعنی تردد وغم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا کہ "اقضوا الیّ" کا مفہوم ہے کہ جو کچھ تمھارے دلوں میں ہو کر گذرو۔ "افرق" بمعنی "اقض" استعمال ہوتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ "وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ" کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آتا ہے اور جو کچھ آپ کہتے ہیں اسے سنتا ہے تو وہ محفوظ و مامون ہے تاکہ وہ آتا رہے اور اللہ کا کلام سنتا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے

صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ ۔

* * *

بَابٌ ۱۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُوْنَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ الْمُؤَدِّيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ ۔

ٹھکانے پہنچ جائے جہاں سے آیا ہے" النبأ العظیم" سے مراد قرآن ہے "صوابا" یعنی دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا۔

۱۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" پس اللہ کے شریک نہ بناؤ"۔ اور ارشاد خداوندی " اور تم اس کے شریک بناتے ہو، وہ تو تمام دنیا کا رب ہے"۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔ اور بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے لوگوں پر وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ"۔ اور عکرمہ نے کہا " وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون" کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، یہ ان کا ایمان ہے لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں اور جو کچھ بندوں کے افعال اور ان کے اکساب کے مخلوق ہونے کے سلسلہ میں ذکر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ" اور اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور پھر انہیں ایک اندازہ پر مقرر کیا"۔ مجاہد نے کہا کہ" ما ننزل الملائکۃ الا بالحق" میں حق سے مراد رسالت اور عذاب ہے" لیسأل الصادقین عن صدقہم" پہنچانے والے اور تبلیغ کا فرض ادا کرنے والے انبیاء مراد ہیں" وانا لہ لحافظون" یعنی ہمارے پاس محفوظ ہے" والذی جاء بالصدق" سے مراد قرآن مجید ہے" صدق" سے مراد مومن ہے۔ وہ قیامت کے دن کہے گا کہ یہی وہ چیز ہے جو تو نے مجھے دی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ

۲۳۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو ابن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے یہاں سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے

لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ ٭

تمھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو کہ وہ تمھارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو ٭

باب ۱۲۷۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ٭

۱۲۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم اس خوف سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمھارے ہی خلاف تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری کھالیں گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ بہت سی ان باتوں کو جانتا ہی نہیں جو تم کرتے ہو۔"

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ اَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ ٭

۲۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک قریشی یا (یہ کہا کہ) دو قریشی، اور ایک ثقفی جمع ہوئے، جن کے پیٹ کی چربی بہت تھی (توند بڑی تھی) اور جن میں سوجھ بوجھ کی بڑی کمی تھی، ان میں سے ایک نے کہا، کیا تمھارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ جب ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم اس خوف کی وجہ سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری کھال تمھارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔" الآیۃ ٭

باب ۱۲۷۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا وَّاَنَّ حَدَثَهٗ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِيْنَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّآ

۱۲۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہر دن وہ ایک شان میں ہے اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات نہیں آتی۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ممکن ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔ اور اللہ کا کوئی نئی بات پیدا کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کی طرح نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور وہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔" اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس نے

أَحْدَثَ أَنْ لَا تُكَلِّمُوا فِي الصَّلٰوةِ ۔

حکم دیا ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو ۔

۲۳۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ ۔

۲۳۶۹ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کس طرح سوال کرتے ہو، تمھارے پاس تو خود اللہ کی کتاب ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں ۔

۲۳۷۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ ۔

۲۳۷۰ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو، تمھاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود تمھیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی ہے اور بدل دیا ہے پھر خود ہی لکھ لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی پونجی حاصل کریں، کیا اللہ تعالیٰ تمھیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا کہ تمھارے پاس خود علم آچکا ہے۔ خدا کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمھارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

بَابُ ۱۲۷۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ ۔

۱۲۷۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں " اور وحی کے نازل ہونے کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کے متعلق تفصیل۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے ۔

۲۳۷۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ

۲۳۷۱ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد " لا تحرک بہ لسانک " کے متعلق کہ وحی نازل ہوتی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بہت

مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ ؛

بار پڑتا تھا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں تمھیں ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح آنحضورؐ ہلاتے تھے، سعید نے فرمایا کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے، میں تمھارے سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرانه" جمعه سے مراد سینہ میں محفوظ رکھنا ہے۔ پھر تم اسے پڑھو "پھر ہم جب پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی پیروی کیجیے" یعنی خاموش ہو کر پہلے غور سے سنیے، پھر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اسے پڑھیں گے بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غور سے سنتے تھے۔ اور جب چلے جاتے تو ان کی قراءت کے مطابق پڑھتے تھے ؛

باب ۱۲۷۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

يَتَخَافَتُونَ يَتَسَارُّونَ ؛

۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اپنی بات آہستہ سے کہو یا زور سے، اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا وہ اسے نہیں جانے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بین اور باخبر ہے۔" یتخافتون" اسے یتسارون۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ؛

۲۳۷۲۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، انھیں ابوبشر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" کے بارے میں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر (اعمالِ اسلام ادا کرتے تھے) لیکن جب اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو قرآن مجید باآواز بلند پڑھتے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو، اس کے اتارنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قراءت میں آواز بلند نہ کیجیے کہ مشرکین سنیں اور پھر قرآن مجید کو گالی دیں۔ اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھیے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجیے ؛

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

۲۳۷۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "ولا تجهر بصلاتك ولا

تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ ؛

"تخافت بها" دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وَزَادَ غَيْرُهٗ يَجْهَرُ بِهٖ ؛

۲۲۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں اور ان کے غیر نے یہ اضافہ کیا کہ جو زور سے قرآن (نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں)

بَابُ ۱۲۷۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللّٰهُ اَنَّ قِيَامَهٗ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهٗ وَقَالَ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛

۱۲۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا اور رات اور دن اس میں منہمک رہتا ہے اور ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس کے ساتھ "قیام" اس کا فعل ہے۔ اور فرمایا کہ "اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا پیدا کرنا ہے۔ اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے"۔ اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا۔ "اور بھلائی کرو، امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے"۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ ؛

۲۲۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے، تو ایک دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہے۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ

۲۲۷۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کی تلاوت رات و دن کرتا ہو، اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال

اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَّمْ اَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهٖ ٭

دیا ہوا ور وہ اسے رات و دن خرچ کرتا ہو۔ میں نے یہ حدیث سفیان سے کئی بار سنی لیکن "اخبرنا" کے عنوان کے ساتھ انھیں کہتے نہیں سنا اور یہ ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے ٭

بَابُ ۱۲۷۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بَيَانٌ وَّدِلَالَةٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَارَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ يَعْنِيْ هٰذِهٖ اَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهٗ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِيْ بِكُمْ وَقَالَ اَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهٗ حَرَامًا اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ اَتُؤْمِنُوْنِيْ اُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ ٭

۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے رسول! پہنچا دیجیے وہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہیں پہنچایا" اور زہری نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے پیغام بھیجنا ہے اور رسول کا کام اسے پہنچانا ہے اور ہمارا کام اسے ماننا ہے۔ اور بیان کیا کہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انبیاء نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پیغامات کو تم تک پہنچاتا ہوں، اور جب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت نہیں کی تو انھوں نے کہا کہ عنقریب اللہ اس کے رسول اور مؤمنین تمہارا عمل دیکھیں گے" اور معمر نے کہا کہ "ذلک الکتاب" سے مراد یہی قرآن ہے" جو متقیوں کے لیے ہدایت ہے" اس سے مراد بیان و دلالت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "ذلکم حکم اللہ" یعنی هذا حکم اللہ۔ "لاریب" ای لا شك۔ "تلك آیات" یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی جیسی آیت "حتی اذا کنتم فی الفلك وجرین بھم" ہے یعنی بکم۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماموں حرام کو ان کی قوم کے پاس بھیجا اور انھوں نے کہا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

٭ ٭ ٭

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادَةُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرٍ

۲۳۷۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عبیداللہ ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبیر بن حیہ نے

ابْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ ۔

ان سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منجملہ اپنے رب کے پیغامات کے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۔

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھپائی، اور محمد نے بیان کیا، ان سے عامر عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل ابن ابی خالد نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی جزء چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اے رسول! پہنچا دیجیے وہ جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر اپنے رب کا پیغام نہیں پہنچایا۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ ۔

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! کون گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شریک کو پکارو، حالانکہ تمہیں پیدا اللہ نے کیا ہے پھر پوچھا، پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں فرمایا "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے جسے اللہ نے حرام کیا ہے سوا حق کے اور جو زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا" آخر آیت تک۔

بَابُ ۱۲۷۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ وَ

۱۲۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس توریت لاؤ اور اسے تلاوت کرو" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اہل توریت کو توریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا۔ اور تمھیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا، اور ابو رزین نے کہا کہ "یتلونہ" کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر

يَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَقَّ عَمَلِهٖ يُقَالُ يُتْلٰى يُقْرَأُ حَسَنَ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْاٰنِ لَا يَمَسُّهٗ لَا يَجِدُ طَعْمَهٗ وَنَفْعَهٗ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا يَحْمِلُهٗ بِحَقِّهٖ اِلَّا الْمُوْقِنُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ عَمَلًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَخْبِرْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ اِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ بولتے ہیں "یُتلیٰ" یعنی بہترین تلاوت اور حسنِ قراءت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ "لایمسّہ" یعنی اس کا لطف اور اس کا نفع وہی حاصل کریں گے جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے اٹھانے کا حق وہی ادا کریگا جو یقین رکھتا ہے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "انکی مثال جنھوں نے توریت کو اٹھایا لیکن اس کا حق نہیں ادا کرسکے۔ مثل گدھے کے ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔ بری ہے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ حد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کو بھی عمل کہا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اپنا سب سے پُر توقع عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو؟ انھوں نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پُر توقع نہیں ہے جتنا یہ ہے کہ میں جب بھی پاکی حاصل کرتا ہوں تو نماز پڑھتا ہوں۔ اور پوچھا گیا کہ کون عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج کرنا۔

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهٖ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْتُمُ الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْتُمْ بِهٖ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ هٰؤُلَاءِ اَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَّاَكْثَرُ اَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا

۲۳۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی، اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں تمہارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا، پھر تمھیں قرآن دیا گیا، اور تم نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمھیں دو دو قیراط دیئے گئے، اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارا حق دینے میں کوئی ظلم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ ۔

پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

بَابُ ۱۲۷۹ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

۱۲۷۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل کہا اور فرمایا کہ جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔

۲۳۸۱۔ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے، اور مجھ سے عباد بن یعقوب اسدی نے حدیث بیان کی، انھیں عباد بن العوام نے خبر دی، انھیں شیبانی نے، اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کون عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا۔ پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ۔

بَابُ ۱۲۸۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوعًا ضَجُورًا ۔

۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انسان بڑا مضطرب الاحوال پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو آہ و زاری کرنے والا ہے اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو ناشکری کرنے والا ہے" ہلوعا بمعنی ضجورا۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ۔

۲۳۸۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا اور آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے انھیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے مقابلہ میں مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں ۔

بَابُ ۱۲۸۱ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ ۔

۱۲۸۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا ۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

۲۳۸۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزید

حَدَّثَنَا اَبُوْ زَیْدٍ سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْهَرَوِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِذَا اَتَانِیْ مَشْیًا اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً ۔

سعید بن ربیع ہروی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے ان سے فرمایا، کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں ۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۲۳۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عز وجل سے روایت کرتے تھے ۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ ۔

۲۳۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے ۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ ۔

۲۳۸۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں جنھیں وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں (آنحضور) یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ اور آپ نے ان کے والد کی طرف ان کی نسبت کی ۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَیْجٍ اَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعٰوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ

۲۳۸۷۔ ہم سے احمد بن ابی سریج نے حدیث بیان کی، انھیں شبابہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِيْ قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؎

ان سے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سورۃ الفتح پڑھ رہے تھے یا سورۃ الفتح میں سے پڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ پھر آپ نے اس میں ترجیع کیا۔ بیان کیا کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کو بیان کیا اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح ترجیع کرتا جس طرح ابن مغفل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی نقل کرتے ہوئے ترجیع کیا تھا۔ پھر میں نے معاویہ سے پوچھا کہ آنحضور کس طرح ترجیع کرتے تھے؟ کہا کہ آآآ تین مرتبہ؎

بَابُ ۱۲۸۲ مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرٰىةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيٰنَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ ؎

۱۲۸۲۔ توریت اور اس کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کی تفسیر عربی وغیرہ میں کرنے کا جواز اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "پس تم توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو" اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ابو سفیان بن حرب نے خبر دی کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا۔ "شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی طرف سے ہرقل کی جانب، اور اے اہلِ کتاب ایک کلمہ پر آؤ، اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے" ؎

۲۳۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ ؎

۲۳۸۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مبارک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ اہلِ کتاب کی تصدیق کرو اور نہ اس کی تکذیب، بلکہ کہو کہ "ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے"۔ الآیۃ۔

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَآءُوْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّرْضَوْنَ يَا اَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَاَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَوْضِعٍ مِّنْهَا فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَاَيْتُهٗ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ ؛

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائی گئی جنھوں نے زنا کی تھی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا، کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کرکے انھیں رسوا کرتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر توریت لاؤ اور اس کی تلاوت کرو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ وہ (توریت) لائے اور ایک شخص سے جس پر وہ مطمئن تھے، کہا کہ اے اعور! پڑھو۔ چنانچہ اس نے پڑھا اور جب اس کے ایک مقام پر پہنچے تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیتِ رجم تھی، بالکل واضح، اس نے کہا اے محمدؐ! ان پر رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کیے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا ؛

بَاب ١٢٨٣ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ ؛

١٢٨٣۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قرآن کا ماہر اونچے درجے کے نیکوکاروں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو ؛

٢٣٩٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ؛

٢٣٩٠۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے خوش الحان نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے ؛

٢٣٩١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ يُبَرِّئُنِيْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا يُّتْلٰى وَلَشَاْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرَ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِاَمْرٍ يُّتْلٰى وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ كُلَّهَا ؛

٢٣٩١۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے سلسلہ میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور ان راویوں میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ جب میں اس تہمت سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا۔ لیکن واللہ اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ ایسی وحی نازل کریگا جس کی تلاوت کی جائیگی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے بہت کم تھی کہ اللہ میرے بارے میں کلام فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی " بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی " پوری دس آیتوں تک ؛

۲۳۹۲ - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِّنْهُ ؛

۲۳۹۲ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے - میرا یقین ہے کہ انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں "والتین والزیتون" کی سورت پڑھ رہے تھے۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا ؛

۲۳۹۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ؛

۲۳۹۳ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے مشرکین جب سنتے تو قرآن کو برا بھلا کہتے اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ "اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بہت پست"؛

۲۳۹۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۳۹۴ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے ان سے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَأْسُهُ فِيْ حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ؛

۲۳۹۵ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے۔ جب آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ ۱۲۸۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛

۱۲۸۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس قرآن میں سے وہ پڑھو جو تم سے آسانی سے ہو سکے"؛

۲۳۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ

۲۳۹۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا

ابْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۔

کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دوں لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں اپنی چادر کا پھندا لگا دیا اور ان سے کہا، تمھیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی جسے میں نے ابھی تم سے سنا؟ انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ مجھے خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مختلف قراءت سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں انھیں کھینچتا ہوا آنحضور کے پاس لے گیا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔ انھوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! تم پڑھو۔ میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمھیں جس طرح سہولت ہو پڑھو۔

باب ۱۲۸۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ ۔

۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے قرآن مجید کو ذکر کے لیے آسان کیا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر شخص کے لیے اسی میں آسانی رکھی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے"۔ "میسر" بمعنی مہیا بولتے ہیں۔ مجاہد نے کہا کہ "یسرنا القرآن بلسانک" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اس کی قراءت آپ کے لیے آسان کر دی ہے اور مطرف نے بیان کیا کہ "ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر" کا مفہوم یہ ہے کہ کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ۔

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا ان سے مطرف بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے ؛

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ ؛

۲۳۹۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک لکڑی لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں لکھا جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر اعتماد نہ کر لیں ؛ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے "پس جس شخص نے دیا اور ڈرا" الآیۃ ؛

باب ۲۸۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ۔ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ ؛

۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے"۔ "اور طور کی قسم اور کتاب مسطور کی قسم" قتادہ نے کہا کہ مراد ہے لکھی ہوئی۔ "یسطرون" ای یخطون۔ "ام الکتاب" یعنی جملۃ الکتاب۔ واصلہ "ما یلفظ" جو بات بھی کرے گا وہ لکھ لی جائے گی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر و شر سب لکھ لیا جاتا ہے "یحرفون" اے یزیلون۔ اور کوئی نہیں جو اللہ کی کتابوں میں کسی کتاب کا کوئی حرف زائل کر دے۔ لیکن وہ لوگ تحریف کرتے ہیں اور خلاف منشا تفسیر کرتے ہیں۔ "دراستہم" ای تلاوتہم۔ "واعیۃ" ای حافظۃ۔ تعیہا بمعنی تحفظہا۔ اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمھیں ڈراؤں، اس سے مراد اہل مکہ ہیں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اسے رسول اللہ ڈرانے والے ہیں۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابو رافع سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے پاس ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ مکتوب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا

۲۳۹۹۔ مجھ سے محمد بن غالب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسماعیل

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔

نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابورافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔

بَابُ ۱۲۸۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا۔

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اللہ نے پیدا کیا تمھیں اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا" اور مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کی ہے اس میں جان ڈالو " بلاشبہ تمھارا رب وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر گیا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دونوں ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے رہتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں ہاں اسی کے لیے خلق و امر ہے، اللہ کی ذات بہت بابرکت ہے سارے جہان کے پالنے والے کی، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ اللہ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو بھی عمل کہا، ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون عمل سب سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا " یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے"۔ قبیلہ عبدالقیس کے وفد نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں آپ چند ایسے جامع اعمال بتا دیں۔ جن پر اگر ہم عمل کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں تو آنحضورؐ نے انھیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اس طرح آپ نے ان سب چیزوں کو عمل قرار دیا۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقٰسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ

۲۴۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابوقلابہ اور قاسم تمیمی نے ان سے زہدم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ جرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا معاملہ تھا ایک مرتبہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا آپ کے ہاں قبیلہ تیم اللہ کا بھی ایک شخص تھا

نَبِيَّ تَيْمِ اللّٰهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا ۔

غالباً وہ موالی میں تھا، ابوموسیٰ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا اور اسی وقت سے قسم کھا لی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضورؐ کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ! میں تمھارے لیے سواری کا انتظام نہیں کروں گا۔ نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں تمھیں سواری کے لیے دوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں کچھ اونٹ آئے تو آنحضورؐ نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انھیں لیکر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ! ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ ہم واپس آنحضورؐ کے پاس پہنچے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا، آپ نے فرمایا کہ میں تمھیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں، بلکہ اللہ دے رہا ہے۔ واللہ! میں اگر کوئی قسم کھا لیتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَ

۲۴۰۱۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ ضبعی نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف باحرمت مہینوں میں ہی آ سکتے ہیں۔ اس لیے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتا دیجیے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ میں تمھیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں تمھیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غنیمت

الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ ۔

میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور تمھیں چار باتوں سے روکتا ہوں۔ یہ کہ دبّاء، نقیر، زفت کیے ہوئے اور حنتم کیے ہوئے برتنوں میں نہ پیو۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ۔

۲۴۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کرکے دکھاؤ۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ۔

۲۴۰۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کرو۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً ۔

۲۴۰۴۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے حد سے تجاوز کرنے والا اور کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بناتا ہے۔ ذرا وہ چینا پیدا کرکے تو دیکھیں یا گیہوں کا ایک دانہ یا جَو کا ایک دانہ پیدا کرکے تو دیکھیں۔

باب ۱۲۸۸ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ۔

۱۲۸۸۔ فاسق اور منافق کی قراءت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا ۔

۲۴۰۵۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے چکوترے کی ہے کہ اس کا مزا بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور وہ جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزا تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا مزا کڑوا ہے اور جو فاسق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی ہے کہ اس کا مزا کڑوا ہے اور کوئی خوشبو نہیں۔

۲۴۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ نَاسٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُهَّانِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَ بِالشَّیْءِ یَکُوْنُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْکَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ فَیُقَرْقِرُهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ کَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَیَخْلِطُوْنَ فِیْهِ اَکْثَرَ مِنْ مِائَةِ کَذْبَةٍ ؛

۲۴۰۶ ۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے ح اور مجھ سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انھیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ بن زبیر سے سُنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صحیح بات وہ ہے جسے شیطان اللہ کے یہاں سے یاد رکھ لیتا ہے اور پھر اسے مرغی کے کٹ کٹ کہنے کی طرح اپنے دوست (کاہنوں) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور یہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں۔

* * *

۲۴۰۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ قِیْلَ مَا سِیْمَاهُمْ قَالَ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِیْدُ ؛

۲۴۰۷ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے سنا۔ ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح دور پھینک دیئے جائیں گے جیسے تیر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے۔ یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ (خود) واپس آجائے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی تو فرمایا کہ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی یا "تسبید" فرمایا؛

باب ۱۲۸۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِیْ اٰدَمَ وَقَوْلَهُمْ یُوْزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقُسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّوْمِیَّةِ وَیُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَاَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ ؛

۱۲۸۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اور ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ کہ بنی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کیے جائیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ قسطاس بمعنی عدل ہے رومی زبان میں اور "قسط" مقسط کے مصدر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے یعنی عادل اور "قاسط" بمعنی ظالم ہے۔

۲۴۰۸ ۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ؛

۲۴۰۸ ۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ) کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر بہت ہلکے لیکن (قیامت کے دن) ترازو پر بہت بھاری ثابت ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ تیسری اور آخری جلد کے ساتھ ختم ہوا۔